آئینۂ
معلوماتِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

www.KitaboSunnat.com

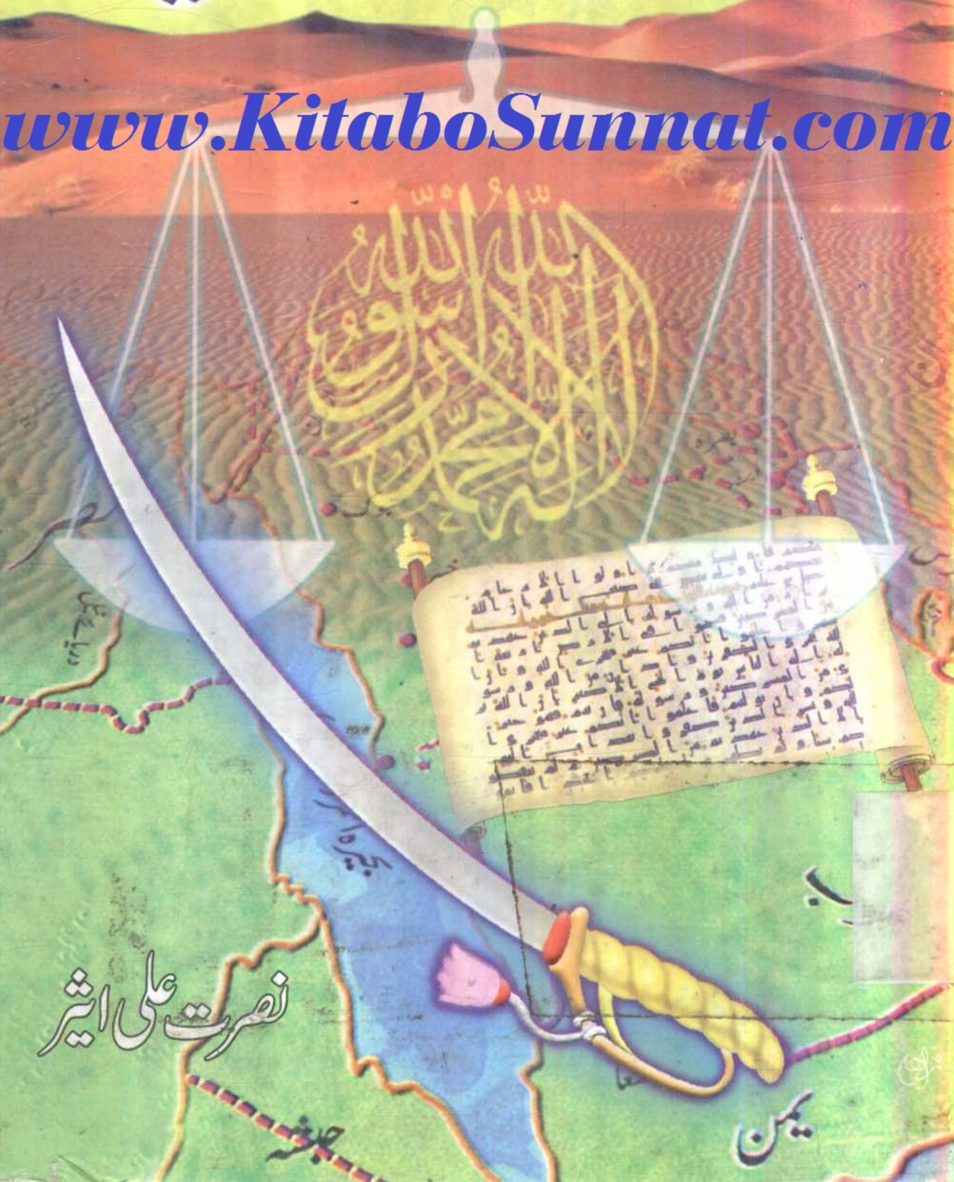

نصرت علی اثیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

۲۱۱۲۸
32.75
DATE ENTERED

آئینہ معلومات خلفائے راشدین

21280

مرتبہ

نصرت علی اثیر

www.KitaboSunnat.com

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
اردو بازار لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جون 2001ء

محمد فیصل نے

تعریف پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔

قیمت =/125 روپے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِینَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضۡوَانًا

خلفائے راشدینؓ

(سیر الصحابہؓ کے حصّۂ مہاجرین کی پہلی جلد)

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذی النورینؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ کے سوانح حیات، ملکی فتوحات، سیاسی انتظامی، مذہبی، اخلاقی اور علمی کارناموں کی تفصیل اور خلافتِ راشدہ کے خصائص و حقائق پر سیر حاصل مقدّمہ۔

— از —

شاہ معین الدین احمد ندویؒ سابق رفیق دار المصنفین اعظم گڑھ

— ناشر —

ادارۂ اسلامیات ۱۹۰- انارکلی لاہور ۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پہلی بار عکسی طباعت ـــــــ جولائی ۱۹۸۷ء ، ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ

باہتمام ـــــــ اشرف برادران سلمہم الرحمٰن

ناشر ـــــــ ادارۂ اسلامیات ۔ لاہور

مطبع ـــــــ [illegible]

قیمت ـــــــ [illegible]

کتابت ـــــــ مشتاق احمد جلالپوری

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ـــــ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۲۴۴۱۲، فیکس ۳۲۴۳۸۵-۴۲-۹۲	★ ـــــ ۱۹۰۔ انارکلی ۔ لاہور، پاکستان فون ـــــ ۳۲۳۹۹۱ - ۳۵۲۲۵۵	★ ـــــ موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی فون ۲۲۳۴۰۱

ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ اسلامیات ۔ ۱۹۰۔ انارکلی لاہور ۲

۲۔ دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱

۳۔ ادارۃ المعارف ۔ ڈاکخانہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۴۔ مکتبہ دارالعلوم ، دارالعلوم کراچی ۱۴

۵۔ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ، پوسٹ بکس ۱۸۲ ملتان شہر

www.KitaboSunnat.com

Institute of Islamic Studies
21280

2

انتساب

اُن نفوس قدسی کے نام جنہوں نے اپنا جان و مال اللہ، اُسکے رسولؐ اور اس کے دین کی سربلندی پر قربان کردیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21280

پیش لفظ

دنیائے انسانیت نے کئی انقلابات دیکھے۔ کئی حکمرانوں، بادشاہوں اور فرماں رواؤں کی حشر سامانیوں کا مشاہدہ کیا۔ لیکن دنیا کے عالم پر خالق کائنات نے جس نبی رحمت کو مبعوث فرما کر ایک عالمی انقلاب کی داغ بیل ڈال دی وہ حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس تھی۔ جس کی امامت اور سیادت میں غلامی کی انبیائے کرام حسرت کرتے رہے۔ تکوین عالم کا یہ وہ دور تھا جب انسانی ظلم و بربریت چہاردانگ عالم میں کئی روپ لیکر اپنے سائے مکمل طور پر پھیلا چکا تھا۔ فخر کائنات اپنی ذلت کی انتہا کو پہنچ چکا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے دنیائے ارضی کو امن وسکون کے ایک نئے انقلاب سے ہم آہنگ کیا۔

اپنی آخری کتاب قرآن مجید اور اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی بعثت فرمائی۔ نبی رحمت اپنا پیغام اور سیرت جب اپنے صحابہ کرامؓ کے دلوں میں راسخ کر چکے تو اپنے ملاء اعلیٰ سے جا ملے اور دنیائے انسانیت کو ایک جذبے اور ایمان کی حلاوت کے ساتھ نئے امتحان میں ڈال دیا۔ اشاعت دین کا کام کرنا تھا کہ ارتداد کا فتنہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اطراف و جوانب کے ممالک سے طغیان وسرکشی کی خبریں آنے لگ گئیں۔ ایسے عالم میں نبی آخر الزمان کے جن صحابہ کرامؓ نے چیلنج قبول کیا یہ کتاب انہی کا تذکرہ ہے۔ دین اسلام کی تاریخ انہی نفوس قدسیہ کے تذکرہ سے روشن ہوئی۔ خلفائے راشدین کا یہ وہ سنہری دور تھا جس میں حرمت انسان، مساوات اور اخلاق وکردار کے انمٹ نقوش ابھرے اور فتح ونصرت کے وہ باب کھلے کہ آج کا مورخ اس دور کی یاد سے ہنوز انگشت بدنداں ہے۔

آئینہ معلومات خلفائے راشدین اسی دور کی روشن یادوں کا مجموعہ ہے۔ یہ ایک انتہائی مختصر اور ابتدائی کوشش ہے جو کہ کوئز کے طلباء اور دین اسلام کی روشن تاریخ میں دلچسپی رکھنے والوں کی یادداشت کو جلا دینے کیلئے کی گئی ہے۔ امید ہے کہ آپ ہماری اس کوشش کو اپنے لئے فائدمند اور کارآمد پائیں گے۔ ہم آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مفید مشوروں کے منتظر ہیں جن کے آئینہ میں اس میں مزید حُسن اور نکھار لایا جا سکے گا۔

آخر میں اس کتاب کی تخلیق و ترتیب میں بنیادی روح کے محرک جناب فیصل صاحب مالک الفیصل ناشران و تاجران کتب کا انتہائی ممنون ہوں جن کی وجہ سے مجھے اس اہم خدمت سے عہدہ برآ ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بندہ ان کی سرپرستی اور نوازش کا انتہائی شکر گزار ہے۔ اس کتاب کا وہ حصہ جو حضرت عثمانؓ کے دور کے احوال سے متعلقہ ہے وہ میرے انتہائی قریبی دوست جناب وحید آصف رازی کی کاوش ہے جو انہوں نے میری خواہش کو قبولیت بخشتے ہوئے پوری کی۔ میں ان کی اس مہربانی کا انتہائی دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ ان کے زور قلم کو اور زیادہ تیز کرے اور انکی عمیق نظری و صواب فکری کو اور جلا بخشے۔

(آمین)

ناچیز

نصرت علی اثیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

مضمون | صفحہ نمبر

خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ

☆ نام و نسب ۱
☆ خلافت مفہوم و معانی ۲
☆ قبولیت اسلام و ہجرت مدینہ ۸
☆ غزوات، مہمات در عہد نبوی ۱۵
☆ منصب خلافت ۲۵
☆ مسائل و مشکلات ۲۸
☆ سانحہ ارتحال نبوی ۳۱
☆ لشکر شام ۲۸
☆ مدعیان نبوت ۱۳
☆ فتنہ ارتداد، مانعین زکوٰۃ ۳۴
☆ نظام مملکت و عمال حکومت ۵۶
☆ فوجی نظم و نسق ۶۲
☆ تعزیرات و حدود کا نفاذ ۶۵
☆ اشاعت اسلام کے لیے مساعی ۶۶
☆ تبلیغی جہادی مہمات ۶۷
☆ معاشرت سلطنت ۶۸
☆ اجتہاد و قیاس
☆ علم و حکمت ۷۱
☆ مکارم اخلاق ۷۵
☆ ذاتی حالات و سوانح ۷۸
☆ وصال بار الٰہی ۸۰
☆ سیرت صدیق اصحابہ کرام کی نظر میں ۸۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون	صفحہ نمبر

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ

☆ نام ونسب	۸۵
☆ ابتدائی زندگی ومشاغل	۸۷
☆ قبول اسلام	۸۸
☆ ہجرت اسلام	۹۳
☆ غزوات ومہمات (عہد نبوی میں)	۹۶
☆ نیاز مندی رسول	۱۰۳
☆ عہد صدیقی میں خدمات	۱۰۵
☆ بار خلافت	۱۰۷
☆ فتوحات ومہمات	۱۰۹
☆ نظم ونسق خلافت وخدمات	۱۱۸
☆ علم وفضل	۱۲۸
☆ اخلاق وعادات	۱۳۱
☆ صلہ رفاقت حق	۱۳۹
☆ سفر شہادت حق	۱۴۴
☆ کرامات فاروقی	۱۴۹
☆ اقوال فاروقی	۱۵۲
☆ نصائح فاروقی	۱۵۳
☆ موافقات فاروقی	۱۵۴

خلیفہ سوئم حضرت عثمانؓ

☆ نام ونسب اور خاندان	۱۵۷
☆ پیدائش اور شجرہ نسب	۱۵۷
☆ کنیت ولقب	۱۵۷
☆ ذاتی اوصاف	۱۵۷
☆ کاروبار زندگی	۱۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21280

مضمون	صفحہ نمبر
☆ شادی خانہ آبادی	۱۵۹
☆ قبول اسلام وخدمات	۱۵۸
☆ ہجرت حبشہ	۱۶۱
☆ غزوات ومہمات	۱۶۳
☆ عہد صدیقی میں خدمات	۱۶۷
☆ عہد فاروقی میں خدمات	۱۶۸
☆ بار خلافت	۱۶۹
☆ فتوحات	۱۷۴
☆ فتنوں کا آغاز	۱۹۰
☆ اعتراضات وحقائق	۱۹۲
☆ شہادت عثمان	۲۳۱
☆ کارنامے وخدمات	۲۳۶
☆ علم وفضل	۲۴۳
☆ اخلاق وعادات	۲۴۶
خلیفہ چہارم حضرت علیؓ	
☆ نام ونسب	۲۵۵
☆ قبولیت اسلام	۲۵۷
☆ ابتدائی تربیت وتعلیم	۲۶۱
☆ ہجرت مدینہ ومکی زندگی	۲۶۲
☆ غزوات ومہمات (عہد نبوی)	۲۷۰
☆ نیازمندی رسول وخدمات	۲۸۵
☆ خدمات درعہد خلفائے ثلاثہ	۲۸۸
☆ بار خلافت ومشکلات	۲۹۵
☆ خانگی وخارجی جنگی مہمات	۳۰۰
☆ سفر شہادت مرتضوی	۳۱۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	مضمون	
۳۲۷	اخلاق و عادات مرتضوی	☆
۳۳۴	اولاد و اخلاق	☆
۳۳۶	فرمودات مرتضوی	☆

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب

سوال پہلے خلیفہ کا نام کیا تھا۔

جواب آپ کا اصل نام عبداللہ' ابوبکر کنیت اور صدیق وعتیق لقب تھے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد کا کیا نام تھا۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد کا اصل نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ تھی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کی والدہ کا کیا نام تھا۔

جواب آپ کی والدہ کا نام سلمہ اور ام الخیر کنیت تھی۔

سوال والد کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سلسلہ نسب کیا تھا۔

جواب آپ کا سلسلہ نسب مندرجہ ذیل تھا۔ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی التیمی۔

سوال والدہ کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سلسلہ نسب کیا تھا۔

جواب ام الخیر بنت صخر بن ام بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کا شجرہ نسب کتنے واسطوں سے آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں مُرہ پر جاکر آنحضرت ﷺ سے جا ملتا ہے۔

سوال حضرت ابوقحافہ نے کب اسلام قبول کیا۔

جواب حضرت ابوقحافہ فتح مکہ کے بعد بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے ان کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے بڑھاپے کو دیکھ کر فرمایا کہ انہیں کیوں تکلیف دی میں خود ان کے پاس پہنچ جاتا۔ اس کے بعد آپ نے نہایت شفقت سے ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور کلمات طیبات سے تلقین فرما کر مشرف با اسلام فرمایا۔

سوال حضرت ابوقحافہ نے کب وفات پائی۔

جواب ستانوے برس کی عمر میں 14ھ کو وفات پائی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کی والدہ ام الخیر سلمی بنت صخر نے کب اسلام قبول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدت خلافت: 2برس 3ماہ 11دن

کیا۔

جواب ام الخیر سلمٰی بنت صخر نے ابتدائے اسلام ہی میں قبول کر لیا تھا۔ ان سے پہلے صرف انتالیس اصحابہ کرام نے اسلام قبول کیا تھا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ آپ کے ساتھ تھے۔

خلافت

سوال خلافت کے لغوی معانی کیا ہیں؟

جواب خلافت کے لغوی معنی جانشینی کے ہیں۔

سوال خلیفہ کیلئے دوسرا کونسا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

جواب خلیفہ کے لئے دوسرا لفظ ''امام'' مستعمل ہے۔

سوال امام کا لفظ کس لئے مستعمل ہے۔

جواب امام کا لفظ بولنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ خلیفہ اپنے دور یا عہد کے لوگوں کیلئے پیروی اور اطاعت کے لائق ہوتا ہے۔

سوال خلیفہ کا لفظ بولنے کی بنیادی وجہ کیا ہے۔

جواب خلیفہ چونکہ اپنے سے پہلے یا پیش رو کا نائب اور قائمقام ہوتا ہے اس لئے اسے خلیفہ کہا جاتا ہے۔

سوال اصطلاح اسلامی میں خلیفہ سے مراد کیا ہے۔

جواب اسلامی اصطلاح میں خلیفہ سے مراد وہ شخص ہے جسے حضور ﷺ کے وصال کے بعد انکی جگہ پر کام کرنے کا موقع بخشا گیا۔ اور اسطرح خلافت دراصل آنحضرت ﷺ کی نیابت اور قائم مقامی ہے۔

سوال خلیفہ کی اصطلاح کی ماخذ کونسی حدیث رسول ہے۔

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں پیغمبر فوت ہو جاتا تو اسکی جگہ پر دوسرا پیغمبر پیدا ہوتا تھا لیکن پیغمبری اب ختم ہو گئی تم میں اب خلفاء ہوں گے۔

سوال نبوت کے بعد خلافت کا کونسا مقام و مرتبہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دوسرا

سوال خلیفہ کی اطاعت کا کیا مقام ہے۔

جواب وہ امور جن کی نسبت پیغمبر ﷺ کی وحی اور فیصلہ موجود نہ ہو خلیفہ کا حکم ماننا واجب ہے۔

سوال خلیفہ کیلئے کونسی خوبیاں ہونا ضروری ہیں۔

جواب اللہ کی وحدانیت اور رسول اکرم ﷺ کی نبوت پر مکمل ایمان رکھتا ہو۔

(۱) قرآن وحدت کی تعلیمات پر بڑی حد تک دسترس ہو۔

(۲) متقی و پرہیزگار رہو۔ صداقت، دیانت اور روحانیت میں قابل مثال ہو۔

(۳) اللہ کی وحدنیت اور رسول اکرم ﷺ کی نبوت پر مکمل ایمان رکھتا ہو۔

(۴) انتظامی سیاسی اور علمی صلاحیتوں کا مالک ہو

(۵) خوش اخلاق مدبر اور متحمل مزاج ہو۔

سوال خلیفہ کے فرائض کیا ہیں۔

جواب پیغمبر کا نائب ہونے کی وجہ سے اسکے فرائض وہی ہیں جو پیغمبر کے ہیں۔ یعنی اقامت دین اور اقامت ارکان اسلام اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔ جہاد اور تعلیم و دعوت دین۔

سوال قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خلافت ارضی کیلئے کن لوگوں کو مستحق قرار دیا ہے۔

جواب سورۃ نور میں ارشاد خداوندی ہے۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اللہ نے ان سے وعدہ کیا کہ ان کو زمین کا خلیفہ بنائے گا۔

سوال اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلافت دینے سے کیا مقصد پورا کرنا چاہا ہے۔

جواب انسان کی آزمائش۔

سوال انسان کو خلافت دینے سے پہلے خداوندی تعالیٰ نے کیا وعدہ لیا تھا۔

جواب حلف وفاداری لیا تھا کہ جب کبھی ان کے پاس اللہ کا پیغمبر آئیگا تو اسکی اطاعت کریں گے۔

سوال خلافت کے صحیح مستحق کون سے انسان ہیں۔

جواب مومنین صالحین

سوال خلافت کی لازمی شرط کون سی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب رسول اللہ ﷺ کی مکمل اطاعت
سوال قوم نوح کے بعد کس قوم کو خلافت ارضی سے نوازا گیا۔
جواب قوم عاد
سوال قوم عاد کے بعد کس قوم کو خلافت سے نوازا گیا؟
جواب قوم ثمود
سوال انسان کو دنیوی مال و متاع کیوں دیا گیا۔
جواب زمین پر اللہ کا خلیفہ ہونے کی وجہ سے
سوال صوفیائے کرام میں خلافت کا مفہوم کس طور پر مروج ہے۔
جواب شیخ طریقت کی نمائندگی کا منصب ہوتا ہے۔ اور اسے شیخ کے بہت سے اختیارات ودیعت کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح بانی طریقہ کی روحانی قوت بابرکت کا وارث ہوتا ہے۔
سوال عہد مغلیہ میں خلیفہ کا منصب کن معنوں میں مستعمل رہا۔
جواب بابر کے دربار میں خلیفہ وہ عورت کہلاتی جو دوسری خادماؤں کی نگرانی رکھتی تھی۔
سوال تخلیق آدم کی غرض و غایت میں قرآن مجید کا کیا فرمان ہے۔
جواب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں۔
سوال حضرت داؤد علیہ السلام کو قرآن مجید میں کیسے یاد فرمایا گیا۔
جواب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے داؤد میں نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے۔ پس تو آپ لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا کرو۔
سوال قرآن مجید میں خلیفہ کے ذمہ کن ذمہ داریوں کا انجام دینا لازمی قرار دیا گیا ہے۔
جواب سورۃ الحج میں فرمایا۔ خلافت کے مستحق وہ لوگ ہیں کہ اگر انہیں ہم زمین میں غلبہ و اقتدار دیں تو وہ نماز قائم کریں گے۔ زکوۃ دیں گے۔ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔ سب چیزوں کا انجام کار اللہ کے اختیار میں ہے۔
سوال حضور اکرم ﷺ نے خلیفہ کی حیثیت سے اسکی پیروی کا کہاں تک حکم دیا ہے۔
جواب ابن ماجہ میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تمہیں میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا ہوگا۔
سوال خلافت راشدہ سے کیا مراد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب یہ ایک عربی ترکیب ہے جس سے مراد رشد و ہدایت سے بہرہ ور اور راہ حق پر چلنے والی نیابت و جانشینی ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے اس اصطلاح سے مراد خلافت علی منہاج النبوۃ ہے۔ یعنی سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے والی خلافت ہے۔ یعنی صالحین کا وہ عہد حکومت جسے امت محمدیہ کی اجتماعی تائید و حمایت حاصل تھی اور جس نے عدل اور حق کے اصولوں پر قائم رہتے ہوئے دین اسلام کے تمام ظاہری، باطنی، دینی و اخروی تقاضے پورے کیے۔

سوال اہل سنت والجماعت کے نزدیک خلفائے راشدین میں کون کون سے صحابہ کرامؓ کا دور حکومت شامل ہے۔

جواب پہلے خلفائے اربعہ کا دور جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کا عہد حکومت رشد و ہدایت سے بہرہ مند اور راہ عدل وحق پر گامزن قرار دیا جاتا ہے۔

سوال خلفائے اربعہ کے ہی دور کو اہل سنت والجماعت کیوں خلافت راشدہ قرار دیتے ہیں۔

جواب حضور اکرم ﷺ کا ایک فرمان ہے جسے سنن ابی داؤد میں نقل کیا گیا ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ صرف تیس سال تک ہوگی۔ اور پھر آپ کا یہ ارشاد کہ تم پر میری اور خلفائے راشدین مہدئین کی سنت کی پیروی لازمی کرنا ہے۔ چنانچہ خلفائے اربعہ کا دور ہی مکمل تیس سال تک چلتا ہے۔

سوال خلافت کی کتنی اقسام اہل علم بیان کرتے ہیں۔

جواب خلافت کی دو قسمیں ہیں

ایک نمبر پر خلافت خاصہ جس میں خلافت راشدہ شامل ہے۔ اور دوسرے نمبر پر خلافت عامہ ہے۔

سوال نظام خلافت کیا مسیحی یا پاپائیت کی طرز کا کوئی نظام حکومت ہے۔

جواب نہیں۔ مسیحی یا پاپائیت کے نظام میں خدائی بادشاہت کا وہ تصور ہے جسے حاملین مذہب یا ارباب کلیسا چلاتے ہیں۔ جبکہ نظام خلافت میں یہ تصور نہیں بلکہ اس میں مذہب و سیاست کو الگ الگ قرار دینے کی بجائے ہمہ گیر ضابطۂ حیات دین اسلام کی اصولی تعلیمات کے مطابق نظام قائم کرنا ہے۔

سوال مسلمانوں کے نظام خلافت کی بنیاد باہمی تعلقات کے حوالہ سے کس اصول پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

جواب أمرُھُم شُورَیٰ بَیْنَھُم یعنی معاملات باہمی مشاورت سے طے کئے جاتے ہیں۔ جن کی بنیاد قرآن وسنت کی تعلیمات پر ہوتی ہے۔

سوال خلیفہ کیلئے اور کونسی اصطلاحات مروج ہیں۔

جواب امام۔اولی الامر۔امیرالمومنین

سوال امامت کا مفہوم اہل سنت والجماعت کے ہاں کیا ہے۔

جواب امام بضاوی کا قول ہے کہ امامت اس خلافت سے عبارت ہے جو قوانین شرعیہ کی اقامت اور ملت اسلامیہ کی ناموس کی حفاظت کیلئے کسی شخص کو رسول ﷺ سے نیابت میں حاصل ہوجاتی ہے۔اور تمام امت پر اس کا اتباع واجب ہوجاتا ہے۔

سوال خلافت کیا موروثی سطح پر قائم کرنا تقاضائے شرع ہے۔

جواب اسلام میں خلافت کو موروثی حق تسلیم نہیں کیا جاتا۔ نیابت رسول ﷺ کے درمیان باہمی مشورے اور بیعت عامہ سے قائم ہوتی ہے۔

سوال حضور اکرم ﷺ کے وصال کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے وقت کون سا اختلاف پیدا ہوا تھا۔

جواب مہاجرین کی ایک جماعت کا خیال تھا کہ یہ منصب قرابت رسول ﷺ کی اساس پر حضرت علیؓ یا حضرت عباس بن عبدالمطلب کو ملنا چاہیے۔جبکہ انصار کا خیال تھا کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد اب خلیفہ انصار میں سے ہونا چاہیے چنانچہ بزرگ اصحاب رسول کی تعلیم ومشاورت سے یہ انتخاب باہمی مشورت اور بیعت عامہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صورت میں پہلے خلیفہ نبوی کے طور پر کیا گی۔

سوال خلافت' امامت' اور امارت کے مفہوم کو سید محمد رشید رضا نے اپنے کس قول سے واضح کیا ہے۔

جواب خلافت' امامت اور امارت سے مراد حکومت اسلامیہ کی پالیسی ریاست جو دینی اور دینوی مصالح کی نگہداشت کرے۔

سوال علامہ ابن خلدون نے خلافت وامامت سے مراد کیا لیا ہے۔

جواب صاحب شریعت کی نیابت خلافت اور امامت کہلاتی ہے۔اور اس منصب کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حامل خلیفہ یا امام کہلاتا ہے۔ امام صلوٰۃ سے تشبیہاً اور خلیفہ خلافت سے بوجہ نیابت رسول ﷺ یا بقول بعض بوجہ خلیفہ اللہ ہوتا ہے۔

سوال: شاہ ولی اللہ کے نزدیک نظام خلافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: شاہ ولی اللہ نے اپنی کتاب ازالۃ الخلفا میں واضح کیا ہے۔ کہ خلافت کی دو قسمیں ہے۔ (۱) خلافت خاصہ جو نمونہ نبوت ہونے کے باعث اس سے مشابہ ہوتی ہے۔ (۲) جبکہ خلافت عامہ میں نیابت یا جانشینی اپنے عام معنی میں مراد ہے۔

سوال: شاہ عبدالعزیزؒ خلافت کے حوالہ سے کونسی مشہور کتاب لکھی ہے۔

جواب: تحفہ اثناء عشریہ

سوال: شاہ اسمٰعیل شہید نے مسئلہ خلافت کو اپنی کس کتاب میں بیان کیا ہے؟

جواب: رسالہ در منصب امامت

سوال: سید رشیدؒ نے منصب خلافت کے حوالے سے کونسی کتاب تصنیف کی ہے؟

جواب: الخلافۃ اوالامامۃ العظمٰی

سوال: ابوالکلام آزاد کی کونسی تحریر مسئلہ خلافت پر مدون ہے۔

جواب: مسئلہ خلافت

سوال: خلافت وملوکیت کے نام سے لکھی گئی کتاب کس مشہور عالم دین کی ہے۔

جواب: سید ابوالاعلی مودودی۔

سوال: حضرت ام الخیر نے کب وفات پائی۔

جواب: حضرت ام الخیر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت تک زندہ رہیں۔ لیکن اپنے شوہر سے پہلے وفات پاگئیں۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خاندان کا ذریعہ معاش کیا تھا۔

جواب: تجارت

سوال: ایام جاہلیت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ان کا خاندان کن باتوں کی وجہ سے مشہور تھا۔

جواب:
(۱) دیانتداری (۲) راست بازی
(۳) نیک نیتی (۴) انصاف پسندی
(۵) دین خالص سے وابستگی (۶) لہو ولعب سے متنفر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) شراب سے متنفر

قبولیت اسلام

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کب اسلام قبول کیا۔

جواب حضرت ابوبکر صدیق کا دل شروع سے دین خالص پر تھا۔ جیسے ہی آنحضرتؐ نے قبولیت اسلام کی دعوت دی آپ نے فوراً قبول کر لی۔ علمائے کرام و محققین کی تطبیق مطابق آپ نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ حضرت حسان بن ثابت کے قصیدہ کے مطابق آپ پہلے شخص تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا۔

سوال آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کا تعلق قبولیت اسلام سے پہلے کس نوعیت کا تھا۔

جواب آپ کو آنحضرت ﷺ کے ساتھ بچپن ہی سے انس تھا۔ آپ حلقۂ احباب خاص میں داخل تھے۔ اکثر تجارت کے سفروں میں ہمراہی کا بھی شرف حاصل ہوا۔

سوال قبولیت حق کے بعد دعوت اسلام کیلئے آپ نے کیا رویہ اختیار کیا۔

جواب آپ بہانگ دہل قبولیت حق کا اعلان کرنے کیلئے مضطرب تھے ایک روز مجمع عام میں شریعت حقہ کے فضائل پر تقریر کی اور کفار و مشرکین مکہ کو اعلانیہ اسلام قبول کر لینے کی دعوت دی۔ جس پر وہ بڑے برہم ہوئے۔ اور انہوں نے بڑی بے رحمی اور خدا ناترسی کے ساتھ آپ کو مارا۔

(۱) بنی تیم کے ایک بزرگ نے آپ کو چھڑایا۔ لیکن ساری رات مارے درد کے جاگتے رہے اور اپنے گھر والوں کو قبولیت اسلام کی دعوت دیتے رہے جس پر آپ کی والدہ آمادہ ہو گئیں۔ اور آپ دوسرے روز ان کو آنحضرت ﷺ کے پاس لے گئے۔ جہاں وہ مشرف با اسلام ہوئیں۔

(۲) آپ کی دعوت دین سے اکابر صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عثمان بن عفانؓ حضرت زبیر بن العوامؓ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ حضرت سعد بن ابی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقاصؓ' حضرت طلحہ بن عبداللہ' حضرت عثمان بن مظعون' حضرت ابوعبیدہؓ حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت خالد بن سعید بن العاص وغیرہ نے اسلام قبول کیا۔

(۴) آپ نے کثیر تعداد میں اسلام قبول کر لینے والے غلاموں کو آزاد کروایا۔ جن میں حضرت بلال' حضرت عامر بن فہیرہ' حضرت نہدیہؓ۔ حضرت جاریہ، حضرت نبی مولیؓ اور بنت نہدیہؓ وغیرہ شامل ہے۔

سوال کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ پر بھی مظالم ڈھائے گئے۔

جواب جی ہاں

سوال کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مشرکین مکہ کے مظالم سے تنگ آ کر مکہ چھوڑنا چاہا۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ پر بھی باوجود انکی خاندانی وجاہت کے بڑے مظالم توڑے گئے۔ طلحہ بن عبداللہؓ نے آپ کی دعوت پر جب اسلام قبول کرلیا تو ان کے چچا نوفل بن فویلد نے آپ دونوں کو باندھ کر بے تحاشہ مارا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خاندان نے اس پر آپ کی کوئی مدد نہ کی جس کے بعد آپ نے آنحضرت ﷺ سے اجازت لیکر حبشہ کی طرف رفت سفر باندھا۔ جب برک النعما کے مقام پر پہنچے تو قارہ قبلیہ کے رئیس سے ملاقات ہوئی تو اس کے پوچھنے پر بتایا کہ میری قوم نے مجھے جلاوطن کر دیا ہے۔ اب ارادہ ہے کہ کسی اور ملک چلا جاؤں اور آزادی سے خدا کی عبادت کروں۔ جس پر ابن الدغنہ نے کہا کہ تم سا آدمی جلاوطن نہیں کیا جاسکتا۔ تم تو مفلس و بے نوا کے دست گیر ہو' قرابت داروں کا خیال رکھتے ہو اور مہمان نواز ہو۔ مصیبت زدوں کی اعانت کرتے ہو تم میرے ساتھ واپس چلو اور اپنے وطن ہی میں آزادی سے اپنے خدا کی عبادت کرو۔ چنانچہ ابن دغنہ آپکو مکہ واپس لائے اور قریش کے سامنے اعلان کر دیا کہ آج سے ابوبکر میری امان میں ہے۔ قریش نے ابن دغنہ کی امان کو تسلیم کرلیا۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے واپسی پر اپنی عبادت کے معمولات کو پورا کرنے کے لئے کیا کیا۔

جواب آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی اور اس میں اعلان کے ساتھ اپنی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کرتے۔

سوال مشرکین مکہ نے آپ کی طرف سے گھر میں عبادت کیلئے مسجد کیلئے مسجد بنانے پر کیا ردعمل ظاہر کیا۔

جواب انہوں نے ابن دغنہ سے شکایت کی کہ وہ اب اپنے صحن میں مسجد بنا کر بلند آواز سے عبادت کرتے ہیں جسے ہمارے مرد وزن سنتے ہیں۔ ہمیں خوف ہے کہ کہیں وہ متاثر ہو کر بدعقیدہ نہ ہو جائیں۔ آپ نے اسے امن دی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ انہیں ایسا کرنے سے روکیں۔

سوال ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کیا کہا۔

جواب ابن دغنہ نے آپ سے کہا تو آپ جانتے ہیں کہ میں نے کس شرط پر تمہاری حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ اس لئے یا تو تم اس پر قائم رہو یا مجھے ذمہ داری سے بری سمجھو۔ میں نہیں چاہتا کہ عرب میں مشہور ہو کہ میں نے کسی کے ساتھ بد عہدی کی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ابن دغنہ کی طرف سے امان واپس لینے کے عندیہ پر کیا جواب دیا۔

جواب آپ نے ابن دغنہ سے کہا کہ مجھے تمہاری پناہ کی حاجت نہیں میرے لئے خدا اور اس کے رسول کی پناہ ہی کافی ہے۔

سفر ہجرت مدینہ

سوال مشرکین مکہ کے مظالم جب حد سے بڑھ گئے تو خداوند ایزدی نے آنحضرت ﷺ کو کس کی اجازت دی۔

جواب آپ آنحضرت ﷺ کو ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی۔

سوال ہجرت مدینہ کی اجازت ملنے کے بعد آنحضرت ﷺ سب سے پہلے کس کے گھر گئے۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ہجرت مدینہ کے ارادہ سے آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کتنا عرصہ قبل آگاہ کر دیا تھا؟

جواب چار ماہ

سوال ارادہ سے آگاہ کرتے ہوئے آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کیا بشارت دی تھی۔؟

جواب آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہجرت میں عجلت نہ کرنے کا حکم دے کر آگاہ کیا تھا کہ عنقریب اللہ تعالیٰ مدینہ کی طرف ہجرت کی اجازت بخشیں گے تو آپ میرے ساتھ ہوں گے۔

سوال ہجرت مدینہ کا سفر کیسے شروع ہوا؟

جواب ہجرت مدینہ پر روانہ ہونے کیلئے آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لائے۔ اور ہجرت پر روانگی کا قصد بیان کیا۔ چنانچہ فوراً ہی مختصر سامان اہل خانہ نے تیار کیا دو اونٹ سواری کیلئے۔ جس میں ایک آنحضرت ﷺ کو پیش کیا اور ایک پر خود سوار ہوئے۔

سوال سفر ہجرت کا پہلا پڑاؤ کہاں پر ہوا؟

جواب غار ثور میں۔

سوال غار ثور میں داخلہ سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پیش بندی کے طور پر کیا کیا؟

جواب آپ نے غار میں داخل ہو کر اسکی صفائی کی سوراخوں کو بند کیا۔ جب حفاظت کے حوالہ سے پورا اطمینان ہو گیا تو آنحضرت ﷺ کو اندر آنیکی دعوت دی۔

سوال آنحضرت ﷺ غار ثور میں جب استراحت فرمانے لگے تو کیا انداز تھا؟

جواب آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زانو مبارک پر سر رکھ کر محو استراحت ہو گئے۔

سوال دوران استراحت کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے پاؤں کا ایک انگوٹھا غار کے ایک سوراخ میں دیا ہوا تھا تاکہ وہاں سے کوئی موذی جانور باہر نکل کر آنحضور ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ اتفاق سے ایک سانپ نے اسی سوراخ سے نکلنے کیلئے ڈنگ مارنا شروع کر دیئے۔ جس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھوں سے درد کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنسو نکلنے لگے جب آنسو آنحضور کے چہرے پر گرے تو آپ کو جاگ ہوگئی۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے رونے کی وجہ پوچھی تو آپ نے صورتحال سے آگاہ کیا۔ آپ نے فوراً اپنا لعاب دہن آپ کے آنکھوٹھا پر لگایا جس سے زہر کا اثر دور ہو گیا۔

سوال غارِ ثور میں قیام کے دوران آپ کو خوراک وغیرہ کی فراہمی کا کیا انتظام تھا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیق کے غلام عامر بن فہیرہ رات کے وقت غار کے پاس آتے اور بکریوں کا تازہ دودھ دے کر واپس چلے جاتے۔ تین دن اور تین راتوں تک آپ وہاں ٹھہرے رہے۔

سوال گھر سے روانگی کے بعد مشرکین مکہ نے آپ کی تلاش کے لئے کیا کیا؟

جواب ابوجہل حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر گئے اور انکی بیٹی اسماء سے پوچھا تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا جس پر ابوجہل نے ایک طمانچہ دے مارا اس کے بعد مشرکین مکہ اڑوس پڑوس میں نکل کھڑے ہوئے تاکہ ان کو بچ کر جانے نہ دیں۔ پکڑ کر لانے والوں کو سو اونٹ دینے کا لالچ دیا گیا۔ مذہبی جوش اور انعام کے لالچ میں مشرکین مکہ نے ہر آبادی' ہر ویرانہ' جنگل اور پہاڑ چھان مارے لیکن کوئی خبر نہ ملی۔ اسی دوران ایک جماعت غارِ ثور کے اوپر بھی گئی۔ لیکن اِدھر اُدھر دیکھ کر واپس ہو گئی۔

سوال قرآن مجید میں غارِ ثور کے حوالہ سے ابوبکر صدیقؓ اور آنحضرت ﷺ کے کس مکالمہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

جواب جب قریش مکہ کی جماعت غارِ ثور کے دھانہ پر پہنچی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں دیکھ کر گھبراہٹ محسوس کرتے ہوئے کہا کہ اگر وہ تھوڑا سا بھی نیچے ہو کر دیکھیں گے تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپ مایوس وغمزدہ نہ ہوں ہم صرف دو نہیں بلکہ تیسرا خدا بھی ہے۔ جس پر آپ مطمئن ہو گئے۔ قرآن مجید کی اس آیت میں آپ کو ثانی اثنین کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

سوال غارِ ثور سے روانگی کے وقت کتنے لوگ تھے؟

جواب غارِ ثور سے روانگی کے وقت آپ دو کی بجائے چار ہو گئے۔ آپ دونوں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام عامر بن فہیرہ اور عبد بن اریقط بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ لے گئے تاکہ راستے کی راہنمائی کی اور ضروریات کیلئے مددگار ہوں۔

سوال سفر ہجرت کے دوران سراقہ بن جشم کے حوالہ سے کون سا واقعہ پیش آیا؟

جواب سراقہ بن جشم کی طرف سے دیئے گئے لالچ کی وجہ سے آپ کو گرفتار کرنے کیلئے نکلا تھا۔ وہ گھوڑا دوڑاتا ہوا آپ کے قافلہ کے قریب پہنچنے والا تھا۔ کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خوفزدہ ہو کر آنحضرت ﷺ سے کہا "یارسول اللہ یہ سوار قریب پہنچ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ابوبکر آپ غمگین نہ ہوں خدا ہمارے ساتھ ہے۔ بارگاہ ایزدی کا کرنا ایسا ہوا کہ سرقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دفن ہوگئے۔ اس نے اتر کر پانسہ پھینک کر فال نکالی جس میں اسے ارادہ ترک کرنے میں بھلائی نظر آئی لیکن نہ مانا دوبارہ آگے بڑھا۔ تو پھر اسی طرح گھوڑے سمیت گر پڑا۔ چنانچہ مجبور ہو کر آپ سے امن طلب کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے معاف کر دیا۔ اور وہ واپس ہو گیا۔

سوال دوران سفر ہجرت حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے شناساؤں سے آنحضرت ﷺ کا تعارف کن الفاظ سے کراتے تھے؟

جواب ہمارے راہنما ہیں۔

سوال قافلہ ہجرت کب وادئی قبا پہنچا؟

جواب بارہ ربیع الاول سال 14 نبوی۔

سوال مدینہ کے قریب پہلا پڑاؤ کس وادی میں کیا گیا۔

جواب مدینہ کے قریب پہلا پڑاؤ وادئی قبا میں کیا گیا۔

سوال استقبال قافلہ ہجرت کی کیا کیفیت تھی۔

جواب انصار نے شہر سے نکل کر قافلے کا استقبال کیا بچے اور عورتیں استقبالیہ گیت گا رہے تھے۔

سوال کس گھر میں قیام کیا گیا جہاں لوگوں نے آکر زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

جواب بنی عمرو بن عوف کے گھر مقیم تھے۔ حضور تشریف فرما تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ کھڑے ہو کر لوگوں کا استقبال کر رہے تھے۔

سوال ان لوگوں کو کیا غلط فہمی لاحق ہوئی جنہوں نے پہلے نبی کریم ﷺ کی زیارت نہ کی تھی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو لوگوں کو اپنی غلط فہمی کا احساس ہوا۔

سوال وادی قبا میں آپ کتنے روز مقیم رہے؟

جواب صرف چند روز

سوال مدینہ میں آنحضرت ﷺ نے کس صحابی رسول کے گھر قیام کیا؟

جواب حضرت ابوایوب انصاریؓ

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کس انصاری کے گھر قیام کیا؟

جواب حضرت خارجہ بن زید بن ابی زہیرؓ۔

سوال مدینہ میں حضرت ابوبکرؓ کو کس پریشانی کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب شدید بخار میں مبتلا ہوئے۔

سوال حضرت عائشہؓ نے بیماری کی شدت دیکھ کر کیا کہا۔

جواب آنحضرت ﷺ کے حضور حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی۔

سوال آنحضرت ﷺ نے آپ کے لیے کیا دعا کی؟

جواب اے خدا مکہ کی طرح یا اس سے بھی زیادہ مدنیہ کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کر اس کو بیماریوں سے پاک فرما۔ اسکے صاع اور مد میں برکت دے اور اس کے وبائی بخار کو جحفہ منتقل کر دے''

سوال آنحضرت ﷺ کی دعا کا کیا اثر ہوا؟

جواب مدینہ کی آب و ہوا مہاجرین کیلئے راحت بخش ہوگئی۔ اور تمام وبائی بخار اتر گئے۔

سوال مواخات کے تحت حضرت ابوبکر صدیقؓ کا کس انصاری سے رشتہ استوار ہوا۔

جواب حضرت حارثہؓ بن زہر سے جو مدینہ کی ایک انتہائی معزز شخصیت تھی۔

سوال مدینہ میں مسجد کی تعمیر کیلئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا خدمت انجام دی؟

جواب مدینہ میں مسجد کی تعمیر کیلئے جس زمین کا انتخاب کیا گیا وہ دو یتیم بچوں کی تھی۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس زمین کی قیمت ان دونوں یتیم بچوں کو ادا کی۔ اس کے بعد اسکی تعمیر کیلئے بھی دن رات کام کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوات ومہمات عہد نبوی

سوال آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدنی دور میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا کیا تعلق رہا؟

جواب وزیر مشیر باتدبیر

سوال غزوہ بدر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شرکت کی؟

جواب آپ حضور اکرم ﷺ کی طرف نگران افواج تھے۔ جو لشکر کی تازہ صورتحال سے حضور کو خبردار کرتے اور وہاں سے تازہ احکامات لیکر فوج تک پہنچاتے۔

سوال جب حضور اکرم ﷺ بدر کے میدان میں مصروف دعا تھے تو ابوبکر صدیقؓ کہاں تھے۔

جواب اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ شمشیر برہنہ لیے آپ کی حفاظت پر مامور تھے۔

سوال آنحضور نے حضور خداوندی سے باہر آتے ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کیا خوشخبری دی

جواب آپ نے فرمایا۔ ابوبکر! تجھے بشارت ہو کہ نصرت الٰہی آ پہنچی ہے۔ جبرائیل بھی آ گئے ہیں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے کس لشکر میں شامل تھے؟

جواب لشکر قریش میں۔

سوال معرکہ بدر میں فتح مندی کے بعد اسیران قریش کے بارے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا مشورہ دیا۔

جواب آپ نے فرمایا یہ سب اپنے عزیز و اقارب ہی ہیں اس لئے انہیں فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے آپ کی تجویز کے مطابق چار چار ہزار درھم بطور فدیہ لیکر قیدی رہا کر دیئے۔ امیر قیدیوں سے فدیہ کی رقم زیادہ لی گئی۔ جبکہ غریب اور مفلس لوگوں کو کچھ لئے بغیر چھوڑ دیا گیا۔ پڑھے لکھے قیدیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو وہ آزاد ہیں۔

سوال معرکہ احد میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کس طور شرکت کی۔

جواب معرکہ احد میں اتفاقی طور پر مسلمانوں کی شکست کے اسباب بنے تھے لیکن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دوران حضرت ابوبکر صدیقؓ بڑی تن دہی اور ثابت قدمی سے لڑتے رہے۔ آنحضرت ﷺ جب زخمی ہوئے تو دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر آپ انہیں پہاڑ پر لائے اور ضروری طبی امداد دی۔

سوال ابوسفیان نے پہاڑ کے قریب آکر جب آنحضرت ﷺ کو پکارا تو کوئی جواب نہ ملا تو پھر اس نے کس کا نام پکارا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

سوال کفار قریش کے تعاقب میں جو جماعت گئی کیا حضرت ابوبکر اس میں شامل تھے۔

جواب جی ہاں۔

سوال غزوہ احد کے بعد بنو نظیر کی جلا وطنی کی مہمات میں کیا حضرت ابوبکرؓ نے شرکت کی۔

جواب جی ہاں۔

سوال غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ کون سے صحابی ہمراہ تھے۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ

سوال حضرت عائشہؓ پر بہتان لگانے والوں میں مسطع بن اثاثہ بھی شامل تھے جن کی کفالت حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے۔ اس واقعہ کے بعد انہوں نے کفالت سے کیا دستبرداری کرلی۔

جواب جی ہاں ابتدا میں آپ نے غصہ میں آکر کفالت سے دستبرداری کر لی لیکن بعد میں قرآنی آیات کے نزول کے بعد عفو درگزر کرتے ہوئے اس کی کفالت کا ذمہ لے لیا۔

سوال 6ھ میں جب آنحضرت ﷺ عمرہ کیلئے روانہ ہوئے اور مکہ کے قریب انہیں قریش مکہ کی مزاحمت کا پتہ چلا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس پر کیا مشورہ دیا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ قتل وخونریزی کیلئے نہیں بلکہ زیارت کعبہ کے ارادہ سے جا رہے ہیں اس لئے آپ تشریف لے جائیں جو کوئی اس راہ میں مزاحم ہوگا ہم اس سے لڑیں گے۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''بسم اللہ چلو''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حدیبیہ کے مقام پر عروہ بن مسعود نے جب صحابہ کرام کے بارے نازیبا جملے کہے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا جواب دیا۔

جواب عروہ! کیا ہم رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟ عروہ نے انجان ہو کر پوچھا یہ کون بزرگ ہیں لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو بکر ہیں اس پر اس پر اس نے مخاطب ہو کر کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں تمہارا زیر بار جان نہ ہوتا تو تمہیں سخت جواب دیتا۔

سوال صلح حدیبیہ کے معاہدہ پر حضرت عمر کے اضطراب کے جواب میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا جواب دیا۔

جواب آپ نے فرمایا عمر! آنحضرت ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس لئے آپ انکی نافرمانی نہیں کر سکتے اور وہ ہر وقت آپکا معین و مددگار ہے۔

سوال سنہ 7ھ کو خیبر پر فوج کشی کی گئی۔ سالار لشکر کون تھے؟

جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ

سوال شعبان 7ھ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کس دوسری مہم پر بھیج دیا گیا؟

جواب بنی کلاب کی سرکوبی۔

سوال فتح مکہ کے روز آنحضرت ﷺ کے ساتھ کون ہمرکاب تھا۔

جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ

سوال مکہ پہنچ کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کس کو ساتھ لیکر بارگاہ نبوت میں حاضری دی؟

جواب اپنے والد ابو قحافہ عثمان بن عامر کو لیکر حاضر ہوئے انہیں نور ایمان سے مشرف کیا۔

سوال بنو ہوازن سے لڑائی میں کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی شریک ہوئے تھے۔

جواب جی ہاں۔

سوال طائف کے محاصرہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کونسے بیٹے تیر سے زخمی ہوئے تھے؟

جواب عبداللہ بن ابی بکر۔

سوال قیصر روم سے نبرد آزما ہونے کیلئے حضرت ابو بکر نے کتنا اثاثہ بطور فی سبیل اللہ پیش کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب گھر کا سارا مال۔

سوال آنحضرت ﷺ نے اس پر کیا پوچھا۔

جواب ابوبکر اپنے اہل وعیال کیلئے کیا چھوڑ آئے ہو؟

سوال حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت ﷺ کے استفسار کا کیا جواب دیا۔

جواب ان کیلئے اللہ اور اس کا رسول کافی ہے۔

اعزاز امارت حج و نائب امامت

سوال 9ھ میں امارت حج پر کس اصحابی رسول کو نامزد کیا گیا۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

سوال 10ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر کیا حضرت ابوبکر صدیق تشریف لے گئے تھے۔

جواب جی ہاں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خطبہ کے کس جملہ پر رو پڑے تھے۔

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے ایک بندہ کو دنیا اور عقبی کے درمیان اختیار دیا تھا لیکن اس نے عقبی کو دنیا پر ترجیح دی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس جملہ سے کیا معنی لئے جس کی وجہ سے رو پڑے؟

جواب آپ کی فراست دینی اس کنایہ تک پہنچ گئی کہ بندہ سے مراد خود آنحضرت ﷺ ہیں اور انکی عقبی دنیا پر ترجیح کا مطلب سفر آخرت ہے۔

سوال مسجد نبوی کی طرف کھلنے والے دروازے جب آنحضرت نے سوائے صدیق اکبرؓ کے دروازے کے بند کرادیے تو دیگر صحابہ کرام نے اعتراض کیا تو آنحضرت نے کیا جواب دیا؟

جواب مجھے تمہاری وہ بات جو تم نے صدیق کے دروازہ کھلے رکھنے پر کہی ہے پہنچی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یادرکھو میں تو ابوبکر کے دروازہ پر نور دیکھتا ہوں۔

سوال آنحضرت ﷺ نے دوران علالت ایک دفعہ شہدائے بدر کیلئے دعا کے بعد خطبہ میں ایک جملہ فرمایا تھا جس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ رو پڑے تھے۔ وہ جملہ کیا تھا؟

جواب وہ جملہ تھا کہ اللہ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندہ کو اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا اور قرب الٰہی میں سے جسے چاہے پسند کرے۔ اس نے اللہ کے قرب کو پسند کرلیا ہے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ جملہ سن کر کیا کہا تھا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ رو پڑے اور کہنے لگے کہ ہم اپنی جانیں اور اپنے باپ آپ ﷺ پر سے قربان کردیں گے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس رونے پر آنحضرت ﷺ نے کیا کہا ہے۔

جواب آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر سنبھلو پھر ارشاد فرمایا جس قدر مکانوں کے دروازے صحن مسجد میں ہیں وہ سب بند کردیئے جائیں۔ مگر ابوبکر کے گھر کا دروازہ بدستور رہے اور پھر فرمایا میں کسی کو نہیں جانتا جو میرے نزدیک رفاقت میں اور احسانات کے اعتبار سے ابوبکر سے افضل ہو پس اگر میں کسی کو قلبی دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا مگر یہ صرف رفاقت اور اخوت ایمانی ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ہم کو اپنے پاس جمع کرلے۔

سوال دوران علالت آنحضرت ﷺ نے کس صحابی رسول کو نماز باجماعت پڑھانے کا حکم دیا؟

جواب آپ تین مرتبہ بے ہوش ہوئے اور جب ہوش آیا لیکن مرض میں شدت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ نماز کی امامت کریں اور لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

سوال سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے اس موقع پر کیا کہا اور آنحضرت ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میرے باپ ایک نرم دل اور کمزور آواز کے آدمی ہیں جب قرآن پڑھتے ہیں بہت روتے ہیں۔ مطلب یہ تھا کہ امامت کا بار نہ اٹھا سکیں گے۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے جھڑک کر دوبارہ حکم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسطرح کتنی نمازیں پڑھائیں۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔

سوال حضرا ابوبکر صدیقؓ نے نمازیں پڑھانا کس وقت شروع کی۔

جواب جمعرات کے روز عشاء کی نماز سے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے کس روز پردہ اٹھا کر آپ کو نماز پڑھتے دیکھا۔

جواب دوشنبہ (پیر)

سوال آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک ساتھ نماز پڑھائی اسکی کیا کیفیت تھی۔

جواب دوشنبہ کے روز جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز پڑھانے لگے تھے تو آنحضرت ﷺ پردہ اٹھا کر مسجد میں داخل ہوئے۔ صحابہ کرام نے راستہ دے دیا اور حضرت ابوبکر صدیق مصلیٰ امامت سے پیچھے ہٹنے لگے۔ لیکن آپ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا۔

لوگوں کو نماز پڑھاؤ اور خود حضرت ابوبکر صدیقؓ کی داہنی طرف بیٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ نماز کے بعد آپ نے خطبہ دیا۔

سوال اس روز خطبہ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت ﷺ سے کیا کہا؟

جواب اے اللہ کے نبی آج تو اللہ کے فضل سے آپ ایسے اچھے ہیں جیسا ہم سب کا دل چاہتا تھا۔ آج اجازت ہو تو میں حبیبہ بنت خارجہ کے ہاں سے ہو آؤں۔ آپ نے بخوشی اجازت مرحمت فرمادی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانحہ ارتحال نبوی

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت ﷺ کے سانحہ ارتحال کی خبر کہاں ملی۔

جواب سخ میں جہاں وہ اپنی زوجہ حبیبہ بنت خارجہ کے ہاں گئے ہوئے تھے۔ جہاں سے وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر مسجد کے دروازے پر پہنچے اور سیدھے حجرۂ مبارکہ میں پہنچے اور چہرہ انور سے چادر ہٹا کر پیشانی مبارکہ پر بوسہ دیا۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس موقع پر رو کر کیا فرمایا؟

جواب اے اللہ کے نبی آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو آپ کی حیات اور وفات دونوں پاک ہیں جو موت اللہ نے آپ کے حق میں لکھ دی تھی اس کا ذائقہ آپ نے چکھ لیا۔ اب اس کے بعد آپ کبھی وفات نہ پائیں گے۔'' اور ساتھ ہی چادر چہرہ مبارکہ پر کر دی۔ اور باہر آ گئے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ جب حجرہ مبارکہ سے نکلے تو انہوں نے حضرت عمرؓ کو کیا کہتے سنا؟

جواب حضرت عمرؓ فرما رہے تھے کہ منافق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی ہے۔ خدا کی قسم انہوں نے وفات نہیں پائی۔ یہ صرف وحی کی شدت کی بے ہوشی ہے۔ یا پھر وہ اپنے رب کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح گئے ہیں۔ جو چالیس روز غائب رہ کر آ گئے تھے۔ حالانکہ ان کی نسبت بھی کہا جاتا تھا کہ وفات پا گئے۔

رسول اکرم ﷺ اسی طرح مراجعت فرمائیں گے۔ اور وہ فوت نہیں ہوں گے بلکہ منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے۔ اور ان لوگوں کے بھی جو کہتے ہیں کہ آپ نے رحلت فرمائی؟

سوال حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمر کی تقریر سن کر کیا کہا؟

جواب حضرت عمر کی گفتگو سن کر حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہو گئے اور منبر پر چڑھے۔ پھر کہا اے عمر سنبھلو۔ اور خاموش ہو جاؤ وہ چپ نہ ہوئے تو اپنے سلسلہ گفتگو شروع کر دیا جس پر لوگ حضرت عمرؓ کو چھوڑ کر آپ کی گفتگو سننے لگے۔ آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔
اے لوگوں! جو شخص محمد ﷺ کو پوجتا تھا تو وہ سمجھ لے کہ محمد ﷺ نے وفات پائی اور جو کوئی اللہ جل جلالہٗ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے۔ اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول۔ ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر وہ مر جائیں گے تو تم برگشتہ ہو جاؤ گے۔ وہ خدا کو کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اور اللہ عنقریب شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطبہ سن کر کیا اثر پڑا؟

جواب حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آیت قرآنی پڑھی تو سن کر میرے پاؤں ٹوٹ گئے کھڑے ہونے کی قوت نہ رہی میں زمین پر گر گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ بے شک رسول ﷺ نے رحلت فرمائی ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ کے سانحہ ارتحال سے منافقین کی کیا سازشیں شروع ہو گئیں۔

جواب منافقین نے تجہیز و تکفین سے ہٹ کر انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں آپ کے جانشین کی بحث چھیڑ دی اور انصار کو یہ باور کرا رہے تھے کہ جانشین انصار ہی میں سے ہونا چاہیے۔

سوال منافقین کی سازش سے کیسے آگاہی ہوئی۔

جواب لوگ ابھی مسجد نبوی میں جمع ہی تھے کہ ایک شخص نے آکر بتایا کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں اکٹھے ہو کر آپ کے جانشیں کے انتخاب کیلئے مشاورت کر رہے ہیں۔

سوال سقیفہ بنی ساعدہ کی مجلس میں جانے کا کن اصحاب کبار نے فیصلہ کیا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ

سوال سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ نے اپنے خطبہ میں کیا کہا۔

جواب حضرت محمد ﷺ کے بعد انصار مدینہ کو دین میں وہ سبقت حاصل ہے جو عرب میں کسی قبیلہ کو حاصل نہیں۔ انہوں نے دین کا اعزاز بڑھایا۔ دین کے دشمنوں سے جہاد کیا اور تمام عرب کو طوعاً و کرہاً اپنے سامنے جھکا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو وفات دے دی ہے۔ اور وہ انصار مدینہ سے راضی ہے اور اب خلافت تمہارا پورا پورا حق ہے اس کی بابت اپنا اصرار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھائیں''۔

نتیجہ یہ ہوا کہ عربوں کو اپنے آبائی دین کو چھوڑنا مشکل ہوا۔ اس وقت اللہ نے رسول کی قوم میں سے مہاجرین اولین کو یہ خصوصیت بخشی کہ انہوں نے آپ کی تصدیق کی۔ اور ایمان لائے۔ اور خدمت کیلئے کمر بستہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت مصیبتیں برداشت کیں۔ اس حالت میں کہ تمام لوگ ان کو جھٹلاتے تھے اور جانی دشمن ہو رہے تھے۔ وہ باوجود قلت کے دشمنوں کی سختی سے نہ گھبرائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے اول روئے زمین پر اللہ کی عبادت کی اور رسول پر ایمان لائے اسی کے ساتھ یہ لوگ رسول اللہ کے رفقاء اور کنبے والے ہیں اور خلافت کے سب سے زیادہ مستحق اور حق دار ہیں۔ سوائے ظالم کے اس معاملہ میں ان سے کوئی شخص نزع نہیں کرسکتا۔ اور اے معشر انصار! تمہاری دینی فضلیت اور اسلامی شرف سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا تم کو اللہ نے اپنے دین اور رسول کی مدد کے واسطے انتخاب کیا۔ اپنے رسول کو تمہاری پناہ میں ہجرت کے بعد بھیجا۔ رسول اللہ کی اکثر ازواج و اصحاب تم میں سے نہیں۔ لہذا مہاجرین اولین کے بعد تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے۔ پس ہم امراء ہوں تم وزراء ہوں تم اپنے مشورہ پر میٹ مت کرو۔ ہم بغیر تمہارے مشورہ کے معاملات طے نہ کریں گے۔ یہ کہہ کر آپ نے ابو عبیدہؓ اور حضرت عمر کی طرف اشارہ کیا اور مختصر ان کے فضائل بیان کیے۔

سوال — حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اس خطبہ کے بعد انصار کا کیا ردعمل تھا؟

جواب — انصار کے عمائدین اس کے بعد بھی جوش سے اپنے حقوق بیان کرتے رہے۔

سوال — سقیفہ بن ساعدہ میں حصرت ابو عبیدہؓ نے کیا کہا؟

جواب — حضرت ابو عبیدہ نے کہا۔

سوال — اے گروہ انصار! تم نے مدد اور قوت پہچانے میں سبقت تھی۔ لہذا تغیر و تبدل کرنے میں سبقت نہیں کرنی چاہیے۔

جواب — دو جلیل القدر اصحابی رسول حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت بشیر بن سعد نے اپنے ساتھیوں کو سمجھایا۔ حضرت زید بن ثابت نے کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھائیں''۔

نتیجہ یہ ہوا کہ عربوں کو اپنے آبائی دین کو چھوڑنا مشکل ہوا۔ اس وقت اللہ نے رسول کی قوم میں سے مہاجرین اولین کو یہ خصوصیت بخشی کہ انہوں نے آپ کی تصدیق کی۔ اور ایمان لائے۔ اور خدمت کیلئے کمر بستہ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت مصیبتیں برداشت کیں۔ اس حالت میں کہ تمام لوگ ان کو جھٹلاتے تھے اور جانی دشمن ہو رہے تھے۔ وہ باوجود قلت کے دشمنوں کی سختی سے نہ گھبرائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے اول روئے زمین پر اللہ کی عبادت کی اور رسول پر ایمان لائے اسی کے ساتھ یہ لوگ رسول اللہ کے رفقاء اور کنبے والے ہیں اور خلافت کے سب سے زیادہ مستحق اور حق دار ہیں۔ سوائے ظالم کے اس معاملہ میں ان سے کوئی شخص نزع نہیں کرسکتا۔ اور اے معشر انصار! تمہاری دینی فضیلت اور اسلامی شرف سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا تم کو اللہ نے اپنے دین اور رسول کی مدد کے واسطے انتخاب کیا۔ اپنے رسول کو تمہاری پناہ میں ہجرت کے بعد بھیجا۔ رسول اللہ کی اکثر ازواج و اصحاب تم میں سے نہیں۔ لہذا مہاجرین اولین کے بعد تمہارا مرتبہ سب سے زیادہ ہے۔ پس ہم امراء ہوں تم وزراء ہوں تم اپنے مشورہ پر میٹ مت کرو۔ ہم بغیر تمہارے مشورہ کے معاملات طے نہ کریں گے۔ یہ کہہ کر آپ نے ابوعبیدہؓ اور حضرت عمر کی طرف اشارہ کیا اور مختصر ان کے فضائل بیان کئے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس خطبہ کے بعد انصار کا کیا ردعمل تھا؟

جواب انصار کے عمائدین اس کے بعد بھی جوش سے اپنے حقوق بیان کرتے رہے۔

سوال سقیفہ بن ساعدہ میں حضرت ابوعبیدہؓ نے کیا کہا؟

جواب حضرت ابوعبیدہ نے کہا۔

سوال اے گروہ انصار! تم نے مدد اور قوت پہنچانے میں سبقت تھی۔ لہذا تغیر و تبدل کرنے میں سبقت نہیں کرنی چاہیے۔

جواب دو جلیل القدر اصحابی رسول حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت بشیر بن سعد نے اپنے ساتھیوں کو سمجھایا۔ حضرت زید بن ثابت نے کہا۔ اصل بات یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ زمرہ مہاجرین میں سے تھے پس ضروری ہے کہ امام بھی مہاجرین میں سے ہو۔ اور ہم اس کے اسی طرح مددگار رہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ کے تھے۔ جبکہ حضرت بشیر بن سعد نے فرمایا۔

اے گروہ انصار اگر ہم نے مشرکوں کے جہاد میں زیادہ فضیلت حاصل کی اور دین میں عزت تو اس سے مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے نبی ﷺ کی اطاعت اور خود اپنے لئے کسب عمل تھا۔ ہم کو روانہیں کہ ہم اس کو دوسرے آدمیوں کے حقوق میں دست اندازی کا ذریعہ بنائیں۔ نہ اس کے عوض ہم کو جاہ دنیا طلب کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو جزا دے گا۔ خوب سمجھ لو کہ محمد ﷺ قریشی تھے ان کی قوم ان کی جانشینی کی سب سے زیادہ مستحق و اہل ہے۔ میں بالقسم کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو کبھی نہ دیکھے گا کہیں ان سے اس بارہ میں نزاع کروں۔ پس تم اللہ پاک سے ڈرو اور ان سے جھگڑا مت کرو۔

سوال حضرت بشیر بن سعد کی گفتگو ختم ہونے پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا کہا۔

جواب حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ موجود ہیں ان میں سے جس کی چاہو بیعت کرو۔

منصب خلافت

سوال دونوں صحابہ کرام کا اس قول پر کیا ردعمل تھا۔

جواب انہوں نے فرمایا نہیں قسم اللہ پاک کی اس معاملہ میں ہم تم پر سبقت نہیں کر سکتے تم افضل مہاجرین ہو۔ رسول اللہ ﷺ کے رفیق ظاہر اور خلیفہ نماز اور نماز مسلمانوں کے دین میں سب سے بڑھ کر ہے۔ پس یہ کس کو زیب ہے کہ وہ تم پر مقدم ہو۔ یا تمہارے ہوتے ہوئے خلافت کا متولی بنے۔ ہاتھ بڑھاؤ ہم تم سے بیعت کرتے ہیں۔

سوال اس کے بعد سب سے پہلے کس جید صحابی نے بیعت میں سبقت حاصل کی۔

جواب حضرت بشیر بن سعد انصاری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال دوسرے نمبر پر کس نے بیعت کی۔
جواب حضرت عمر فاروقؓ
سوال تیسرے نمبر پر کس نے بیعت کی۔
جواب حضرت ابو عبیدہؓ
سوال بیعت عام کا سلسلہ کس طرح شروع ہو گیا؟
جواب حضرت ابو عبیدہ کے بیعت کر لینے کے بعد حاضرین کا جم غفیر بیعت کیلئے ٹوٹ پڑا۔ اور خوف ہوا کہ حضرت سعید بن عبادہ جو بوجہ کمزوری لیٹے ہوتے تھے کہیں کچلے نہ جائیں۔ اور اس کے ساتھ ہی جب بیعت کی خبر جلسہ کے باہر پہنچی تو گلی کوچوں سے لوگ جوق در جوق آنا شروع ہو گئے۔ یہاں تک کہ گلیاں اور بازاران کے ہجوم سے بھر گئے یہ بیعت خاصہ تھی۔ اگلے روز سہ شنبہ (منگل) کو مسجد نبوی میں مسلمان جمع ہوئے اور حضرت عمرؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ ابو بکر آپ ﷺ کے رفیق غار ہیں وہ سب مسلمانوں سے زیادہ تمہارے معاملات کے انصرام کے اہل ہیں اب بڑھو اور ان سے بیعت کرو۔ اور اسطرح بیعت عام شروع ہو گئی۔
سوال حضرت عمر فاروقؓ کے اصرار پر حضرت ابو بکر صدیقؓ کا کیا ردعمل تھا۔
جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ پہلے منبر پر بیٹھنے سے انکار کرتے رہے آخر حضرت عمر فاروقؓ اور صحابہ کرامؓ کے اصرار پر منبر کے آخری اس مقام سے ایک درجہ نیچے بیٹھے جہاں پر رسول اللہ ﷺ بیٹھتے تھے۔ اور بیعت عام لی۔
سوال بیعت عام کے دوران حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا خطبہ دیا۔
جواب آپ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔

لوگوں! اللہ کی قسم مجھ کو ہرگز امیر بننے کی حرص نہ کبھی دن میں تھی نہ رات میں۔ اور نہ میرا میلان اس کی جانب تھا۔ اور نہ میں نے اللہ سے ظاہر یا پوشیدہ اس کیلئے دعا کی۔ البتہ مجھ کو یہ خوف ہوا کہ کوئی فتنہ نہ اٹھ کھڑا ہو مجھ کو حکومت میں کچھ راحت نہیں۔ بلکہ مجھ کو ایک ایسے امر عظیم کی تکلیف دی گئی ہے۔ جس کی برداشت کی مجھ میں طاقت نہیں اور نہ وہ بدوں اللہ عزوجل مدد کے قابو میں آ سکتا ہے۔

میری یہ آرزو ضرور تھی کہ آج میری جگہ سب سے زیادہ قوی آدمی ہوتا۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق ہے کہ میں تمہارا امیر بنایا گیا اور میں تم سے بہتر نہیں ہوں ۔ اگر میں راہ راست پر چلوں تو مجھے مدد دینا اور اگر بے راہ ہوں تو مجھے سیدھا کرنا۔ صدق امانت ہے اور جھوٹ خیانت ۔ جو آدمی تم میں کمزور ہے اور وہ میرے لئے قوی ہے۔ انشاء اللہ اس کا حق ضرور دلواؤں گا۔ اور تم میں سے جو قوی ہے وہ میری نظر میں کمزور ہے ۔ اس سے انشاء اللہ حق لیکر چھوڑوں گا ۔ جو قوم راہ خدا میں جہاد چھوڑ دیتی ہے وہ ذلیل کر دی جاتی ہے۔

اور جس قوم میں بے حیائی کا رواج ہو جاتا ہے اس پر عام طور پر عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں تم میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ پاک اور اس کے رسول پاک کی نافرمانی کروں تو تمہیں میری اطاعت نہیں کرنی چاہیے۔

اٹھو اب نماز کے واسطے کھڑے ہو جاؤ اللہ پاک تم پر رحم فرمائے۔

سوال کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفۃ اللہ تھے؟

جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفۃ الرسول تھے۔ ایک بار کسی نے غلطی سے انہیں خلیفۃ اللہ کہہ دیا تو آپؓ نے اس کو ٹوک کر کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ ہوں اور اسی پر خوش ہوں۔

سوال آنحضرت محمد ﷺ کی تجہیز و تکفین کیلئے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا خدمات انجام دیں۔

جواب صحابہ کرامؓ میں آپ کے غسل دینے میں شریک ہونے کی خواہش جذباتی تھی لیکن آپ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا غسل آپ کے اہل بیت انجام دیں گے اور اس کیلئے عوام الناس کو مطمئن کر دیا چنانچہ آپ کو غسل دینے والوں میں حضرت عباس، حضرت علی، حضرت فضل، حضرت قثم، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت صالح الحبشیؓ نے شمولیت کی۔

سوال رسول ﷺ کے جنازہ کا کیا طریقہ تجویز کیا گیا۔

جواب جب حضرت ابو بکر صدیقؓ آنحضرت ﷺ کا بوسہ دینے باہر تشریف لائے تو لوگوں نے سوال کیا اے رفیق رسول کیا ہم جنازہ پڑھائیں۔ تو حضرت ابو بکر صدیق نے کہا کہ ہاں لوگوں نے پوچھا کہ کس طرح جنازہ پڑھنا ہوگا۔ جس پر آپ نے فرمایا ایک جماعت حجرہ کے اندر داخل ہو اور اللہ کے رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قریب کھڑے ہو کر درود اسلام دعائیں اور تکبیریں کہیں اور اس کے بعد باہر نکل آئیں تو پھر دوسرے جائیں۔ یہاں تک کہ تمام لوگ داخل ہو کر باہر آ گئے۔

سوال رسول اللہ ﷺ تدفین کے حوالہ سے صحابہ کرام کی کیا آراء تھیں۔

جواب صحابہ کرامؓ میں آپ کی تدفین کے حوالہ سے مندرجہ ذیل آراء تھیں:۔

(۱) مسجد میں دفن کئے جائیں

(۲) مدینہ جنت البقیع میں دفن کیے جائیں۔

(۳) مکہ میں دفن کئے جائیں

(۴) بیت المقدس میں دفن کئے جائیں

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس اختلاف کو کیسے رفع کیا اور آنحضرت ﷺ کی تدفین کا کیا حکم دیا؟

جواب آپ نے آنحضرت ﷺ کا ایک قول بیان کیا کہ نبی جس جگہ انتقال کرتے ہیں وہیں دفن کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ کو اپنے بستر مبارک سے اٹھا کر وہیں حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں ہی دفن کر دیا گیا۔

مسائل اور مشکلات

سوال خلافت کے ابتدائی دنوں میں کیا مسائل کھڑے ہوئے۔

جواب یہود و نصاریٰ نے سرکشی کر کے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔

(۲) بادیہ نشیں اعراب مرتد ہو گئے۔

(۳) ایک گروہ نے زکواۃ دینے سے انکار کر دیا۔

(۴) روم پر لشکر کشی کی نبوی تجویز کی تکمیل کرنا تھی جو حضرت اسامہ کی سرکردگی میں روانہ ہونے والا تھا۔

سوال جیش اسامہ کی روانگی میں صحابہ کرام میں کیا اختلاف تھا؟

جواب صحابہ کرام کے خیال میں فتنہ ارتداد، مانعین زکواۃ اور باغی یہود و نصاریٰ کی سرکوبی تک یہ جیش موخر رکھا جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلا کیا حکم دیا؟

جواب آپ نے حکم فرمایا کہ اسامہ کے لشکر کو تیار ہو جانا چاہیے اور تاکید کی جاتی ہے کہ جو لوگ اس مہم میں نامزد ہیں ان میں سے کوئی ایک آدمی بھی مدینہ میں نہ رہے اور سب کے سب مقام جرف (مدینہ سے باہر ایک میدان) میں جمع ہو جائیں۔

سوال جیش اسامہؓ میں کتنے نوجوان شامل تھے؟

جواب سات سو۔

سوال یہ لشکر کس مقصد کیلئے روانہ ہونا تھا؟

جواب رومیوں نے 8ھ میں موتہ کے مقام پر مسلمانوں پر حملہ کیا تھا جس کا انتقام لینے کیلئے حضور اکرم ﷺ نے قیصر روم کے مقابلہ میں اس لشکر کو ترتیب دیا تھا۔ لیکن آپ کی علالت اور رحلت کی وجہ سے یہ موخر ہو گیا تھا۔

سوال اس وقت مسلمانوں کی حالت زار پر حضرت عبداللہ بن مسعود کا کیا تبصرہ تھا؟

جواب آپ کا فرمانا تھا کہ مسلمان س وقت بکریوں کے اس گلہ کی مثال تھے جو جاڑوں کی سردرات میں بہ حالت بارش میدان میں بے گلہ بان رہ جائے۔

سوال جید اصحابہ کرام کے جیش پر معترض ہونے کا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا جواب دیا؟

جواب آپؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر مجھ کو یہ بھی گمان ہوتا کہ درندے مجھ کو اٹھا لے جائیں گے تو بھی آنحضرت ﷺ کی تعمیل میں لشکر اسامہ ضرور روانہ کرتا"۔

سوال میدان جرف میں آخری کوشش کے طور پر حضرت عمرؓ کے کہنے پر حضرت اسامہ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کیا کہا۔

جواب اگر آپ اجازت دیں تو مع لشکر مدینہ چلا جاؤں کیونکہ خدشہ ہے کہ کہیں کفار لشکر کی روانگی کے بعد خلیفہ رسول اللہ ﷺ اور حرم نبوی نہ چڑھ دوڑیں۔

سوال انصار مدینہ نے لشکر اسامہ کے حوالہ سے کیا اعتراض کیا تھا۔

جواب حضرت اسامہ انیس سال کا نوجوان ہے لشکر کا سردار کسی سن رسیدہ صحابی کو مقرر کیا جائے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان اعتراضات کا جواب کیا دیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب آپؓ غصے سے بے تاب ہو کر کھڑے ہو گئے اور کہا تم کو موت ہو رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہؓ کو امیر لشکر بنایا اور تم مجھ کو ہدایت کرتے ہو کہ میں اس کو معزول کر دوں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کی لشکر کے روانگی کے وقت کیا کیفیت تھی۔

جواب حضرا سامہؓ گھوڑے پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ پیدل ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ خلیفہ کا گھوڑا کوتل حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا ہاتھ میں تھا۔

سوال حضرت اسامہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اس طرح پا پیادہ ہونے پر کیا کہا۔

جواب اے امیر المومنین! آپ سوار ہو لیں یا مجھے پا پیادہ چلنے کی اجازت دیں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت اسامہ کو کیا جواب دیا تھا۔

جواب آپ نے فرمایا۔ اسامہ میں سوار نہ ہوں گا۔ اور نہ ہی تمہیں پا پیادہ چلنے کی اجازت دوں گا۔ اگر میں یہ چند ساعتیں راہ خدا میں اپنے قدم خاک آلود کر لوں تو میری کیا شان جاتی ہے۔ غازی راہ خدا میں قدم رکھتا ہے تو اس کے بدلے سات سو درجے بلند ہو جاتے ہیں اور سات سو گناہ معاف ہوتے ہیں۔ سات سو نیکیاں نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیق نے لشکر اسامہ سے کیا خطاب فرمایا؟

جواب اے لوگو کھڑے ہو جاؤ میں تم کو دس حکم دیتا ہوں۔ ان کو میری جانب سے اچھی طرح یاد رکھنا (۲) دھوکہ نہ دینا۔ (۳) سردار کی نافرمانی مت کرنا (۴) کسی شخص کے اعضا مت کاٹنا (۵) کسی بچے بوڑھے اور عورت کو قتل مت کرنا (۶) کھجور یا کسی میوہ دار درخت کو مت کاٹنا اور جلانا (۷) بکری گائے اور اونٹ کو سوائے غذا کی ضرورت کے نہ مارنا (۸) تم کو ایسے لوگ ملیں گے جو عبادت گاہوں میں گوشہ گیر ہو کر بیٹھے ہوں گے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا (۹) اور تم کو ایسے لوگ ملیں گے جو تمھارے پاس قسم قسم کے کھانے برتنوں میں رکھ کر لائیں گے جب تم ان کھانوں کو یکے بعد دیگر کھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے جانا (۱۰) اور تم کو ایک ایسی قوم ملے گی جن کے سر کے بال بیچ میں منڈے ہوئے ہوں گے اور پتے چھٹے ہوں گے ان کو تازیانہ کی سزا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا۔ خداوند تعالیٰ کا نام لیکر روانے ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تم کو دشمنکے حربہ اور طاعون کے حملہ سے محفوظ رکھے (آمین)

سوال لشکر اسامہ کب روانہ ہوا۔

جواب آنحضرت ﷺ کی وفات کے ٹھیک انیس یوم بعد ذغیرہ ربیع لاخر مدینہ منورہ سے روانہ ہوا۔

سوال لشکر اسامہ کی روانگی کے کیا اثرات نمودار ہوئے۔

جواب لشکر اسامہ چالیس دن کی مہم سر کرنے کے بعد جب کامیابی سے لوٹا تو قبائل عرب میں دھاک بیٹھ گئی۔

مدعیان نبوت

سوال عہد نبوی سے خلافت صدیق اکبرؓ تک کون کون نبوت کے ودعی ہوئے؟

جواب (۱) اسود عنسی (۲) طلیحہ (۳) مسیلمہ کذاب (۴) سجاع نامی مدعیہ نبوت۔

سوال اسود عنسی کا تعلق کس ملک سے تھا۔

جواب یمن کے مقام صنعاء سے۔

سوال طلیحہ کا تعلق کس قبیلہ سے تھا؟

جواب قبیلہ اسد

سوال مسیلمہ کذاب نے کونسا خط آنحضرت ﷺ کو لکھا؟

جواب مسیلمہ رسول کی طرف سے محمد رسول ﷺ کے نام۔ میں رسالت میں تمہار شریک کیا گیا ہوں آدھی زمین ہماری ہے اور آدھی قریش کی۔ مگر قریش ایسی قوم ہے جو ظلم کرتی ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے اس کا کیا جواب دیا۔

جواب شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بخشنے والا ہے۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام۔ بعد حمد سلام ہو ان پر جو راہ راست کے پیرو ہوں پھر تحقیق ہے کہ ساری زمین اللہ کی ہے۔ اپنے بندوں میں سے وہ جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور عافیت پرہیزگاروں کے حصہ میں ہے۔

سوال اسود عنسی کا خاتمہ کس دور میں ہو گیا۔

جواب عہد نبوی ہی میں اسود عنسی اپنے انجام کو پہنچ گیا تاہم اس کے ماننے والے باقی تھے۔

سوال عہد نبوی میں ہی اسود عنسی کے پیروکاروں نے کیا مسئلہ پیدا کیا۔

جواب اسود عنسی کی منتشر فوج جمع ہو کر لشکر جرار بن گئی اور نواح مدینہ میں فتنہ ارتداد و سرکشی کے حالات پیدا کر دیئے۔ قریش وثقیف کے دو قبائل کے سوا تمام قبائل تھوڑے بہت فتنہ ارتداد کی زد میں آ گئے۔

سوال فتنہ ارتداد سے کون کون سے علاقے متاثر تھے۔

جواب یمن اور نواح مدینہ

سوال قبیلہ غطفان نے سرکشی میں کس طور سے شرکت کی؟

جواب قبیلہ غطفان بنی اسد کا حلیف تھا۔ غطفانی کہتے تھے کہ ہم اسدیوں کے نبی طلیحہ کو چھوڑ کر قریشی رسول کی پیروی کیوں کر کریں۔ قریش کے نبی نے وفات پائی ہے جبکہ بنو اسد کا نبی زندہ ہے۔

سوال قبیلہ عبدالقیس میں فتنہ ارتداد کا سرکردہ کون تھا؟

جواب نعمان بن منذر کا پوتا

سوال یمن میں کس عورت نے دعویٰ نبوت کیا؟

جواب سجاع نامی عورت مدعیہ نبوت جس پر قبیلہ بنی تغلب ایمان لا کر اس کی امت میں شامل ہو گیا۔

سوال طلیحہ نے دین میں کونسی ترامیم کیں۔ ایک مثال پیش کریں۔

جواب نماز کے ارکان میں سجدہ موقوف کر دیا۔

سوال مسیلمہ کذاب نے کیا نمایاں حکم دیا؟

جواب شراب اور زنا مباح اور حلال قرار دیا اور سجاع مدعیہ نبوت سے نکاح کے بعد دو وقت کی نماز موقوف کر دی ایک صبح کی اور ایک عشاء کی اور وجہ یہ ظاہر کی کہ ان نمازوں سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

سوال طلیحہ کے ماننے والوں میں کون سے قبیلے نمایاں تھے؟

جواب بنو طے اور بنو اسد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال مرتدین کی فوجوں نے کس طور پر مدینہ کا گھیراؤ کیا۔

جواب (۱) بنی اسد سمیرا میں جو مکہ کہ راستہ میں ایک منزل ہے۔
(۲) فرازہ اور غطفان کا ایک حصہ جنوب مدینہ میں۔
(۳) ثعلبہ، مرّہ اور عبس کا ایک حصہ، برق میں
(۴) جبکہ دوسرا حصہ ذوالقصہ میں خیمہ زن ہوگیا۔

سوال حضرت عمرو بن العاص نے مدینہ پہنچ کر مرتدین کی فوجوں کے حوالہ سے کیا رپورٹ دی۔

جواب انہوں نے بیان کیا کہ دیا سے لیکر مدینہ تک مرتدین کی فوجیں اٹی پڑی ہیں۔

سوال فتنہ ارتداد کب ابھرا تھا

جواب بیعت خلافت کے دسویں روز بعد باغیوں کے ایلچی مدینہ پہنچ گئے۔

سوال قاصدوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کیا مطالبات پیش کئے۔

جواب آپ ہم سے نماز میں پڑھوالیں مگر زکواۃ معاف کروادیں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس فتنہ کے سدباب کیلئے کیا اقدامات کئے۔

جواب صحابہ کرام سے مشاورت کی۔ تمام صحابہ کرام نے نرمی کرنے اور مناسب وقت کا انتظار کرنے کی صلاح دی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ۔ ان لوگوں کے ساتھ تالیف قلب اور نرمی کا برتاؤ کیجئے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے مشورہ سن کر فرمایا:۔

یہ کیا تم جاہلیت میں بڑے سرکش تھے مسلمان ہو کر ذلیل و خوار بن گئے ہو۔ وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے۔ دین مکمل ہو چکا ہے۔ کیا میری زندگی اس کی قطع برید کی جائے گی۔ خدا کی قسم اگر فرض زکواۃ میں سے ایک رسی کا ٹکڑا دینے سے بھی کوئی انکار کرے گا۔ تو میں اس سے جہاد کروں گا۔ خدا کی قسم جو لوگ نماز اور زکواۃ میں فرق کریں گے میں ان سے ضرور لڑوں گا۔ اور اٹھ کر گھر چلے گئے۔ جہاد کیلئے جنگی لباس زیب تن کر واپس آ گئے۔ اور کہنے لگے کہ آج میں اللہ کی راہ میں تن تنہا لڑوں گا۔ حضرت علی المرتضی تیز گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پیچھے گئے اور یہ کہہ واپس لائے کہ تلوار میان میں کیجئے اور واپس چلیے۔ اگر خلیفہ پر کوئی آفت آئی تو اسلام کا نظام کبھی بھی قائم نہ رہ سکے گا۔ چنانچہ تمام اطراف میں لشکر اسلام کا نظام کبھی بھی قائم نہ رہ سکے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ تمام اطراف میں لشکر اسلام کے دستے ترتیب دے کر بھیجے گئے انہوں نے باغیوں کا قلع قمع کر دیا۔

فتنہ ارتداد و مانعین زکواۃ

سوال مرتدین اور مانعین زکواۃ کی سرکوبی کیلئے آپ نے کس کی سربراہی میں لشکر روانہ کیا۔

جواب حضرت خالد بن ولیدؓ۔

سوال حضرت صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولید کو کیا ہدایات دیں۔

جواب جب تک لوگ لا الہ اللہ کا اقرار نہ کریں نماز پڑھنا' زکواۃ دینا اور روزہ رکھنا برابر منظور نہ کریں' ان سے جہاد و قتال کرتے رہنا۔ ایسا نہ کرنا کہ ایک بات تسلیم کر لی جائے تو سست پڑ جاؤ۔ ان سے ایک ایک رکن دین کے ترک پر جنگ کرنا۔

سوال مانعین زکواۃ اور مرتدین کی سرکوبی کے کیا فوائد حاصل ہوئے۔

جواب بغاوت کا فتنہ دب گیا اور مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے۔ اور فتوحات کا سلسلہ چل نکلا۔

سوال مرتدین اور مانعین زکواۃ سے جہاد کرنے سے کون سا بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا؟

جواب قرآن پاک کی کثرت سے شہادت کی وجہ سے قرآن مجید کی جمع و ترتیب کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

سوال قرآن کے جمع و ترتیب کی طرف کس صحابی رسولؐ نے توجہ دلائی۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ

سوال حضرا ابوبکر صدیقؓ نے کیا عذر پیش کیا۔

جواب جس کام کو آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا اس کو میں کس طرح کروں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کس طرح جمع و ترتیب قرآن پر راضی ہوئے؟

جواب بار بار سوچ اور فکر سے اللہ تعالیٰ نے شرح صدر فرما دیا۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسئلہ کی نزاکت کو جب محسوس کر لیا تو پھر کیا کیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب آپ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو قرآن جمع کرنے کا حکم دیا۔

سوال حضرت زید بن ثابتؓ کیا آسانی سے تیار ہو گئے۔

جواب حضرت زید بن ثالثؓ کو بھی پہلے یہ کام کرنے میں عذر ہوا لیکن بعد میں تیار ہو گئے۔

سوال جنگ یمامہ کب ہوئی۔

جواب 11ھ کو آغاز ہوا اور 12ھ میں ختم ہو گئی۔

سوال جنگ یمامہ کس کے خلاف مسلمانوں نے لڑی۔

جواب مسیلمہ کی سرکوبی کیلئے۔

سوال مسیلمہ کہاں قتل ہوا؟ اور اس کے لشکر کی تعداد کیا تھی؟

جواب صدیقۃ الموت میں اس کے ساتھ ساٹھ ہزار فدائین کا لشکر تھا۔

سوال جنگ یمامہ کے کیا اثرات ہوئے؟

جواب کثرت سے صحابہ کرام شہید ہوئے۔ مگر اس فتح سے جزیرہ العرب میں ہمیشہ کیلئے اسلام کے قدم جم گئے۔ اور کسی مخالف کو بعد میں جرآت نہ ہوئی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جنگ یمامہ کی فتح پر کیا ردعمل ظاہر کیا؟

جواب آپ نے فتح و کامرانی پر خوش ہونے کی بجائے بارہ سو صحابہ کرام کی شہادت پر بڑی افسردگی کا اظہار کیا۔

سوال صدیقۃ الموت کی وجہ تسمیہ کیا ملے؟

جواب مسیلمہ کا رہائشی قلعہ صدیقۃ الرحمٰن کہلاتا تھا۔ جب مسلمہ مسلمانوں کے حملہ سے بھاگ اس میں پناہ لینے آیا تو اسلامی لشکر کم نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ براء بن مالک کو اس کے اصرار پر مسلمانوں نے اندر پھینک دیا۔ تن تنہا اس نے لڑتے لڑتے دروازے کے قریب جا کر دروازہ کھول دیا مسلمانوں نے اندر جا کر کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ مسلمہ جبیر بن مطعم کے وحشی غلام کے ہاتھوں مارا گیا مسیلمہ کی موت سے اس قلعہ کا نام صدیقۃ الموت پڑ گیا۔ باغ کے باہر اور اندر مسلمانوں کے بارہ سو اور مسیلمہ کے دس ہزار آدمی قتل ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگی و جہادی مہمات

سوال جنگی بحرین کن کے درمیان لڑی گئی۔

جواب معطم بن ضبیعہ' اور دوسری عجمی لوگ جو بحرین میں مقیم تھے' سرکش ہو گئے تھے حضرت ابو بکر نے علاء بن الحضرمی کو اس محاذ پر بھیجا۔ حضرت خالد اور بنو حنفیہ کے لوگ مسلیمہ کی شکست کے بعد فارغ ہو کر اس محاذ پر علاء الحضرمی کی امداد کو پہنچ گئے تھے۔ اور اسطرح یہ دونوں لشکر بحرین میں صف آرا ہوئے۔ صحرائے دھانہ میں ایک ماہ تک مسلسل جنگ جاری رہی بعد میں بحرینی لشکر جب شراب میں دھت تھا مسلمانوں نے اچانک حملہ کر دیا۔ جس سے انہیں ہزیمت اٹھانی پڑی۔ معطم اس ہنگامہ میں مارا گیا۔ باقی سمندر کے راستے کشتیوں سے بھاگ نکلے۔ مسلمانوں نے دعا مانگ کر اپنے گھوڑے خچر بھی سمندر میں ڈال دیے اور آسانی سے اس پر فتح پالی۔ دشمن کا بہت مال واسباب ملا۔

سوال جنگ بحرین میں کیا معجزے نمودار ہوئے۔

جواب پہلے تو لشکر اسلامی کے وہ انٹ جس پر خوراک کا ذخیرہ لدا تھا۔ اچانک غائب ہو گئے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا دوسرے دن جب سورج دیکھا تو سراب نظر آیا چنانچہ فوج کے پیش رونے جا کر دیکھا تو پتہ چلا بہت بڑا سمندر سامنے ہے۔ چنانچہ وہاں خوب نہائے اور پانی وغیرہ پیا۔ دوسرے دن صبح سویرے اونٹ وغیرہ بھی واپس آ گئے اور اس طرح مسلمانوں کو بڑا حوصلہ ملا۔ دوسرے دن زبردست حملہ سے جب وہ نشے میں دھت تھے' ان کو زبروست ہزیمت سے دوچار کر دیا۔ اور وہ کشتیوں پر سمندر کے راستے بھاگ نکلے مسلمانوں کے پاس کشتیاں نہ تھیں چنانچہ اللہ کے حضور دعا کی اور اور اپنے گھوڑے اونٹ خچر وغیرہ سمندر میں ڈال دیئے اور سمندر پار کر گئے۔ مفرورین کو جا پکڑا اور مسلمانوں کو زبردست فتح ملی۔

سوال اس جنگ سے مسلمانوں کو مال غنیمت میں کیا ملا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب اس جنگ میں ہر ایک سوار کو چھ ہزار اور پا پیادہ کو دو ہزار دینار ملے۔

سوال جنگ بحرین کا علاقے پر کیا اثر پڑا؟

جواب یمامہ میں تو صرف ایک قوم تھی لیکن یہاں پر ایران کا حلیف علاقہ تھا اور ہندوستان و ایران کے تاجر آباد تھے۔ جنہوں نے فرات کے دھانہ سے عدن تک اپنی آبادیاں بنا رکھی تھیں۔ ان میں عیسائی' بت پرست اور آتش پرست بھی تھے۔ تو اسطرح یہ جنگ ایک عالمی مذہبی جنگ تھی۔ اور اس کے ساتھ ایرانی حکومت کی سازشوں کا بچھا جال ہمیشہ کیلئے ختم ہوگیا۔ اور اسی فتح سے عراق کی فتح کا راستہ کھلا۔

سوال عمان اور مہرہ کی فتح کیسے ممکن ہوئی۔

جواب عمان اور مہرہ بحر ہند کے ساحل پر واقع آبادی تھی اس میں قبیلہ آزد رہتا تھا۔ عہد نبوی میں ابو زید انصاری یہاں گئے امیر عبید اور جفر مسلمان ہوئے لیکن آنحضرت کی وفات کے بعد یہ مرتد ہوگئے۔ اور یہاں لقیط بن مالک ذوالتاج نے نبوت کا اعلان کردیا۔ حذیفہ بن محصن اور عرفجہ بن ہرثمہ کو انکی سرکوبی کیلئے بھیجا گیا۔ عکرمہ بن ابی جہل بھی آملے جنگ جاری ہوئی تو ابتداء میں مسلمانوں کیلئے بڑی مشکل تھی۔ لیکن اس دوران خریت بن راشد بنو ناجیہ اور سیحان بن صوحان بنو عبدالقیس کا شکر لیکر آپہنچے اس سے مسلمانوں کے حوصلے بڑھ گئے اور انہوں نے پینترا بدل کر دشمن کے پاؤں اکھاڑ دیئے۔ دشمن کے دس ہزار افراد قتل ہوئے۔ ایک ایک مسلمان شاہسوار کو چھ چھ ہزار اور ایک ایک پا پیادہ کو دو ہزار دینار غنیمت ملے۔

سوال یمن میں فدائین' اسود عنسی کی سرکوبی کیلئے لشکر کس کی سربراہی میں بھیجا گیا۔

جواب فیروز دیلمی

سوال فیروز دیلمی کے تقرر سے کون عرب سردار مرتد ہوگیا؟

جواب قیس بن مکشوح

سوال کندہ اور حضرموت میں کیا شورش برپا ہوئی۔

جواب کندہ اور حضرموت یمن کے قریب علاقے تھے۔ یہاں پر زیادہ بن عبدانصاری گورنر تھے۔ آنحضرت کی وفات کے بعد یہاں کے لوگ مرتد اور باغی ہوگئے۔ اشعث بن قیس ان کا سربراہ تھا۔ شرد بن لبید نے مہاجر بن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیہ اور عکرمہ کی اعانت سے اس مہم کو سر کیا۔ اشعث بن قیس کو گرفتار کر کے مدینہ بھیج دیا گیا جہاں اس نے معافی مانگ لی اور دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

سوال فتنہ ارتداد اور مدعیان نبوت کی سرکوبی کے کیا اثرات نمودار ہوئے۔

جواب اسلام کی اشاعت کا کام زور پکڑ گیا اور ایک سال کی قلیل مدت میں شمال میں حدود شام اور الجزیرہ جنوب میں بحر ہند' مشرق میں عراق عرب اور خلیج فارس اور مغرب میں بحر احمر کے سواحل تک کے علاقوں میں اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔ مجاہدین اسلام نے قلت تعداد تنگی معاش اور قلت اسلحہ کے باوجود بہت بڑے لشکروں کو شکست فاش دی۔ انسانی تہذیب و معاشرت میں ایک نئے انقلاب کی نوید ابھری جس میں مظلوم طبقوں کی رواداری اور کفالت کا سامان تھا۔

سوال وان کریم مستشرق نے اس دور کی کامیابی کے کیا راز بتائے ہیں؟

جواب وان کریم لکھتا ہے: تم کو بہت حیرت ہوتی ہے کہ مدینہ سے جو معمولی سی فوجیں روانہ کی جاتی تھیں انہوں نے کس طرح بازنطینی اور ایرانی شہنشاہوں کے مقابلہ میں عجیب و غریب کامیابیاں حاصل کیں لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام نے اس دور کے غیر منظم معاشرے میں ایک غیر مشروط اور مطلق اطاعت کا جو جذبہ پیدا کر دیا تھا۔ اسی کی بدولت عرب مسلمانوں کو یونان اور ایران کے خود غرض لوگوں کے مقابلہ میں سو گنا زیادہ برتر بنا دیا''

سوال عراق پر لشکر کی تجویز کس نے دی؟

جواب مثنیٰ بن حارثہ الشیبانی

سوال لشکر کشی کیلئے اور کس صحابی کو انکی مدد اعانت پر مامور کیا گیا؟

جواب حضرت خالد بن ولیدؓ

سوال ایران میں اس وقت کونسی حکومت قائم تھی؟

جواب ساسانی خاندان ایران پر حکمران تھا جس کا بانی اردشیر ابن تابک تھا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جب عراق پر لشکر کشی کی اجازت بخشی تو اس وقت اس کا خاندان کا آخری فرد یزدگرد حکمران تھا۔

سوال عراق پر حضرت خالد بن ولید کے ساتھ کتنا لشکر تھا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دس ہزار

سوال حضرت خالد بن ولید کو عراق کی لشکر کشی پر مقرر کرنے سے پہلے امیر مقرر کیے جانے والے مثنہ بن حارثہ کو حضرت ابو بکر صدیق نے کیا ہدایات دیں۔

جواب وہ حضرت خالدؓ کے ساتھ ساتھ کوچ اور قیام کریں اور پورے طور پر اُن کے مطیع اور فرمان بردار ہو کر رہیں۔

سوال اس مہم پر اور کس سالار کو ہدایت دی گئی کہ وہ اس حملہ میں ساتھ دینے کیلئے پہنچ جائیں۔

جواب عیاض بن غنم جو اس وقت بتاج ور حجاز کے درمیان ایک مقام پر مصروف جہاد تھے۔

سوال حضرت خالد بن ولید کو عراق پر چڑھائی کی اجازت دیتے وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا ہدایات دیں۔

جواب عراق کا کوچ اس کی بلند زمینوں کے ذریعہ کریں۔ جبکہ حضرت عیاض بن غنم نشیبی زمینوں سے حملہ آور ہوں گے۔

(۲) سرزمین عراق میں پہنچ کر لوگوں کی دلجوئی کریں۔ اللہ کی طرف دعوت دیں اگر وہ قبول کرلیں تو خیر ورنہ ان سے جذیہ طلب کریں۔ اگر وہ جذبہ سے انکار کریں تو ان سے جنگ کریں۔

(۳) جو شخص آپ کے ساتھ جانے پر تیار نہ ہو تو اس کے ساتھ کسی قسم کا جبر نہ کریں۔

(۴) جو لوگ مرتد ہو گئے تھے اور اب دوبارہ مسلمان ہو گئے ہیں ان سے کسی قسم کی کوئی مدد طلب نہ کریں۔

۵) دیگر مسلمان جو آپ کے پاس آئیں ان کو ضرور ساتھ چلنے کی دعوت دیں۔

سوال جنگ ذات السلاسل سے کیا مراد ہے۔

جواب عراق کی پہلی لڑائی جو غزوہ جفیر بھی کہلاتی ہے۔ ذات السلاسل کے نام سے معروف ہے۔ خلیج فارس کے قریب اور کاظمہ کی سرحد پر واقع مدینہ سے بصرہ تک ایک خط کھینچا جائے تو صفیر اس خط پر واقع ہوگا۔ اس کا حاکم ہرمز تھا جو حکومت ایران کے ماتحت تھا۔ حکومت ایران ہرمز کو اپنے ملک کے ناموس کا محافظ اور پاسبان سمجھتی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال مثنیٰ بن حارثہ کے ساتھ ان کا کتنا لشکر تھا۔
جواب آٹھ ہزار۔
سوال حضرت خالد بن ولید اور مثنیٰ بن حارثہ کے لشکروں کا اجتماع کس مقام پر ہوا۔
جواب حدود عراق میں داخل ہوتے ہی۔
سوال حضرت خالد بن ولید نے کیا فوجی حکمت عملی اختیار کی۔
جواب پوری فوج کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اور حکم دیا کہ مختلف راستوں سے چل کر حیفر پر جمع ہوں۔ ایک حصہ کے سردار مثنیٰ بن حارثہ دوسرے حصہ کے سردار عدی بن حاتم الطائی اور تیسرے حصے پر خود خالد تھے۔ دو اور تین دن کے فاصلہ پر ایک دوسرے سے لشکر روانہ ہوئے۔ آخری روز حضرت خالد روانہ ہوئے۔
سوال حضرت خالد بن ولید نے ہر فرد کو کیا خط لکھا؟
جواب تو اسلام لے آ تو محفوظ رہے گا۔ ورنہ اپنے اور اپنی قوم کے لئے ذمی ہونے کا تعین رکھ اور جذیہ کا اقرار کر ورنہ پھر تو اپنے نفس کے علاوہ کسی اور کو ملامت نہیں کرے گا۔ کیونکہ میں تیرے پاس ان لوگوں کو لے کر آیا ہوں جو موت کو ایسا محبوب رکھتے ہیں جیسا کہ تم لوگ زندگی کو محبوب رکھتے ہو۔
سوال ہرمز نے مسلمانوں کی لشکر کشی کا کیسے سامنا کیا ہے۔
جواب ہرمز نے خط اور مسلمانوں کی افواج کی نقل و حرکت سے شہنشاہ ایران کو آگاہ کیا۔ اور کواظم کے مقام پر اپنی فوجیں جمع کر دیں۔ لیکن جب اسے پتہ چلا کہ اسلامی فوجیں حیفر کی طرف بڑھ رہی ہیں تو بڑی تیزی کے ساتھ حیفر پہنچا اور یہاں پر ایک گھاٹی میں پڑاؤ ڈالوایا۔ جبکہ خالد بن ولید نے کاظمیہ کی طرف سے ہٹ کر لشکر کو پڑاؤ ڈالنے کا حکم دیا۔
سوال فوجوں کے مقام ٹھہرانے کے حوالہ سے مسلمانوں کو کیا نقصان تھا اور قدرت کی طرف سے کیا احسان ہوا؟
جواب مسلمانوں کی نسبت ہرمز کے پاس تین گنا پانی تھا جب کہ مسلمانوں کے پاس پانی بہت ہی کم تھا قدرت نے تیز دھار بارش کی کہ جل تھل ہو گیا۔
سوال لڑائی کے آغاز میں ہرمز نے کیا کرتب استعمال کیا اور اس کا کیا حل ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ہرمز نے لڑائی کا آغاز کرنے کا ارادہ کیا اور ایک دستہ مقرر کیا کہ جب خالد میرا مقابلہ کرنے نکلے تو تم سب اسے ختم کر دینا چنانچہ اب وہی ہوا لیکن جیسے ہی اس کا دستہ حضرت خالد پر جھپٹا ادھر سے حضرت قعقاع بن عمرو نے فوراً زور سے ان پر حملہ کر دیا جس سے شاہسواروں کا داؤ نہ چل سکا۔ اور حضرت خالد نے ہرمز کی پیشانی پر ضرب کاری لگا دی اور وہ جانبر نہ ہو سکا اور ایرانی شکست کھا کر بھاگ گئے۔ مسلمانوں نے تعاقب کیا اور بہت بڑی تعداد کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ ہرمز کا ہاتھی اور بیش بہا موتیوں سے جڑی ٹوپی بھی ہاتھ لگی۔

سوال اُبلہ کس دور میں فتح ہوا؟

جواب اُبلہ کی مہم پر معقل بن مقران المزنی مقرر کیے گئے۔ بلاذری اور ازدی کی روایت کے مطابق حضرت خالد بن ولید نے یہ چال چلی کہ دن کے وقت بصرہ چلے گئے جس سے اہل ابلہ نے ان کی روانگی کو غنیمت سمجھا اور اگلی صبح حملہ کر دیا۔ حضرت خالد دھوکہ دے کر رات واپس پہنچ گئے۔ اس لئے جب صبح حملہ ہوا تو وہ لشکر میں شامل تھے جب اہل ابلہ نے لشکر اسلام کو صبح کثرت سے دیکھا تو ان کے اوساں خطا ہو گئے حضرت خالد نے حملہ کرنے کا حکم دیا اور اہل ابلہ اچانک حملہ سے شکست کھا گئے۔ جو بھاگ نکلے وہ قتل کر دیئے گئے یا دریا میں غرق ہو گئے۔ یہ مہم حضرت ابوبکر صدیق کے دور میں ہوئی۔ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد کو اسی مقام سے اپنی فوجی کاروائیوں کا آغاز کرنے کا حکم دیا تھا۔

سوال مذار کے مقام کن دو لشکروں کا آمنا سامنا ہوا۔

جواب حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ بھاگے ہوئے ایرانیوں کا تعاقب کر رہے تھے کہ راستے میں اطلاع ملی کہ ایک بہت بڑا ایرانی لشکر جس کی قیادت ایران کے اشراف اور امراء کر رہے ہیں۔ مذار نامی مقام جو دجلہ وفرات کے سنگم پر واقع تھا، پر پڑاؤ ڈالے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فوج کشی کا رخ اسی طرف موڑ دیا۔ جنگ شروع ہوئی انفرادی طور پر ایران کے مانے ہوئے جوان قارن، نوش جان، اور قباذ نکلے تو بالترتیب معقل، عاصم اور عدی بن حاتم کے ہاتھوں جان گنوا بیٹھے عام جنگ میں تیس ہزار ایرانی مارے گئے اسی جنگ سے ابوالحسن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصری گرفتار ہوئے جو بعد میں مسلمان ہو کر صاحب معرفت و طریقت ہوئے۔ یہ جنگ صفر 12ھ میں ہوئی۔

سوال جنگ ولجہ کس طور پر ہوئی۔ اور اس کا کیا نتیجہ نکلا۔

جواب مذار کی لڑائی میں شکست سن کر ایک اور لشکر جرار تیار کر کے مشہور شہسوار اندرغر کی کمان میں اس کے پیچھے ایک لشکر جادویہ کی نگرانی میں بھی روانہ کیا گیا۔ ایرانیوں نے دجلہ اور فرات کے درمیان آباد عرب قبائل کو بھی ساتھ ملا لیا تھا۔ خالد بن ولید کو جب اطلاع ملی تو انہوں نے فوراً ان کو ولجہ کے قیام پر آلیا۔ اور زبردست داد و شجاعت اور جوانمردی کے مظاہرے کے بعد دونوں فریقین کی فتح و شکست کا فیصلہ مشکل ہو گیا۔ جس پر حضرت خالد نے ایک تدبیر کی کہ اپنے سرداروں کو اپنے سے الگ کر کے مختلف راستوں سے دشمنوں کے عقب پر پہنچنے کا حکم دیا۔ تدبیر کارگر ہوئی سامنے سے حضرت خالد نے دباؤ ڈالا اور عقب سے اسلامی لشکر کے دستوں نے ایرانی لشکر کا بچ نکلنا ناممکن بنا دیا۔ بڑی تعداد قتل ہوئی۔ اور بہت سارے کسان ذمی بنا لئے گئے۔

سوال جنگ الیس کہاں ہوئی اور اس کا کیا اثر ہوا۔

جواب ایرانیوں کی مسلسل پے در پے شکست نے عراق کے عرب قبائل کو مشتعل کر دیا چنانچہ انہوں نے زبردست تیاری کی الیس کے مقام پر لشکر جرار جمع کر لیا۔ ایرانیوں کی طرف سے جادویہ کو انکی مدد پر بھیجا ایرانی ادھر ابھی اردشیر کے حکم کا انتظار ہی کر رہے تھے کہ حضرت خالد نے اُن کو جا لیا۔ ایسا سخت حملہ کیا کہ ایرانی دہشت زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسی لڑائی کی فتح کی خوشخبری سن کر فرمایا تھا۔ کہ عورتیں خالد جیسا کوئی جوان پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔ اس لڑائی میں ستر ہزار ایرانی قتل ہوئے۔

سوال حیرہ کیسے فتح ہوا۔

جواب حیرہ عرب کا پایہ تخت تھا۔ یہاں کا گورنر آزادیہ نامی ایران کی طرف سے مقرر تھا۔ ایرانیوں کا بڑا سہارا یہی عرب تھے۔ چنانچہ آزادیہ نے مسلمانوں کی پیش قدمی روکنے کیلئے لشکر جرار دے کر اپنے بیٹے کو روانہ کیا۔ اور اسے ہدایت کی کہ مسلمان دریائی راستے سے آرہے ہیں اس لئے فوراً دریا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی کا رخ کہیں اور موڑ دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ حضرت خالد کی کشتیاں ریت سے لگ گئیں چنانچہ وہ کشتیوں سے اترے اور دریائے فرات کے کنارے پر آزا کے بیٹے سے نبرد آزما ہوئے۔ اس دوران اردشیر مرگیا۔ اور دوسری طرح آزاز کا بیٹا اور اسکے ساتھی مقابلہ میں قتل ہوگئے گورنر حیرہ کیلئے یہ بڑا پریشان کن مرحلہ تھا۔ چنانچہ فوراً قلعہ بند ہوگئے۔ مسلمانوں نے محاصرہ کرلیا۔ محاصرہ ایک دن اور ایک رات رہا۔ اس دوران مسلمان محلات میں گھس گئے چنانچہ فوراً صلح کی گفت وشنید پر تیار ہوگئے۔ اہل حیرہ نے ایرانیوں کی مسلمانوں کیلئے جاسوسی کا کام ذمہ میں لے لیا اور مسلمان اس کے پابند ہوگئے کہ ان کا کوئی گرجا یا محل منہدم نہیں کریں گے۔ حیرہ ربیع الاول 12ھ میں فتح ہوا۔

سوال حیرہ کی فتح کے بعد حضرت خالد کیوں یہاں زیادہ عرصہ کیلئے مقیم رہے۔

جواب حضرت ابوبکرؓ نے حکم دیا کہ جب تک حضرت عیاضؓ ان سے نہ آن ملیں وہ مدائن کی طرف پیش قدمی نہ کریں۔

سوال حضرت خالد کے سال بھر قیام سے حیرہ کے گردنواح پر کیا اثرات ہوئے۔

جواب اردگرد کے لوگوں نے اہل حیرہ سے حضرت خالد کے حسن سلوک کو دیکھ کر خود سے پیش ہوکر صلح کی پیش کش کی اور سب جزیہ ادا کرنے پر تیار ہوگئے۔

سوال ذات العیون کے نام کون سی جنگ مشہور ہے۔

جواب حضرت خالد قعقاع کو حیرہ میں قائم مقام کرکے دریائے کے فرات کے کنارے کنارے انبار روانہ ہوئے۔ اہل انبار کو اسلامی لشکر کی اطلاع ملی تو وہ قلعہ بند ہوگئے۔ اسلامی لشکر نے محاصرہ کیا تو انہوں نے اندر سے تیرا ندازی شروع کردی جس پر حضرت خالد نے انکی آنکھوں کو نشانہ بنا کر تیر چھوڑنے کا حکم دیا اور اسطرح ایک ہزار آنکھوں کو تیر کا نشانہ بنایا گیا جس کی وجہ سے یہ لڑائی ذات العیون کے نام سے معروف ہوئی۔ ایرانی قائد شیرزاد نے تنگ آکر صلح کی پیش کش کی لیکن شرائط مسلمانوں کیلئے قابل قبول نہ تھیں جس کی وجہ سے روکردی گئیں۔

چنانچہ حضرت خالد نے حکم دیا کہ لشکر کے تمام کمزور اونٹ ذبح کرکے خندق میں پھینک دیئے جائیں۔ اور اسطرح خندق پر ہوگئی۔ اور مسلمان اسے عبور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے چڑھائی کیلئے پہنچ گئے جس پر اہل شہر نے فوراً مسلمانوں کی شرائط پر شہر مسلمانوں کے حوالے کر دیا۔

سوال عین التمر کیسے فتح ہوا؟

جواب عین التمر عراق اور بادیہ شام کے درمیان صحرا کے کنارہ واقع ہے۔ حضرت خالد نے زرقان بن بدر کو انبار قائم مقام چھوڑا اور تین دن کی مسافت کے بعد یہاں پہنچ گئے یہاں بہرام چوبیں کا بیٹا مہران حکمران تھا۔ یہ علاقہ مقبوضات ایران میں سے تھا۔ اس کے پاس ایرانیوں کی ایک بہت بڑی فوج تھی۔ مزید برآں بادیہ شام کے عرب قبائل کا بھی ایک عظیم لشکر اس کا معاون تھا۔ جن کا سردار عقہ بن ابی عقہ تھا عقہ نے مہران سے کہا کہ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے ہمیں لڑنے دو۔ چنانچہ تجویز کے مطابق لڑائی شروع ہوئی۔ عقہ گرفتا ہوا اور اسکی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے اور بدحواس ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مہران شکست دیکھ کر خود بھی میدان سے بھاگ کھڑا ہوا۔ حضرت خالد نے تعاقب کیا اور بہت سارے بھاگنے والے لوگوں کو قتل کیا۔

سوال معرکہ دوقہ الجندل کہاں اور کیسے ہوا؟

جواب معرکہ دوَقہ الجندل عین التمر سے جنوب مغرب میں تین سو میل کی مسافت پر ہوا۔ جو کہ حیرہ اور عراق کے راستہ پر واقع ہے۔ حضرت ابوبکر کے دور ابتدأ میں جب یہاں کے لوگوں نے زکواۃ دینے سے انکار کر دیا تو عیاض بن غنم کو انکی سرکوبی کیلئے بھیجا گیا۔ لیکن یہ مہم سال بھر پر پھیل گئی۔ اور کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ دشمنوں کی بھاری جمعیت یہاں پر جمع ہو کر مرکز بنا لیتی تھی۔ چنانچہ عین التمر کی فتح کے بعد حضرت خالد بن ولید نے ولید بن عقبہ کو مع ساز و سامان کے بطور کمک حضرت عیاض کے پاس بھیجا۔ ولید نے عیاض کو مشورہ دیا کہ خالد سے مدد طلب کرے چنانچہ خالد نے اس کے جواب میں تین سو میل کی مسافت دس روز میں طے کر کے پہنچ گئے یہاں برا کلب غسان شوخ اور ضجاعم قبائل صف آراء تھے۔ دوقہ الجندل دو سرداروں میں منقسم تھا۔ ایک اکیدر اور دوسرا جودی بن ربیعہ۔ اکیدر حضرت خالد کے پنجہ شیر افگن سے واقف تھا۔ چنانچہ وہ جنگ کرنے کے حق میں نہ ہوا اور راہ فرار اختیار کرنے لگا۔ حضر خالد نے عاصم کو بھیج کر گرفتار کروالیا۔ اور قتل کر دیا۔ جوری سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائی ہوئی لیکن وہ مقابلہ میں جم نہ سکا شکست کھا کر بھاگا تو گرفتار ہوا۔ اس کے لشکر کے لوگ قلعہ بند ہوئے قلعہ کا محاصرہ ہوا اور بزور شمشیر فتح کر لیا گیا۔ جودی کی بیٹی خوبصورت تھی۔ گرفتار ہوئی۔ خالد نے خریدا اور پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

سوال عراق میں بغاوت کرنے والے کون سے قبائل تھے؟

جواب بنو تغلب اور دیگر عرب قبائل

سوال حضرت خالد بن ولید اس وقت کہاں تھے؟

جواب دومتہ الجندل

سوال عراق کی بغاوت کو کیسے ختم کیا گیا؟

جواب جرہ کے گورنر قعقاع کی مدد کیلئے حضرت خالد بن ولید دومہ سے مدد کے لیے پہنچے۔ شدید لڑائی کے بعد ایرانی اور باغی عرب قبائل شکست کھا گئے۔

سوال باغیوں کے سردار کون لوگ تھے؟

جواب روز ہر اور روز بہ فوج کا سردار مہیوذان تھا۔

سوال مہیوذان بھاگ کر کہاں پہنچا؟

جواب مصیخ میں ہذیل بن عمران کے ہاں پناہ لی۔

سوال خالد بن ولید نے مصیخ پر شب خون مارنے سے پہلے کن سرداران کو وہاں پہنچے کا حکم دیا؟

جواب قعقاع ابو لیلیٰ، عبد اور عروہ جو مختلف محاذوں پر متعین تھے۔

سوال ہزیل کا کیا بنا؟

جواب ہذیل صرف چند ساتھیوں کے ساتھ جان بچا کر بھاگ سکا جبکہ باقی سب قتل ہو گئے۔

سوال کون سے دو مسلمان سہواً قتل ہوئے جن کے پاس حضرت ابو بکرؓ کا تصدیق نامہ تھا؟

جواب عبد العزیٰ اور لبید بن حریر

سوال حضرت ابو بکرؓ نے ان کے سہواً قتل پر کیا کہا؟

جواب دونوں کے خاندانوں کو خون بہا ادا کر دیا۔

سوال حضرت عمر فاروق کی رائے میں دونوں کے قتل میں کون ملوث تھے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت خالد بن ولیدؓ

سوال حضرت عمرؓ کے اعتراض میں حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو کیسے برأت دی۔

جواب جو کوئی اہل شرک کے ساتھ قیام کرتا ہے اسکا یہی حشر ہوتا ہے۔ میں خون بہا ادا کرتا ہوں لیکن میرے ذمہ پر واجب نہیں۔ یہ دونوں اہل حرب کے ہاں مقیم اور مہمان تھے۔

سوال بنو تغلب کو حضرت خالد بن ولید نے تہس نہس کرنے کا کیوں ارادہ کیا؟

جواب عراق کی بغاوتوں کے اصل محرک تھے۔

سوال بنو تغلب کے مراکز کہاں تھے؟

جواب ثنی اور زمیل

سوال حضرت خالد بن ولید نے ان محاسبہ کیسے کیا؟

جواب قعقاع اور ابولیلیٰ کی مدد سے ایک رات زور کا حملہ کیا کہ کوئی شخص سنبھل نہ سکا۔ اور زبردست ہزیمت کا شکار ہوئے۔

سوال گرفتار عورتوں میں کونسی قیدی عورت زیادہ نمایاں تھی۔

جواب ربیعہ بن بحیر الثعلبی کی بیٹی جس کا نام الصہباء تھا اور کنیت ام حبیب تھی۔ حضرت علی نے خرید لیا۔ اس کے بطن سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئے۔

سوال بنو تغلب کی بغاوت کو ختم کرنے کے بعد خالد بن ولید کس پر جا جھپٹے؟

جواب رضاب کے مقام پر عقبہ کے بیٹے بلال پر جھپٹے لیکن وہ اطلاع ملتے ہی چھوڑ کر بھاگ گیا۔

سوال جنگ فراض کس لشکر کی سرکوبی کیلئے ہوئی؟

جواب فراض عراق اور شام کی سرحد پر دریائے فرات کے شمالی حصہ میں واقع ہے۔ 15 ذی قعدہ 12ھ کو قرب و جوار کی ایرانی چھاؤنیوں نے اردگرد کے عرب قبائل اور رومیوں کی مدد سے حضرت خالد بن ولید کا راستہ روکنے کی کوشش کی۔ نہایت گھمسان کا رن پڑا۔ دشمن کے ایک لاکھ فوجی مارے گئے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت خالد بن ولید کی کس بات پر سرزنش کی۔

جواب حضرت خالد بن ولید نے جب بغیر اجازت کے رازداری سے حج پر چلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے۔ اور کسی کو پتہ تک نہ چلنے دیا۔

سوال حضرت خالد بن ولید نے کتنا عرصہ عراق میں گزارا۔

جواب محرم 12ھ سے صفر 13ھ تک۔

فتوحات شام

سوال حضرت ابوبکر صدیق نے پہلا لشکر شام کے علاقوں میں کب بھیجا؟

جواب بھوک اور موت کے واقعات سے قیصر روم ہوشیار ہو گیا تھا چنانچہ اس نے خوب تیاری کی جس پر حضرت ابو بکر نے خالد بن سعید کو شام کی سرحد پر بھیجا۔

سوال حضرت خالد بن سعید کا تقرر کیا سرکوبی کیلئے تھا؟

جواب نہیں بلکہ سرحدوں کی حفاظت تک ہی تھا۔

سوال قیصر روم نے باوجود لشکر جرار اکٹھا کرنے کے سرحدوں سے آگے پیش قدمی کیوں نہ کی؟

جواب اس کے خیال میں اہل اسلام فتنہ ارتداد ہی میں اپنی طاقت کھو بیٹھیں گے۔ یا یہ خوف تھا کہیں میرے حملہ سے متحدہ عرب قومیت کی رگ حمیت نہ بھڑک اٹھے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قیصر روم کی جنگی تیاریوں پر کیا ردعمل ظاہر کیا۔

جواب 06 صفر 13ھ میں حضرت ابو بکر نے جید صحابہ کرام جن میں حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبل وغیرہ شامل تھے کی مجلس مشاورت طلب کی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجلس مشاورت سے کیا خطاب فرمایا؟

جواب حمد و ثناء کے بعد آنحضرت ﷺ نے شام کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائی تھی لیکن اسی دوران انہیں اللہ نے اپنے پاس بلا لیا۔ عرب ایک ہی باپ اور ماں کی اولاد ہیں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کو شام روانہ کروں آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات کی کیا رائے ہے۔ سب نے بیک زبان کہا ہے خلیفہ رسول آپ کی اطاعت ہم پر واجب ہے آپ جہاں جہاں جانے کا حکم کریں گے۔ بجالانا ہمارا فرض ہوگا۔

سوال قیصر روم کی زور دار قوت کا مقابلہ کرنے کیلئے حضرت ابوبکر صدیق نے کیا حکمت عملی اختیار کی؟

جواب حجاز اور یمن کے تمام امراء کے قبائل کو شرکت جہاد کے دعوت نامے بھیجے۔

سوال دعوت ناموں کا اثر کتنا کچھ ہوا۔

جواب قبائل نے بڑی خوش دلی اور جوش وخروش کے ساتھ اس دعوت پر لبیک کہا۔

سوال حضرت انس بن مالکؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کیا اطلاع دی؟

جواب کہ قبائل یمن جس حالت سے تھے اسی میں وہ اپنی عورتوں' بال بچوں اور جمع پونجی لیکر روانہ ہو گئے ہیں۔

سوال قبائل یمن میں سے سب سے پہلے کونسا قبیلہ پہنچا۔

جواب قبیلہ حمیر جو ہتھیار بند تھا۔ ذوالقلاع ایک عمامہ باندھے اس قافلہ کی پیشوائی کر رہے تھے۔

سوال قبائل کی آمد پر خلافت کی طرف سے کیا ردعمل ہوا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اہل مدینہ کے ساتھ مل کر ان قافلوں کا استقبال کرتے۔ جرف کی وادی میں ان قبائل کی رہائش گاہ کیلئے خیمے لگا دیئے گئے تھے۔

سوال اتمام حجت کے طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قیصر روم کو کیا لکھا۔

جواب آپ نے لکھا! خدا نے یہ علاقہ ہمارے جد ابراہیم اور ان کی ذریت کو عطا کیا تھا۔ تو اس پر بہت دنوں سے قابض ہے وہ ہمیں صلح اور آشتی کے ساتھ واپس کر دے پھر ہم تیرے ملک میں نہیں آئیں گے۔

سوال قیصر روم نے اس دعوت پر کیا ردعمل ظاہر کیا۔

جواب انکار کر دیا۔ اور وہ جواب نہ دیا جس کی سفیر کو توقع تھی۔ قیصر نے کہا۔ یہ ملک میرا ہے اور تیرا حصہ تو صحرا ہے جا وہاں امن سے رہ۔

سوال قیصر روم پر چڑھائی کیلئے تیار ہونے والی فوج کے کیا امتیازات تھے؟

جواب 1۔ یمن اور حجاز کے ممتاز بہادر' جنگجو قبائل کے علاوہ اکابر صحابہ کرامؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک تھے جن کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔

2۔ عکرمہ بن ابی جہل جو فتنہ ارتداد کی سرکوبی کے بعد کندہ، حضرموت اور عمان وغیرہ سے واپس پہنچ گیا تھا۔

3۔ عمرو بن العاص جو مرتدین کے استیصال کے بعد قصاعہ میں امیر المومنین کے نئے احکامات کا انتظار کر رہا تھا۔

سوال لشکر اسلامی کی ترتیب کیا تھی؟

جواب مجاہدین چار حصوں میں منقسم تھے۔ ہر ایک لشکر تین تین ہزار مجاہدین مشتمل تھا۔

سوال کیا بارہ ہزار کا لشکر ہی قیصر روم کے لشکر جرار کے مقابلہ میں کافی سمجھا گیا۔

جواب بعد میں بھی لشکر کے پیچھے دوسرے لشکر بھیجے جاتے رہے اور پھر آہستہ آہستہ ہر امیر کے ماتحت ساڑھے سات سات ہزار مجاہدین ہو گئے تھے۔

سوال رومیوں سے پہلا مقابلہ کہاں ہوا؟

جواب خالد بن سعید جو حضرت ابوبکر صدیق کی ہدایت پر سرحد پر حفاظتی طور پر ڈٹے ہوئے تھے، نے رومیوں پر چڑھائی کی

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا ہدایات دی تھیں اور خالد بن سعید کیا غلطی کر گئے۔

جواب حضرت ابوبکر صدیق کی ہدایت تھی کہ دشمن کے علاقے میں دور تک نہیں گھسنا لیکن خالد بن سعید دشمن کے تعاقب میں یہ غلطی کر بیٹھے۔ لشکر رومی کے سالار اعلیٰ جاہان نے اپنا رخ دمشق کی طرف بدل لیا اور خالد بن سعید بھی ادھر مڑ گئے۔ اور اس طرح مرج الصفر کے مقام پر گھمسان کا رن پڑا۔ خالد بن سعید کا بیٹا ان کے ہاتھوں قتل ہوگیا خالد رومی جال میں پھنس گیا۔ واپس لوٹنے کی ہی سبیل نہ رہی کیونکہ تعاقب میں رومی لشکر تھا۔ چنانچہ میدان چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا اور مدینہ کے قریب ذوالمرہ پر جا کر رکا۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جب اس ہزیمت کی اطلاع ملی تو انہوں نے کیا احکام دیئے۔

جواب انہیں بڑا ملال ہوا تاہم انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ اگر میں عمرو اور عبید کی رائے مان لیتا تو یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ اور اسے ہدایت بھیجی کہ اب اپنی جگہ نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑے۔

سوال اس وقت اور کتنے اسلامی لشکر مصروف جہاد تھے؟

جواب ابوعبیدہ دمشق کے راستے پر شرجیل بن حسنہ طبریہ اور نہر اردن کے بالائی حصہ میں یزید ابی سفیان بلقاء میں عمرو بن العاص عربہ میں جن کی کل تعداد تیس ہزار تھی۔

سوال قیصر روم کی اسلامی لشکروں کے حوالہ سے دفاعی پالیسی کیا تھی؟

جواب اسلامی لشکر کسی ایک مقام پر جمع نہ ہونے پائیں۔

سوال قیصر روم نے حمص کی چھاؤنی پر لشکر کو کس طرح تقسیم کیا۔

جواب ایک لشکر جو نوے ہزار جوانوں پر مشتمل تھا۔ عمر بن العاص کے مقابلہ کیلئے روانہ کیا اس کا سالار اعلیٰ قیصر روم کا حقیقی بھائی تھیوڈرس تھا۔ عمرو بن العاص کے پاس صرف سات ہزار جوان تھے۔

-2 دوسرا لشکر ساٹھ ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھا یہ ابوعبیدہ کے مقابلہ پر تیار کیا گیا اس کا سالار پیٹرز قیصار بن نسطوس تھا۔ ابوعبیدہ کی فوج آٹھ ہزار تھی۔

-3 تیسرا لشکر کا قائد سرجس تھا یزید بن ابی سفیان کے مقابلہ کیلئے تھا۔

-4 چوتھا لشکر دراقص کے ماتحت تھا اور اسے شرجیل بن حسنہ کو روکنا تھا۔

سوال جب مسلمانوں کو دشمن کے لشکر کی کثرت کا پتہ چلا تو انہوں نے کیا کیا؟

جواب حضرت عمرو بن العاص نے خلیفہ کو آگاہ کیا جہاں سے حکم ہوا کہ سب یکجا اکٹھے ہو جاؤ۔ اور یرموک جمع ہو جاؤ اور قلت کثرت کا غم نہ کرو تم اللہ کے دین کے اعوان و مددگار رہو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔

سوال مسلمان یرموک دریا کے کون سے کنارے پر اکٹھے ہوئے؟

جواب دریا یرموک کے دائیں کنارے پر جبکہ رومیوں کے پڑاؤ تین طرف سے پہاڑوں سے گھرے تھے۔

سوال قیصر کی فوجیں کس مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھیں۔

جواب یرموک دراصل دریا ہے جو حوران کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ یہ دریا اردن کے دریا سے جا ملتا ہے اس سے تیس یا چالیس میل کے فاصلہ پر ایک مقام واقوصہ کے نام سے ہے۔ یہ وسیع نشیبی علاقہ ہے اور تین طرف سے پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ قیصر کی فوجوں نے اس مقام کو اپنے پڑاؤ کیلئے منتخب کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت عمرو بن العاص نے کس چیز پر مسرت کا اظہار کیا؟
جواب رومیوں کے تین طرف پہاڑ اور سامنے اسلامی فوجوں کے ہونے سے یہ ظاہر ہو گیا کہ رومی محاصرے میں ہیں۔
سوال کتنا عرصہ تک دونوں لشکر امنے سامنے پڑاؤ ڈالے رہے؟
جواب دو ماہ
سوال حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت خالد بن ولید کو کیوں یرموک بھیجا۔
جواب رومی اور اسلامی لشکر دو ماہ تک معمولی چھیڑ چھاڑ سے آگے نہ بڑھ پائے جس پر حضرت ابوبکر کو تشویش ہوئی چنانچہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مثنیٰ کو عراق میں ماتحت بنا کر فوراً یرموک جائیں اور فوج کی قیادت کریں۔
سوال حضرت ابوبکر کے حکمنامہ میں حضرت خالد بن ولید کیلئے کیا الفاظ استعمال ہوئے؟
جواب تم روانہ ہو کر یرموک میں جو مسلمان مجتمع ہیں ان سے ملو کیونکہ وہ غمزدہ ہیں۔
سوال حضرت خالد بن ولید کیلئے یہ کتنی مسافت تھی اور انہوں نے کتنے دنوں میں طے کی۔
جواب خالد بن ولید پہلے تدمر آئے جو صحرائے شام کے کنارہ پر ہے اور دمشق سے ڈیڑھ دو سو میل دور ہے پھر ثنیۃ العقاب اور وہاں سے مرج راسط پہنچے جو دمشق کے مشرق میں ہے۔ یہاں سے جنوبی سمت میں بصریٰ پہنچے مرج راسط میں شرجیل بن حسنہ اور یزید بن ابی سفیان محاصرہ ڈالے بیٹھے تھے اور فتحمند نہیں ہو پا رہے تھے۔ خالد نے ایسا زوردار حملہ کروایا کہ رومی پسپا ہو گئے اور شہر فتح ہو گیا۔ یہاں رومی سالار رومانس تھا جو کتب قدیمہ کا ماہر تھا۔ اور اسے یقین تھا کہ عرب پیغمبر کے ہاتھوں یہ سارا علاقہ فتحیاب ہو گا۔ وہ مسلمان ہونا چاہتا تھا لیکن قوم سے ڈرتا تھا۔ فتح کے بعد مسلمان ہو گیا۔
سوال بصریٰ میں حضرت خالد بن ولید کو قیصر روم کے لشکر کے بارے میں کیا خبر ملی؟
جواب قیصر روم نے ایک لاکھ کا لشکر اجنادین میں اکٹھا کر رکھا ہے۔ اور ملک ملک کا دورہ کر کے پادری مسلمانوں کے خلاف آگ بھڑکا رہے تھے۔
سوال حضرت خالد نے اس صورتحال سے لئے کیا تدبیر کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب اسلامی لشکر جو مختلف محاذوں پر بٹے ہوئے تھے انہیں خط لکھا کہ وہ ایک محاذ پر جمع ہو جائیں۔

سوال اجنادین میں اسلامی لشکر کا رومی لشکر سے ٹکراؤ کیسا رہا۔

جواب حضرت خالد نے صف بندی کی آئے مسلمان مرد اور ان کے پیچھے مسلمان عورتیں غیرت دلانے نکلے تھیں۔ حضرت خالد نے نماز ظہر تک جنگ مؤخر کرنا چاہی لیکن رومیوں نے حملہ کر دیا۔ اسلامی فوج سیل رواں کی طرح چھا گئی۔ دشمن کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ دمشق جا کر انہوں نے پناہ لی۔ تین ہزار رومی مارے گئے۔ یہ جنگ 2ھ اور جمادی الاخر 13ھ کو ہوئی۔

سوال فتح اجنادین کے بعد کے بعد خالد بن ولید نے خلیفہ کو کیا خط لکھا؟

جواب حضرت خالد بن ولید نے لکھا کہ ہم میں اور مشرکوں میں جنگ ہوئی۔ ان لوگوں نے ہمارے مقابلہ کیلئے بڑے بڑے لشکر شام اجنادین میں جمع کر رکھے تھے۔ یہ لوگ اپنی صلیبیں اور کتابیں اٹھائے ہوئے تھے۔ اور اس بات کی قسم کھالی تھی کہ میدان جنگ سے فرار اختیار نہیں کریں گے۔ اور ہمیں ملک سے باہر نکال کر دم لیں گے۔ ہم اللہ پر بھروسہ کر کے ان کے مقابلہ کیلئے آگے بڑھے ہم نے تیروں سے کام لیا۔ اس کے بعد تلوار کی نوبت آئی اور شمشیر آزمائی کی بالآخر اللہ نے ہم پر اپنی مدد نازل کی اور اپنا وعدہ پورا فرمایا۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ خط کب ملا۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ خط وفات سے چوبیس دن قبل ملا۔

سوال خط پڑھ کر آپکا کیا تاثر تھا؟

جواب خط پڑھ کر آپ بڑے مسرور ہوئے۔ اور فرمایا جمیع حمد ثابت ہے اس اللہ کیلئے جس نے مسلمانوں کی مدد اور میری آنکھیں اس معرودہ فتح سے ٹھنڈی فرمائیں۔

سوال جنگ اجنادین کے کیا اثرات پیدا ہوئے؟

جواب جنگ اجنادین نے قیصر روم کی کمر توڑ دی اور اس نے واقوص کے مقام پر دوبارہ قوت مجتمع کرنے کی کوشش کی لیکن حضرت خالد بن ولید کی فوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاروائی سے وہ دوبارہ منتشر ہوگئے۔ اور شام کے بڑے بڑے شہروں میں پھیل گئے۔ مسلمان ابھی واقوصہ ہی میں تھے کہ خلیفہ رسول حضرت ابو بکر صدیقؓ وفات پا گئے۔

سوال کسریٰ نے مثنیٰ کو کیا خط لکھا؟

جواب میں تم لوگوں کی طرف جو لشکر بھیج رہا ہوں یہ مرغیاں اور خنازیر چرانے والوں کا لشکر ہے۔ اور تمہاری حیثیت یہ ہی ہے میں تمہارے مقابلہ میں اس درجہ کے لوگ بھیجوں۔

سوال مثنیٰ گورنر عراق نے کسریٰ کے خط کا کیا جواب دیا؟

جواب تو یا تو باغی ہے یا کاذب ہے۔ اگر باغی ہے تو اس کا انجام تیرے حق میں برا ہوگا۔ اور ہمارے لئے اچھا۔ اگر کاذب ہے تو جن کاذبوں کو اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عذاب اور دنیا میں سب سے زیادہ رسوائی ہوگی۔ وہ بادشاہ ہیں۔ رہی مرغیاں اور خنازیر چرانے والوں کی بات تو معلوم ہوتا ہے کہ لے دے کے اب تیرے پاس اسی درجہ اور مرتبہ کے لوگ رہ گئے ہیں ہم کو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سوال کسریٰ پر اس خط کا کیا اثر ہوا اور عوام الناس میں اس کے خط کا کیا ردعمل ہوا؟

جواب کسریٰ جواب پڑھ کر بڑا گھبرایا جبکہ عوام النّاس میں اس کے خط پر بڑی ناراضگی پھیل گئی۔ انہوں نے کسریٰ سے کہا کہ آپ نہ ایسا خط لکھتے اور نہ ہی آپ کو ایسا جواب ملتا۔ آئندہ جب کبھی بھی خط لکھنا تو ہم سے پوچھ کر لکھنا۔

سوال کسریٰ کے لشکر اور مثنیٰ کے لشکر کا کہاں مقابلہ ہوا۔

جواب بابل۔

سوال ایرانی لشکر کا سالار کون تھا؟

جواب ہرمز جو کہ ہاتھی پر سوار تھا۔

سوال اہلِ اسلام کیلئے اس جنگ میں کونسی نئی صورتحال تھی۔

جواب اس میں ایرانیوں نے ہاتھیوں کا استعمال کیا۔ جو کہ مسلمانوں کیلئے بالکل نیا تجربہ تھا۔

سوال مثنیٰ نے ہاتھیوں کی اس نئی حکمت عملی کا کیسے سامنا کیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب مثنیٰ نے ساتھیوں کی مدد سے زور ڈال کر ہرمز کے ہاتھی کو مار ڈالا جس سے ایرانیوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ مسلمانوں نے مدائن تک اُن کا تعاقب کیا۔ جو ایرانی ہاتھ لگے موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

سوال کسریٰ شہر یزار پر اس شکست کا کیا اثر پڑا؟

جواب اطلاع ملتے ہی بیمار پڑ گیا اور چند روز بعد ہی مر گیا۔

سوال سہریزار کے بعد ایران کے تاج وتخت پر کون بیٹھا۔

جواب شہریزار کی بیٹی آزرمیدخت

سوال نیا دور کتنے دن چلا۔

جواب شہریزار کی بیٹی کو تاج وتخت راس نہ آیا۔ جلد ہی معزول کر دی گئی۔

سوال اس کے بعد کس کو تاج وتخت کا مالک بنایا گیا۔

جواب سابور بن شہر یزار جس نے فرخ زاد کو اپنا وزیر بنایا اور اپنی بہن آزر میدخت کو اس کے حلقہ عقد میں دینے کا وعدہ کر لیا۔

سوال آزرمیدخت نے شادی کی تجویز پر کیا ردعمل ظاہر کیا۔

جواب وہ سخت برہم ہوگئی اور اس نے کہا کہ کیا میرا بھائی میرے ہی غلام سے میرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن سابور نے کوئی پرواہ نہ کی جس پر آزدمیدخت نے سیاذخش الرازی مشہور حملہ باز سے ساز باز کر لی اور فرخ زاد جب شب عروسی میں داخل ہوا تو اس نے حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کے بعد سابور کے کمرے میں گھس کر اسے بھی قتل کر دیا۔

سوال مثنیٰ نے ایران کے اندر تاج وتخت کی لڑائی کے حوالہ سے کیا حکمت عملی بنائی۔

جواب مثنیٰ نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے حضرت ابو بکر کو کمک بھیجنے کی درخواست کی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس درخواست کا کیا جواب دیا۔

جواب اس وقت پورا اسلامی لشکر شام کے ساتھ مصروف کارزار تھا۔ اس لئے بارگاہ خلافت کی طرف سے کوئی جواب نہ دیا گیا۔

سوال مثنیٰ نے بارگاہ خلافت سے خاموشی کا کیا معنی لئے؟

جواب وہ جواب نہ پانے پر بڑا تشویش کا شکار ہوا اور خود مدینہ پہنچ گیا۔ لیکن وہاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ شدید علیل ہیں۔ اور صحت یابی کی کوئی بظاہر امید بھی نہ تھی۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق اور مثنیٰ کی ملاقات کا کیا نتیجہ نکا۔

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے باوجود علالت کے مثنیٰ کی روداد سنی۔ اور فوراً حضرت عمر کو طلب فرمایا۔ کیونکہ انہیں وہ اپنا جانشین منتخب کر چکے تھے۔ جب حضرت عمر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔ عمر جو کچھ میں کہتا ہوں تم اس کو سنو اور اس پر عمل بھی کرو میں خیال کرتا ہوں کہ میں آج دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔ اگر واقعی ایسا ہوا تم سام ہونے سے پہلے پہلے لوگوں کو مثنیٰ کے ساتھ روانہ کر دو۔ اور اگر میں نے شام پکڑ لی تو تم صبح ہونے سے پہلے ایسا کر گزرو۔ اس کے بعد تاکید کی کہ کوئی مصیبت خواہ کتنی بڑی ہو بہر حال تم کو دین کے کام اور حکم خداوندی کی بجا آوری سے باز نہ رہنا ہوگا۔ اور پھر خود آپ نے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد کے حالات میں اپنے رویے سے آگاہ کیا۔ اور وصیت کی کہ شام کا معرکہ سر ہو جائے تو خالد کو پھر عراق واپس بلا لینا۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیق کے عہد کے فتوحات کے بنیادی اسباب کیا تھے؟

جواب: مسلمانوں کی کل افواج چھیالیس ہزار جبکہ اس کے مقابلہ میں دو لاکھ انسانوں کا پہاڑ تھا جو کہ آلات حرب وضرب' خود زرہ، بکتر چلنہ جوشن چار آئینہ' آہنی دستانوں' جہلم برگتوان گوپال' گرز' تیغ اپر درقہ خنجر زرین تیر خدنگ کمند سناں وغیرہ سے آراستہ تھے۔ جبکہ مسلمانوں کے پاس صرف زرہ چمڑے کی رکاب لکڑی کے علاوہ صرف تلوار نیزہ اور چھوٹے خنجر تھے۔ اکثر جوانوں کو گھوڑوں کی زین تک میسر نہ تھی۔ اس بے سروسامانی کے ساتھ اتنی بڑی فوج اور قیصر وکسریٰ کی عظمت و جلال سے بھرپور حکومتوں کو شکست در شکست کا شکار کرنے کی بنیادی وجہ ایمانی قوت تھی جس میں فتح و شادمانی بہر دوصورتوں میں مجاہدین کے پیش نظر تھی۔

-2 مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو دیکھ سرحدات پر آباد عرب قبائل نے بھی بالآخرنئی طاقت کا دست بازو بننا قبول کر لیا۔

-3 قیصر و کسریٰ کی حکومتیں اپنے مظالم' بھاری ٹیکسوں اور ناانصافی کی وجہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامقبول حکومتیں تھی۔ اس لئے لوگ امن و آشتی اور صلح جوئی تحریک کا دست و بازو بن گئے۔

-4 مسلمانوں کے ساتھ انکی دعاؤں اور خداوند قدوس سے التجاؤں کی وجہ سے غیبی نصرت و فتح کا سامان میسر ہوا۔

-5 عربوں میں بہتر قیادت کے ابھرنے سے باہمی اتحاد' اطاعت اور مہم جوئی کے جذبات پروان چڑھے۔

-6 فتوحات میں مجاہدین کی جان نثاری' جذبہ ایمان اور بہتر تدبیر و جنگی فراست کے بھرپور استعمال کا بھی بڑا اثر ہے۔

سوال مسلمانوں کی فتح میں غیبی نصرت خداوندی کیونکر ممکن ہوئی۔

جواب بھرپور اللہ پر ایمان اور اعلیٰ اخلاقی قیادت۔

نظام مملکت و عمال حکومت

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی امتیازی خصوصیات کیا تھیں۔

جواب (۱) اللہ اور رسول کی کامل اطاعت (۲) حقوق العباد کا انتہائی خیال (۳) باہمی مشاورت (۴) باصلاحیت اور دیانت دار افراد کا ذمہ دار امور پر تقرر (۵) سخت اور بے لاگ محاسبہ (۶) اللہ پر کامل بھروسہ اور خوف خدا (۷) عصبیت اور خودغرضی کی مکمل بیخ کنی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں مکہ (حجاز) کا گورنر کون تھا۔

جواب حضرت عتاب بن اُسید

سوال طائف (حجاز) پر کون گورنر مقرر تھے؟

جواب حضرت عثمان بن ابی العاص

سوال صنعاء یمن کا کون گورنر تھا۔

جواب مہاجر بن امیہ

سوال حضرموت (یمن) کا کسے گورنر مقرر کیا؟

جواب زیاد بن بصیر انصاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال خولان کے علاقہ کا کون حاکم تھا؟
جواب یعلی بن منیہ
سوال زبید درمع جو کہ یمن کا یک علاقہ ہے وہاں کا حاکم کون تھا؟
جواب حضرت ابوموسیٰ اشعری۔
سوال حضرت معاذ بن جبل کس علاقے کے حاکم تھے۔
جواب جند
سوال حضرت علاء بن الحضرمی کو کس علاقہ کا حاکم مقرر کیا گیا۔
جواب بحرین
سوال نجران کا کون گورنر تھا۔
جواب حضرت جریر بن عبداللہ البجلی
سوال دومتہ الجندل میں کون حاکم تھا۔
جواب عیاض بن الغنم
سوال عراق کا کون گورنر تھا؟
جواب مثنیٰ بن حارثہؓ
سوال جرش کے علاقے کا کون حاکم تھا؟
جواب حضرت عبداللہ بن ثورؓ
سوال حمص (شام) کا کون گورنر تھا؟
جواب ابوعبیدہ بن الجراحؓ
سوال اردن (شام) کا کون گورنر مقرر کیا گیا؟
جواب حضرت شرجیل بن حسنہؓ
سوال دمشق (شام) کا حاکم کسے بنا گیا۔
جواب یزید بن ابی سفیانؓ
سوال فلسطین (شام) کے علاقے کا کسے حاکم بنایا گیا۔
جواب حضرت عمرو بن العاصؓ
سوال مدینہ کا گورنر کون تھا؟
جواب مدینہ براہ راست خلیفہ رسول کا ماتحت تھا۔ کیونکہ وہی دارالخلافہ تھا۔
سوال عہدہ داران کے انتخاب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پیش نظر کون سی باتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تھیں؟

جواب آنحضرت ﷺ نے جس شخص کو جس عہدہ پر فائز کیا آپ نے اسے اسی عہدہ پر مامور رکھا۔

-2 آنحضرت ﷺ سے جس شخص نے زیادہ سے زیادہ فیضان حاصل کیا آپ نے اسے ترجیح دیتے۔

-3 اقربا نوازی سے اجتناب

-4 صرف اور صرف اہلیت کے حامل شخص کا انتخاب

-5 اہل اور دیانتدار شخص کو ہر حال میں رکھا چاہے وہ آپ سے ذاتی اختلاف و رنجش بھی رکھتا۔

-6 مرتبہ و منصب کے لحاظ سے احترام و اعزاز

-7 صدق و خلوص اور ایمان کی پختگی

-8 حسن کارکردگی کا جائزہ اور آزمائشی تقرر

-9 بددیانتی اور فرائض میں غفلت پر فوراً نااہلی اور مواخذہ۔

سوال عہد صدیق اکبرؓ میں گورنر کے فرائض کیا کچھ تھے۔

جواب مسجد میں جماعت کی امامت اور خصوصاً جمعہ کے روز خطبہ دینا۔

-2 فوج کی نگرانی اور انکی تنخواہ وغیرہ کا بندوبست کر کے تقسیم کرنا

-3 تمام محصولات کا جمع کرنا اور درآمد برآمد اشیاء کی نگرانی کرنا۔

-4 اپنے علاقہ میں امن و امان کا قیام اور لوگوں کی اخلاقی حالت کو سدھارنا۔

-5 حدود اللہ جاری کر کے مجرموں کو سزا دینا۔

-6 فتنہ پرور لوگوں کے جنگ اور حاصل ہونے والے مال غنیمت کو مسلمان فوجوں میں تقسیم کرنا خمس مرکز کو بھیجنا۔

-7 حج پر جانے والوں کی حفاظت اور انکی ضروریات و سہولیات کا خیال رکھنا۔

-8 ضعیف العمر سپاہیوں کی پینشن اور ان کے متعلقین کی معاشی مدد کا انتظام

-9 کسانوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اور علاقہ کی زراعت کی خوشحالی کیلئے اقدامات کرنا۔

سوال گورنر کو مندرجہ بالا امور کی انجام دہی کیلئے کونسے ذمہ دار حکام کا تعاون حاصل ہوتا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب (۱) عمال (۲) ولات (۳) فقیہ و قاضی
(۴) نگران بیت المال (۵) کاتب (۶) مفتی
(۷) نگران و محافظین (۸) وزراء و مشاہیر

سوال قاضی کے عہدہ کیلئے کیا شرائط و آداب تھے؟

جواب دینیات قرآن و حدیث کا عالم' مفتی و پرہیزگار ہو

-2 مدبر' مفکر اور نکتہ رس ہو۔

-3 لالچ' جانب داری اور غصہ و انتقام کے جذبات سے پاک ہو۔

سوال عہد صدیق کے مفتی کون لوگ تھے۔

جواب حضرت علیؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ

سوال قاضی القضاء کے عہد صدیقی کے کون تھے۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ

سوال یزید بن ابی سفیان کو شام کی امارت پر بھیجتے وقت حضرت ابو بکرؓ نے کیا ہدایات دیں۔

جواب اے یزید! وہاں تمہارے عزیز و اقارب ہیں ممکن ہے کہ تم ان کو امراعات کے دینے میں ترجیح دو یہ وہ سب سے بڑی چیز ہے جس کا میں تم سے اندیشہ کرتا ہوں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کے جو شخص مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار ہو اور وہ محض رشتہ کی وجہ سے ان پر کسی شخص کو امیر بنا دے تو اس پر اللہ کی لعن ہوگی۔ اور اللہ اس کی طرف سے کسی فدیہ اور کفارہ کو قبول نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ اس کو جہنم میں بھیج دے گا۔

سوال اقرع بن حابس اور عنیہ بن حصن کو زمین کی بخشش کے حوالہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حکم کو حضرت عمر نے کیسے ادا کیا۔

جواب اقرع بن حابس اور عتبہ بن حصن کو انکی درخواست پر بے کار پڑی زمین پٹہ پر دے دی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جاگیر بخشی کا کام دلجوئی کیلئے فرمایا کرتے تھے۔ لیکن اب اسلام طاقت ور ہے یہ زمین کسی فرد کی ملکیت نہیں، بلکہ مسلمانوں کی اجتماعی ملکیت ہے۔ اس لئے آپ کو یہ قطعات زمین کی بخشش کی توثیق نہیں کی جا سکتی۔

سوال انتظامیہ اور عدلیہ کی علیحدہ حیثیت کس دور میں رکھی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کس شخصیت کو مشیر اعظم اور وزیر اعظم کی حیثیت دی ہوئی تھی۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ

سوال بیت المال کا قیام کب عمل میں لایا گیا۔

جواب آنحضرت ﷺ کے دور میں

سوال عہد صدیقؓ میں بیت المال کا نگران کون تھا؟

جواب حضرت ابو عبیدہؓ

سوال فرامین اور احکام کی کتابت کی ذمہ داری عہد صدیقی میں کس کے سپرد تھی۔

جواب حضرت زید بن ثابت اور حضرت عثمان بن عفانؓ

سوال فرمان خلیفہ کے آغاز میں کن الفاظ کی روایت کو اپنایا گیا۔

جواب آنحضرت ﷺ کے عہد سے من محمد الرسول اللہ الی فلان کی طرز پر من ابی بکر الی فلان سے آغاز ہوتا تھا۔

سوال عہد صدیقی میں عہدہ قضاء پر کون لوگ فائز تھے؟

جواب ۱) حضرت علیؓ (۲) حضرت معاذ بن جبلؓ (۳) حضرت ابی بن کعبؓ (۴) حضرت زید بن ثابتؓ (۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

سوال اندرونی نظم ونسق اور حفاظت کے کام کے کون لوگ نگران تھے؟

جواب حضرت علیؓ اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ

سوال عمال کی تنخواہ کا تعین کس طرح کیا جاتا تھا؟

جواب تنخواہ کے تعین میں عہدہ کی حیثیت اور اسکے ضروری اخراجات ولوازمات کی رعایت کی جاتی تھی۔ حضرت علی کا فرمان تھا۔ کہ ہم میں سے جو شخص ولی ہو اگر اس کی بیوی نہ ہو تو بیوی کرے 'نوکر نہ ہو تو نوکر کرے' گھر نہ ہو تو گھر بنائے یا کرایہ پر لے' سواری کا جانور نہ ہو تو لے یہ اس سے زیادہ جو لے گا وہ خائن یا چور ہوگا۔

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ کے خلیفہ ہونے سے پہلے ذرائع آمدنی کیا تھی؟

جواب تجارت جو سخ کے مقام پر کرتے تھے۔

سوال عہد خلافت میں مصروفیت جب ریاستی نظام کی صورت میں ہوگئی تو پھر گذر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسر کا انتظام کیا تھا۔

جواب حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام کے کہنے پر بقدر ضرورت بیت المال سے لیتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق تین اور دوسری روایت کے مطابق چھ درھم یومیہ جبکہ ایک روایت کے مطابق چھ ہزار درہم سالانہ لیتے تھے۔

سوال بیت المال سے لی جانے والی تنخواہ کے حوالہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا وصیت کی۔

جواب حضرت عائشہ کو وصیت کی کہ میں نے جو رقم بیت المال سے اب تک لی ہے وہ میری جائیداد کو فروخت کر کے بیت المال میں جمع کرا دی جائے۔

سوال عہد نبوت کا مالی نظام کیا تھا۔

جواب ۱) صدقات و خیرات وصول کر کے ضرورتمندوں اور اہل مواقع میں تقسیم فرما دیتے۔

۲) صدقۃ الفطر 2ھ کو واجب ہوا۔

۳) 8ھ سے باقاعدہ زکواۃ وصول کرنے کا حکم ملا۔

۴) نہری زمین پر عشر اور مملوکہ زمین پر عشرین کی وصولی کا حکم

۵) حکومتی زمین کا لگان

۶) غیر مسلموں سے جزیہ

۷) مسلمانوں سے مال یا زمین کی پیداوار سے مقدار معین کا بطور اخراج وصول کرنا۔

۸) مال غنیمت

۹) جاگیرات سے آمدنی

۱۰) معادن پر ٹیکس

۱۱) تجارتی اموال پر ٹیکس

۱۲) رہائشی ڈیوٹی و محصولات

سوال عہد صدیقؓ میں حکومت کے مصارف کی کونسی مدات تھیں۔

جواب ۱) عملہ کی تنخواہیں

۲) سامان حرب و خوراک

۳) سماجی ترقیاتی امور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴) مذہبی و فلاحی امور
۵) رفاہ عامہ
۶) ضرورت مندوں محتاجوں اور غریبوں کی خبر گیری

فوجی نظم و نسق

سوال نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل عربوں کے ہاں کس قسم کا فوجی نظام تھا؟
جواب گریز یا جنگ یا گوریلا وار
سوال نبی کریم ﷺ نے کس طریقہ جنگ کو رائج کیا؟
جواب صف بستہ جنگ و گوریلا جنگ
سوال لشکر کے کتنے حصے کئے جاتے تھے۔
جواب ۱) امیر لشکر کا دستہ و فوج یہ قلب کہلاتا تھا۔
۲) امیر لشکر کے دائیں جانب کا میمنہ
۳) امیر لشکر کے بائیں جانب کا میسرہ
۴) امیر لشکر کا پچھلا حصہ ساقہ
۵) امیر لشکر سے اگلا دستہ مقدمۃ الجیش
سوال لشکر کی ترتیب کے حوالہ سے کونسی اقسام مروج تھیں۔
جواب ۱) تعبیہ جس میں لشکر کے سب حصے پاس پاس میں ہوتے تھے۔
۲) ترتیب بعید جس میں لشکر کے حصے ایک دوسرے سے فاصلے پر رکھے جاتے ہیں۔
سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں حضرت خالد نے شام میں رومیوں کے مقابلے میں کس طرح لشکر ترتیب دیا۔
جواب اسلامی فوج کو 36 سے چالیس دستوں میں تقسیم کیا۔ ہر دستے میں ایک ہزار مجاہد تھا۔ ہر دستہ کا الگ امیر مقرر کیا گیا۔ دشمن کی دو لاکھ چالیس ہزار فوج کے مقابلہ میں چالیس ہزار بھی بھاری رہے۔
سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکر کے حوصلے بڑھانے کیلئے کیا انتظام کر رکھا ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔

جواب ہر لشکر کے ساتھ ولولہ انگیز خطیب اور قرآن مجید کی آیات جہاد کی تلاوت کر کے جوش دلانے کیلئے علماء روانہ کرتے۔ مزید بران فوج کے ماتحت عورتیں انکی مرہم پٹی کرنے اور تیمارداری کیلئے ساتھ ہوتی تھیں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں فوج کے سپہ سالار اعلیٰ کون تھے؟

جواب ہر محاذ جنگ کے وقت آپ نے کمانڈر انچیف کا تقرر کیا۔ اسے امیر کا نام دیا گیا۔ شام کے محاذ پر حضرت خالد بن ولیدؓ تھے۔

سوال ونیر سیٹی کے خیال میں مسلمانوں کی فوجی برتری کا راز کیا تھا؟

جواب وہ اعلیٰ کردار اور اخلاقی بلندی جس کے پیدا کرنے میں بلا شبہ مذہب کا بڑا حصہ ہے اور یہی وہ ہدایات اور نمایاں اصول تھے جن کی پابندی کی حضرت ابوبکر صدیقؓ تلقین کرتے تھے۔

سوال ذہوئی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی کامیابی کا راز کی ظاہر کیا ہے۔

جواب حضرت ابوبکر کی وہ ہدایات جو اعتدال اور معقولیت کی انتہا پر تھیں اور توحید خالص پر قطعی ایمان۔

سوال اہل دیہات کے ساتھ جنگی حالات میں آپ کیا سلوک کرنے کی ہدایت فرماتے تھے۔

جواب آپ اہل دیہات کے ساتھ وہی معاملہ کرتے جو اہلِ شہر کے ساتھ کرتے تھے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عام کسانوں کی بہبود کے حوالے سے دوران جنگ کیا ہدایات دے رکھی تھیں۔

جواب مذہبی پیشواؤں اور عبادت گذاروں سے تعرض نہ کیا جائے۔ بوڑھوں، عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اٹھائی جائے۔ درخت نہ کاٹے جائیں، نخلستان برباد نہ کئے جائیں، مکانوں اور ارباب زراعت کی نسبت کسی قسم کی سختی یا توہین آمیز رویہ نہ اپنایا جائے۔

سوال جنگی مہمات میں انسانی عزت و وقار اور حقوق کے حوالے سے کیا ہدایات تھیں۔

جواب کسی فرد پر بلا وجہ ہتھیار نہ اٹھائے جائیں اِلّا یہ کہ وہ خود حملہ آور ہونے پر مائل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔

-2 بوڑھوں عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اٹھائی جائے۔

-3 مذہبی پیشواؤں اور عبادت گزاروں سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا جائے۔

-4 صلح پر مائل آبادی پر جنگ نہ مسلط کی جائے۔

-5 شرائط صلح انسانی عزت و وقار اور بنیادی انسانی حقوق کے خلاف نہ مسلط کی جائیں۔

-6 اہل ہنر، کسانوں اور فصلات و باغات کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔

-7 منقوح اقوام کی بہتری آزادی اور عزت وقار کے خلاف کسی قسم کا کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔

سوال اہل حیرہ کے نام حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو صلح نامہ کی شرائط بھیجیں اسکی اہم دفعات کیا تھیں۔

جواب گرجا یا عبادت گاہوں کو منہدم نہ کیا جائے۔

-2 ناقوس بجانے سے انہیں نہ روکا جائے۔

-3 تہوار کے روز صلیب وغیرہ کا جلوس نکالنے کی آزادی دی جائے

-4 مذہبی پیشوا اور عابد و زاہد جزیہ ادا کرنے سے مستثنیٰ ہوں۔

-5 بوڑھے ناکارہ اپاہج اور معذوروں کی کفالت کا انتظام بیت المال سے کیا جائے۔

-6 مسلمانوں کے فوجی لباس کے علاوہ دیگر فوجی لباس پہننے کی آزادی ہوگی۔

-7 کوئی غلام مسلمان ہو جائے تو بازار میں اسکی زیادہ سے زیادہ قیمت پر بغیر کسی عجلت یا گھاٹے کے فروخت کیا جائے اور وہ قیمت اس کے مالک کو ادا کی جائے۔

-8 لوگ اگر مسلمانوں کی مدد طلب کریں تو ان کو بیت المال سے مدد دی جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیر و حدود کا نفاذ

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں انسداد جرائم کے لئے کیا حکمت عملی تھی؟
جواب جب تک مجرم کا راز فاش نہ ہوتا اغماض برتتے۔
2- اگر جرم کی نوعیت شدید ہوتی اور ثابت ہو جاتا تو عبرت ناک سزا دیتے۔
3- شراب پینے والوں کو چالیس کوڑے سزا دیتے۔ جو کہ عہد نبوی میں بھی مروج تھی۔
4- نابالغ چور پر حد جاری نہ کرتے۔
5- غیر شادی شدہ شخص کو زنا کرنے پر کوڑے اور جلا وطن کرتے۔
6- ذاتی معاملات میں نرمی اور ملاحت کا مظاہرہ کرتے اور اکثر معاف کر دیتے۔
سوال ایاس اسلمی کو کس جرم میں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے آگ میں جلانے کا حکم دیا۔
جواب ایاس اسلمی نے پہلے ارتداد کیا پھر توبہ کی پھر بد عہدی کر کے مسلمانوں کو قتل کرنا اور لوٹنا شروع کر دیا جس پر آپ نے سخت سزا کے احکام فرمائے۔
سوال کس کو ارتداد کے بعد توبہ کرنے پر آپ نے معاف کر دیا۔
جواب اشعث بن قیس نے جب ارتداد سے توبہ کر لی تو آپ نے اس کی جان بخشی کر دی اور پھر اسکی خواہش پر اپنی بہن ام فروہ کا اس سے نکاح بھی کر دیا۔
سوال عہد صدیقؓ میں شراب پینے والے کو کوڑے لگانے سے پہلے کس قسم کی سزا دیتے۔
جواب حسب موقع شراب پینے والے کو جوتوں' ڈنڈوں ہاتھوں یا چادروں کے ساتھ پیٹ دیتے تھے۔ تا کہ اسے عبرت ہو اور آئیندہ اس سے باز رہے۔
سوال شراب پینے والے کو جوتوں وغیرہ سے مارنے کی سزا کیوں کر دی جا سکتی ہے۔
جواب یہ سزا التعزیر ہے جو قاضی حسب موقع حسب ضرورت نافذ کرتا ہے۔
سوال بدعات کے انسداد کیلئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا کیا معمول تھا؟
جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ بدعات کے بارے میں بڑے سخت تھے۔ جب کبھی پتہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلتا فوراً اس کے روکنے کیلئے حکم فرماتے قبیلہ حمس کی عورت جس کا نام زینب تھا کے بارے میں حج پر معلوم ہوا کہ وہ حج کر رہی ہے اور اس دوران کسی سے بات نہیں کر رہی ہے۔ آپ فوراً اس کے پاس گئے اور اس کو بتایا کہ حج کے دوران میں گفتگو کرنا خاموش رہنا جاہلیت کا طریقہ ہے۔

اشاعت اسلام کیلئے مساعی

سوال اشاعت اسلام کیلئے آپؓ کی کیا مساعی تھیں؟

جواب آپ ہمیشہ فوج کو کسی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے یہ تاکید کرتے کہ ان کی مادی جد جہد اشاعت اسلام کیلئے ہونی چاہیے۔ حضرت عدی بن حاتم کی کوشش سے بنو طے جو فتنہ ارتداد میں مبتلا ہو گئے تھے' توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہوئے۔ مثنیٰ بن حارثہ کی دعوت پر نبی وائل کے بت پرست اور عیسائی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ حضرت خالد کی مساعی سے عراق عرب اور حدود شام کے علاقے اسلام میں داخل ہوئے طلیحہ جو شام میں مدعی نبوت تھا توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہوا اور بطور معذرت یہ شعر لکھ بھیجے۔

کیا ابو بکر صدیقؓ اس کو قبول کریں گے کہ میں واپس آ جاؤں اور جو کچھ میں نے گناہ کئے ہیں ان کی تلافی کر دوں۔ اور گمراہی کے بعد میں سچی گواہی دیتا ہوں جس سے میں ہٹنے والا نہیں ہوں۔ اسی طرح آپ کے ہی دور میں حیرہ کے متعدد عیسائی راہبوں نے خود بخود اسلام قبول کر لیا۔

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں قرآن مجید کے حوالہ سے سب سے اہم کونسی خدمت انجام دی گئی۔

جواب آپ نے حضرت عمرؓ کے توجہ دلانے پر قرآن مجید کو جمع کر کے ایک مصحف مدون کروایا۔

سوال مصحف ابی بکر کو کس بزرگ صحابی نے مدون کیا؟

جواب حضرت زید بن ثابتؓ

سوال تدوین مصحف ابی بکر سے پہلے قرآن مجید کی تحریری صورت کیا تھی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب زیادہ تر اصحاب رسول کو قرآن مجید زبانی یاد تھا۔ اور کچھ اصحابہ کرام نے مختلف اجزائے قرآن اپنے ہاں کپڑوں کے ٹکڑوں پر اور درخت کی چھالوں اور کھجور کے پتوں وغیرہ پر لکھے ہوئے تھے۔

سوال حضرت زید بن ثابت کو آپ نے کیا ہدایات دی؟

جواب تم جوان آدمی ہو' سمجھدار ہو ہم تم کو متہم نہیں کر سکتے تم رسول اللہ ﷺ کے کاتب ہو اس لئے قرآن کا تتبع (ادھر ادھر سے فراہم) کرو اور اس کو یک جا کرو۔

سوال حضرت زید بن ثابت کو یہ حکم کیسے محسوس ہوا۔

جواب اگر حضرت ابوبکر مجھ کو کسی ایک پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹا دینے کا حکم کرتے تو وہ اس حکم سے زیادہ میرے لئے گراں نہ تھا۔

سوال حضرت زید بن ثابت نے قرآن کے جمع کرنے کیلئے کیا حزم اور احتیاط روا رکھی۔

جواب حضرت زید بن ثابت خود کاتب وحی اور حافظ قرآن ہونے کی وجہ سے اصل ترتیب اور آیات قرآن سے واقف تھے۔ لیکن پھر بھی آپ نے مختلف اجزاء کپڑوں کے ٹکڑوں' درخت کی چھال' کھجور کے پتوں پر لکھے اور لوگوں کے سینوں میں محفوظ بکھرے اجزا کو یکجا کرنے کیلئے دو آدمیوں کی شہادت کو لازمی ٹھہرایا۔ حضرت زید بن ثابت کا بیان ہے۔ کہ میں نے پورا قرآن رسول اللہ ﷺ کے سامنے پڑھا۔ اور انہیں کے سامنے جمع کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرت سلطنت

سوال عہد صدیقؓ تک عرب تمدن کس طرح کا تھا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد تک عربوں میں سادگی رہی ۔لباس وضع قطع نشست د برخاست اور تہذیب میں شائستگی اور سادگی تھی۔لیکن آخری دور یں عراق و شام کی فتوحات کے بعد کچھ تکلفات کا عمل دخل ہونا شروع ہوگیا۔

اس حوالہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا یہ فرمان اس تہذیبی کروٹ کی نشان دہی کرتا ہے جو آپ نے استخلاف عمر کے وقت فرمایا تھا۔

تم لوگ دیبا کے گدے بچھونے اور ریشمین پردے استعمال کرنے لگے ہو اور آذربائیجانی اون کے بنے ہوئے کپڑوں سے تم کو تکلیف ہوتی ہے''

سوال عربوں کا لباس اس عہد میں کیا تھا۔

جواب شروع میں تو ایک رداء اور ایک ازار مردوں کا پہنا تھا۔لیکن تمدن نے جب کروٹ لی تو درع یعنی کرتہ پاجامہ۔ادر بنیان وغیرہ کا بھی استعمال ہونے لگا۔ مرد باہر نکلتے تو سر پر عمامہ باندھتے اور جبہ پہنتے عورتیں سر پر رومال باندھتی یا اوڑھتی تھیں جس کو خمار یا منجر کہا جاتا ہے۔

سوال اس عہد کے دوران عورتوں میں کن زیورات کا استعمال مروج تھا؟

جواب زیورات میں بازو بند' کڑے' بالی' انگوٹھی اور چھلے کا استعمال عام تھا۔ ہار' لونگ کا بھی خواص میں استعمال ہوتا تھا۔

سوال عورتوں کے اندر زیبائش کیلئے کیا کیا استعمالات تھے؟

جواب سرمہ اور مہندی کا استعمال عام تھا۔ ورس کو بطور غازہ استعمال کیا جاتا تھا۔ خوشبوؤں میں مشک عنبر اور زعفران کا استعمال کیا جاتا تھا۔

سوال غذا کے اعتبار سے کون سی مقبول اشیاء تھیں؟

جواب دودھ کھجور اور گوشت عربوں کی محبوب غذا تھی۔گوشت کو مختلف تراکیب سے پکایا جاتا تھا جاتا تھا اسی طرح دودھ اور کھجوروں کے استعمال کے بھی مختلف طریقے تھے۔مکھن اور پنیر کا بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ترکاریوں میں کدو'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چقندر اور باقلا کا ذکر عام استعمال کے طور پر ملتا ہے۔ سرکہ بہترین سالن تھا۔

سوال عہد صدیقؓ کے دور تک اہل عرب کے ذرائع معاش کیا تھے۔

جواب مہاجرین تجارت اور انصار کھیتی باڑی کرتے تھے۔ مواخات کے دور مہاجرین نے بھی کھیتی باڑی کو اپنا لیا تھا گھریلو دستکاری کا بھی رواج تھا۔ چٹائیاں بنانا' سنگتراشی' شہد کی مکھیاں پالنا چمڑے کا کاروبار' لوہاری اور ترکھانی پیشہ بھی عام صحابہ میں مروج تھے۔ معدنیات کی ٹھیکہ داری کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

سوال عہد صدیقؓ میں وظائف اور بخشش کا رواج کم تھا۔ اس کی کیا وجوہات تھی۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں حسب مراتب صحابہ کرام کے وظائف مقرر کئے گئے لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وظائف مقرر نہ کئے۔ آپ اسکی وجہ سے لوگوں میں تن آسانی اور محنت و مشقت سے جی چرانے کی کیفیت کے بڑھ جانے سے خائف تھے۔ جو کچھ آتا اسی وقت ضرورتمندوں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔

سوال عہد صدیقؓ میں اجتہاد و قیاس کی کیا حیثیت تھی؟

جواب حضرت ابوبکرؓ نے بھی آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے مطابق جب کوئی مسئلہ آتا تو کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتے اگر اس میں واضح حکم مل جاتا تو اس پر عمل کرتے اور اگر نہ ملتا تو سنت رسول اللہ سے مراجعت کرتے اگر اس میں بھی کامیابی نہ ہوتی تو پھر مسلمانوں کو جمع کر کے دریافت کرتے کہ کیا تم میں سے کسی کو اس کے متعلق آنحضرت ﷺ کا کوئی عمل معلوم ہے۔ اگر اب کوئی شخص مل جاتا تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے اور اگر کامیابی نہ ہوتی تو منتخب اور کبار صحابہ کرام کو جمع کر کے مشاورت کرتے اور جس رائے پر سب متفق ہو جاتے اس کا حکم دیتے۔

سوال اخذ قیاس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عمل کی کوئی مثال پیش کریں۔

جواب مانعین زکوٰۃ کے حکم کے حوالہ سے آپ نے نماز پر قیاس کیا کیونکہ فرضیت و واجبیت میں دونوں برابر تھے اور زکواۃ کے انکاری کو مرتد قرار دیا۔

سوال عہد صدیقؓ میں حضرت عباسؓ کو خیبر و فدک کی زمینوں کے حوالہ سے کیا دعویٰ تھا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب فتح خیبر کے بعد آنحضرت ﷺ اس کی زمینوں کے 36 حصے کئے 18 حصے مسلمانوں میں تقسیم کر دیے۔ اور اٹھارہ حصے اپنے لئے مخصوص کر لئے۔ اسی طرح اہل فدک سے نصف زمین کا معاہدہ ہوا تو آپ نے یہ زمین بھی اپنے لئے مخصوص کر دی۔ حضرت علی اور حضرت عباسؓ کا مطالبہ تھا کہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی متروکہ جائیدادیں ہیں اور حضرت فاطمہؓ اور ان کی آل کے سارے لوگ اس کے وارث ہیں۔ اس لئے یہ زمین ان کی ہیں وراثت کے قواعد شرعیہ کے مطابق تقسیم ہونی چاہئیں۔

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خیبر و فدک کی زمین حضور اکرم ﷺ کی آل میں کیوں تقسیم نہ کی؟

جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو کچھ وہ چھوڑیں گے۔ وہ صدقہ ہوگا دوسرا یہ کہ حاکم ریاست کو یہ جائیداد بطور فے حاصل تھی اس لئے ان کی رحلت کے بعد یہ ساری جائیداد ان کے خلیفہ کو حق ریاست کے طور پر منتقل ہو جاتی ہے۔ جو کہ ریاست کے اخراجات کیلئے وقف ہے۔

سوال خیبر و فدک کے معاملہ میں حضرت عمرؓ کا کیا فیصلہ تھا۔

جواب خیبر اور فدک دونوں رسول ﷺ کے صدقہ تھے اور آپ کے ذمہ جو حقوق تھے ان کے لئے اور آپ کی ضرورتوں کی کفالت کا ذریعہ تھے۔ اب ان کا معاملہ اس شخص کے سپرد ہوگا جو ان کا خلیفہ ہے۔ اور یہ معاملہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔

سوال خیبر و فدک کے مصارف کیا طے کئے گئے۔

جواب حضرت ابو بکر صدیق چونکہ خلیفہ رسول مقرر ہوئے اس لئے خیبر و فدک کی آمدنی اب انکی کفالت کا سامان تھے۔ لیکن آپ نے احترام اہل بیت کے حوالہ سے انکے مصارف وہی رکھے جو آنحضرت ﷺ کے دور میں تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اہل بیت مجھے اپنے عزیزوں سے کہیں زیادہ عزیز ہیں اس لئے میں ان سب کی سرپرستی اس طرح کرتا رہوں گا جس طرح کہ آنحضرت ﷺ کرتے تھے۔ اور ان سب پر خرچ کروں گا جن پر آنحضرت ﷺ خرچ کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کلالہ کے معاملہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا فرمایا۔

جواب کلالہ سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جس کی وفات پر نہ اس کا کوئی باپ ہو اور نہ بیٹا۔ عہد صدیقؓ میں کلالہ سے یہ سوال اٹھا کہ کیا کلالہ کے معاملے میں دادا کا نہ ہونا بھی داخل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں آپ کی رائے پر عمل ہوتا رہا کہ دادا کا حکم وہی ہے جو باپ کا ہے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دادا کو کس بنیاد کی وجہ سے باپ کے امر میں شامل کیا ہے۔

جواب جد باپ کی طرح اصل النسب ہے اس لئے جو حکم باپ کا ہو گا وہی دادا کا ہو گا۔

علم و حکمت

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کونسے علوم میں کمال دسترس حاصل تھی؟

جواب ۱) علم انساب (۲) علم ایام العرب (۳) ذوق شعر و سخن
۴) تقریر و خطابت (۵) تحریر و کتابت (۶) علم القرآن
۷) علم الحدیث (۸) علم فقہ و قیاس (۹) تعبیر والرویاء
۱۰) تصوف و طریقت

سوال حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی علم الانساب پر دسترس کو کن الفاظ سے یاد کیا ہے۔

جواب ابوبکر اچھے کام میں آگے رہتے تھے علم الانساب پر آپ کی مہارت کمال کی تھی۔

سوال علم ایام العرب سے مراد کیا ہے۔

جواب یعنی عربوں کی خانہ جنگی اور اس دور کی تاریخ اور واقعات کا علم۔

سوال حضرت ہشام بن عروہ کی ایام العرب کے حوالہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے کیا رائے تھی۔

جواب حضرت ہشام بن عروہ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اماں مجھ کو آپکی سمجھ پر تو حیرت نہیں ہوتی کیونکہ میں کہتا ہوں کہ آپ رسول ﷺ کی بیوی ہیں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو بکر کی بیٹی ہیں جو کہ علم شعر و تاریخ ایام العرب کے سب سے بڑے عالم تھے۔

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ کے علم شعر و سخن کے بارے کیا معلوم ہے۔

جواب حضرت ابو بکر صدیق عہد جاہلیت میں شعر و سخن کے دلدادہ تھے لیکن قبولیت اسلام کے بعد کبھی شعر نہیں کہے۔ تاہم آپ ﷺ کی وفات پر آپ پر جذباتی کیفیت غالب آ گئی تو اپنے نے شعر کہے۔

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ کثرت سے کون سا شعر پڑھتے تھے۔

جواب ازا ودت شریف الناس کلھم فانظر ابی ملک فی زی مسکین جس کا ترجمہ ہے۔ اگر تم لوگوں میں سب سے شریف انسان دیکھنا چاہو۔ تو اس بادشاہ کو دیکھو جو فقیر کی گدڑی میں ہو۔

سوال حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مرض الموت کے وقت آپ نے کون سے الفاظ کہے جو خطابت کا بلند نشان تھے۔

جواب سنو میں اس کے باوجود شدید درد میں مبتلا ہوں اور جو کچھ اے گروہ مہاجرین میں نے تمہارا برتاؤ دیکھا ہے۔ وہ میرے درد سے زیادہ میرے لئے وجہ تکلیف ہے۔ میں نے اپنے نزدیک جو تم میں سب سے زیادہ بہتر ہے (حضرت عمر) اُسکو تمہارا ولی بنایا ہے۔ لیکن تم میں سے ہر ایک کی ناک پھول گئی ہے۔ کہ خلافت اس کے علاوہ کسی اور کو کیوں ملے۔ بخدا تم لوگ دیبا کے گدے اور ریشمیں پردے پسند کرو گے اور آزربائیجانی ادن سے تمہیں تکلیف ہوگی۔ جیسے کسی چراگاہ سعدان کے کانٹوں سے ہوتی ہے۔ جسکے قبضہ میں میری جان ہے اس کی قسم تم میں سے کسی شخص کی گردن بغیر کسی جرم کے اڑا دی جائے یہ اس کیلئے زیادہ بہتر ہے کہ وہ دنیا کی گہرائیوں میں گھسے۔ اے راہی تو نے حد سے تجاوز کیا ہے بس اب صورتیں صرف دو ہیں یا تو صبح کے وقت روشنی میں چلو یا اندھیرے میں چل کر مصیبت میں پڑ د۔

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ کو تحریر و کتابت میں کمال حاصل تھا۔ حضرت خالدؓ کو آپ نے تنبیہا کونسا حکمنامہ بھیجا۔

جواب تم چل پڑو یہاں تک کہ یرموک میں مسلمانوں کے لشکر سے جا ملو۔ کیونکہ وہ پریشان ہیں غمزدہ اور مشکلات میں گھرے ہیں۔ خبردار آئندہ ایسی حرکت نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔ یرموک نے جانے کا حکم اس لئے ہے کہ تم دشمن کی فوجوں کو زیادہ نقصان دے سکتے ہو اور لوگوں کی مشکلات کا ازالہ تم سے بہتر اور کسی سے ممکن نہیں۔ بس اے ابو سلیمان تمہاری نیت اور منزلت باعث حرکت ہو۔ تم پوری خدمت انجام دو۔ اللہ تمہیں پوری جزا دے گا۔ تمہارے دل میں پندار نہ پیدا ہو ورنہ گھاٹے میں رہو گے۔ اور تائید الٰہی سے محروم ہو جاؤ گے۔ کبھی اپنے کارنامہ پر نہ اترانا اس لئے کہ احسان جتانا صرف اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے اور وہی بدلہ دینے والا ہے"۔

سوال حضرت عمرؓ کو جو پروانہ نامزدگی خلافت کے وقت دیا گیا تھا۔

جواب یہ وہ عہد ہے جو ابوبکر محمد رسول اللہ کا خلیفہ اس وقت لکھ رہا ہے۔ جب کہ دنیا کے ساتھ اس کے تعلق کی آخری گھڑی ہے۔ اور آخرت کے ساتھ اسکے تعلق کی پہلی گھڑی شروع ہونا چاہتی ہے۔ یہ تحریر ایسے عالم میں لکھی جا رہی ہے کہ جب کافر بھی مومن ہو جاتا ہے۔ اور گناہ کا فاجر بھی ڈرنے لگتا ہے۔ میں نے عمر کو عامل مقرر کر دیا ہے اگر انہوں نے نیکی راہ اختیار کی اور عدل کیا تو وہی بات ہوگی جو میں ان کے متعلق جانتا ہوں اور جو میری رائے اس کے بارے میں ہے۔ لیکن اگر اس نے ظلم کیا اور وہ بدل گئے تو مجھے غیب کا علم نہیں اور میں نے تو خیر خواہی کے جذبے سے کیا ہے۔ ہر انسان جیسا کرے گا ویسا ہی بدلہ پائیگا۔ اور جو لوگ ظالم ہیں ان کو جلد پتہ چل جائے گا۔ کہ وہ کیسی پلٹی کھاتے ہیں۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کن اقوال سے انکے علوم قرآن پر دسترس کی نشاندھی ملتی ہے

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کو قرآن فہمی میں جو ارفع مقام حاصل تھا اس کا مظاہرہ آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد کی صورتحال پر آپ کی گرفت سے واضح ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے اگر آپ قرآن کے کسی ایک نقطہ کے کوئی معنی متعین کرتے تو اکابر صحابہ کو بھی انکی مخالفت کرنے کی جرأت نہ ہوتی حضرت عمر فاروق سے ان کے عہدِ خلافت میں اس حوالہ سے استفسار کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھ کو اللہ سے اس بات پر شرم آتی ہے کہ جو ابوبکر نے کہا ہو میں اس کو رد کر دوں"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ نے زیادہ تر آنحضرت ﷺ کی صحبت و معیت سے فیضیابی حاصل کی لیکن آپ نے بہت کم احادیث روایت کیں اسکی وجہ کیا ہے؟

جواب آپ کا فرمانا تھا کہ تم لوگ رسول ﷺ سے احادیث روایت کرتے ہو اور پھر ان میں اختلاف کرتے ہو جب تمہارا یہ حال ہے تو تمہارے بعد جو لوگ آئیں گے وہ تم سے بھی زیادہ اختلاف کریں گے اس لئے تم رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مت نقل کرو مگر ہاں جب تم سے لوگ کچھ دریافت کریں۔ اس وقت آپ بے شک ضرور کہیں۔ تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے۔ پس جو چیز اللہ کی کتاب میں حلال ہے اس کو حلال سمجھو اور اس میں جو حرام ہے اس کو حرام سمجھو"

سوال خبر واحد کے اخذ کے حوالہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کیا قاعدہ مقرر کیا۔

جواب ایسی روایت اس وقت تک قابل قبول نہ ہوگی جب تک کہ اس راوی کیلئے کوئی دوسرا شخص گواہ نہ ہو۔ یعنی اس روایت کی کسی اور طریق سے تائید نہ ہوتی ہو۔

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت کی گئی احادیث کی تعداد کتنی ہے۔

جواب علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں آپ سے مروی احادیث کی تعداد ایک سو چالیس لکھی ہے۔

سوال فقہ کے چار اصول ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ ﷺ (۳) اجماع اور قیاس۔ یہ تقسیم کس نے کی ہے۔

جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ

سوال علم تعبیر الرویا کے حوالہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو کس حد تک دسترس حاصل تھی۔

جواب ابن سیرین ہے کا قول ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ رسول اللہ ﷺ کے بعد تعبیر الرویا کے فن کے سب سے بڑے عالم تھے۔

سوال حضرت عائشہ کا کونسا خواب تھا جس کی تعبیر سے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اُن کو تعبیر سے آگاہ کیا۔

جواب حضرت عائشہ کو خواب آیا کہ تین چاند اس کے حجرہ میں آئے ہیں جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کی رحلت ہوئی اور آپ کے حجرہ میں دفن ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ ایک چاند تو آپ کے حجرہ میں محواستراحت ہوگیا۔

سوال حضرت شیخ علی ہجویری نے کشف المحجوب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے تصوف کے حوالے سے کیا کہا ہے؟

جواب آپ نے فرمایا کہ صفا تصوف کی اصل ہے جو کہ صدیقت کی صفت لازمی ہے۔ اور اسی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اہل طریقت کے امام نہیں۔

سوال حضرت ابوالعباس بن عطاءؒ نے کونوا ربانیین'' کے مطلب کے حوالہ سے کیا کہا۔

جواب آپ نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کی طرح ہو جاؤ۔ ایک ربانی کی حقیقت وہی شخص ہے۔ کہ دونوں جہاں زیروزبر ہو جائیں لیکن اس میں کوئی تشویش اور اضطراب نہ ہو اور حضرت ابوبکر کی شان یہی تھی کہ جب رحلت رسول ﷺ پر تمام صحابہ کرام سراپا مضطرب و پریشان تھے اس وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کمال اطمینان سے صورتحال کو سنبھالے ہوتے تھے''

مکارم اخلاق

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کن مکارم اخلاق سے متصف تھے۔

جواب
۱) فطرت سعیدہ ۲) اخلاق حمیدہ (۳) شراب سے نفرت
۴) قمار بازی وغیرہ سے اجتناب (۵) غریبوں کی ہمدردی
۶) مسافر و مہمان نوازی (۷) کمال تقویٰ و طہارت
۸) خوف خدا (۹) خوش گفتار (۱۰) زہد و ورع
۱۱) تواضع اور سادگی (۱۲) فقر و درویشی
۱۳) خودداری و کسر نفسی (۱۴) شجاعت (۱۵) امانت و دیانت
۱۶) علم اور بردباری (۱۷) احتساب نفس (۱۸) شگفتہ مزاجی

سوال حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے آپ کی شجاعت کے حوالہ سے کیا قول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروی ہے۔

جواب محمد بن عقیل سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے پوچھا کہ دنیا کا سب سے زیادہ بہادر کون ہے۔ ہم نے کہا کہ آپؓ جس پر آپ نے فرمایا نہیں اس کے بعد فرمانے لگے دنیا کے بہادر ترین شخص حضرت ابو بکرؓ تھے۔ اور پھر فرمانے لگے غزوہ بدر کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے کیمپ کی نگرانی کیلئے جب کہا گیا تو جھٹ حضرت ابو بکرؓ نے سبقت فرمائی۔ شمشیر بدست آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہو گئے پھر کسی نابکار نے جب ادھر کا رخ کیا تو ابو بکر اس پر جھپٹ پڑے۔ اور پھر مکہ میں جب قریش نے آنحضرت کو گھیر لیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ تن تنہا ہجوم میں گھس گئے کسی کو تھپڑ رسید کیا اور کسی کو لات ماری کسی چیٹا دور مارا اور آخر یہ کہتے ہوئے کہ ظالم کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے رسول اللہ ﷺ کو ہجوم کے نرغہ سے نکال لائے۔ راوی کے بقول حضرت علیؓ یہیں تک کہہ پائے تھے کہ حجاب بھر آیا آنسوؤں کا دریا آمڈ آیا جس سے آپ کی ریش مبارک تر ہو گئی۔

سوال حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے حضرت ابو بکر صدیق نے مرض الوفات کے وقت کن تین کاموں اور باتوں کے حوالہ سے اپنے افسوس کا اظہار کیا۔

جواب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے بولے کہ مجھ کو کسی بات کا غم نہیں البتہ تین کام ایسے ہیں جو کاش میں نے نہ کئے ہوتے اور تین کام ایسے ہیں جو کاش میں نے کئے ہوتے اور تین باتیں جو میں نے کاش نبی کریم ﷺ سے پوچھ لی ہوتیں۔ فرمانے لگے کہ کاش میں سقیفہ بنو ساعدہ کے روز میں نہ گیا ہوتا۔ (۲) کاش میں نے اس روز عمر یا ابو عبیدہ کو خلیفہ بنایا ہوتا (۳) اور کاش میں ان کا وزیر بنا ہوتا اور کاش خالد بن ولید کو مرتدین سے جنگ کے لیے بھیجنے کے ساتھ میں ذوالقصہ موجود رہتا۔ دوسری تیسن باتیں کہ کاش اشعث بن قیس جب گرفتار ہو کر آئے تھے تو میں ان کی گردن اڑ وادیتا (۲) الفجاۃ کو میں آگ میں نہ جلواتا اور خالد کی بجائے کاش عمر کو میں عراق بھیجتا اور تین باتیں کہ کاش میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لی ہوتیں۔ (۱) خلافت کا معاملہ (۲) خلافت میں انصار کا حصہ (۳) پھوپھی اور بھتیجی میں حصہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم۔

سوال وہ کون سے امور ہیں جن میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اولیت کا اعزاز حاصل ہے۔

جواب ۱) مردوں میں سے آپ نے سب سے قبل اسلام قبول کیا۔
۲) قرآن مجید کا نام مصحف سب سے پہلے آپ نے رکھا۔
۳) قرآن مجید کو سب سے پہلے آپ نے یکجا جمع کرایا۔
۴) سب سے پہلے شخص جس نے قریش کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی حمایت میں جنگ لڑی اور ضربات شدید برداشت کیں۔
۵) اسلام میں سب سے پہلے جس نے مسجد بنائی
۶) سب سے پہلے شخص جس کو حج کی امامت کا شرف حاصل ہوا۔
۷) سب سے پہلے شخص جس کو بلا کر آنحضرت ﷺ نے نماز کی امامت کا حکم فرمایا۔
۸) سب سے پہلے خلیفہ راشد پکارے گئے۔
۹) سب سے پہلے خلیفہ جن کو اپنے باپ کی زندگی میں خلافت ملی۔
۱۰) سب سے پہلے خلیفہ جن کا نفقہ رعایا نے مقرر کیا۔
۱۱) سب سے پہلے خلیفہ جس نے بیت المال قائم کیا۔
۱۲) سب سے پہلے خلیفہ جس اجتہاد و استنباط کے اصول اربعہ مقرر کیے۔
۱۳) سب سے پہلے شخص جس کو آنحضرت ﷺ نے زندگی ہی میں دوزخ سے نجات کی خوشخبری دے دی اور عتیق لقب سے مشرف فرمایا۔
۱۴) سب سے پہلے شخص جنہوں نے کارگاہ نبوت سے کوئی لقب حاصل کیا۔
۱۵) سب سے پہلے آپ نے ہی فرمایا کہ البلاء موکل بالمنطق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذاتی حالات وسوانح

سوال حضرت عائشہؓ سے آپ کا حلیہ کس طرح مروی ہے۔

جواب آپؓ نے فرمایا کہ آپ گورے چٹے دبلے پتلے آدمی تھے۔ دونوں رخسار ستے ہوئے تھے کمر زرا خمیدہ تھی تہد کمر پر رک نہیں سکتا تھا۔ چہرہ ہڈیاں نکلا تھا۔ آنکھیں اندر کی جانب دھنس ہوئی تھیں پیشانی بلند تھی۔ انگلیوں کے جوڑ گوشت سے خالی تھے۔ پنڈلیاں اور رانیں پر گوشت نہ تھیں ۔ قد موزوں تھا۔ مہندی کا خطاب لگاتے تھے۔

سوال حضرت ابوبکرؓ کی غذا کیا تھی۔

جواب آپ سادہ کھاتے بعض اوقات فاقہ کی کیفیت ہوئی۔

سوال آپ کا لباس کس طرح کا تھا۔

جواب آپ کا لباس صاف ستھرا اور سادہ ہوتا۔ کپڑے موٹے اور چھوٹے پہنتے عہد خلافت میں جسم پر تہبند اور چادر ہوتی جو گیروزنگ کی تھی۔

سوال خلافت کے بعد ذریعہ معاش کیا تھا۔

جواب خلیفہ ہونے کے بعد قوم نے آپ کے لئے دو ہزار درھم سالانہ مقرر کیا۔ لیکن جب یہ ناکافی ثابت ہوا تو پھر یہ وظیفہ چھ ہزار درھم سالانہ ہوگیا۔ اس کے علاوہ پہننے کے لئے دو چار دریں بھی ملتیں ۔ جب پرانی ہوجاتیں تو دوئی مل جاتیں اور پرانی واپس کردیتے۔

سوال خلافت کے عہد میں آپ کے معمولات کیا تھے۔

جواب ابتدائی عہد خلافت میں آپ کی رہائش مدینہ کے قریب سنح کے مقام پر تھی جہاں آپ کی بیوی حبیبہ بنت خارجہ مقیم تھی۔ آپ چھ ماہ تک وہیں مقیم رہے اور اس دوران اکثر صبح کے وقت کبھی یا پیادہ اور کبھی گھوڑے پر بیٹھ کر مدینہ آجاتے ۔ پورا دن مدینہ گزارتے اور نمازوں کی امامت کراتے ۔ بعد میں آپ نے مدینہ میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔

سوال آپ کے معمولات عبادت ونوافل کیا تھے؟

جواب آپ اکثر روزے سے رہتے نماز باجماعت پڑھتے اور دوران نماز اس قدر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشوع وخضوع ہوتا تا کہ ایک لکڑی کی طرح سیدھے کھڑے رہتے ۔قرآن شریف جب پڑھتے تو آنسوں کی جھڑی لگ جاتی ۔اور بلک بلک کر روتے ۔

سوال آپ کی ازواج مطہرات کتنی تھی ۔

جواب آپ نے کل چار نکاح کیئے دو اسلام سے قبل اور دو اسلام کے بعد ۔اسلام سے پہلے آپ نے جن خواتین سے نکاح کیا ان کے نام قتیلہ بنت عبدالعزی اور ام رومان بنت عامر بن عمرہ ہیں اسلام کی قبولیت کے بعد آپ نے حضرت اسماء بنت عمیس اور حبیبہ بنت خارجہ سے نکاح کیا ۔لیکن حضرت عائشہ سے ایک اور روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے بنو کلب کی ایک عورت ام بکر سے بھی شادی کی تھی لیکن ہجرت کے وقت آپ نے اس کو طلاق دے دی ۔

سوال حضرت ام رومان کب فوت ہوئیں ۔

جواب حضرت ام رومان ۵ ھ کو فوت ہوئیں جب ان کو آنحضرت ﷺ نے قبر میں اتارا تو ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے خدا تجھ پر پوشیدہ نہیں کہ ام روماں نے تیرے لئے اور تیرے پیغمبر کی خاطر کیا کیا تکالیف اٹھائیں ۔

سوال حضرت اسماء بنت عمیس کب فوت ہوئیں ۔

جواب حضرت جعفر بن ابی طالب کی منکوحہ تھیں ۔حضرت جعفرؓ کی شہادت کے بعد ابو بکر صدیقؓ کے حلقہ عقد میں آئیں ۔آپ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وصیت کے مطابق انہیں غسل دیا ۔

حضرت ابو بکر کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے حلقہ زوجیت میں آ گئیں اور انہیں کے عہد خلافت میں وفات پائی ۔

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ کی اولاد کے بارے میں کیا جانتے ہیں ۔

جواب حضرت ابو بکرؓ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں بیٹوں کے نام عبدالرحمٰن ، عبداللہ اور محمد تھے جبکہ بیٹوں کے نام اسماء عائشہ اور ام کلثوم ہیں ۔

حضرت عبدالرحمٰن ام رومان کے بطن سے عبداللہ حضرت قتیلہ کے بطن سے اور محمد بن ابی ابکر حضرت اسماء کے بطن سے تھے ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصال الٰہی

سوال حضرت ابو بکر صدیقؓ کا وصال کب اور کیسے ہوا۔

جواب سات جمادی الآخر 13ھ کو ہوا سرد تھی آپ نے غسل کر لیا جس کی وجہ سے آپ کو بخار ہو گیا۔ پندرہ دن بیمار رہنے کے بعد 22ھ جمادی الآخر بروز دوشنبہ مابین مغرب وعشاء اس دار فانی سے رحلت فرمائے۔

سوال وصال سے قبل آپ نے کس کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ

سوال وصال سے قبل آپ نے حضرت عائشہ کو کیا وصیت فرمائی۔

جواب کہ میری فلاں زمین فروخت کر کے بیت المال کا روپیہ واپس کر دینا۔ خلافت کے بعد میرے پاس جن چیزوں کا اضافہ ہوا ہے۔ میری وفات کے بعد خلیفہ وقت کے پاس واپس پہنچا دی جائیں۔ پھر حضرت عائشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کتنے پارچہ کا کفن دیا گیا جس پر انہوں نے کہا کہ تین پارچہ جس پر آپ نے وصیت کی کہ میرے کفن میں بھی تین کپڑے ہوں دو یہ چادریں جو میرے بدن پر ہیں دھولی جائیں اور ایک کپڑا نیا لے لیا جائے جس پر حضرت عائشہ نے کہا کہ ابا جان ہم تنگدشت نہیں کہ نیا کپڑا نہ خرید سکیں حضرت صدیق اکبرؓ نے اس پر فرمایا بیٹی نئے کپڑے بمقابلہ مُردوں کے زندوں کیلئے زیادہ موزوں ہیں کفن تو پیپ اور لہو کے واسطے ہیں۔

سوال رحلت کے روز آپ نے کیا پوچھا اور کیا وصیت کی۔

جواب آپ نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس روز رحلت فرمائی تو لوگوں نے بتایا دوشنبہ جس پر آپ نے فرمایا کہ میری موت بھی آج ہی ہو اور وصیت کی کہ میری قبر رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس بنائی جائے اور اسماء بنت عمیس مجھے غسل دیں۔ عبدالرحمٰن ان کی مدد کریں۔

سوال آپ نے کتنی عمر پائی

جواب تریسٹھ سال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال آپ کو کب اور کہاں دفن کیا گیا؟
جواب شب انتقال ہی رسول اللہ ﷺ کے پہلو کے مبارک میں دفن ہوئے۔
سوال آپ کتنا عرصہ خلیفہ رہے۔
جواب دو سال تین ماہ گیارہ دن
سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نعش کو کن اصحاب نے قبر میں اتارا
جواب حضرت عمرؓ حضرت طلحہؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ
سوال آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔
جواب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ کی قبر مبارک اور مسجد نبوی کے درمیان پڑھائی۔ اور اس میں چار تکبیریں کہیں۔

اقوال صحابہ کرام

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بارے حضرت عمر بن خطاب کا کیا قول ہے۔
جواب ۱) رسول اللہ ﷺ کے بعد سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آپ ہمارے سردار ہیں۔
۲) اگر ابوبکر کا ایمان سارے زمین کے اہل ایمان سے تولا جائے تو ابوبکر کا پلہ بھاری ہوگا۔
سوال حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر کے بارے میں کیا فرمایا؟
جواب ۱) اس امت میں اس کے نبی کے بعد ابوبکر اور عمر سب سے بہتر ہے۔
۲) قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ہم کسی نیکی طرف نہیں جھپٹے مگر یہ کہ ابوبکر اس میں ہم سے سبقت لے گئے۔
۳) رسول خدا کے بعد ابوبکر سب روحوں سے بہتر ہیں۔ میری محبت اور ابوبکر و عمر کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہوسکتا۔
۴) وہ سب سے زیادہ شجاع اور دلیر مرد تھے۔
سوال حضرت علی کو جب آپ کی وفات کی خبر ملی تو آپ نے کیا کہا ہے۔
جواب جب آپ کو خبر ملی کہ آپ نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیقؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ آج خلافت نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔

سوال: حضرت امام حسن بصری نے حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: خدا کی قسم اللہ تعالیٰ ہی نے ان کو خلیفہ بنا دیا تھا اور کیوں نہ بناتا وہ سب سے زیادہ عالم تھے ان کے دل میں سب سے بڑھ کر خوف خدا تھا وہ خلیفہ بنائے جاتے یا نہ بنائے جاتے وہ وفات تک ایسے ہی رہتے۔

سوال: حضرت عبداللہ بن عباس کا آپ کے بارے میں کیا قول ہے۔

جواب: عقل و خراست میں تین شخص سب سے بڑھے ہوئے تھے جن میں سے ایک حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر فاروق ابن خطابؓ

(خلیفہ دوم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ دوم

حضرت عمر فاروقؓ

- ☆ نام و نسب
- ☆ ابتدائی زندگی و مشاغل
- ☆ قبول اسلام
- ☆ ہجرت اسلام
- ☆ غزوات و مہمات (عہد نبوی میں)
- ☆ نیاز مندی رسول ﷺ
- ☆ عہد صدیقی میں خدمات
- ☆ بار خلافت
- ☆ فتوحات و مہمات
- ☆ نظم و نسق خلافت و خدمات
- ☆ علم و فضل
- ☆ اخلاق و عادات
- ☆ صلہ رفاقت حق
- ☆ سفر شہادت حق
- ☆ کرامات فاروقی
- ☆ اقوال فاروقی
- ☆ نصائح فاروقی
- ☆ ...ات فاروقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام و نسب

سوال اسلام کے خلیفہ راشد دوم کا اصل نام کیا تھا۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ

سوال آپ کی کنیت کیا تھی؟

جواب ابو حفص

سوال آپ کا لقب کیا تھا اور یہ کس نے دیا تھا؟

جواب آپ کو نبی رحمت حضرت محمد ﷺ نے فاروق کا لقب دیا تھا۔

سوال لقب دینے کی وجہ کیا تھی؟

جواب حضرت عمرؓ جب اسلام لائے تو انہوں نے مشرکین کو سر عام للکارا اور کسی قسم کی کوئی پناہ قبول نہ کی۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ برابر کعبہ میں جا کر سر عام نماز ادا کرنے لگے۔ حق و باطل کے امتیاز پر آپ کی جرات کو تحسین دیتے ہوئے دربار نبوت نے آپ کو فاروق کے لقب سے نوازا گیا۔

سوال آپ نے اسلام کب قبول کیا؟

جواب 7ھ نبوی

سوال آپ کے والد کا کیا نام تھا؟

جواب آپ کے والد کا نام خطاب تھا۔

سوال آپ کا سلسہ نسب کس طرح تھا؟

جواب عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن فہر بن مالک۔

سوال حضرت محمد ﷺ سے آپ کا سلسہ نسب کہاں جا کر ملتا ہے؟

جواب حضرت محمد ﷺ کا سلسہ نسب عدی کے دوسرے بیٹے مرّہ سے ملتا ہے۔ اور اس طرح آپ آٹھویں پشت میں رسول اللہ ﷺ سے رشتہ میں جا ملتے ہیں۔

سوال عرب قبائل میں حضرت عمر فاروقؓ کے خاندان کو کیا اعزاز حاصل تھا؟

جواب ثالث و سفارت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال آپ کے ننھیال کون لوگ تھے؟

جواب آپ کی والدہ حنتمہ حاشم بن مغیرہ کی بیٹی تھیں۔ جو کہ فوج کے اہتمام سے متعلق تھے۔

سوال حضرت عمرؓ کی پیدائش کب ہوئی؟

جواب آپ کی پیدائش ہجرت نبوی سے چالیس سال قبل ہوئی۔

سوال ابو حفص کنیت کی وجہ کی تھی۔

جواب ابو حفص کی کنیت بھی آنحضرت ﷺ نے دی کیونکہ آپ شیر کی طرح بہادر تھے۔ اور حفص شیر کو کہتے تھے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ قریش کی کس شاخ سے تھے؟

جواب عدی کی اولاد سے تھے۔

سوال امام ذہبی کے قول کے مطابق حضرت عمر فاروق کی پیدائش کب ہوئی؟

جواب امام ذہبی کے قول کے مطابق آپ واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔

سوال آپ کی پیدائش پر گھر کے اندر کس طرح محسوس کیا گیا؟

جواب حافظ ابن عساکر کی روایت کے مطابق عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند احباب کے ساتھ بیٹھا تھا کہ دفعتًا ایک شور اٹھا تو پتہ چلا کہ خطاب کے بیٹا پیدا ہوا ہے۔

سوال بنو قریش کی کونسی نمایاں شاخیں تھیں؟

جواب
١) بنو ھاشم (٢) بنو امیہ (٣) بنو نوفل
٤) بنو عبد الدار (٥) بنو اسد (٦) بنو تیم
٧) بنو مخزوم (٨) بنو عدی (٩) بنو جمح
١٠) بنو سہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائی زندگی ومشاغل

سوال حضرت عمر فاروق کے ابتدائی زندگی کے پسندیدہ مشاغل کیا تھے؟

جواب ۱) نسب دانی (۲) پہلوانی وکشتی (۳) خطابت
۴) فن سپاہ گری (۵) شہ سواری (۶) شوق شعروادب
۷) کتابت (۸) زبان دانی

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے نسب دانی میں کیوں دلچسپی لی؟

جواب حضرت عمر فاروق کے والد خطاب اور دادا نفیل نسب دانی کے ماہر تھے اور یہ علم موروثی طور پر آرہا تھا۔

سوال حضرت عمر فاروق پہلوانی وکشتی کے فن میں کیوں دلچسپی لیتے تھے؟

جواب فن پہلوانی وکشتی ہمت وطاقت کا بہت بڑا تربیتی فن تھا۔ اسی وجہ سے آپ کی بہادری اور ہمت آزمائی کے شوق کی تسکین ہوئی۔

سوال فن خطابت سے حضرت عمر فاروقؓ کا تعلق کیوں کر تھا؟

جواب منصب سفارت آپ کے خاندان کو حاصل تھا۔ اور فن خطابت کی مہارت اس کا منصبی تقاضا تھا۔

سوال فن سپاہ گری میں حضرت عمر فاروق نے کیوں تربیت لینا شروع کی؟

جواب وہ دور دست بدست لڑائی کا تھا، خاندانی جنگ وجدل ایک معمول تھا۔ اس لئے سپاہ گری کے فنون میں مہارت حاصل کرنا دشمن پر غالب آنے کیلئے ضروری تھا۔

سوال شہسواری کے مشاغل کیا تھے۔

جواب شہسواری سے مراد گھوڑے پر سواری کرنا اور اسکی تمام تر چابک دستی تیزی اور ہوشیاری کے باوجود اپنے اوپر قابو رکھنا مخالف سے لڑائی کے وقت اپنے گھوڑے پر اپنے آپ کو سنبھالے رکھنا اس دور کی ضروری مہارت تھی۔ چنانچہ آپ نے اس میں کمال حاصل کیا۔ اور دوڑتے ہوئے گھوڑے کی گردن پر ہاتھ رکھ کر بڑی آسانی سے اس پر سوار ہو جاتے۔

سوال فن شعروسخن میں حضرت عمر فاروقؓ کو کیا کمال حاصل تھا؟

جواب آپ کو شعروسخن کا گہرا ذوق تھا۔ متعدد شعراء کا کلام آپ کو زبانی یاد تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال فن کتابت میں حضرت عمر فاروق کو کس حد تک مہارت احاصل ہوئی ؟

جواب ابتدائی عمر میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ علامہ بلاذری کی روایت کے مطابق آپکے ہم عصر لوگوں میں اس وقت صرف 117 آدمی کتابیں لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آپ ان میں ایک تھے۔

سوال زبان دانی کے حوالہ سے آپ نے کس زبان میں مہارت لینا شروع کی۔

جواب عبرانی زبان اس دور کی علم وادب میں زرخیز ہونے کی وجہ سے بڑی معروف زبان تھی چنانچہ آپ نے عبرانی سیکھی۔

سوال حضرت عمر فاروق اپنے بیان کے مطابق کن مذہب کے درسوں میں شرکت کرتے تھے؟

جواب یہودی علماء کے درسوں میں شرکت کرتے رہے جس کی وجہ سے تورات پر بڑا عبور حاصل تھا۔

سوال یہودیوں کی تعلیم کے کس پہلو سے نفرت کرتے تھے؟

جواب یہودیوں کے بے ہودہ قصوں کہانیوں اور افسانوں سے شدید نفرت تھی۔

سوال حضور اکرم ﷺ کے پاس حضرت عمر فاروقؓ کس مذہبی کتاب کو لیکر پڑھا تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔

جواب تورات۔

قبولیتِ اسلام

سوال آنحضرت ﷺ کن اشراف قریش میں سے ایک کو شرفِ اسلام سے باریاب ہو جانے کی دعا کی تھی۔

جواب ۱) حضرت عمر بن الخطاب (۲) ابوجہل عمرو بن ہشام

سوال دعائے پیغمبر کس خوش قسمت کے حق میں شرف قبولیت ایزدی سے باریاب ہوئی

جواب حضرت عمر بن الخطابؓ

سوال قبولیت اسلام سے قبل حضرت عمر بن الخطاب کا رویہ اسلام کے بارے کیا تھا؟

جواب ظاہری نہایت سخت دشمن تھے۔ لیکن اندرونی طور پر متاثر تھے۔

سوال قبولیت اسلام کا شرف کس طرح ملا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت عمر بن الخطاب قریش سرداروں کے کہنے پر تلوار لٹکا کے حضرت محمد ﷺ کو قتل کرنے کیلئے نکلے۔ راستے میں بنوزہرا کا ایک شخص ملا اس نے پوچھا تو بتایا کہ محمد ﷺ کو قتل کرنے کیلئے نکلا ہوں جس پر وہ شخص بولا بنو ہاشم اور زہرا سے کس طرح امن سے رہو گے جس پر بولے کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی اپنے دین سے ہٹ گئے ہو تو وہ شخص بولا۔ ہماری بات نہ کرو تمہارے بہنوئی اور تمہاری بہن فاطمہ بھی آغوش اسلام میں جا چکے ہیں۔ پہلے جا کر ان کی خبر لو۔ چنانچہ یہ طعنہ نشتر کا کام کر گیا غصہ سے آگ بگولا ہو کر سیدھے بہنوئی کے گھر گئے۔ وہاں حضرت خباب ؓ ان دونوں کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے۔ عمر کو دروازہ پر دیکھ کر وہ ایک طرف ہو گئے۔ بہنوئی نے دروازہ کھولا تو فوراً پوچھنے لگے یہ آہستہ آہستہ کیا پڑھا جا رہا ہے۔ آپکے بہنوئی نے کہا کچھ نہیں بس آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ عمر بولے سنا ہے کہ تم آبائی دین چھوڑ چکے ہو۔ بہنوئی بولا جس دین میں حق نہ ہو اس کو کیونکر قبول رکھا جا سکتا ہے۔ عمر طیش میں آ گئے اور زور سے ایک طمانچہ انہیں دے مارا۔ بہن نے چھڑانا چاہا تو زبردست دھکا دیا جس سے ان کو شدید چوٹ لگی۔ اور ان کا منہ خون سے تر بتر ہو گیا۔ بہن غصہ سے بولی سن لو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور اب چاہے جان سے بھی مار دو ہم اس کلمہ حق کو ترک نہیں کر سکتے۔ تو کھسیانے ہو کر پوچھنے لگے تم مجھے وہ تو سناؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ یا مجھے وہ کتاب دے دو تا کہ میں خود پڑھ لوں۔ بہن کہنے لگی آپ ناپاک ہیں پہلے غسل کر دیا کم از کم وضو کر دو تو پھر کتاب دیں گے۔ آپ نے وضو کیا اور کتاب لیکر پڑھی جس میں سورۃ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی۔ پڑھتے جب اس آیت پر پہنچے

اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ تو دل اسلام کے لیئے نہال ہو گیا۔ فوراً بولے مجھے محمد ﷺ کے پاس لے چلو یہ سن کر حضرت خباب سامنے آ گئے۔ اور کہا اے عمر میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ جمعرات کی رات کو ہمارے آقا و مرشد حضرت محمد ﷺ نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ عمر بن خطاب یا عمر بن ہشام میں سے ایک کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما! میری رائے میں وہ دعا مستجاب ہو گئی ہے تو اللہ نے تجھے اسلام کی قوت و عظمت کیلئے چن لیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت خباب انہیں لیکر آنحضرت ﷺ کے حضور لیجانے کیلئے چل پڑے۔ آنحضرت محمد ﷺ اس وقت کوہ صفا کے قریب دار ارقم میں تشریف فرما تھے۔ بارگاہ مصطفوی کے قریب پہنچے تو دروازہ پر ہی حضرت حمزہ اور حضرت طلحہ کا سامنا ہوا وہ آپ کو دیکھ کر حیرت زدہ اور پریشان ہو گئے۔ دیگر صحابہ کرام نے جب دیکھا تو وہ بھی فوراً باخبر ہو کر آنحضرت ﷺ کے گرداگرد حفاظتی حصار بنانے لگ گئے۔ جس پر آنحضرت ﷺ دروازے سے باہر نکل کر حضرت عمر کا دامن اور تلوار پکڑ لیا اور فرمانے لگے اے عمر! یہ فسادات کیا؟ ولید بن مغیرہ جیسے حشر ہونے تک باقی رہیں گے۔ حضرت عمر اس پر آبدیدہ ہو کر بولے:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

سوال حضرت عمر فاروقؓ کے قبول اسلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کونسی وحی آئی ہے
جواب اے نبی تیرا اللہ تجھے کافی ہے اور وہ سب مومنین جو تیری طاعت میں مصروف ہیں، ان کے لیے بھی۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے قبولیت اسلام کے بعد کیا کہا؟
جواب آپ نے فوراً نکلتے ہی مشرکین کے مجمع میں بآواز بلند اپنے اسلام کا اظہار کیا۔ مشرکین بڑے برافروختہ ہوئے لیکن ان کے ماموں عاص بن وائل کی وجہ سے وہ ہاتھ نہ اٹھا سکے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے کب اسلام قبول کیا؟
جواب 7ھ نبوی

سوال اسلام لانے سے قبل حضرت عمر کے دل کو بھائی اور بہن کے واقعات کے علاوہ کن واقعات نے متاثر کیا ہوا تھا ہے
جواب حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ایک رات میں آنحضرت ﷺ کو چھیڑنے نکلا تو آپ بڑھ کر مسجد حرام میں داخل ہو گئے اور نماز شروع کر دی جس میں آپ نے سورۃ الحاقہ تلاوت فرمائی۔ اور میں کھڑا سنتا رہا۔ قرآن کے نظم وسلوب سے میں حیرت زدہ تھا دل نے کہا کہ قریش جس طرح کہتے ہیں ایسا تو نہیں ہے۔
خدا کی قسم ہے یہ شاعر ہے۔ اس خیال کے ساتھ اس آیت کی آواز سنائی دی بے شک یہ بزرگ رسول ﷺ کا کلام ہے کسی شاعری کا کلام نہیں لیکن تم بہت تھوڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ایمان رکھتے ہو۔ (الحاقہ ء)

میرے، دل میں آیا یہ تو کاہن ہے میرے دل کی بات جان گیا۔ تو پھر یہ آیت سنائی دی۔

یہ کسی کاہن کا کلام نہیں جبکہ تم کم ہی نصیحت پکڑتے ہو۔ یہ تو جہانوں کے پروردگار کی طرف سے اتارا گیا۔'' (الحاقہ ۔ 2)

آپ نے اسطرح سورۃ آخر تک تلاوت فرمائی اور میرے دِل نے ان آیات کے التفات کا بڑا پر تاثیر سفر کیا۔ اسی طرح آپ سے ایک دوسرا واقعہ منقول ہے۔ کہ آپ بعثت سے پہلے ایک بت خانے میں سویا کرتے تھے۔ ایک رات انہوں نے دیکھا کہ ایک بت پر ایک قربانی چڑھائی گئی اور اس میں یکدم ایک آواز آئی ۔ لا الہ الا اللہ۔ آواز کا سننا تھا کہ لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ لیکن میں کھڑا رہا کہ دیکھوں اس کے بعد کیا ہوتا ہے پھر وہی آواز آئی پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ لوگوں میں چرچا ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ نے نبی ہونے کا پیغام دیا ہے۔ اور انہوں نے اسی کلمہ کی دعوت دی ہے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کی قبولِ اسلام کے بعد اہل اسلام پر کیا اثرات پڑے؟

جواب آپ کی قبولیت اسلام سے قبل اہل اسلام بے بسی و مجبوری کا شکار تھے۔ اعلانیہ فرائض مذہبی ادا کرنا اور مسلمان ظاہر کرنا بھی مشکل تھا۔ آپ نے مسلمانوں کو ساتھ لے کر کعبہ میں باجماعت نماز ادا کی اسطرح پہلی دفعہ حق باطل کے مقابلہ میں سربلند ہوا۔ اور اسی بنیاد پر بارگاہ نبوی سے آپ کو فاروق کا خطاب ملا۔

سوال آپ کے بہنوئی کا کیا نام تھا۔ جو آپ سے قبل اسلام قبول کر چکا تھا؟

جواب حضرت سعید بن زیدؓ

سوال حضرت عبد اللہ بن مسعود نے حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کر لینے سے قبل کے حالات کو کن الفاظ میں بیان کیا ہے۔

جواب ہماری جرات نہ تھی کہ ہم کعبہ میں نماز پڑھ سکیں یہاں تک کہ حضرت عمرؓ مسلمان ہوئے۔ وہ قریش سے لڑے اور مقابلہ کیا کعبہ میں نماز پڑھی اور ہم نے ان کے ساتھ کعبہ مکرمہ میں بھی نماز پڑھی اور اسلام سربلند ہو گیا۔

سوال ابن سعدؓ نے حضرت حذیفہؓ سے حضرت عمرؓ کے اسلام سے متعلق کیا قول نقل کیا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تب سے اسلام کی حالت ایسی ہو گئی کہ جیسے ایک اقبال مند آدمی ہوتا ہے۔ اور اس کے ہر قدم پر ترقی ہوتی ہے اور جب سے شہید ہوئے اسلام کے عروج میں کمی آتی گئی اور ہر قدم پیچھے ہی کو پڑنے لگا۔

سوال: حضرت عبداللہ بن عباس کا حضرت عمرؓ کے قبول اسلام سے متعلق کیا قول ہے۔

جواب: جس نے اول اسلام کو ظاہر کیا وہ عمر بن الخطاب ہے۔

سوال: ابن سعد سے حضرت صہیبؓ کا کون سا قول مروی ہے۔

جواب: جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تب اسلام ظاہر ہوا۔ اسلام کی طرف اعلانیہ دعوت دی جانے لگی۔

اور ہم کعبہ کے گرد بیٹھنے اور طوائف کرنے اور مشرکین سے بدلہ لینے اور ان کے جواب دینے کے قابل ہو گئے۔

سوال: حضرت عمرؓ کے قبولیت اسلام سے اہل کفر پر کیا بیتی؟

جواب: قریش کو اتنی شکستگی اور خفت ہوئی کہ ایسی کبھی نہ ہوئی تھی۔

سوال: حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کے وقت حضرت عبداللہ بن عمر کی کتنی عمر تھی۔

جواب: پانچ سال

سوال: حضرت عمرؓ کی اولاد میں سے کون سب سے پہلے ایمان لایا۔

جواب: عبداللہ بن عمرؓ

سوال: حضرت عبداللہ بن عباس نے آپ کے قبول اسلام پر مشرکین کی کیفیت کو کن الفاظ میں بیان کیا ہے۔

جواب: حضرت عمرؓ اسلام لائے تو مشرکین نے کہا کہ مسلمانوں نے آج ہم سے سارا بدلہ لے لیا۔

سوال: حضرت عمر بن خطاب جب قتل کے ارادہ سے نکلے تو انہیں غیب سے کیا آواز سنائی دی۔

جواب: جلدی نہ کرو تم نبی کے یقیناً ہاتھ اور زبان سے ناصر و حامی ہو گئے۔

سوال: حضرت عمرؓ کے قبول اسلام کے وقت رسول اللہ ﷺ نے دعائیہ طور پر کیا کہا۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو رسول اللہ ﷺ نے تین بار ان کے سینہ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور تین مرتبہ دعا کی کہ یا اللہ ان کے سینہ میں جس قدر کینہ ہے اس کو ایمان سے بدل دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت عمرؓ جب قبول اسلام کے بعد حاضر نبوی ہوئے تو آپ نے کیا کہا۔
جواب حضرت ابواروی دوسی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ و عمر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جس نے تم کو میرا مددگار بنا دیا۔
سوال مرض الموت میں ایک نوجوان نے حضرت عمرؓ سے قبول اسلام کے حوالہ سے کیا کہا۔
جواب اے امیر المومنین خدا نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور سبقت کے ذریعہ سے جو بشارت دی ہے اس سے آپ خوش ہوں۔
سوال حضرت سعید بن زیدؓ سے حضرت عمر کے رویہ کے حوالہ سے کیا قول مروی ہے۔
جواب حضرت عمرؓ اپنی بہن کو اسلام پر مضبوط کرتے تھے حالانکہ خود مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس روایت کو امام بخاری نے باب اسلام عمر میں بیان کیا ہے۔

ہجرت مدینہ

سوال ہجرت مدینہ کا واقعہ کب پیش آیا۔
جواب نبوت کے تیرھویں سال
سوال حضرت عمرؓ نے قبول اسلام کے بعد قریش کے مظالم مکہ میں کب تک برداشت کئے۔
جواب چھ سات سال
سوال حضرت عمرؓ نے ہجرت کرتے وقت خصوصی طور پر کیا کہا؟
جواب بارگاہ نبوت سے ہجرت کی اجازت چاہی اور پھر چند مسلمانوں کے ساتھ مشرکوں کے مجمع میں سے گزر کر خانہ کعبہ پہنچے۔ نہایت اطمینان سے طواف کیا۔ نماز پڑھی اور پھر مشرکین سے مخاطب ہو کر کہا۔

''جس کو مقابلہ کرنا ہو وہ مکہ سے باہر نکل کر مقابلہ کرے''

پھر تلوار گلے میں حائل کی، کندھے پر کمان رکھی، تیر سنبھالے اور نیزہ بلند کئے ہوئے تمکنت سے روانہ ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ابن عسا کرنے حضرت علیؓ کے حوالہ سے آپ کی ہجرت کا انداز کس طرح بیان کیا ہے۔

جواب ہم سوائے حضرت عمرؓ کے کسی ایک شخص کو بھی نہیں بتلا سکتے جس نے اعلانیہ ہجرت کی ہو۔ جب آپ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو آپ نے اپنی تلوار گلے میں حمائل کی اور کندھے پر کمان لٹکائی، ہاتھ میں ترکش سے تیر علیحدہ رکھا اور کعبۃ اللہ تشریف لائے۔ وہاں اشراف قریش بھی بیٹھے تھے۔ آپ نے سات مرتبہ طواف کیا۔ دو رکعتیں مقام ابراہیم پر بطور نوافل پڑھیں۔ پھر اشراف قریش کے حلقہ میں آکر ایک ایک آدمی سے علیحدہ علیحدہ کہا تمہارے منہ سیاہ ہوں جو شخص اپنی ماں کو بے فرزند، بیٹے کو یتیم اور بیوی کو بیوہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اس جنگل کے اس طرف آکر مجھ سے ملے اور مقابلہ کرے مگر کسی کو تاب نہ تھی کہ آپ کا پیچھا کرے۔

سوال ترجمان القرآن سیدنا ابن عباسؓ سے آپ کی ہجرت کے حوالہ سے کیا قول مروی ہے۔

جواب آپ نے فرمایا ''مجھے کوئی ایسا مہاجر معلوم نہیں جس نے ہجرت خفیہ طور پر نہ کی ہو۔ مگر ابن خطابؓ اعلانیہ نکلے۔ جب سفر ہجرت کو نکلے تو اول بدن پر ہتھیار سجائے، تلوار گلے میں حمائل کی۔ کندھے پر کمان رکھی۔ نیزہ سنبھالے اور تیر بلند کئے ہوئے کعبہ مکرمہ کی طرف گئے۔ گروہ قریش کعبہ کے گرد موجود تھا۔ سیدنا فاروق اعظم نے نہایت تمکنت سے سات دفعہ طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم میں آکر اطمینان سے نماز پڑھی، پھر ایک دروازہ سے جا کر کہا جو شخص اپنی ماں کو رولانا، اپنے بیٹے کو ماتم میں مبتلا کرنا اور اپنی بیوی کو رانڈ بنانا پسند کرتا ہو وہ ہم سے اس وادی کے پار آکر ملے۔

سوال حضرت براء بن عازف سے ہجرت مدینہ کے حوالہ سے کیا قول مروی ہے۔

جواب آپ فرماتے ہیں سب سے پہلے ہجرت کر کے ہمارے ہمارے پاس مصعب بن عمیرؓ آئے۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا کیا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا وہ پیچھے تشریف لا رہے ہیں اور پھر آنحضرت ﷺ بھی سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ مدینہ تشریف لے آئے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ کن نمایاں لوگوں نے ہجرت کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۱) حضرت زید بن خطابؓ (بھائی)
۲) حضرت سعید بن زید بن خطابؓ (بھتیجے)
۳) حضرت خنیس بن حزامہ (داماد)
۴) حضرت عمر بن سراقہؓ (دوست)
۵) حضرت عبداللہ بن سراقہؓ (دوست)
۶) حضرت واقد بن عبداللہ تمیمی (دوست)
۷) حضرت خولی بن ابی خولیؓ (دوست)
۸) حضرت مالک بن ابی خولیؓ (دوست)
۹) حضرت ایاس بن بکیرؓ (دوست)
۱۰) حضرت عامر بن بکیرؓ (دوست)

سوال حضرت عمر فاروقؓ ہجرت سے پہلے کون لوگ ہجرت کر چکے تھے۔

جواب حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن اشہلؓ
حضرت بلالؓ (موذن رسول)
حضرت عمار بن یاسرؓ

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ پہنچ کر کہاں قیام کیا۔

جواب قبا نامی بستی مدینہ سے دو تین میل پہلے موجود تھی۔ مہاجرین زیادہ تر یہیں پہنچے تھے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے ساتھیوں نے رفاعہ بن عبدالغفور کے مکان پر قبا میں قیام کیا۔

سوال قبا کا دوسرا کون سا نام معروف ہے؟

جواب غوالی

سوال مواخات کے تحت حضرت عمرؓ کے کون بھائی بنے۔

جواب حضرت عقبہ بن مالک جو قبیلہ بنو سالم کے معزز رئیس تھے۔

سوال نبی اکرم حضرت محمد ﷺ نے کب ہجرت کی۔

جواب 632ء بمطابق 27 صفر 13 نبوی بوقت شب پنجشنبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوات ومہمات درعہد نبوی

(غزوہ بدر)

سوال حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے کس غزوہ میں شرکت کی۔

جواب غزوہ بدر جو رمضان المبارک 2ھ ہجری کو پیش آیا۔

سوال غزوہ بدر میں آپ کی تلوار سے آپ کا کونسا رشتہ دار قتل ہوا۔

جواب عاص بن ہشام ابن مغیرہ رشتہ میں آپ کا ماموں تھا جو آپ کی تلوار کی زد میں آ کر ہلاک ہوگیا۔

سوال غزوہ بدر میں کیا قریش کی طرف سے حضرت عمر کے قبیلہ بنوعدی کا کوئی فرد شریک ہوا۔

جواب نہیں

سوال مسلمانوں کیطرف سے حضرت عمرؓ کے خاندان کے کون لوگ شریک ہوئے۔

جواب ۱) حضرت زید بن خطاب

۲) عبداللہ بن سراقہ ۳) حضرت واقد بن عبداللہ

۴) مالک بن ابی خولی ۵) عامر بن ربیعہ

۶) عامر بن بکیر ۷) عاقل بن بکیر

۸) خالد بن بکیر ۹) ایاس بن بکر

سوال غزوہ بدر میں سب سے پہلا شہید کون تھا اور اُس کا حضرت عمرؓ سے کیا تعلق تھا۔

جواب حضرت مجعؓ جو حضرت عمر فاروقؓ کے غلام تھے۔

سوال غزوہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے تھی؟

جواب سب کو تہہ تیغ کر دیا جائے اور ہر آدمی اپنے عزیز کو قتل کرے۔

سوال قیدیوں کے مستقبل کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ نے کس کی رائے کو پسند کیا اور عمل کیا۔

جواب حضرت ابوبکر کی رائے کے مطابق فدیہ لیکر چھوڑ دینے کو آپ ﷺ نے پسند کیا۔

سوال قیدیوں کے بارے میں فیصلہ پر قرآن مجید کی کونسی آیت نازل ہوئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب کسی پیغمبر کیلئے یہ زیب نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں جنگ کے کہ وہ خون ریزی نہ کرے۔

سوال آیت کے نزول پر آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب اگر عذاب الٰہی نازل ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سوائے فاروق اعظم کے کوئی نہ بچتا۔

سوال خون ریزی کی رائے اور کس صحابی رسول کی تھی۔

جواب حضرت سعد بن معاذ کی رائے تھی کہ مجھے فدیہ لیکر آدمیوں کو چھوڑ دینے سے خون ریزی زیادہ پسند ہے جس پر سرکار عالم ﷺ نے فرمایا اگر عتاب میں آسمان سے عذاب الٰہی نازل ہوتا تو ماسوائے عمر بن خطاب اور سعد بن معاذ کے کوئی نہ بچتا۔

(غزوۂ احد)

سوال غزوہ احد سے پہلے پیش آنے والے کن غزوات میں حضرت عمر فاروق شریک ہوئے۔

جواب غزوہ سویق اور اسطرح کے دوسرے چھوٹے چھوٹے کئی معرکوں میں شریک ہوئے۔

سوال غزوہ احد کب پیش آیا۔

جواب 7 شوال 3 ھ بروز ہفتہ

سوال غزوہ احد میں شرکت کے دوران حضرت عمر نے کن موقع پر نمایاں جہاد کیا۔

جواب جب خالد بن ولید ایک دستہ لیکر آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھیوں پر جب وہ پہاڑ پر تشریف لائے تھے، حملہ آور ہونے لگا تو حضرت عمرؓ نے چند مہاجرین وانصار کے ساتھ آگے بڑھ کر ان کو مار بھگایا۔

سوال اس معرکہ میں کفار قریش کی عارضی فتح پر ابوسفیان نے کیا کہا۔

جواب اس نے جاتے وقت درہ کے قریب پہنچ کر آواز لگائی۔ کہا اس گروہ میں حضرت محمد ﷺ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے لوگوں کو چپ رہنے کا مشورہ دیا۔ تو پھر اس نے پوچھا کیا ابوبکر وعمر ہیں؟ پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا۔ تو ابوسفیان بولا تو اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب ہے یہ لوگ ضرور مارے گئے ہیں۔ جس پر حضرت عمرؓ سے نہ رہا گیا فوراً غصہ سے بولے۔ او دشمن خدا ہم سب زندہ ہیں۔ اس پر ابوسفیان نے کہا اے ہبل بلند ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں حضرت عمر کو حکم دیا کہ کہیے اعلیٰ واجل یعنی اللہ بلند و برتر ہے۔

سوال غزوہ احد کے فوراً بعد حضرت عمرؓ کو کیا خاص اعزاز ملا۔

جواب 3 ھ میں حضرت حفصہ کا نکاح آنحضرت ﷺ سے ہوا جو آپ کی صاحبزادی تھی۔

سوال غزوہ بنونظیر میں حضرت عمرؓ کا کردار واضح کریں۔

جواب 4 ھ میں بنونظیر کی عہد شکنی پر گفتگو کرنے کیلئے آنحضرت ﷺ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ مدینہ میں موجود ان کے قلعہ پر گئے۔ لیکن اس دوران عمر بن محاش یہودی نے چھت پر چڑھ کر وہاں سے ایک سِل لڑھکا کر تینوں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ سازش کا وحی کے ذریعے آنحضرت ﷺ پر انکشاف ہوا تو آپ فوراً اٹھ کر چلے آئے۔ اور انہیں وہاں سے فوری نکل جانے کا حکم دیا۔ انہوں نے انکار کیا تو ان کے خلاف یورش کی اور انہیں وہاں سے جلاوطن ہونا پڑا۔

غزوہ خیبر و خندق

سوال خیبر میں کون لوگ آباد تھے۔

جواب یہودی

سوال اہل خیبر کے کس عمل نے اہل اسلام کو اشتعال دلایا۔

جواب جنگ کیلئے قبائل عرب سے رابطے۔

سوال یہودیوں کے اشتعال سے ابوسفیان کی سربراہی میں کتنی تعداد میں لشکر تیار ہوا۔

جواب دس ہزار نفوس

سوال کفار مکہ اور قبائل عرب کے اس مشترکہ لشکر نے کب مدینہ پر حملہ آوری کی۔

جواب ماہ شوال 5 ھ

سوال آنحضرت ﷺ نے اس لشکر جرار کا مقابلہ کرنے کیلئے کیا حکمت عملی کی۔

جواب مدینہ سے باہر نکل کر مسلع پہاڑ کے آگے خندق تیار کرائی تا کہ کفار قریش براہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست مدینہ پر حملہ آور نہ ہو سکیں۔ اور خندق کے ساتھ ساتھ تیرانداز اور نیزہ باز دستے متعین کر دیئے۔

سوال اہل عرب میں کیا خندق کھودنے کی حکمت عملی کا رواج تھا۔

جواب نہیں

سوال محاصرہ کفار نے کتنا عرصہ جاری رکھا۔

جواب ایک ماہ

سوال حضرت عمرؓ نے جنگ خندق میں کیا فرائض انجام دیئے۔

جواب حضرت عمر کی خندق کے ایک خاص مقام پر دفاعی ڈیوٹی لگائی گئی تھی۔ جس کو آپ نے بخوبی انجام دیا۔ جہاں پر اب یادگار کے طور پر ایک مسجد ان کے نام سے موجود ہے۔

سوال غزوہ خندق میں وہ کونسی ڈیوٹی تھی جس کی وجہ سے حضرت عمرؓ کی نماز عصر بھی قضا ہوگئی۔

جواب ایک روز کفار کے ایک دستہ نے آگے بڑھ کر حملہ کرنا چاہا تو حضرت عمر فاروق نے آگے بڑھ کر روک دیا اور انکی جماعت درہم برہم کر دی اور انکی مسلسل یورش کے خطرہ کے پیش نظر نماز عصر کے قضا ہونے کا وقت آگیا جس پر آپ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا میں نے بھی ابھی تک نماز عصر ادا نہیں کی ہے۔

سوال غزوہ خندق کو دوسرا کیا نام دیا جاتا ہے۔

جواب غزوہ احزاب

صلح حدیبیہ

سوال کس سال آنحضرت ﷺ نے زیارت کعبہ کا ارادہ کیا۔

جواب 6ھ ہجری

سوال آنحضرت ﷺ کے اس حکم پر حضرت عمر فاروقؓ کو کیا محسوس ہوا۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ کو خیال ہوا کہ اس طرح چلنا مصلحت نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کی خدمت میں جا کر اپنے اندیشے کو بیان کیا جس پر آپ نے مدینہ سے ہتھیار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منگوائے۔

سوال حضرت عمرؓ نے ہتھیاروں کی ضرورت کا احساس کس مقام پر بیان کیا۔

جواب ذوالحلیفہ جو کہ مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔

سوال مکہ معظمہ سے دو منزل پیچھے آنحضرت ﷺ کو بشیر بن سفیان نے کیا خبر دی؟

جواب کہ تمام قریش نے عہد کر لیا ہے کہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ میں قدم نہیں رکھنے دیں گے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے کفار مکہ کے ردعمل پر کیا حکمت عملی اختیار کرنا چاہی۔

جواب آنحضرت ﷺ نے چاہا کہ اکابر صحابہ کرام میں سے ایک کو سفیر بنا کر بھیجا جائے۔ جو انہیں بتائے کہ ہمارا مقصود لڑنا بالکل نہیں ہے اور اس کیلئے آپ نے حضرت عمرؓ کو نامزد کیا۔

سوال آنحضرت ﷺ کی طرف سے نامزدگی کے بعد حضرت عمرؓ نے کیا عذر پیش کیا۔

جواب آپ نے بارگاہ نبوی میں التجا کی کہ قریش کو مجھ سے سخت عداوت ہے اور میرے خاندان میں سے وہاں پر کوئی شخص میرا حامی موجود نہیں۔ حضرت عثمان کے عزیز واقارب وہیں ہیں۔ اس لئے ان کو بھیجنا مناسب ہوگا۔ جس کو آنحضرت ﷺ نے پسند فرمایا اور انہیں سفیر بنا کر بھیجا گیا۔

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت کی افواہ حضرت عمرؓ پر کیا اثر پڑا۔

جواب حضرت عمرؓ نے لڑائی کی تیاری شروع کر دی اپنے صاحبزادے عبداللہ کو ایک انصاری کے ہاں بھیجا تا کہ اس سے گھوڑا مانگ کر لائے۔ حضرت عبداللہ باہر نکلے تو انہیں پتہ چلا کہ آنحضرت ﷺ جہاد پر بیعت لے رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے جا کر بیعت کی۔ حضرت عمر فاروقؓ کے پاس واپس آئے تو وہ ہتھیار سجا چکے تھے۔ انہیں بیعت کا بتایا تو آپ نے فوراً جا کر آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کو صلح حدیبیہ کی کس شرط پر دکھ ہوا اور انہوں نے کیا ردعمل ظاہر کیا۔

جواب معاہدہ میں طے کیا جا رہا تھا کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں اور اگلے سال بغیر ہتھیاروں کے آئیں اور مکہ میں تین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ دس برس تک لڑائی موقوف رہیگی۔ اس اثناء میں اگر قریش کا کوئی آدمی آنحضرت ﷺ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس چلا آئے تو اسے واپس کر دیا جائیگا۔ لیکن اگر کوئی شخص قریش کے ہاتھ آجائے تو ان کو اختیار ہوگا کہ ان کو وہ اپنے پاس رکھیں یا واپس بھیج دیں۔
حضرت عمر فاروقؓ کو اس آخری شرط پر گہرا اضطراب ہوا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے اور فرمانے لگے کہ آنحضرت ﷺ اس طرح دب کر کیوں صلح کر رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے انہیں سمجھایا لیکن انہیں تسکین نہ ہوئی۔ چنانچہ خود دربار نبوی میں حاضر ہوئے اور بولے:

حضرت عمر فاروق : یا رسول اللہ کیا آپ سچے رسول نہیں ہیں؟
رسول خدا ﷺ : بے شک سچا ہوں۔
حضرت عمر فاروقؓ : کیا ہمارے دشمن مشرک نہیں ہیں؟
حضرت محمد ﷺ : ضرور ہیں۔
حضرت عمر فاروقؓ : پھر ہم اپنے مذہب کو کیوں ذلیل کریں؟
حضرت محمد ﷺ : میں خدا کا پیغمبر ہوں خدا کے حکم کے خلاف نہیں کرتا۔

حضرت عمر فاروقؓ کو آپ کے اس جواب پر چپ ہونا پڑا اور اپنے انداز گفتگو اور اس جرأت پر پوری زندگی نادم رہے۔

سوال صلح حدیبیہ پر دستخط کرنے والے اکابرین میں کیا حضرت عمر فاروقؓ کے بھی دستخط تھے۔
جواب جی ہاں
سوال سورۃ فتح جب راستے میں نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے کیا کہا۔
جواب آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ آج ایسی سورۃ نازل ہوئی ہے جو مجھ کو دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے آیات تلاوت فرمائیں۔
سوال فتح خیبر کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو عطیہ زمین دیا۔ آپ نے اس کا کیا کیا۔
جواب ثمغ کا قطعہ اراضی آپ کو ملا لیکن آپ نے اسے فقراء، غریب رشتہ داروں، مسافروں، مہمانوں اور غلاموں کی آزادی کیلئے وقف کر دیا۔
سوال فتح خیبر کب ہوا۔
جواب سات ہجری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال قبیلہ ہوازن کی سرکوبی کیلئے بھیجا گیا دستہ کس کی امارت میں تھا۔
جواب حضرت عمر فاروقؓ
سوال آپ کے ساتھ کتنے افراد تھے۔
جواب تیس
سوال کیا قبیلہ ہوازن کے ساتھ لڑائی ہوئی۔
جواب نہیں وہ لوگ گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے۔

فتح مکہ

سوال فتح مکہ کے روز حضرت عمر فاروقؓ کو کیا خاص اعزاز حاصل ہوا۔
جواب مقام صنعا پر جب آنحضرت ﷺ بیعت لینے لگے تو آپ کو اپنے ساتھ رکھا۔ اور لوگوں کو زیادتی کی وجہ سے آپ کو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ عورتوں سے تم بیعت لو۔ چنانچہ تمام عورتوں نے آپ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کی بیعت کی۔

غزوہ حنین

سوال مسلمانوں پر اس لڑائی میں ہزیمت کے آثار آئے تھے ان ثابت قدم رہنے والوں میں کیا حضرت عمر فاروق شامل تھے۔
جواب جی ہاں
سوال ثابت قدم رہنے والوں کی وجہ سے لڑائی کا انجام کیا ہوا۔
جواب مسلمان فتح یاب ہوئے۔ قبیلہ ہوازن کے چھ ہزار آدمی گرفتار ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوہ تبوک

سوال قیصر روم سے لڑائی کیلئے عطیہ جات کی جب آنحضرت ﷺ نے دعوت دی تو حضرت عمر فاروقؓ کا کیا جواب تھا۔

جواب آپ نے اپنے تمام مال واملاک کا آدھا حصہ لاکر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

سوال تبوک کی طرف جو لشکر روانہ ہوا کیا اس میں حضرت عمر فاروق شریک تھے۔

جواب جی ہاں

سوال لشکر جب تبوک روانہ ہوا تو جلد بغیر لڑے کیوں واپس ہو گیا۔

جواب قیصر کے لشکر کی موجودگی کی خبر غلط نکلی اور لشکر بغیر لڑے واپس ہو گیا۔

نیاز مندیٔ رسول

سوال محبت رسول کے حوالہ سے حضرت عمر فاروقؓ کا بارگاہ نبوی ﷺ میں کیا مکالمہ ہوا۔

جواب ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا کہ مجھے اپنی جان کے سوا حضور ﷺ تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا عمر! میری محبت تمہیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہونی چاہیے۔ جس پر حضرت عمرؓ بولے آپ مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز ہیں۔

سوال ازواج مطہراتؓ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی کشیدگی پر حضرت عمرؓ کا کیا ردعمل تھا۔

جواب حضرت عمرؓ کو جب اس کی اطلاع ہوئی فوراً بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری کی اجازت چاہی لیکن اجازت نہ ملی۔ آخر پکار کر کہا خدا کی قسم میں اپنی بیٹی حفصہؓ کی سفارش لیکر نہیں آنا چاہتا۔ اگر رسول خدا ﷺ مجھے حکم دیں تو میں اس کی گردن ماردوں۔

سوال آنحضرت ﷺ کے وصال کے موقع پر آپ کا ردعمل کیا تھا؟

جواب مسجد نبوی میں حالت وارفتگی میں قسمیں کھا کھا کر اعلان کرتے تھے کہ جس کی زبان سے نکلے گا کہ میرا محبوب آقا دنیا سے اٹھ گیا ہے تو میں اس کا سر توڑ دوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ آپ کے وصال کے بعد جب کبھی عہد مبارک یاد آجاتا تو رقت طاری ہو جاتی اور روتے روتے بے تاب ہو جاتے۔

سوال سفر شام میں جب حضرت بلالؓ نے اذان دی تو آپ پر کیا عالم طاری تھا۔

جواب حضرت عمرؓ نے جب سفر شام میں حضرت بلال کی اذان سنی تو آنحضرت ﷺ کے بیتے دن یاد آگئے۔ اس قدر روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔

سوال حضرت اسامہ بن زید کی تنخواہ اپنے بیٹے حضرت عبداللہ سے زیادہ مقرر کرنے کی وجہ کیا تھی۔

جواب حضرت اسامہ بن زید آنحضرت ﷺ کو بہت زیادہ عزیز تھے۔

سوال فتح مدائن کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کے آپ نے حضرت امام حسن اور امام حسین کو ہزار ہزار درہم عطا فرمائے جبکہ اپنے بیٹے کو پانچ سو درہم۔ وجہ کیا تھی؟

جواب حضرت عبداللہؓ نے اس تفاوت پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب یہ دونوں بچے تھے تو اس وقت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معرکوں میں پیش پیش رہا ہوں۔ یہ بچے آنحضرت ﷺ کو جس قدر عزیز تھے وہ آپ کے ہم پلہ کیسے قرار دوں جو رتبہ ان بزرگوں کا ہے وہ تیرا باپ دادا کا نہیں۔

سوال آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کے احترام میں آپکا کیا معمول تھا۔

جواب آپ ان کے آرام و آسائش اور ضروریات کا بہت زیادہ خیال رکھتے اور ان کا وظیفہ سب سے زیادہ بارہ ہزار مقرر کیا۔

سوال اتباع سنت کا حضرت عمرؓ کس حد تک خیال رکھتے؟

جواب آپ اپنی خورد نوش لباس و وضع، نشست و برخاست غرضیکہ اسوہ حسنہ کے ہر ادنیٰ سے پہلو کی بھی رعایت کرتے۔ روم و ایران کی فتح کے بعد جب مرفہ الحالی آگئی تو حضرت حفصہؓ نے نرم لباس اور نفیس غذا سے پرہیز نہ کرنے کی درخواست کی تو بولے جان پدر تم رسول اللہ ﷺ کی عسرت اور تنگ حالی کو کیا بھول گئی ہو۔ خدا کی قسم میں اپنے آقا کے نقش قدم پر چلوں گا تاکہ آخرت کی فراغت اور خوش حالی نصیب ہو۔ اور پھر دیر تک رسول اللہ ﷺ کی عسرت کے واقعات یاد کر کے بیان کرتے رہے یہاں تک حضرت حفصہؓ بے تاب ہو کر رونے لگیں۔

سوال یزید بن سفیان کے دستر خوان پر آپ نے کیا فرمایا۔

جواب دستر خوان پر جب عمدہ کھانے لائے گئے تو حضرت عمر نے ہاتھ کھینچ لیے اور کہا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اگر تم رسول اللہ ﷺ کی روش سے ہٹ جاؤ گے خدا تم کو جادۂ مستقیم سے منحرف کر دے گا۔

سوال حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت آپ نے ایک بات کہی جو آپ کی اطاعت رسالت کی ایک یادگار بات ہے۔ بیان کریں۔

جواب آپ نے حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت آپ نے سامنے کھڑے ہو کر کہا اے حجر اسود! میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے۔

نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو آج تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا۔

عہد صدیقی میں خدمات

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں آپ کی معاونت و خدمت کا کون سا حصہ تھا۔

جواب عہد صدیقی میں حضرت عمر فاروقؓ کا وہی مقام تھا جو آنحضرت ﷺ کے دور میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا تھا۔ آپ عہدِ قضا کے اعلیٰ منصب پر اس دور میں قائم رہے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر سب سے پہلے کن دو افراد نے بیعت کی پہل کی۔

جواب حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ

سوال انصار میں سے سب سے پہلے کس نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کی۔

جواب بشیر بن سعد انصاریؓ

سوال بیعت عامہ کے روز حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی میں کھڑے ہو کر کیا کہا۔

جواب حضرت عمرؓ نے فرمایا!

میری توقع تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سب کے بعد تک زندہ رہیں گے لیکن اگر حضرت محمد ﷺ نے وفات پائی تو تمہارے پاس وہ نور (قرآن) موجود ہے۔ جو تم کو راستہ دکھائے گا۔ جس پر اللہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو چلایا تھا۔ اور ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور رفیق غار ہیں۔ اور وہ مسلمانوں میں سب سے زیادہ تمہارے معاملات کے انصرام کے اہل ہیں۔ اب بڑھو اور ان سے بیعت کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے اصرار کیا کہ وہ منبر پر بیٹھیں مگر وہ انکار کرتے رہے۔ آخر حضرت عمر فاروقؓ کا اصرار غالب آیا اور آپ منبر پر بیٹھ گئے لیکن اس مقام سے ایک درجہ نیچے بیٹھے جہاں پر آنحضرت ﷺ بیٹھتے تھے۔

سوال مانعین زکوٰۃ کے حوالہ سے حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو کیا مشورہ دیا۔

جواب اے خلیفہ رسول ان لوگوں کے ساتھ تالیف قلب اور نرمی کا برتاؤ کیجئے۔

سوال حضرت عمرؓ کے مشورہ پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا کیا جواب تھا؟

جواب عمر! یہ کیا تم جاہلیت میں تو بڑے سرکش تھے مسلمان ہو کر کیا دباؤ میں آگئے ہو وحی کا سلسلہ قطع ہو گیا۔ دین کمال کو پہنچ چکا کیا میری زندگی میں اس کی قطع برید کی جائیگی۔ خدا کی قسم اگر فرض زکوٰۃ میں سے ایک رسی کا ٹکڑا دینے سے بھی جو لوگ انکار کریں گے تو میں جہاد کا حکم دوں گا۔

سوال عہد صدیق میں حضرت عمرؓ کس منصب پر فائز تھے۔

جواب قاضی القضاۃ

سوال جنگ یمامہ میں حفاظ کی شہادت کے سانحہ پر قرآن مجید کے جمع کرنے کا مشورہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کس نے دیا۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کی طرف سے جمع قرآن کے حوالہ سے بار بار کہنے پر کیا کہا۔

جواب حضرت عمر کے بار بار کہنے سے اللہ پاک نے میرا سینہ کھول دیا ہے اور بات میری سمجھ میں آگئی ہے۔ جو چیز حضرت عمرؓ نے بہتر سمجھی وہی میں بھی بہتر سمجھتا ہوں۔

سوال سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے عہد میں امیر الحج کون بنائے گئے۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ

سوال عہد صدیقی کی مجلسِ شوریٰ میں حضرت عمرؓ کا کیا مقام تھا۔

جواب مشیر خاص تھے۔ اور آپ کو زیادہ ہر وقت ساتھ رکھتے۔

سوال عہد صدیقی میں حضرت عمرؓ کی خدمات کے حوالہ سے حضرت ابوبکر صدیق نے خلیفہ کے انتخاب کے وقت کیا فرمایا۔

جواب میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب میں غصہ میں ہوتا تو حضرت عمرؓ میرا غصہ فرد کرنے کی کوشش کرتے میری نرمی دیکھتے تو مجھے سختی کا مشورہ دیتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تم اس شخص کو پسند کرو گے جس کو میں ولی عہد مقرر کروں۔ اس کو خوب سمجھ لو اور میں بالقسم کہتا ہوں کہ میں نے غور وفکر کا کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اور میں نے کسی قرابت دار کو تجویز نہیں کیا۔ میں عمر الخطاب کو اپنا جانشین مقرر کرتا ہوں تم لوگ میرا کہنا سنو اور اطاعت کرو۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف کس کو حاصل ہے۔

جواب حضرت عمرؓ

سوال حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا وصال پر کیا کہا۔

جواب اے خلیفہ رسول اللہ آپ نے اپنے بعد قوم کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے۔ آپ کی گرد راہ تک بھی پہنچنا مشکل ہے۔ پھر میں آپ سے کیوں کر مل سکتا ہوں۔

بارخلافت

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کو اپنا جانشین منتخب کرنے کے بعد بلا کر کیا دعا کی۔

جواب اے اللہ میں نے یہ انتخاب صرف مسلمانوں کی بہتری کے ارادے سے کیا ہے اور اس اندیشہ سے کہ ان میں فساد نہ ہو میں نے وہ عمل کیا ہے جس کو تو بہتر جانتا ہے۔ میں نے خوب غور وفکر کے بعد رائے قائم کی ہے۔ بہترین اور قوی شخص کو اپنا ولی عہد مقرر کیا ہے۔ جو سب سے زیادہ مسلمانوں کی راست روی کا خواہش مند ہے۔ میرے لئے کوچ کا حکم آچکا ہے۔ اب میں ان کو تیرے سپرد کرتا ہوں وہ تیرے بندے ہیں۔ ان کی پیشانی یعنی باگ ڈور تیرے ہاتھ میں ہے۔ اے میرے مولا ان کے حاکموں کو صلاحیت دے اور میرے ولی عہد کو خلفائے راشدین کے زمرہ سے کر اور اسکی رعیت کو اس کی اصلاح کی طاقت بخش۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمر کو خلیفہ منتخب کرنے کے بعد کونسا عہد نامہ مشتہر کیا۔

جواب یہ عہد نامہ ابوبکر صدیقؓ بن قحافہ کی آخری زندگی کا ہے جب کہ وہ دنیا سے سفر کر رہا ہے۔ اور عالم آخرت کی داخلہ کی پہلی ساعت ہے جہاں کافر، مومن، بدعقیدہ، عقیدتمند اور جھوٹا صاحب شعار ہوتا ہے۔ میں نے عمر بن الخطاب کو اپنا ولی عہد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کیا ہے۔ لہذا ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔ خوب سمجھ لو کہ اس بارہ میں نے اللہ پاک اور اس کے رسولؐ اور اس کے دین کی خود اپنی اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ اگر وہ عدل کریں گے تو ان کی نسبت میرا یہی خیال ہے اور میرا یہی علم ہے اگر وہ بدل گئے تو ہر شخص اپنے عمل کا پھل پائے گا۔ نیت میری بخیر ہے مجھے غیب کا علم نہیں جو لوگ ظلم کریں گے۔ وہ جلد دیکھ لیں گے کہ وہ کس پہلو پر پلٹا کھائیں گے۔ اور تم پر سلام اور اللہ پاک کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

سوال عہد نامہ مقرر ہونے کے بعد کیا کسی نے اعتراض کیا اور حضرت ابوبکر صدیق نے کیا جواب دیا۔

جواب ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا کہ تم نے حضرت عمرؓ کو ولی عہد مقرر کیا ہے۔ حالانکہ تم دیکھتے ہو کہ وہ لوگوں سے تمہارے سامنے کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ اس وقت کیا ہوگا جب وہ تنہا رہ جائیں گے۔ آپ اپنے رب کے پاس جا رہے ہو آپ سے رعیت کی بابت سوال ہوگا۔ حضرت صدیقؓ لیٹے تھے۔ یہ کلام سن کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا ''آپ کیا مجھے خدا سے ڈراتے ہیں جس وقت اللہ کے سامنے ہوں گا تو کہوں گا کہ میں نے تیری امت سے بہتر بندہ کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے''۔

سوال حضرت عمرؓ نے خلافت کا بار کب سنبھالا۔

جواب امام زہری کی روایت کے مطابق جس روز حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتقال ہوا آپ اسی روز ہی خلیفہ مقرر ہو گئے تھے۔ اور وہ منگل کا دن 22 جمادی الآخر 13ھ تھا۔

سوال بار خلافت اٹھانے کے بعد آپ نے کیا کہا۔

جواب آپ نے مسلمانوں کو مسجد نبوی میں جمع کیا اور خطاب کیا۔

''مسلمانوں مجھے تمہارے مال میں اسی قدر حق ہے جس قدر کہ تم کے سرپرست کو مقیم کے مال میں ہوتا ہے۔ اگر میں دولت مند ہوا تو کچھ معاوضہ نہ لوں گا اور اگر تہی دست ہو گیا تو صرف کھانے کا خرچ لوں گا۔ پھر بھی مجھ سے ہر ابر باز پرس کرتے رہنا کہ میں نہ تو بے جا طور پر جمع کروں اور نہ بے جا طور پر خرچ کروں۔

سوال بار خلافت کے احساس کے حوالہ سے حضرت انسؓ سے آپ کا ایک قول مروی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کیا ہے۔

جواب حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک باغ میں گیا ابھی میں دیوار کے اس طرف ہی تھا جبکہ دوسری طرف حضرت عمرؓ تھے جو کہہ رہے تھے اے عمرؓ تو کہاں اور کہاں امیر المومنین کا رتبہ۔ ذرا خدا سے ڈرو ورنہ اللہ تعالیٰ تجھ کو سخت عذاب کریں گے۔

سوال آخری عمر میں بار خلافت کے حوالہ سے آپ اکثر ایک بات کیا کرتے تھے۔ وہ کیا تھی؟

جواب ''اگر کوئی دوسرا شخص بار خلافت اٹھا سکتا تو خلیفہ بننے کی بجائے مجھے یہ زیادہ پسند تھا کہ میری گردن اڑا دی جائے''۔

فتوحات ومہمات (عہد خلافت فاروقی)

سوال فتوحات عراق کیلئے محاذ پر ابتدائے خلافت میں کون سالار فوج تھا۔

جواب مثنیٰ بن حارثہ

سوال بارخلافت کی ابتداہی میں حضرت عمر فاروقؓ نے کس محاذ پر توجہ دی۔

جواب فتوحات عراق

سوال سب سے پہلا لشکر کس کی قیادت میں امداد کیلئے مثنیٰ بن حارثہ کے پاس بھیجا گیا۔

جواب مدینہ اوراس کے مضافات سے پانچ ہزار نفوس پرمبنی لشکر ابوعبیدہ کی سربراہی میں بھیجا۔

سوال عراق کے امحاذ پر کس ملک سے سامنا تھا۔

جواب اہل فارس کی طرف سے گورنر خراسان کے بیٹے رستم نے مسلمانوں سے کافی مقبوضات واپس لے لئے تھے۔

سوال رستم کی امداد کیلئے شاہ ایران کی متولیہ پوران دخت نے کونسا لشکر بھیجا۔ اوراس کا سامنا کس سے ہوگیا؟

جواب نرسی جابان کی سربراہی میں ایک زبردست فوج بھیجی جس کا سامنا غازق کے مقام پر ابوعبیدہ کے لشکر سے ہوگیا۔ ایرانی فوج کے دو بڑے نامور سالار مارے گئے۔ جابان گرفتار ہوا مگر فوری پہچان نہ ہونے کی وجہ سے ہاتھ سے نکل گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ابوعبیدہ نے نرسی کو کس مقام پر شکست دی۔

جواب سقاطیہ

سوال ایرانیوں کی اس شکست پر کتنی جمعیت دوبارہ بھیجی گئی اور اس کا ابوعبیدہ سے کس مقام پر رن پڑا۔

جواب چار ہزار کی جمعیت کے ساتھ ہاتھیوں کالاؤلشکر تھا جس سے عرب ناآشنا تھا۔ دریائے فرات کے پار ایک تنگ اور ناہموار میدان میں مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کو سخت ہزیمت ہوئی۔ نوہزار فوج سے صرف تین ہزار فوج بچ پائی۔

سوال پوران دخت نے مسلمانوں کی تیاریوں کے مقابلہ میں کس قدر لشکر تیار کیا۔

جواب بارہ ہزار جنگ آزما بہادر مہران بن مہرویہ کی سرکردگی میں روانہ کیا۔

سوال مسلمانوں اور ایرانی لشکروں کا سامنا کس مقام پر ہوا۔

جواب حیرہ کے مقام پر آمنا سامنا ہوا اور عجمیوں کو شدید شکست ہوئی۔

سوال مسلمانوں کو اس فتح سے کیا فوائد حاصل ہوئے۔

جواب مسلمانوں کو کثیر تعداد میں دولت ہاتھ لگی۔ پیش قدمی دوبارہ شروع ہوگئی اور سورا، ۔کسکر، صراۃ اور فلالیج کے مقامات پر اسلامی پرچم لہرانے لگے۔

سوال ایرانیوں پر اس شکست کے کیا اثرات پڑے۔

جواب پوران دخت کو معزول کردیا گیا۔ یزدگرد جو سولہ سالہ جوان تھا اور کیانی خاندان کا واحد وارث تھا کو شاہی تخت پر بیٹھا دیا گیا۔ تمام فوجی قلعے دوبارہ مضبوط کیے گئے۔ اور دوبارہ ایرانی قوم متحد ہو کر لڑنے مرنے پر تیار ہوگئی۔

فتوحات فارس

سوال ایرانیوں کی یک جہتی سے اہل اسلام پر کیا اثرات پڑے۔

جواب بہت سے مفتوحہ علاقے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئے اور مثنیٰ مجبور ہو کر عرب سرحد پر واپس ہٹ آئے۔

سوال حضرت عمرؓ نے اس نئی صورتحال کا سامنا کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے۔

جواب حضرت سعد بن ابی وقاص جو حضرت رسول اکرم ﷺ کے ماموں تھے کو بیس ہزار مجاہدین کے ساتھ عراق کے محاذ پر بھیجا۔ اس میں تقریباً ستر جید صحابی جو غزوہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر میں شریک ہو چکے تھے، شامل تھے۔ مثنیٰ آٹھ ہزار نفوس کے ساتھ اس عظیم الشان کمک کا انتظار کر رہا تھا کہ اسی دوران ان کا انتقال ہو گیا اور پھر ان کے بھائی مغنی اشراف نے اس نئے لشکر کا استقبال کیا اور ضروری مشورے دیئے جو مثنیٰ نے بتانے کیلئے کئے تھے۔

ایام جاہلیت میں حضرت عمر اس علاقے سے گزر چکے تھے۔ اس لئے انہوں نے ہدایت کی وہ فوج کی ہر حرکت سے لمحہ بہ لمحہ آگاہ کریں۔ چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے جگہ کا نقشہ، لشکر کا پھیلاؤ اور فرودگاہ و رسد کی کیفیت سے دربار خلافت کو فوراً آگاہ کر دیا۔ جس پر حضرت عمرؓ نے حملہ کے بندوبست، لشکر کی ترتیب، فوج کی تقسیم اور ضروری نقل و حرکت سے متعلقہ ہدایات پر مفصل خط بھیجا۔ اور حکم دیا کہ شراف کی بجائے آگے بڑھ کر قادسیہ کو میدان کارزار بنائیں۔ اور مورچے اس طرح بنائیں کہ فارس کی زمین سامنے اور پہاڑ پشت پر حفاظت کا کام دیں۔

سوال حضرت سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمرؓ کی ہدایات پر کیا اقدامات کئے۔

جواب شراف سے بڑھ کر قادسیہ کے میدان میں مورچے جمائے۔

۲) نعمان بن مقرن کے ساتھ چودہ نامور اشخاص کو دوبار ایران بھیجا تاکہ اسلام کی دعوت دیں۔

سوال حضرت سعد بن ابی وقاص کی سفارت کا جواب شاہ ایران کی طرف سے کیا ملا۔

جواب سفارت ناکام لوٹی۔ رستم ساٹھ ہزار کی فوج کے ساتھ ساباط میں پڑا تھا۔ یزدگرد کی تاکید کے باوجود لڑائی سے گریز کر رہا تھا۔ لیکن مسلمانوں کی آس پاس کے دیہاتوں پر کی گئی یورشوں کی وجہ سے یزدگرد کو قادسیہ کے میدان میں آکر مقابلہ آرا ہونا پڑ گیا۔

سوال میدان قادسیہ میں کتنے معرکے پڑے۔

جواب تین۔ (۱) پہلے دن میں قادسیہ کا میدان عجمی سپاہیوں اور ان کے پیچھے کالے ہاتھیوں سے کالے پہاڑ کھڑے کئے ہوا تھا۔ جبکہ دوسری طرف مجاہدین اسلام کا معمولی لشکر۔ شام تک معرکہ پڑا اس کو یوم الارماث کا نام دیا گیا۔ (۲) دوسری معرکہ کی جنگ معرکہ غواث کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں چھ ہزار مسلح فوج میں شام سے حضرت عمر کے قاصد بیش بہا تحفے مسلمان مجاہدین کیلئے امداد کے لئے لائے جس کی وجہ سے ان کے حوصلے اور جوان ہو گئے۔ تمام دن جنگ ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی۔ شام تک دو ہزار مسلمان اور دس ہزار ایرانی مقتول یا مجروح ہوئے۔ تیسرا معرکہ یوم العماس کے نام سے مشہور ہے۔ مسلمانوں نے سب سے پہلے ہاتھیوں سے نجات کیلئے منصوبہ بندی کی۔ قعقاع، جمال اور ربیع نامی مجاہدین کو ہاتھیوں کی آنکھیں اور سونڈ بے کار کرنے پر لگایا۔ ان کی بروقت کاروائی سے ہاتھیوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور تھوڑی ہی دیر میں سیاہ بادل چھٹ گئے۔ دونوں طرف سے بڑی پامردی سے جنگ ہوئی۔ رستم بڑی جوانمردی کے ساتھ لڑتا رہا لیکن آخر زخموں سے چور ہو کر بھاگ نکلا اور ایک نہر میں کود پڑا تاکہ تیر کر نکل جائے لیکن بلال نامی ایک مجاہد نے نہر سے باہر کھینچ لیا اور تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ رستم کے خاتمے کے ساتھ ہی سلطنت ایران کی قسمت کا بھی فیصلہ ہو گیا۔ ایرانی سپاہی دم دبا کر بھاگ کھڑے ہوئے اور زبردست جانی و مالی نقصان اٹھا کر شکست سے دوچار ہوئے۔

سوال میدان قادسیہ سر کرنے کے بعد اسلامی لشکر نے اور کونسے علاقے فتح کیے۔

جواب بابل، کوثی، بہرہ شہر اور مدائن پر آسانی سے قبضہ کر لیا۔

سوال ایرانیوں نے اس شکست کے بعد کیا منصوبہ بندی کی؟

جواب جلولاء کو فوجی مرکز بنالیا گیا۔ رستم کے بھائی فرزمدار نے دوبارہ ایک بڑی فوج اکٹھی کر لی۔

سوال اس مرحلے پر کس مسلمان مجاہد کو ان کے مقابلہ کیلئے بھیجا گیا۔

جواب ہاشم بن عقبہ

سوال جلولاء کی تسخیر پر کتنے دن لگے۔

جواب کئی ماہ

سوال حلوان کی طرف پیش قدمی کس سالار کی سربراہی میں ہوئی۔

جواب قعقاع نے حلوان کی طرف پیش قدمی کر کے خسرو شنوم کو شکست دی اور حلوان پر قبضہ کر لیا۔

سوال عراق کی آخری مفتوحہ حد کس شہر سے مکمل ہوئی۔

جواب حلوان

سوال ایرانیوں نے حلوان کی شکست کے بعد کس شہر کو فوجی مرکز بنایا۔

جواب مرو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ایرانی حکومت کی سربراہی کس کو حاصل تھی۔

جواب یزدگرد

سوال یزدگرد کے فرامین سے کس قدر فوج جمع ہوئی۔

جواب ڈیڑھ لاکھ فوج اور مردان شاہ کو اس کا سالار مقرر کیا گیا۔

سوال اس لشکر جرار کے مقابلہ کیلئے حضرت عمرؓ نے کس سالار کو روانہ فرمایا۔

جواب حضرت نعمان بن مقرن کو تیس ہزار کی جمعیت کے ساتھ اس لشکر کو روکنے کا حکم دیا۔

سوال کس مقام پر دونوں فوجوں کا آمنا سامنا ہوا۔

جواب نہاوند

سوال لڑائی کا زور کس حد تک رہا۔

جواب یہ لڑائی قادسیہ کے بعد بڑی خونریز جنگ تھی۔ اس میں اسلامی فوج کا سالار نعمان بن مقرنؓ شہید ہوگیا اور ان کے بھائی نعیم بن مقرن نے علم ہاتھ میں لیکر جنگ جاری رکھی۔ رات ہوتے ہی عجمیوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔
تیس ہزار عجمی جان ہار بیٹھے۔ حضرت عمرؓ کا قاتل مجوسی اسی لڑائی میں گرفتار ہوا۔
مسلمانوں نے نتائج کے لحاظ سے اس فتح کو فتح الفتوح کا نام دیا۔

سوال نہاوند کی فتح کے بعد حضرت عمرؓ نے کیا احکامات دیئے۔

جواب عام لشکر کشی کر کے تخت کیانی ختم کر دیا جائے۔

سوال حضرت عمرؓ کے احکامات پر کیا نتائج نکلے۔

جواب مسلمان لشکر نے نہایت جوش وخروش سے حملہ کر کے کسریٰ کی سلطنت نیست و نابود کر دی۔ خاندان کیانی کا تاجدار بھاگ کر خاقان کے دربار پناہ لینے پہنچا۔
خاقان نے اس کی مدد کیلئے فوج گراں کے ساتھ خراسان کی طرف بڑھا۔ جس کے مقابلہ میں احنف بن قیس نے دو ہی ہاتھ میں اس کے خواب چکنا چور کر دیئے۔ اور وہ مایوس و نامراد ہو کر واپس لوٹ گیا۔ اور یزدگرد مدتوں فرغانہ کی گلیوں میں نامراد خاک چھانتا پھرتا رہا۔

سوال احنف نے جب بارگاہ خلافت میں نامہ فتح بھیجا تو حضرت عمرؓ کا کیا ردعمل تھا۔

جواب آپ نے مسلمانوں کو جمع کر کے یہ مژدہ جانفزا سنایا اور ایک موثر تقریر فرمائی اور آخر میں فرمایا۔ کہ آج مجوسیوں کی سلطنت برباد ہوگئی اور اب وہ کسی طرح اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ لیکن اگر تم صراط مستقیم پر قائم رہے تو خدا تعالیٰ تم سے بھی حکومت چھین کر دوسروں کو دے گا۔

سوال عہد فاروقی میں عراقی سرحدوں پر پہلی یورش کب ہوئی اور معرکہ قادسیہ کی یہ آخری فتح کب ہوئی۔

جواب 12 ھ میں پہلی یورش ہوئی اور یہ آخری معرکہ 23 ھ میں ہوئے جب کرمان، بجستان، مکرمان، بلاد جبل اور اصبان فتح ہوئے۔

فتوحات شام

سوال دمشق، حمص اور بعلبک کب مقبوضات اسلامی میں آئے۔

جواب رجب 14 ھ بمطابق 635ء

سوال فحل میں رومیوں اور مسلمانوں کی مڈبھیڑ کب ہوئی۔

جواب 14 ھ

سوال اردن کب اور کیسے فتح ہوا۔

جواب اردن 15 ھ میں غلبہ کے ساتھ فتح ہوا۔

سوال طبریہ کیسے فتح ہوا۔

جواب طبریہ کے لوگوں نے صلح کے ساتھ اپنے آپ کو حوالے کر دیا۔

سوال جنگ یرموک دوم کب ہوئی۔

جواب رجب 15 ھ

سوال کوہ چھاؤنی کب آباد ہوئی۔

جواب 15 ھ میں سعد بن ابی وقاص نے آباد کی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے جاگیریں مقرر فرمائیں، دفتر کھولے اور عطیات دینے شروع کیئے۔

سوال شام کے محاذ پر سالار فوج کون تھا۔

جواب حضرت خالد بن ولیدؓ

سوال مقبوضات شام کن کی تحویل میں تھے۔

جواب اہل روم

سوال میدان یرموک لگنے کے وقت سپہ سالار اعظم کون تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت ابو عبیدہؓ

سوال حضرت ابو عبیدہؓ نے اہل روم کی تیاریوں کے مقابلہ میں کیا حکمت عملی اختیار کی۔

جواب تمام مقبوضات سے فوجیں نکال کر دمشق میں جمع کر لیں۔

سوال دربار خلافت کو حضرت ابو عبیدہ کے اس اقدام پر کیا لگا۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ اس اقدام سے رنجیدہ ہوئے لیکن جب پتہ چلا کہ تمام افسروں کا یہ متفقہ فیصلہ تھا تو مطمئن ہو گئے۔

سوال میدان یرموک دوم میں اہل روم کی تعداد کیا تھی۔

جواب دو لاکھ

سوال مقابلہ میں مسلمان کتنے تھے۔

جواب تیس ہزار

سوال حضرت عمرؓ نے اس موقع پر کیا خصوصی پیغام بھیجا۔

جواب اے برادران اسلام! عمر نے بعد اسلام کے تم کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ پوری سرگرمی کے ساتھ جنگ کرو اور دشمنوں پر شیروں کی طرح اس طرح حملہ آور ہو کہ وہ تم کو چیونٹیوں سے زیادہ حقیر معلوم ہوں۔ ہم کو یقین کامل ہے کہ خدا کی نصرت تمہارے ساتھ ہے اور آخری فتح تمہارے ہاتھ میں ہے۔

سوال رومیوں نے پامردی دکھانے کیلئے کیا اقدامات کر رکھے تھے۔

جواب تیس ہزار آدمیوں نے جم کر لڑنے کیلئے پاؤں میں بیڑیاں پہن رکھی تھی۔ ہزاروں پادری اور بشپ ہاتھوں میں صلیب لئے آگے آگے تھے اور حضرت عیسیٰؑ کا نام لیکر جوش دلاتے تھے۔

سوال گھمسان کی لڑائی میں اہل روم کس تعداد میں کھیت رہے۔

جواب ایک لاکھ

سوال مسلمان کس تعداد میں شہید ہوئے۔

جواب تین ہزار

سوال فتح یرموک کے بعد کون سے شہر فتح ہوئے۔

جواب قنسرین، انطاکیہ، جومہ، سرمین، توزی، قورس، تل غرار دلوک، رعیان وغیرہ۔

سوال فلسطین کی مہم پر کس سالار اعلیٰ کو نامزد کیا گیا۔

جواب حضرت عمرو بن العاصؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س سب سے پہلے کن شہروں پر ان کا قبضہ ہوا۔
جواب نابلس، لد، عمواس اور بیت جیرین
سوال بیت المقدس کا محاصرہ کب ہوا۔
جواب 16ھ
سوال اہل بیت المقدس نے صلح کیلئے کیا پیشکش کی۔
جواب امیر المومنین یہاں خود آکر اپنے ہاتھ سے معاہدہ لکھیں۔
سوال حضرت عمرؓ نے اس پیشکش کو پورا کرنے کیلئے کیا کیا؟
جواب رجب 16ھ میں حضرت علیؓ کو مدینہ میں نائب مقرر کر کے بیت المقدس کیلئے روانہ ہو گئے۔
سوال فوج کے اعلیٰ افسروں نے خلیفہ کا استقبال کس مقام پر کیا۔
جواب جابیہ
سوال بیت المقدس پہنچ کر خلیفہ نے کیا مصروفیات سرانجام دی۔
جواب پہلے مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے۔ پھر عیسائیوں کے گرجا کی سیر کی۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ عیسائیوں نے گرجا کی حدود میں نماز پڑھنے کی اجازت دی مگر آپ نے گرجا سے باہر نکل کر نماز پڑھی تا کہ آئندہ کبھی مسلمانوں کیلئے یہ حجت بن جائے اور وہ دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں میں اپنا عمل دخل شروع کر دیں۔
سوال بیت المقدس سے واپسی پر آپ نے کیا۔
جواب پورے ملک اور سرحدات کا دورہ
سوال مدینہ کب واپس لوٹے۔
جواب شعبان 16ھ
سوال بیت المقدس کی فتح کے بعد کون سے شہر فتح ہوئے۔
جواب قیساریہ، فوزستان، براہواز، نازر، سوس، رامہرمز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتوحات مصر

سوال فتوحات مصر کا آغاز کس اور فوج نے کیا۔

جواب حضرت عمرو بن العاصؓ

سوال حضرت عمرو بن العاص کے پاس کس قدر فوج تھی۔

جواب چار ہزار

سوال کون سے علاقے ابتدا میں فتح ہوئے۔

جواب فرما، بلبیس اور ام و نین کے شہر

سوال فسطاط کے قلعہ کا محاصرہ کب ہوا۔

جواب ۲۰ ہجری

سوال کتنی فوج بطور امداد مزید بھیجی گئی۔

جواب دس ہزار اور چار افسر

سوال چار نئے سالار کون کون تھے۔

جواب حضرت زبیر بن العوامؓ، حضر عبادہ بن صامتؓ، حضرت مقداد بن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن مخلدؓ

سوال کتنی مدت میں قلعہ فتح ہوا۔

جواب سات ماہ

سوال سکندریہ کا محاصرہ کتنے عرصہ تک ہوا۔

جواب چند دن

سوال سکندریہ کی فتح کب ہوئی۔

جواب 21ھ

سوال حضرت عمرؓ کے عہد میں اسلامی سلطنت کا حدود اربعہ کیا بن گیا تھا۔

جواب دس سالہ عہد حکومت میں روم، ایران اور مصر کی عظیم الشان حکومتوں کا تختہ الٹ دیا گیا۔ تمام ممالک مفتوحہ صوبوں میں منقسم لئے۔

(۱) مکہ (۲) مدینہ (۳) شام

(۴) جزیرہ (۵) بصرہ (۶) کوفہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) مصر (۸) فلسطین (۹) خراسان

(۱۰) آذربائیجان (۱۱) فارس

مقبوضات ایران کی سرحدات کوفہ واجرہ سے لیکر بلخ سے پرے چین تک اور قیصر کی حکومت ایشیائے کوچک سے سندھ تک اور دوسری طرف دمشق سے لیکر کوہ لبنان تک جبکہ مصری سلطنت فسطاط سے لیکر مصر کی انتہائی سرحدوں تک پھیلی تھی جو اب ساری کی ساری مقبوضات سلطنت اسلامی میں داخل ہوگئی تھی۔

سوال فتوحات اسلامی کا طرہ امتیاز کیا تھا۔

جواب ۱) تمام یورشیں ظلم وتعدی سے پاک تھیں۔

۲) قتل عام تو ایک طرف ہرے بھرے درختوں تک کا کاٹنے کی اجازت نہ تھی۔

۳) مفتوحہ اقوام کو جمہوری آزادی کے طور پر ہر طرح کی رعایات حاصل تھی۔

۴) عدل وانصاف کے ترازو میں سب امیر وغریب، حاکم ومحکوم، عربی و عجمی برابر تھے۔

۵) تمام نظام سلطنت مشاورت، مساوات اور آزادی اظہار رائے کی بنیاد پر تھا۔

۶) کڑے احتساب سے کوئی بڑے سے بڑے فرد کی بھی خلاصی نہ تھی۔

۷) ضروریات زندگی کی فراہمی کو زیادہ سے زیادہ خودکار بنایا گیا۔ اور لوگوں کو ان کے گھروں میں سہولیات فراہم کی جاتیں تاکہ فلاح عامہ کا پہلو تشنہ نہ رہے۔

نظم ونسق خلافت وخدمات

سوال عہد فاروقی میں نظم مملکت کی بنیاد کیا تھی۔

جواب تمام مقبوضات صوبوں، ضلعوں اور شہروں میں منقسم تھے۔ کل گیارہ صوبے تھے۔ ہر صوبہ کا حاکم والی / گورنر کہلاتا تھا۔ اس کے ساتھ میر منشی، کاتب دیوان یعنی فوجی محکمہ کا منشی صاحب الخراج (کلکٹر) صاحب احدث (یعنی افسر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولیس) صاحب بیت المال یعنی افسر خزانہ، قاضی یعنی جج مقرر تھے۔ بڑے عہدداروں کا انتخاب مجلس شوریٰ کرتی تھی۔ جس میں مہاجرین اور انصار کے منتخب اکابر اور اہل الرائے ارکان تھے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کی مجلس شوریٰ کے ممتاز ارکان کے نام بتائیں۔

جواب ۱) حضرت عثمانؓ (۲) حضرت علیؓ

۳) حضرت عبداللہ بن عوفؓ (۴) حضرت معاذؓ بن جبل

۵) حضرت ابی بن کعبؓ (۶) حضرت زیدؓ بن ثابت

سوال مجلس عام میں کون لوگ شریک تھے۔

جواب مجلس عام میں تمام قبائل کے سردار شامل تھے۔ یہ مجلس نہایت اہم امور کے پیش آنے پر طلب کی جاتی تھی۔ ورنہ روزمرہ کے کاروبار مملکت میں مجلس شوریٰ کا فیصلہ ہی کافی سمجھا جاتا۔

سوال مجلس خاص سے کیا مراد ہے۔

جواب مجلس خاص میں صرف مہاجرین صحابہ شریک تھے۔

سوال عہد فاروقی کے اہم عہدہ داران مناصب کون تھے۔

جواب کوفہ کے والی عمار بن یاسرؓ

صاحب خراج عثمان بن حنیفؓ

افسر خزانہ عبداللہ بن مسعودؓ

قاضی شریح

کاتب دیوان عبداللہ بن خزاعی

سوال بڑے بڑے عہدداروں کے انتخاب کا طریقہ کار کیا تھا۔

جواب حضرت عمر کسی لائق راست باز اور بہترین شخص کا نام مجلس شوریٰ کے سامنے رکھتے اور مجلس شوریٰ حضرت عمرؓ کی جوہر شناسی اور حسن انتخاب کی عمدگی کو ملحوظ رکھتے اکثر توثیق کر دیتی۔ تاہم اگر کوئی پہلو مجلس شوریٰ کے ارکان حضرت عمرؓ کے حوالہ سے نظر انداز سمجھتے تو اس کو سب کے سامنے لایا جاتا۔ پھر باہمی مشاورت کے بعد متفقہ رائے تقرر کی توثیق یا تردید کر دی جاتی۔ نعمان ابن مقرن کا تقرر اس کی واضح مثال ہے۔

سوال احتساب عہدہ داران کا کام اس دور میں کس کے ذمہ تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب خلیفہ کا سب سے یہ اہم فرض تھا کہ حکام کی نگرانی کریں اور قوم کے اخلاق و عادات کی حفاظت کریں۔

سوال عہدہ داران کی تقرری کے بعد حضرت عمرؓ ان سے کیا عہد لیتے تھے۔

جواب ہر عامل سے عہد لیتے کہ وہ کبھی ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا
(۲) باریک کپڑے نہ پہنے گا (۳) چھنا ہوا آٹا نہ کھائے گا
(۴) دروازے پر دربان نہ رکھے گا (۵) اہل حاجت کیلئے دروازہ ہمیشہ کھلا رکھے گا۔

سوال احتساب کے سلسلہ میں حضرت عمرؓ کے ہاں کیا پیمانہ ہوتا تھا۔

جواب آپ ہر عامل کی تقرری کے وقت اس کے مال واسباب کی فہرست بنا کر رکھ لیتے تھے۔ جب کسی عامل کی مالی حالت میں غیر معمولی اضافہ کا علم ہوتا تو جائزہ لیکر آدھا بیت المال میں جمع کر دیتے تھے۔ ایک دفعہ بہت سے عامل کی آمدنی میں غیر معمولی اضافہ نظر آیا۔ خالد بن صعق نے اشعار کے ذریعہ خلیفہ سے شکایت کی۔ چنانچہ آپ نے فوراً سب کی املاک کا بے لاگ جائزہ لیا اور جہاں پر غیر معمولی اضافہ دیکھا تو اس کا آدھا آدھا مال کاٹ کر بیت المال میں داخل کر دیا۔ مزید برآں موسم حج عاملین کے بارے میں وہاں کے لوگ شکایات پیش کرتے۔ چنانچہ تحقیقات کے بعد مناسب تدارک کرتے۔

سوال نامور سپہ سالار حضرت خالد بن ولید کے بارے کیا شکایت ہوئی اور آپ نے ان کا کیا محاسبہ کیا۔

جواب آپ نے ایک شخص کو انعام دیا جس پر انہیں اسراف کرنے کی پاداش میں معزول کر دیا گیا۔

سوال حضرت ابوموسیٰ اشعری کے بارے میں کیا شکایت ہوئی اور آپ نے کیا احتساب کیا۔

جواب شکایت ہوئی کہ انہوں نے ایران کی جنگ میں سے ساٹھ رئیس زادے منتخب کر کے اپنے لئے رکھ چھوڑے ہیں۔ کاروبار حکومت زیاد بن ابی سفیان کے سپرد کر رکھا ہے اور ان کے پاس ایک لونڈی جس کو نہایت اعلیٰ درجہ کی غذا پہنچائی جاتی ہے۔ مواخذہ پر پہلے دو اعتراض کے انہوں نے تسلی بخش جواب دیئے جبکہ تیسرے الزام پر مطمئن نہ کر سکے۔ چنانچہ لونڈی ان سے لے لی گئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت سعد بن ابی وقاص کے بارے میں کیا شکایت ہوئی۔

جواب شکایت ہوئی کہ انہوں نے محل بنایا ہے اور اس میں ڈیوڑھی بھی ہے۔ اس سے اہل حاجت کو رکاوٹ ہوتی ہے۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ کو حکم دیا گیا کہ وہ ڈیوڑھی کو آگ لگا دیں۔ اس پر عمل درآمد ہوا اور سعد بن ابی وقاص خاموش رہ گئے۔

سوال عیاض بن غنم عامل مصر کے بارے کیا شکایت ہوئی اور ان کو کیا سزا ملی۔

جواب عیاض بن غنم باریک کپڑے پہنتے اور دروازے پر دربان رکھتے تھے۔ محمد بن مسلمہ نے جب شکایت کو درست دیکھا تو انہیں اسی لباس کے ساتھ مدینہ لے آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان کا باریک کپڑا اتروایا اور بالوں کا کرتا پہنا کر جنگل میں بکریاں چرانے لگا دیا۔ عیاض نے انکار نہ کیا مگر بار بار کہتے کہ اس سے مرجانا بہتر تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ تو تمہارا آبائی پیشہ ہے۔ اس میں تجھے عار کیوں ہے۔ عیاض نے دل سے توبہ کی اور جب تک زندہ رہے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔

سوال عوام الناس کے اخلاق کردار کی نگرانی کا کس طرح محاسبہ کرتے تھے۔

جواب آپ نے فخر و غرور اور آقا و مالک کے امتیاز کی تفریق کبھی نہ پیدا نہ ہونے دی۔ ایک دن صفوان بن امیہ نے ان کے سامنے کھانا رکھا تو آپ نے فقیروں اور غلاموں کو ساتھ بٹھا دیا اور فرمایا کہ خدا ان پر لعنت کرے جن کو غلاموں کے ساتھ کھانے میں عار آتا ہے۔ ایک دن مجلس شوریٰ کے ممبر حضرت ابی بن کعب کو بڑی شان سے چلتے دیکھا۔ لوگ ادب اور نظم کے خیال سے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ کا گزر ہوا تو آپ نے حضرت ابی بن کعب کو ایک کوڑا لگایا وہ بڑا حیران ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم ہیں کہ یہ متبوع کیلئے فتنہ اور تابع کیلئے ذلت ہے۔

سوال سفر شام میں آپ نے مسلمان افسروں کو حریر و دیبا کے لباسوں اور پر تکلف قباؤں میں دیکھ کر کیا کہا۔

جواب آپ سخت خفا ہوئے۔ ان کو سنگریزے مارے اور فرمایا تم اس وضع میں میرا استقبال کرتے ہو۔

سوال شام و ایران فتح ہوا تو آپ نے مفتوحہ علاقوں کی زمینوں کے بارے کیا فیصلہ دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب مجلس شوریٰ میں مسئلہ پر بحث ہوئی۔ جس کے بعد حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق زمین حکومت کی ملکیت قرار دے دی گئی اور مقامی باشندوں کا ان پر کاشتکاری کا حق دے دیا گیا۔

سوال آپ نے ملک کی زمینوں کا بندوبست کرنے کیلئے کیا اہم اقدامات کئے۔ اور مزید کون سے اہم اقدامات کئے۔

جواب ۱) پورے عراق کی نئے سرے سے پیمائش کروائی۔

۲) قابل زراعت زمین کا نئے سرے سے بندوبست کیا گیا۔

۳) عشر و خراج کا نظام لاگو کیا۔

۴) شام و مصر میں بھی لگان نافذ کیا کیونکہ وہاں کے حالات عراق سے مختلف تھے۔

۵) تجارت پر عشر یعنی چنگی لگائی گئی۔

۶) تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ نافذ کی گئی۔

۷) تمام ملک میں مردم شماری کرائی۔

۸) اضلاع میں عدالتیں قائم کیں اور محکمہ قضاء کے اصول و قوانین بنائے۔

۹) شعبہ افتاء قائم کیا۔ حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابوداؤدؓ اس شعبہ کے اراکین مقرر کئے گئے۔

۱۰) محکمہ پولیس قائم کیا تاکہ امن و امان کے حالات بہتر کئے جاسکیں۔

۱۱) ہر ضلع میں جیل خانے بنوائے۔

۱۲) مستقل طور پر بیت المال قائم کئے تاکہ حکومت کے مالیات کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

۱۳) مدینہ سے لیکر مکہ تک ہر منزل پر چوکیاں، سرائیں اور چشمہ تیار کروائے۔

۱۴) پورے ملک میں نئی نہریں کھدوائیں تاکہ زراعت اور لوگوں کے پینے کیلئے میٹھا اور صاف پانی بآسانی فراہم ہو سکے۔

سوال حضرت عمرؓ کے دور میں کونسی نہریں کھودی گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۱) نہر ابی موسیٰ جو بصرہ کے لوگوں کے پینے کے پانی کی فراہمی کیلئے بنائی گئی یہ دجلہ سے کاٹ کر لائی گئی۔ ۹ میل لمبی تھی۔
۲) نہر سعد بن عمر جو سعد بن ابی وقاص نے تعمیر کروائی۔
۳) نہر امیر المومنین جو دریائے نیل کو بحر قلزم سے ملاتی تھی۔
۴) نہر معقل جس کے بارے ضرب المثل بنی، نی اذا جاء نہر اللہ بطل نہر المعقل

سوال کونسے نئے شہر آباد کیئے گئے۔
جواب ۱) بصرہ جسے 14 ھ میں عتبہ بن غزوان نے حضرت عمرؓ کے حکم پر آباد کیا۔ ابتدا میں آٹھ سو آدمیوں نے سکونت اختیار کی۔
۲) کوفہ حضرت عمرؓ کے حکم پر سعد بن ابی وقاص نے عراق کے قدیم حکمران نعمان بن منذر کے پایہ تخت کو آباد کیا۔
۳) فسطاط دریائے نیل اور جبل مقطم کے درمیان حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر کے حکم پر بسایا۔
۴) موصل ہرتمہ بن عرفجہ نے اسکی بنیاد رکھی اور اس گاؤں کو حضرت عمر نے عظیم الشان شہر بنا دیا۔ یہ مشرق و مغرب کو ملاتا ہے۔
۵) جیزہ فتح سکندریہ کے بعد حضرت عمرو العاص نے لب ساحل پر ایک چوکی اور بعد میں قلعہ تعمیر کیا جو ایک نو آبادی کی شکل اختیار کر گیا۔

سوال فوج کی تشکیل و تنظیم کیلئے حضرت عمرؓ نے کیا انتظامات کئے۔
جواب 15 ھ میں حضرت عمرؓ نے فوج کی تنظیم و تشکیل پر پوری توجہ دینا شروع کی۔ اور تمام ملک کو فوجی بنانا چاہا۔ ابتدا قریش انصار سے کی۔ مخرمہ بن نوفل، جبیر بن معطم، عقیل بن ابی طالب کو نوجوانوں کی تربیت و تنظیم پر مقرر کیا۔
۱) ہر قریشی و انصاری جوان کا رجسٹر میں اندراج کیا گیا اور اس میں اسکے نام و نسب کی تفصیلات درج کی گئیں۔
۲) حسب حیثیت تنخواہیں مقرر کی گئیں اور انکی بیوی بچوں کے وظائف مقرر کیے گئے۔
۳) ہر فوجی کا کھانا اور کپڑا خلافت کی طرف سے دیا جاتا تھا۔
۴) ہر قبیلہ میں ایک عریف مقرر کیا گیا۔ دس سپاہی پر امرائے عشار مقرر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیئے گئے۔ ایک ایک عریف کے متعلق ایک ایک لاکھ درھم کی تنخواہ تقسیم ہوئی تھی۔ صرف کوفہ اور بصرہ میں سوسو عریف تھے۔

(۵) ممالک مفتوحہ میں کسی شخص کو تجارت اور زراعت کا شغل اختیار کرنے کی پابندی لگادی گئی۔

(۶) چار چیزوں کے سیکھنے کا اہتمام کیا جاتا۔ تیرنا، گھوڑے دوڑانا، تیر لگانا اور ننگے پاؤں چلنا۔

(۷) ہر چار ماہ کے بعد سپاہیوں کو گھر جانے کیلئے رخصت دی جاتی تھی۔

(۸) حکم تھا کہ کوئی جوان نرم کپڑا نہ پہنے، دھوپ سے بچے، حماموں میں نہ نہائے، رکاب کے ذریعے گھوڑے پر سوار نہ ہو۔

(۹) کوچ کی حالت میں حکم تھا کہ فوج جمعہ کے دن قیام کرے اور ایک شب و روز قیام رکھے۔

(۱۰) مدینہ، کوفہ، بصرہ، موصل، فسطاط، دمشق، حمص، اردن اور فلسطین کے مقام پر فوجی مراکز قائم کیئے گئے۔ نیز تمام اضلاع میں فوجی بیرکیں تعمیر کی گئیں۔

(11) فوج کے حسب ذیل عہدے دار تھے جو لازمی طور پر ساتھ رہتے۔

(۱) خزانچی (۲) محاسب (۳) مترجم

(۴) طبیب (۵) جراح (۶) جاسوس

(۱۲) فوج کے شعبوں کی تقسیم مندرجہ ذیل تھی۔

(۱) مقدمہ (۲) قلب (۳) میمنہ

(۴) میسرہ (۵) ساقہ (۶) طلیعہ

(۷) سفر مینا (۸) روا یعنی عقبی گارڈز

(۹) شتر سوار (۱۰) پیادہ (۱۱) سوار

(۱۲) تیر انداز

(۱۳) گھوڑوں کی پرورش و پرداخت کا ہر علاقے میں اعلیٰ سطح کا انتظام کیا جاتا اور انکی چراگاہیں مقرر تھیں۔ جیش فی سبیل اللہ کے داغ گھوڑوں پر لگائے جاتے۔

(۱۴) غیر مسلموں کو بھی انکی حب الوطنی کو دیکھ کر بھرتی کیا جاتا۔

سوال اشاعت اسلام کیلئے حضرت عمرؓ نے کیا اقدامات کیئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۱) اشاعت اسلام کے سلسلہ میں حکام کو ہدایت تھی کہ لوگوں کے سامنے محاسن اسلام بیان کریں۔

۲) خود اسلامی اخلاق کریمانہ کا مجسمہ بنیں، سادگی اپنائیں اور خلوص و محبت کوشش بنائیں۔

۳) ہر جگہ مساجد کی تعمیر اور مذہبی تعلیم وتبلیغ کا خصوصی اہتمام کیا جاتا۔

۴) قرآن مجید کی درس وتدریس کے لئے معلمین کا تقرر کیا گیا اور انکی تنخواہیں مقرر کی گئی۔

۵) مساجد میں حفاظ اور مؤذنین کا تقرر عمل میں لایا گیا۔ جس کی وجہ سے تعلیم قرآن اس قدر عام ہوگئی کہ ناظرہ خوانوں کا تو شمار ہی نہیں ہوسکتا تھا۔ جبکہ حفاظ کی تعداد ہزاروں میں نکلی صرف حضرت موسیٰ اشعری کی فوج میں تین سو حفاظ تھے۔

۶) احادیث نبوی کو نقل کروا کے حکام کے پاس روانہ کیا گیا۔

۷) مشاہیر صحابہ کرام کو تبلیغ وتعلیم حدیث کیلئے دوسرے علاقوں کو بھیجا گیا۔ عبداللہ بن مسعود کوفہ، عبداللہ بن مغفل، عمران بن حصین اور مقعل بن یسار کو بصرہ بھیجا۔ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت ابوالدردا کو شام بھیجا گیا۔

۸) 14 ھ میں لوگوں کو نماز تراویح باجماعت پڑھنے پر جمع کیا۔

۹) ماہ ربیع الاوال میں حضرت علی المرتضیٰ کے مشورہ سے تاریخ و سال ہجری باقاعدہ مقرر کیا۔

۱۰) 17 ھ میں مسجد نبوی کو وسعت دی اور نئے بننے والے شہروں اور بستیوں میں وسیع مساجد تعمیر کیں اور وہاں پر باقاعدہ دین کی تعلیم واشاعت کیلئے حفاظ اور مؤذن مقرر کئے۔

۱۱) عہد صدیقی میں قرآن مجید کی باقاعدہ جمع آوری کا مشورہ دیا۔ اور اپنے عہد میں اسکی اشاعت وتبلیغ کا اہتمام کیا۔

۱۲) شراب نوشی پر اسی درے اور متعہ کو حرام فرمایا۔

۱۳) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر لوگوں کو جمع کیا۔

۱۴) علم فرائض مقرر فرمایا۔

۱۵) نقل حدیث اور روایت حدیث کے کڑے معیارات قائم کیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال رعایا کے حقوق و فرائض پر آپ کا ایک خطبہ بڑا مشہور ہے اس کے اہم نکات بیان کریں۔

جواب آپ نے فرمایا:
لوگو! کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ معصیت الٰہی میں اطاعت کا مقابلہ کرے اور نہ یہ جائز ہے کہ ایسے شخص کی اطاعت کی جائے۔
تین صورتیں اختیار کرنے سے مال مال صالح ہوسکتا ہے۔ اول یہ ہے کہ حق کے ساتھ وصول کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ حق میں تصرف کیا جائے اور تیسرا یہ کہ ناجائز طریقے سے اسے خرچ نہ کیا جائے۔ میری اور تمہاری مثال یتیم اور اس کے ولی کی سی ہے اگر متمول ہوں گا تو مسلمانوں کے مال سے کچھ نہ لوں گا۔ ضرورت مند ہوں گا تو بقدر ضرورت لوں گا۔

سوال انتظام حکومت کے اصول آپ کے سامنے کیا ہوتے تھے۔

جواب آپ فرماتے تھے مجھ پر عوام کے چند حقوق ہیں اور ان کو اس لئے بیان کرتا ہوں تا کہ لوگ مجھ سے انکا مطالبہ کر سکیں۔

۱) میرا فرض ہے کہ میں خراج اور خمس کا مال جائز طریقوں سے وصول کروں۔

۲) میرا فرض ہے کہ جو مال میرے ہاتھ میں آجائے اس کو صحیح اور جائز مصارف میں صرف کروں۔

۳) میرا فرض ہے کہ عوام کو خطرات میں نہ ڈالوں اور انہیں امن وسکون مہیا کروں۔

سوال حکومت کو کیا ہدایات دیتے تھے۔

جواب میں نے عمال کو ظالم و جبار بنا کر نہیں بھیجا میں نے انہیں راہنما بنا کر بھیجا ہے تا کہ لوگ ان کی مدد سے سیدھی راہ پائیں۔ عمال فیاضی کے ساتھ مسلمانوں کے حقوق ادا کریں۔ ان کو تکلیف و ایذا نہ دیں۔ ان پر تشدد نہ کریں کہ وہ ذلیل ہو جائیں۔ عوام کی مدح وستائش نہ کرو تا کہ وہ تمہاری گرویدگی کا اظہار کرنے لگیں۔ عوام کیلئے اپنے دروازے بند نہ کریں۔ قوی کو ضعیف کو نگلنے کی جرآت پیدا نہ ہونے دیں۔ عوام الناس پر کبھی اپنے آپ کو ترجیح دے کر ظلم نہ کریں۔ کبھی جہالت اور سختی کے ساتھ پیش نہ آئیں۔ ان کے ذریعے کفار سے جہاد کرواور کبھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں پر انکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔ اگر وہ تھک جائیں تو رک جاؤ۔ مسلمانوں گواہ رہو کہ میں نے حکام کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ یہ لوگوں کو دین کی تعلیم دیں، ان پر مال غنیمت تقسیم کریں، ان میں عدل قائم کریں۔ اور ان کے مقدمات کے فیصلے کریں۔ اگر کوئی مسئلہ پیش آئے تو اس کو میرے سامنے پیش کریں۔

سوال مدینہ میں ایک مرتبہ قحط سالی کا غلبہ ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کیا اقدامات کیے۔

جواب 18ھ میں پورے عرب میں قحط سالی کا دورہ پڑا۔ حضرتِ عمرؓ نے اس مصیبت کو کم کرنے میں یادگار اقدامات کیے۔

۱) بیت المال کا تمام نقد و جنس صرف کر دیا۔ ہر مسلمان کیلئے فی ماہ دو مد گیہوں اور دو قسط سرکہ مخصوص کر دیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا غلام کیلئے بھی یہی شرح۔ تو آپ نے فرمایا جی ہاں۔

۲) تمام صوبوں سے غلہ منگوایا اور بڑے منظم طریقے سے قحط زدوں میں تقسیم کیا۔

۳) لاوارث بچوں کے دودھ پلانے اور پرورش و برداشت کا انتظام کیا۔

۴) غربا و مساکین کے روزینے مقرر کیے۔

۵) اور پھر منظم خبر گیری کا انتظام تشکیل دیا تا کہ کسی علاقے میں کسی چیز کی ضرورت کے وقت بروقت پہنچائی جا سکے۔

سوال بیت المال کا قیام حضرت عمرؓ نے کیا۔ وضاحت کریں۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں بیت المال قائم ہو گیا تھا۔ لیکن اس میں کوئی شے جمع نہ رہی تھی لیکن حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں بے بہا فتوحات کی وجہ سے مال غنیمت بڑی کثرت سے آنا شروع ہو گیا تو بیت المال میں جمع شدہ اجناس، مال اور زر نقد وغیرہ کی مقدار بڑھتی گئی۔ 15ھ میں ایک مستقل خزانہ دار مقرر کر دیا گیا۔ مجلس شوریٰ کی منظوری سے مدینہ میں مرکزی بیت المال قائم کیا گیا۔ جبکہ ہر ضلع اور صوبہ میں علیحدہ اس کی شاخوں کے طور پر بیت المال قائم کیے گئے۔ ہر جگہ علیحدہ علیحدہ افسر مقرر ہوئے۔ صوبہ جات اور اضلاع کے بیت المال کی جمع شدہ آمدنیوں میں وہاں کے سالانہ مصارف نکال لینے کے بعد باقی مال و جنس یا رقم مرکزی بیت المال میں بھیج دی جاتی۔ بیت المال کے حساب و کتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علیحدہ علیحدہ رجسٹر بنوائے گئے۔ مرکزی بیت المال سے سالانہ دارالخلافہ کے باشندوں کی تنخواہوں اور وظائف کی مد میں تین کروڑ درھم خرچ ہوئے تھے۔ 16ھ میں باقاعدہ سن ہجری کے آغاز سے سالانہ حساب کتاب اور منظّم ہوگیا۔

سوال عدل وانصاف کے قیام کیلئے حضرت عمرؓ نے کیا اقدامات کئے۔

جواب خلافت فاروقی کا سب سے نمایاں وصف عدل وانصاف ہے۔ شاہ وگدا، شریف ورذیل، عزیز و بیگانہ سب کیلئے ایک ہی قانون تھا۔ ایک دفعہ حضرت عمر بن العاص کے صاحبزادے عبداللہ نے ایک شخص کو بلاوجہ مارا۔ حضرت عمرؓ نے اسی مضروب سے ان کو کوڑے لگوائے۔ عمرو بن العاص موقع پر موجود تھے۔ دونوں باپ بیٹے نے خاموشی سے نشان عبرت لئے انصاف ہوتا دیکھا اور دم نہ مار سکے۔

عدل فاروقی میں مسلم وغیر مسلم ہونے کا کوئی امتیاز نہ تھا۔ عدل سب کیلئے یکساں تھا۔ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے عیسائی کو مار ڈالا۔ حضرت عمرؓ نے لکھا کہ قاتل مقتول کے ورثاء کے حوالہ کردیا جائے۔ چنانچہ وہ شخص مقتول کے وارث کو جس کا نام حنین تھا سپرد کردیا گیا اور اُس نے اُس کو اپنے مقتول عزیز کے بدلہ میں قتل کردیا۔ اس طرح کے بیسیوں واقعات حضرت عمر فاروقؓ کی عدالت کی تاریخ کا زریں ورقہ ہے۔ آپ نے قاضی شریح کو قاضی القضاۃ مقرر کررکھا تھا جو کسی کے منصب قبیلہ یا معاشرتی جاہ ومرتبہ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے انصاف کرتے تھے۔ خود حضرت امیر المومنین کے خلاف ایک کیس میں ان کے خلاف فیصلہ دیا۔

علم وفضل

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے پڑھنا لکھنا کب سیکھا۔

جواب نبی کریم ﷺ کے بعثت کے وقت مکہ میں صرف سترہ آدمی پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اسی ابتدائی عمر کے زمانہ ہی میں پڑھنا لکھنا شروع کیا۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کے بارے حضرت رسول کریم ﷺ نے علمی حوالے سے کیا فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں علم کا شہر ہوں ابوبکرؓ اسکی بنیاد اور حضرت عمرؓ اسکی چاردیواری ہے۔ حضرت عثمان اسکی چھت اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کی خدمات کو آنحضرت ﷺ نے کن الفاظ سے بحرف تحسین کہا ہے۔

جواب آپ نے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ابوبکرؓ و عمرؓ کے ذریعہ میری تائید کی۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کا جانشین کیوں نامزد کیا؟

جواب آپنے فرمایا جس وقت میں اللہ کے سامنے جاؤں گا تو کہوں گا کہ میں نے تیری امت میں سے سب سے بہتر بندہ کو اپنا جانشین بنایا ہے۔

سوال حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت عمر فاروقؓ کے علمی کمال کو کن الفاظ کے ذریعہ سے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

جواب آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! حضرت عمرؓ کا علم ترازوں کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں ساری زمین کے انسانوں کا علم رکھا جائے تو فاروقی پلڑا بھاری ہوگا۔

سوال حضرت عمرؓ ذہین، طباع اور صائب الرائے تھے۔ اسکی دلیل کیا دی جاسکتی ہے۔

جواب آپ کی بہت سی آراء کو قرآن میں قانون کی جگہ مل گئی اور اسطرح آپ کی کئی آراء کو مشیت ایزدی کی طرف سے قبولیت ملی۔ اذان کا طریقہ ان کی رائے کے موافق ہوا۔ اسیران بدر کے متعلق آپ کی رائے کو قرآن میں پسند کیا گیا۔ شراب کی حرمت ازواج مطہرات کے پردہ اور مقام ابراہیم کو مصلےٰ بنانے کے متعلق حضرت عمر نے نزول وحی سے پہلے رسول مقبول ﷺ کو جو آراء دیں، قرآن مجید کی آیات میں ان کو قانونی منظوری کا پروانہ ملا۔

سوال اجتہاد و استنباط احکام میں آپ کو کیا امتیازات حاصل تھے۔

جواب بارگاہ نبوت میں آپ کو خصوصی تقرب حاصل تھا۔ اس لئے آپ شرعی احکام اور عقائد سے متعلق احکام کے اخذ کرنے اور اجتہاد و استنباط کے حوالے سے آپ نے بڑی قابل فخر روایات کو جنم دیا۔ قرآن مجید سے استدلال میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ عراق کی فتح کے بعد مفتوحہ ممالک کی زمینوں کی ملکیت کا مسئلہ پیش ہوا۔ آپ نے آیت وما افاء اللہ ورسولہ من اھل القرٰی سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ مقام مفتوحہ کسی شخص کی یا بہت سے مخصوص اشخاص کی ملکیت نہیں ہیں بلکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وقفِ عام ہیں۔ سب نے اس رائے کی تائید کی اور اسی پر فیصلہ ہو گیا۔
فقہ درحقیقت حضرت عمرؓ ہی کی ساختہ پرداختہ ہے۔ آپ سے منقول فقہی مسائل اگر اکٹھے ہو جائیں تو ایک ضخیم کتاب بنائی جاسکتی ہے۔ سب سے زیادہ مسائل کے بارے میں اجماع صحابہ آپ کے دور میں ہوا۔

سوال نبی کریم ﷺ سے قریب تر رہنے کے باوجود آپ نے سب سے کم احادیث کیوں روایت کیں۔

جواب حضرت عمرؓ سے مرفوع روایات کی تعداد ستر سے زیادہ نہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اسی قدر احادیث سے واقف تھے۔ بلکہ آپ کے عہد کے اندر صادر کیے گئے احکام سارے کے سارے احادیث رسول سے ہی ماخوذ تھے۔ رسول اکرم ﷺ کا اسم گرامی لینے سے اس لئے اعتراض کرتے تھے کہ آپ ﷺ سے قول منسوب کر کے کہیں آپ کے اصل الفاظ چھوڑ کر اور دوسرے الفاظ بول کر گناہ نہ مول لیں۔ ساری عمر اسی حزم و احتیاط کی وجہ سے روایت حدیث سے اعراض برتتے رہے۔

سوال فصاحت و بلاغت کے حوالہ سے حضرت عمر فاروقؓ کو کیا امتیاز حاصل ہے۔

جواب آپ کی فصاحت و بلاغت کمال کی وجہ سے آپ کے بہت سے کہے گئے مقولے آج ضرب المثل بن گئے اور عربی ادب کی جان ہیں۔

سوال اخذ حدیث میں آپ نے کس کڑے معیار کی طرح ڈالی۔

جواب آپ اپنے عہد میں روایت کے قبول کرنے میں دریت کی شہادت کو لازمی قرار دیتے۔ اگر روایت و درایت کی دونوں حیثیتوں میں ثبوت نہ پہنچتا تو کبھی قبول نہ کرتے۔

سوال مسائل کی دریافت کے حوالہ سے آپ کا رویہ کیا تھا۔

جواب مسائل کی دریافت میں مطلقاً پس و پیش نہ کرتے۔ اور جب تک تشفی نہ ہوتی مسئلہ کے بارے میں بار بار پوچھتے رہتے۔ کلالہ کے مسئلہ کو جو نہایت دقیق اور مختلف فیہ مسئلہ ہے بار بار آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا۔ آخر آپ نے فرمایا سورۃ نساء کی آخری آیت تمہارے لئے کافی ہے۔

سوال کس دور میں مسائل کے حوالہ سے سب سے زیادہ صحابہ کرام کا اجماع ہوا۔

جواب عہد فاروقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال بیعت خلافت کے وقت جو خطبہ دیا اس کا انداز کس قدر برجستگی کا نمونہ تھا۔

جواب آپ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا!

اے خدا میں سخت ہوں تو مجھ کو نرم کر، میں کمزور ہوں تو مجھ کو قوت دے یہاں عرب والے سرکش اونٹ ہیں جن کی مہار میرے ہاتھ میں دے دی گئی ہے لیکن میں ان کو راستہ پر چلا کر چھوڑوں گا۔

اخلاق و عادات

سوال حضرت عمر فاروقؓ کے اخلاق و کردار کے نمایاں وصف کیا تھے۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ کے اخلاق و کردار کے نمایاں پہلو حسب ذیل تھے۔

۱) خوف خدا	(۲) محبت رسول
۳) خلوص وللھیت	(۴) راست گوئی
۵) حسن تواضع وسادگی	(۶) لذائذ دنیوی سے اجتناب
۷) حق پرستی	(۸) مجسمہء اخلاق نبوی
۹) غیرت ایمانی	(۱۰) مساوات انسانی

سوال حضرت عمر فاروقؓ عبادت خداوندی کے کس قدر رسیا تھے۔

جواب رات رات بھر نمازیں پڑھتے، صبح ہونے کے قریب گھر والوں کو جگاتے، نماز میں عموماً وہ سورتیں پڑھتے جن میں قیامت کے احوال اور خدا کی عظمت کا بیان ہوتا۔ دوران نماز روتے روتے ہچکی بندھ جاتی۔ رقت قلب اور عبرت پذیری کی وجہ سے نماز میں زار و قطار روتے رہتے۔

سوال قیامت کے مواخذہ کے حوالہ سے آپ کا کیا قول تھا۔ کوئی ایک مثال پیش کریں۔

جواب صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی سے کہا کہ تم کو یہ پسند ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایمان لائے اور ہجرت کی، جہاد اور نیک اعمال کیے اس کے بدلہ میں دوزخ سے بچ جائیں گے۔ اور عذاب وثواب برابر ہو جائے گا۔ خدا کی قسم نہیں۔ ہم نے آپ کے بعد بھی روزے رکھے، نمازیں پڑھیں، بہت سے نیک کام کیے اور ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ ہم کو ان اعمال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بڑی توقعات ہیں۔ لیکن خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے تو یہی غنیمت معلوم ہوتا ہے کہ ہم عذاب سے بچ جائیں۔ اور نیکی و بدی برابر ہو جائیں۔ ایک بار راہ میں پڑا تنکا اٹھا کر کہا کاش میں بھی خس و خاشاک ہوتا۔ کاش میں پیدا ہی نہ کیا جاتا کاش مجھے میری ماں نہ جنتی۔ آپ فرماتے کہ اگر آسمان سے ندا آئے کہ ایک آدمی کے سوا تمام دنیا کے لوگ جنتی ہیں تب بھی مواخذہ کا خوف زائل نہ ہوگا کہ شاید وہ بدقسمت انسان میں ہی ہوں۔

سوال حضرت مسعود بن مخرمہ کا آپؓ کے تقویٰ و پرہیزگاری کے متعلق کیا قول ہے۔

جواب حضرت مسعود بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ ہم اس غرض سے حضرت عمرؓ کے ساتھ رہتے تھے کہ ان سے پرہیزگاری اور تقویٰ سیکھیں۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کو بارگاہ نبوت سے کس قدر عقیدت تھی۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دفعہ بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ مجھے اپنی جان کے سوا آپ تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم کو میری محبت کو اپنی جان سے بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ جس پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا یقیناً اب حضور آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔

معرکہ بدر میں عشق رسول ﷺ کی ہی وجہ سے سگے ماموں عاصی بن ہشام خود ان کے ہاتھوں مارا گیا۔ ازواج مطہرات سے آپ کی ناراضگی میں آپ نے اپنی بیٹی حفصہؓ کو بھی سفارش کا روا نہ سمجھا۔ بلکہ یہ کہا کہ حضور اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی بیٹی سمیت سب کی گردنیں اڑا دوں اور یہی وہ عشق رسول ﷺ تھا کہ آپ کے وصال کے وقت حالت وارفتگی میں آپ کہنے لگ گئے کہ جس کی زبان سے نکلے گا کہ آپ کا وصال ہوگیا ہے تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ آپ کے وصال کے بعد جب کبھی عہد مبارک کی یاد آتی تو روتے روتے بے حال ہو جاتے۔ سفر شام میں جب حضرت بلال نے مسجد اقصیٰ میں اذان دی تو اس قدر روئے کہ آپ کی ہچکی بندھ گئی۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کا اتباع سنت میں کیا اہتمام ہوتا تھا۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ اپنے خورد و نوش، لباس وضع، نشست و برخاست غرض ہر چیز میں اسوہ حسنہ کو پیش نظر رکھتے۔ ایک دفعہ بیٹی اور ام المومنین حضرت حفصہؓ نے آپ سے نرم لباس اور نفیس غذا سے پرہیز نہ کرنے کی درخواست کی۔ کیونکہ اب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عسرت اور تنگی نہ رہی تھی۔ آپ فرمانے لگے جان پدر تم رسول اللہ ﷺ کی عسرت اور تنگ حالی کو بھول گئی ہو۔ خدا کی قسم اپنے آقا کے نقش قدم پر چلوں گا تا کہ آخرت کی فراغت اور خوشی نصیب ہو۔

سوال طواف میں رمل کا حکم مشرکین عرب کے دلوں پر رعب ڈالنے کی مصلحت پر مبنی تھی۔ جب خدا نے انہیں ہلاک کر دیا تو پھر بھی حضرت عمر فاروقؓ نے اس عمل کو کیوں جاری رکھا۔

جواب آپ نے فرمایا کہ یہ عمل آنحضرت ﷺ کی یادگار ہے میں اسے ترک کرنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہوں

سوال حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت آپ کے کلمات کیا تھے اور یہ آپ کے کس اخلاق کے آئینہ دار ہیں۔

جواب حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت آپ نے حجر اسود کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو مجھے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو تجھے ہرگز بوسہ نہ دیتا''۔

آپ کے یہ کلمات آپ کی آنحضرت ﷺ کے عمل سے محبت کی دلیل ہے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ میں زہد و قناعت کس حد تک داخل تھی۔

جواب حضرت طلحہ فرماتے ہیں کہ قدامت اسلام میں اور ہجرت میں تو لوگوں کو حضرت عمر فاروقؓ سے اولیت حاصل ہے لیکن زہد و قناعت میں حضرت عمر بن خطاب کو سب سے فوقیت حاصل ہے۔

بار خلافت اٹھانے کے بعد ایک عرصہ تک بیت المال سے کچھ نہ لیا۔ نوبت فقر و فاقہ تک پہنچ گئی۔ صحابہ کرامؓ نے اس عسرت اور تنگدستی کو دیکھ کر معمولی خوراک اور لباس کی کفالت کیلئے کچھ تنخواہ مقرر کر دی لیکن آپ نے یہ سب اس شرط پر قبول کیا کہ جب تک ضرورت رہے گی تو لوں گا اور جب مالی حالت درست ہو جائیگی تو کچھ نہ لوں گا۔ میں اپنی ذات پر اس سے زیادہ صرف نہیں کر سکتا جس قدر خلافت سے پہلے اپنے مال میں سے صرف کرتا تھا۔ ایک دفعہ ربیع بن زیاد حارثی نے کہا امیر المومنین! آپ کو خدا نے جو مرتبہ بخشا ہے اس کے لحاظ سے آپ دنیا میں سب سے زیادہ عیش و نشاط کی زندگی کے مستحق ہیں۔ حضرت عمرؓ بہت خفا ہوئے اور فرمایا میں اس قوم کا امین ہوں، امانت میں خیانت کیسے کر سکتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ ایک دفعہ عتبہ بن فرقد شریک طعام تھے اور ابلا ہوا گوشت اور سوکھی ہوئی روٹی کے ٹکڑے زبردستی حلق سے فرو کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر تم سے نہیں کھایا جاتا تو نہ کھاؤ۔ عتبہ سے نہ رہا گیا۔ کہنے لگے امیر المومنین اگر آپ اپنے کھانے میں پہننے میں کچھ زیادہ اگر صرف کر دیں گے تو مسلمانوں کا مال کوئی زیادہ کم نہ ہوگا۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے عتبہ! تم مجھے دنیاوی عشق و تنعم کی ترغیب دیتے ہو۔ اپنے وسیع کنبہ کیلئے بیت المال سے صرف دو درہم روزانہ لیتے تھے۔ اور تکلیف و عسرت کے ساتھ روز و شب بسر کرتے تھے۔ ایک دفعہ حج کے موقع پر اسّی درہم صرف ہو گئے تو اس کا بڑا افسوس ہوا اور کہنے لگے یہ سب اسراف ہو گیا کپڑے پھٹ جاتے تو پیوند پر پیوند لگائے جاتے تا کہ بیت المال پر بوجھ نہ پڑے۔ حضرت حسن بن علیؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ جمعہ کے خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے شمار کیا کہ آپ کے تہمند پر بارہ پیوند لگے تھے۔ حضرت اُنس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ زمانہ خلافت میں میں نے دیکھا کہ آپ کے کرتہ کے مونڈھے پر تہ بہ تہ پیوند لگے تھے۔

سوال خلافت کی ذمہ داریوں کے دوران اختیارات کے استعمال میں کیا احتیاطیں برتتے تھے۔

جواب ذمہ داریوں کے استعمال میں انتہائی محتاط تھے۔ معمولی سے معمولی بات کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میری معمولی غلطی قوم کے لئے صدہا خرابیوں کو جنم دے سکتی ہے۔ کبھی اپنے قبیلہ کے لوگوں کو مُلکی عہدہ نہ دیا۔ عمال و حکام سے کبھی تحفہ قبول نہ کیا اور اس سختی سے چشم نمائی کرتے کہ پھر کسی کو جرات نہ ہوتی۔ ایک دفعہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے آپ کی زوجہ عاتکہ بنت زید کے پاس ہدیتہً ایک نفیس چادر بھیجی۔ آپ نے دیکھا تو فوراً ابوموسیٰ اشعریؓ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ اسی طرح ایک دفعہ بیت المال میں باقی بچا صرف ایک درھم حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کے بیٹے کو دے دیا۔ آپ نے فوراً واپس لیکر درھم بیت المال میں داخل کر دیا اور فرمانے لگے ابو موسیٰ افسوس کہ تم کو مدینہ میں آلِ عمرؓ کے سوا اور کوئی کمزور نظر نہ آیا۔ تم چاہتے ہو کہ قیامت کے روز تمام امت محمدیہ کا مطالبہ میری گردن پر ہو۔

سوال کیا حضرت عمر فاروقؓ رفاہ عامہ کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ مثالیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر واضح کریں کہ ان کے دور میں رفاہ عامہ کے امور کو کیسے نبٹایا گیا۔

جواب بنی نوع انسان کی خدمت اور کفالت آپ کا ہمیشہ مطمع نظر رہا۔ ذاتی حیثیت میں بھی انکا ہر لمحہ خدا کی مخلوقات کی نفع رسانی کیلئے وقف ہوتا تھا۔ لیکن بار خلافت کے آجانے کے بعد جوابدہی کے احساس کی وجہ سے یہ جذبہ اور جنوں کی شکل اختیار کر گیا۔ مجاہدین کے گھروں پر جا کر ان کی ضروریات کا پتہ کرتے۔ بازار سے سودا سلف خرید کر لا دیتے۔ مقام جنگ سے قاصد آتا تو مجاہدین کے پیغامات ان کے گھروں تک پہنچاتے۔ راتوں کو گشت کرتے کہ کہیں کوئی ضرورت مند کسی وجہ سے پریشان نہ ہو۔ اپنے عہد میں ہر جگہ لنگر خانے، مسافر خانے، یتیم خانے بنوائے۔ غربا مساکین کے روزینے مقرر کئے۔ ایک دفعہ کچھ لوگ شہر سے باہر آکر اترے۔ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا کہ مجھ کو ان کے متعلق مدینہ کے چوروں کا ڈر لگا ہوا ہے۔ چلو ہم دونوں چل کر پہرہ دیتے ہیں۔ چنانچہ دونوں رات بھر پہرہ دیتے رہے اور اس طرح بستی سے باہر پڑا قافلہ ہر قسم کے شر سے محفوظ رہا۔

آپ اپنی غیر معمولی خلافت کی مصروفیات میں سے بھی مجبور بے کس اور اپاہج لوگوں کی خدمت کیلئے وقت نکالتے۔ مدینہ کے اکثر نابینا اور ضعیف اشخاص آپ کی روزانہ خدمت کی گیری سے مستفید ہوتے تھے۔ حضرت طلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز علی الصبح امیر المومنین کو ایک جھونپڑے میں جاتے دیکھا۔ خیال ہوا کہ فاروق اعظم کا کیا کام؟ دریافت کرنے کیلئے آگے ہوا تو معلوم ہوا۔ اس جھونپڑے میں ایک نابینا ضعیفہ رہتی ہے۔ اور آپ روزانہ اسکی خبر گیری کے لئے آیا کرتے ہیں۔

سوال صدقہ وخیرات کے حوالہ سے حضرت عمر فاروقؓ کا کیا رویہ تھا۔

جواب آپ کوئی زیادہ دولت مند نہ تھے۔ تجارت کا پیشہ خلافت کے بارگراں کی وجہ سے کوئی زیادہ نفع بخش نہیں تھا۔ لیکن پھر آپ جو کچھ خدا کی راہ میں صرف کرتے وہ آپ کی حیثیت سے بہت زیادہ ہوتا تھا۔ عہد نبوی میں غزوہ تبوک کے موقع پر آپ نے اپنے پورے اثاثہ کا آدھا حصہ خدا کی راہ میں پیش کیا۔ یہود بن حارثہ سے زمین کا ٹکڑا ملا تو اسے خدا کی راہ میں وقف کر دیا۔ اسی طرح خیبر کی فتح پر ایک قطعہ اراضی آنحضرت ﷺ نے آپ کو بخشا تو آپ نے عرض کی کہ مجھے ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعہ زمین حاصل ہے جس سے بہتر میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے۔ آپ کا کیا ارشاد ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں وقف کردو۔ چنانچہ فوراً فقراء، غرباء، اعزہ، مسافر، غلام اور جہاد کے کاموں کیلئے وقف کر دیا۔ ایک دفعہ ایک اعرابی نے رقت آمیز اشعار سنائے اور دست سوال دراز کیا۔ فوراً اپنا کرتہ اتار کر اسے بخش دیا۔

سوال عہد فاروقی میں بنی نوع انسانی کے مختلف طبقات اور معاشی و معاشرتی تفاوت کے حامل لوگوں کو کیا خصوصی ترجیحات حاصل تھیں۔

جواب عہد فاروقی مساوات انسانی کا شہکار دور تھا۔ کسی شاہ کو گدا سے، امیر کو غریب سے اور کسی مالدار کو مفلس سے کوئی امتیازی شان حاصل نہ ہوتی تھی۔ ضرورت مند کا خیال رکھا جاتا۔ عمال کو تاکیدی حکم تھا کہ معاشرت نہایت سادہ رکھی جائے۔ تعظیم و تکریم سے پرہیز کیا جائے اور لوگ آپ کی منصفانہ روش سے اپنا اپنا حق بلا کسی امتیاز کے آسانی سے حاصل کر سکیں۔ روم کے سفر پر گئے تو درخت کا سایہ اور فرش خاک سبز رہا۔ اور انتہائی معمولی لباس جس کو دیکھ کر صحابہ کرام کو کہنا پڑا کہ امیر المومنین اس معمولی لباس اور بے سروسامانی کو دیکھ کر عیسائی کیا کہیں گے۔ تو فرمانے لگے آپ کی طرف سے پیش کیا جانے والا یہ ترکی گھوڑا اور پہننے کیلئے قیمتی لباس میرے لئے کوئی باعث عزت نہیں۔ خدا نے ہم کو جو عزت دی ہے وہ اسلام کی عزت ہے اور ہمارے لئے یہی بس ہے۔ ایک دن صدقہ کے اونٹوں پر تیل مل رہے تھے۔ تو ایک شخص نے کہا امیر المومنین یہ کام کسی غلام سے لے لیا ہوتا تو فرمانے لگے: مجھ سے بڑھ کر مسلمانوں کا غلام کون ہوسکتا ہے۔ مسلمانوں کا والی دراصل ان کا غلام ہوتا ہے۔

ایک دفعہ سر پر چادر اوڑھے باہر نکلے تو ایک غلام کو گدھے پر سوار جاتے دیکھا۔ سفر کی طوالت سے تھکے تھے۔ اس لئے اسے پیچھے بٹھا لینے کی درخواست کی۔ وہ فوراً اتر پڑا اور سواری کیلئے اپنا گدھا پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کریں۔ آپ سوار رہیں میں آپ کے پیچھے بیٹھ جاتا ہوں۔ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو لوگ بڑے حیران ہوئے کہ غلام گدھے پر آگے بیٹھا اور امیر المومنین اس کے پیچھے سوار ہیں۔

قیصر و کسریٰ کے سفراء آتے تو انہیں پتہ نہ چلتا کہ یہاں شاہ کون ہے۔ آپ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادگی اور قناعت کو دیکھ کر ان کے دل اسلام کی تعلیمات کیلئے پسیج جاتے۔ آپ نے اپنی زندگی مساوات انسانی کے حوالہ سے حاکم ومحکوم اور آقا وغلام کے تمام امتیازات مٹا ڈالے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کے بارے میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ بڑے سخت مزاج تھے۔ حقیقت واضح کریں۔

جواب آپ کا غصہ اور رحم صرف اور صرف للّٰہیت پر مبنی تھا۔ ذاتیات کو مطلق دخل نہ تھا۔ ایک موقع پر آپ نے خود فرمایا:

خدا کی قسم! میرا دل خدا کے بارے میں نرم ہوتا ہے تو جھاگ سے بھی نرم ہو جاتا ہے اور سخت ہوتا تو پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتا ہے۔ آپ کا قول مروی ہے کہ میرا سب سے پسندیدہ وہ شخص ہے جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کرے۔ حضرت عبداللہ بن عمر آپ کے صاحبزادے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ کو غصہ آیا اور کسی نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہو یا خوف خدا یاد دلایا یا قرآن مجید کی کوئی آیت تلاوت کی ہو اور آپ کا غصہ اتر نہ گیا ہو۔

ایک روز حضرت عمر کاندھے پر مشک اٹھائے جا رہے تھے تو لوگوں نے پوچھا۔ امیر المومنین یہ کیا۔ آپ نے فرمایا میرے نفس میں غرور پیدا ہو گیا تھا۔ اس کو میں نے ذلیل کیا ہے۔ حضرت بلال فرماتے ہیں کہ آپ سب سے اچھے آدمی تھے۔ مگر جب وہ غصہ میں ہوتے تو سنبھالنا مشکل ہو جاتا لیکن جب ہم ایسی حالت میں دیکھتے تو قرآن مجید کی کوئی آیت تلاوت فرما دیتے جس سے آپ کا غصہ دور ہو جاتا۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کی امانت و دیانت سے متعلق آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ انتہا کے امین اور دیانت دار تھے۔ حضرت عثمانؓ فرماتے تھے جس شخص کو پسند ہو کہ وہ کسی امین اور قوی شخص کو دیکھے وہ حضرت عمرؓ کو دیکھ لے۔ حضرت علیؓ نے آپ کی اسی امانت و دیانت کے عالم کو دیکھ کر کہا تھا کہ عمر! آپ نے اپنے بعد آنے والے خلیفہ کا قافیہ تنگ کر دیا ہے۔ اسی جملہ پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ علی! اگر ایک بکری کا بچہ بھی گم ہو جائے تو قیامت کے دن عمر سے اس کا مواخذہ ہوگا۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے مہاجرین اولین کیلئے چار ہزار درھم وظیفہ مقرر کیا جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر جو ان کے بیٹے تھے ان کا وظیفہ ساڑھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین ہزار درھم۔ اس پر کسی نے سوال کر دیا امیر المومنین عبداللہ بن عمر بھی اولین مہاجرین میں سے ہیں ان کا وظیفہ کیوں کم ہے۔ آپ نے فرمایا عبداللہ اس وقت چھوٹے تھے۔ اور انہوں نے ہجرت اپنی ماں کے ساتھ کی تھی۔ ایک بار بیمار پڑ گئے تو شہد کی ضرورت پڑی بیت المال میں موجود تھا۔ احباب نے کہا دوا کیلئے شہد مطلوب ہے۔ بیت المال سے لے لیں۔ آپ نے فرمایا بیت المال کا شہد میرے پاس عوام کی امانت ہے۔ میں اس سے ان کی اجازت کے بغیر نہیں لے سکتا۔ چنانچہ مسجد نبوی میں لوگوں کو جمع کیا گیا۔ آپ نے لوگوں سے اپنی ضرورت بیان کی۔ جس پر لوگوں نے بخوشی اجازت دے دی۔ چنانچہ آپ نے لوگوں کی منظوری دینے کے بعد دوا کیلئے تھوڑا سا شہد لے لیا اور ضرورت پوری کر لی۔

سوال مدینہ میں جب قحط سالی کا وبال آیا تو آپ نے اپنے اوپر کیا پابندی لگالی اور قحط سالی کے سلسلہ میں کیا کچھ کیا۔

جواب یحیٰی بن سعید روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ روٹی گھی سے لگا کر کھا رہے تھے کہ ایک بدو آ گیا۔ آپ نے اسے بلا لیا اور اسے کھانے میں شریک کر لیا۔ بدو نے روٹی کے ساتھ گھی کا میل کچیل جو پیالے میں لگا تھا وہ بھی کھا لیا۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے بھئی آپ تو بڑے ندیدے ہیں کیا کبھی سالن میسر نہیں آیا۔ بدو کہنے لگا اے امیر المومنین خدا کی قسم میں نے ایک مدت سے نہ کبھی کھایا ہے او رنہ میں نے دیکھا ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا وہ کیوں؟ بدو بولا ہمارے وہاں تو قحط شروع ہیں۔ ہمیں تو گھی تو کجا روٹی بڑی مشکل سے میسر ہوتی ہے۔ جس پر حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ آج کے بعد میں اس وقت تک گھی نہ کھاؤں گا جب تک کہ لوگوں کی حالت پہلے کی سی نہیں ہو جاتی۔ یعنی قحط جاتا رہے اور ارزانی ہو جائے۔ ایک دن اپنے بیٹے کے ہاتھ میں خربوزہ دیکھا تو سخت خفا ہوئے اور کہنے لگے مسلمان بھوکے مر رہے ہیں اور تم میوے کھا رہے ہو۔

آپ نے مضافات مدینہ اور دوسرے علاقوں سے غلہ اور کھانے پینے کی اشیاء منگوا کر لوگوں میں پہنچائیں۔ حضرت سیدنا عباسؓ کے ساتھ نماز استسقاء ادا فرمائی۔ آپ اس وقت سرور کائنات کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ سیدنا فاروق نے سیدنا حضرت عباس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اونچا کر کر دعا کی۔

اے الہ العالمین ہم عاجز بندے آپ کے محبوب رسول کے چچا کو وسیلہ بنا کر عرض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ خشک سالی اور قحط کو اٹھالو۔ ہم پر باران رحمت نازل فرماؤ۔ چنانچہ آپ نماز پڑھ کر چلے تھے کہ بارش شروع ہو گئی اور پھر کئی روز تک متواتر ہوتی رہی۔

سوال امام ابن بشر جزریؒ نے حضرت عمر فاروقؓ کے اخلاق کے حوالہ سے کیا فرمایا تھا۔

جواب آپ فرماتے تھے کہ حضرت عمر فاروقؓ لوگوں پر عطا اور بخشش فرماتے اور اپنے آپ کو بیت المال کا اجیر سا خیال فرماتے اور اپنے نفس کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔

سوال حضرت علی کرم اللہ وجہ کا حضرت عمر فاروقؓ کے اخلاق و کردار کے حوالہ سے کیا قول ہے۔

جواب آپ کا فرمان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو قیامت تک آئندہ کے سلاطین کیلئے حجت بنا دیا ہے۔ خدا کی قسم وہ دونوں پر سبقت لے گئے اور اپنے بعد میں آنے والوں کو سخت مشکل میں چھوڑ گئے۔ ان کی یاد امت کو مغموم اور حکام کو مطعون کرتی رہے گی۔

سوال حضرت سیدنا سعد بن وقاص کا حضرت عمر فاروقؓ کے حوالہ سے کیا قول مروی ہے۔

جواب بخدا حضرت عمرؓ سے ہم اسلاف میں مقدم تھے۔ ہجرت بھی ہم نے پہلے کر لی لیکن وہ دنیا میں ہم سے زیادہ زاہد تھے۔ اور امور آخرت میں بھی ہم سب سے زیادہ راغب تھے۔

صلہ رفاقت حق

سوال حضرت عمر فاروقؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی طور پر حق کی سربلندی کیلئے چنا گیا تھا۔ اس کا اظہار کس روایت سے ہوتا ہے۔

جواب ایک دفعہ حضرت عمر فاروقؓ کی ران ننگی ہو گئی۔ اہل نجران نے دیکھا کہ اس پر سیاہ داغ ہے۔ سیاہ داغ دیکھ کر وہ کہنے لگے یہ تو وہی شخص ہے جس کے متعلق ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ ہمیں ہماری زمینوں سے نکال دے گا۔ اس طرح حضرت کعب احبار نے آپ سے کہا کہ ہم اللہ کی کتاب تورات میں آپ کو اس طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتے کہ گویا آپ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکتے ہیں۔ بس جب آپ فوت ہو جائیں گے تو پھر لوگ پروانہ وار جہنم میں گرنے لگیں گے۔ نبی آخر الزمانؐ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ حضرت عمر ہوتے۔

شاہ روم نے ایک دفعہ ایک نصرانی پہلوان کو جس کا نام طلیعہ تھا، مدینہ پہنچ کر آپ کو قتل کرنے کا مشن دیا۔ وہ نصرانی مدینہ پہنچا تو اس نے دیکھا کہ شام کے راستے آپ اکیلے جا رہے ہیں۔ یہ پہلوان ایک گنجان درخت پر جا کر چڑھ کر چھپ گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ اتفاق سے اس درخت کے نیچے جا کر ستانے لگے گئے۔ جب آپ مکمل سو گئے۔ وہ نصرانی نیچے اترا اور جلدی سے تلوار اٹھا کر آپ پر حملہ آور ہوا کہ اسی لمحے ایک زبردست شیر اس کے سامنے آن کھڑا ہوا۔ جسے نصرانی دیکھ کر بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ شیر آپ کے تلوے چاٹنے لگا۔ جس پر حضرت عمر فاروقؓ بیدار ہو گئے۔ لیکن معاً ہی شیر غائب ہو گیا۔ آپ نے نصرانی کو دیکھا تو اس سے پوچھنے لگے کہ تو کون ہے تو وہ شرمندہ ہو کر کہنے لگا کہ جناب آپ کا بڑا رتبہ ہے میں تو آپ کو قتل کرنے کی نیت سے تھا۔ حملہ کیا ہی تھا کہ ایک شیر آپ کی حفاظت کیلئے سامنے سے آ گیا اور میں خوف سے گر پڑا۔ آپ نے فرمایا یہاں تو کوئی شیر نہیں۔ وہ کدھر چلا گیا۔ کہ دم اسی درخت سے آواز آئی اے عمر تو ہمارے دین کی حفاظت کر ہم تیری جان کی حفاظت تیرے دشمنوں سے کریں گے۔

غیبی آواز نصرانی نے بھی سنی وہ فوراً اٹھا تو آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فوراً مسلمان ہو گیا۔ یہ واقعہ مثنوی مولانا روم میں رقم ہے۔

سوال حضرت علیؓ کا وہ کونسا خواب ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے کھجوریں تقسیم کیں اور صبح اٹھے تو اس طرح کا عمل حضرت عمر فاروقؓ نے کیا۔ اور پھر حضرت عمر فاروقؓ نے انہیں ان کا خواب بھی بتا دیا۔ واقعہ بیان کریں۔

جواب حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں کہ زمانہ خلافت فاروقی میں میں نے ایک رات خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب ﷺ زندہ حیات ہیں اور مسجد نبوی میں صبح کی نماز پڑھاتے ہیں۔ میں بھی آپ کے ساتھ نماز میں ہوں۔ سلام پھیرنے کے بعد آنحضور ﷺ مسجد کی دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے۔ معاً ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کھجوروں کا طباق لے آئی۔ اور آپ کے سامنے طباق رکھ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے طباق سے ایک کھجور اٹھا کر مجھے عنایت فرمادی۔ اور باقی کھجوریں سب نمازیوں میں تقسیم کر دیں۔ میں نے کھجور کھائی تو میرا دل چاہا کہ کچھ اور کھجوریں بھی آنحضورؐ مجھے عنائیت فرمادیتے۔ کہ اتنے میں مجھے جاگ ہوگئی۔ زبان پر اس کھجور کی شیرینی اور ذائقہ جاگنے کے بعد بھی موجود رہا۔ دل میں آنحضرت کی زیارت کا سرور دل کو اور فرحان کر گیا۔ اسی طرح اٹھا اور فجر کی نماز کیلئے مسجد نبوی چلے گئے۔ دیکھا کہ وہاں پر سیدنا فاروقؓ نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں فوراً نماز میں شریک ہوگیا۔ نماز کے بعد سیدنا فاروقؓ اسی طرح دیوار سے پشت لگا کر بیٹھ گئے۔ جس طرح کہ خواب سن کر آنحضور ﷺ کو دیکھا تھا۔ بس تھوڑی دیر بعد ایک عورت کھجوروں کا طباق لیکر آگئی۔ حضرت سیدنا فاروقؓ رات خواب کی طرح ایک کھجور مجھے عنائیت کی اور باقی کھجوریں نمازیوں میں تقسیم کر دیں۔ میں نے عرض کیا اے امیر المومنین ایک کھجور تو مجھے اور عنایت کر دیتے۔ اس پر سیدنا فاروقؓ نے فرمایا اے علیؓ اگر رات کو جناب رسول اللہ ﷺ تمہیں دوسری کھجور عنایت کر دیتے تو اس وقت میں بھی تمہیں دوسری کھجور دے دیتا۔ جب آنحضرت ﷺ نے نہیں دی تو میں کیسے دے سکتا ہوں۔ اس پر حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے دل میں کہا کہ یا اللہ حضرت عمر فاروقؓ کو میرے خواب کی اطلاع کیسے مل گئی۔ حضرت عمر فاروقؓ فوراً بولے اے علیؓ بندہ مومن ایمان کے نور سے ایسی باتیں دیکھ لیتا ہے۔ حضرت علیؓ بولے امیر المومنین. آپ نے سچ کہا جو کام آپ نے کیا اس طرح رات کو میں نے خواب میں دیکھا جو مزہ رات کی کھجور جو آنحضرت ﷺ نے دی تھی سے مجھے ملا تھا وہی ذائقہ مجھے آپ کی کھجور میں بھی ملا۔

سوال اللہ پاک نے حق کو عمرؓ کے دل اور زبان پر جاری کیا ہے۔ یہ قول کس شخصیت کا ہے۔

جواب حضرت رسول اکرم ﷺ

سوال جنوں اور انسانوں کے شیطان حضرت عمر سے دور بھاگتے ہیں، کس نے فرمایا؟

جواب آنحضرت ﷺ

سوال سیاہ فام لونڈی کی نذر کا وہ معاملہ کیا ہے جس میں حضرت عمر فاروقؓ کے آجانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس نے دف بجانا بند کردی۔

جواب حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ جنگ سے واپس آئے تو ایک سیاہ فام لونڈی حاضر ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سالم جنگ سے واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور چند اشعار پڑھوں گی۔ آنحضرت ﷺ فرمایا اگر تیری نذر ہے تو پوری کر لے۔ چنانچہ وہ دف بجانے لگی۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے۔ وہ دف بجاتی رہی۔ حضرت علیؓ آئے تو وہ دف بجاتی رہی۔ حضرت عثمانؓ آئے تو وہ دف بجاتی رہی۔ ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ آگئے۔ تو وہ دیکھتے ہی دف کو بند کر کے اپنے نیچے رکھ کر اوپر بیٹھ گئی۔ یہ دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر! دیکھ تجھے دیکھ کر شیطان بھی ڈرتا ہے۔ کیونکہ میں بیٹھا تو یہ بجاتی رہی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہوتے بھی یہ بجاتی رہی۔ اور جب تم آئے تو اس نے دف پھینک دی۔

سوال وہ کونسی روایت ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کہ میں ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ عرش کے دائیں جانب حضرت آدمؑ کی پیدائش سے قبل ایک ہزار برس پہلے بصورت نور موجود تھے۔

جواب حضرت امام شافعی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ عرش کے دائیں جانب حضرت آدم کی پیدائش سے قبل ایک ہزار برس پہلے بصورت نور موجود تھے۔ پس جب حضرت آدم علیہ اسلام پیدا کیے گئے تو ہم اس کی پیٹھ میں منتقل ہو گئے۔ پھر ہم پاک اور طیب پیٹھوں میں منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک اللہ پاک نے مجھے عبداللہ کی پیٹھ میں منتقل کر دیا۔ ابوبکر کو ابی قحافہ کی پیٹھ میں، عمر کو خطاب کی پشت میں، عثمان کو عفان کی پشت میں اور حضرت علی کو ابوطالب کی پشت میں منتقل کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو میری صحابیت میں داخل کر دیا۔ اب ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان ذی النورین اور حضرت علیؓ کو وصی بنا دیا گیا۔ پس جو کوئی میرے ان صحابہ کی توہین و تنقیص کرے گا۔ اس نے گویا میری شان میں کلمات نازیبا کہے اور جس کسی نے بھی میری گستاخی کی اس نے اللہ پاک کی۔ اور یہ لوگ یقیناً اوندھا کر کے جہنم کے گڑھے میں پھینک دیے جائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال امام طبری کی ریاض النضرہ میں کونسی روایت ہے جس میں پانچ بزرگوں کی تخلیق اور انکی وجہ سے حضرت آدم کی بخشش کا ذکر ہے۔

جواب محب طبری ریاض النضرہ میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبریل امین نے خبر دی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے اس کے جسم میں روح داخل کیا تو مجھے حکم دیا کہ میں جنت کا ایک سیب لیکر اس کو نچوڑ کر حضرت آدمؑ کے گلے میں ٹپکا دوں۔ چنانچہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جنت سے ایک سیب لیکر اس کا رس حضرت آدمؑ کے گلے میں ٹپکا دیا۔ اسطرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے نطفہ اول پیدا کیا۔ دوسرے سے ابوبکر تیسرے سے عمر، چوتھے سے عثمان اور پانچویں سے حضرت علی پیدا ہوئے۔ پھر حضرت آدمؑ نے کہا یا اللہ یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے یہ شان مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ پانچ میرے محبوب بزرگ ہیں جو میں نے تیری اولاد سے پیدا کرنے ہیں۔ مجھے اپنی تمام مخلوق سے یہ پیارے اور عزیز ہیں۔ حضرت آدمؑ سے جب لغزش ہوئی تو پھر انہوں نے ان پانچ بزرگوں کی حرمت کا واسطہ دیکر توبہ کی جس کو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمالیا۔

سوال حضرت امام باقر کا وہ قول کیا ہے جس میں بنو فاطمہ کے اجماع کا ذکر ہے۔

جواب حضرت امام باقر فرماتے ہیں کہ بنو فاطمہ نے اس بات پر اجماع کرلیا ہے کہ شیخین کے متعلق ہمیشہ اچھی بات کہیں گے اور کبھی کوئی نازیبا کلمہ کسی سے سننا گوارا نہ کریں گے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کے حوالہ سے نفس زکیہ کا کون سا قول مروی ہے۔

جواب حضرت نفس زکیہ نے ارشاد فرمایا کہ میں مسح کرتا ہوں کیوں کہ عمرؓ موزوں پر مسح کرتے تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ مجھ سے بہتر تھے۔ میں قبر نبوی اور منبر رسول کے درمیان بیٹھے یہ بات کہہ رہا ہوں۔ پھر دعا کی الہ العلمین ظاہر اور باطن میں میرا یہی قول ہے تو اس پر گواہ رہ۔ اب میری بات کے سوا کسی اور کی بات مت سننا۔ بیشک شیخین حضرت علی سے افضل تھے۔ (دار قطنی)

سوال حضرت امام باقر نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو برا کہنے والے کے حوالہ سے کیا کہا ہے۔

جواب آپ نے فرمایا وہ بے دین ہیں اور وہ سنت رسول سے جاہل ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال آنحضرت ﷺ کا وہ خواب بیان کریں جس میں انہوں نے جنت میں حضرت عمر فاروقؓ کا محل دیکھا۔

جواب حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا میں محو خواب تھا۔اور جواب میں میں نے جنت دیکھی اس میں ایک عورت ایک محل کے قریب وضو کررہی تھی۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ محل کس کا ہے۔اس نے کہا یہ محل عمرؓ کا ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی غیرت یاد کرکے پچھلے پاؤں لوٹ آیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ یہ خواب سن کر حضرت عمرؓ رونے لگ گئے اور کہا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا میں آپ پر غیرت کرسکتا ہوں۔

سفر شہادت حق

سوال وہ کون سی حدیث رسول ﷺ ہے جس میں آپ کو شہید کہا گیا ہے۔

جواب حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ احد پہاڑ پر بیٹھے تھے۔آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر ﷺ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بھی تشریف فرماتھے کہ اچانک پتھر ہلنے لگا آپ نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں۔

سوال آنحضرت ﷺ کا وہ فرمان کیا ہے جس میں آپ نے اپنی امت کے سب سے اونچے درجے والے آدمی کا ذکر کیا ہے۔

جواب حضرت سعید سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے اونچے مرتبے والا یہ آدمی ہوگا۔ابو سعید کہتے ہیں اللہ کی قسم آنحضرت ﷺ کی مراد اس آدمی سے حضرت عمر بن الخطاب تھے۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہوگئے۔

سوال حضرت انس کی وہ روایت بیان کریں جس میں آپ احد پہاڑ پر تھے کہ وہ ہلنے لگا۔

جواب نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو پہاڑ کانپنے اور ہلنے لگا۔ نبی کریم ﷺ نے پہاڑ کو پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا اے احد ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت عمر فاروقؓ کون سی دعائیں کثرت سے فرماتے تھے۔

جواب آپ کی اکثر دعائیں مندرجہ ذیل ہوتی تھیں۔

۱) اے خدا مجھے نیکوکار لوگوں کے ساتھ وفات دے اور مجھے بروں کے ساتھ نہ چھوڑ اور نیک بندوں کے ساتھ میرا الحاق فرما۔

۲) اے اللہ اب میں عمر رسیدہ ہوگیا ہوں اور میری قوت کمزور ہوگئی ہے اور رغبت میں انتشار ہوگیا ہے۔ پس قبل اس کے کہ میں ضائع ہو جاؤں یا میری عقل میں فتور آجائے مجھے اپنی طرف کھینچ لے۔

۳) اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کو کس بد بخت نے شہید کیا۔

جواب فیروز نامی پارسی غلام جس کی کنیت ابولولو تھی۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کب، کس دن اور کہاں شہید کئے گئے۔

جواب 26 ذی الحجہ 23ھ کو صبح آپ مسجد نبوی میں نماز فجر کی نماز کرانے کیلئے آگے بڑھے اور جوں ہی نماز شروع کی فیروز نے دفعتہً نکل کر آپ پر تلوار کے چھ وار کئے۔ ایک وار ناف کے نیچے پڑا۔ سیدنا فاروقؓ نے فوراً حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود زخم کی شدت سے گر پڑے۔ حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی جبکہ سیدنا عمر فاروقؓ ان کے سامنے بسمل پڑے تھے۔ فیروز نے اور لوگوں کو بھی زخمی کیا بالآخر پکڑا گیا اور ساتھ ہی خودکشی کرلی۔ سیدنا عمر فاروقؓ کو گھر اٹھا کر لایا گیا۔ زخم زیادہ گہرا نہ تھا۔ اسے لئے لوگوں کا خیال تھا انشاء اللہ شفا ہو جائیگی۔ طبیب کو بلایا گیا اس نے نبیذ اور دودھ پلایا جو زخم سے باہر آگئے۔ اس سے لوگوں کو یقین ہوگیا کہ زخم سے شاید جانبر نہ ہوسکیں۔ یکم محرالحرام بروز ہفتہ 24ھ کو اپنے مالک حقیقی کے ہاں رحلت فرما گئے۔

سوال آپ نے زخمی ہونے کے بعد جب ہوش آیا تو کیا پوچھا۔

جواب آپ نے پوچھا کہ میرا قاتل کون تھا۔ لوگوں نے کہا کہ فیروز۔ آپ نے فرمایا الحمدللہ میں ایسے شخص کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا جو اسلام کا دعویٰ رکھتا ہو۔

سوال سیدنا فاروقؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو سیدنا صدیقہؓ کے پاس کیوں بھیجا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب آپ نے اپنے بیٹے کو ام المومنین حضرت سیدہ صدیقہؓ کے پاس بھیجا کہ جا کر میری طرف سے ان سے اجازت طلب کرو کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن کرنے کی اجازت بخش دیں۔ جب حضرت عبداللہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس پہنچے تو آپ رو رہی تھیں۔ آپ نے سیدنا عمر فاروقؓ کی طرف سے سلام کیا اور پیغام پہنچایا۔ جس پر سیدہ عائشہ صدیقہ بولیں کہ میں اس جگہ کو اپنے لئے محفوظ رکھنا چاہتی تھی لیکن آج عمرؓ کو اپنے اوپر ترجیح دوں گی۔ سیدنا عبداللہ بن عمر جب حضرت عمر فاروقؓ کے پاس واپس پہنچے تو آپ نے فوراً پوچھا بیٹے کیا خبر لائے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بولے امیر المومنین جو آپ چاہتے تھے وہی ہوگا۔ فرمانے لگے بیٹے یہی میری سب سے بڑی آرزو تھی۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کی نماز جنازہ کس صحابی نے پڑھائی۔

جواب حضرت سیدنا صہیب رومیؓ

سوال کن صحابہ کرام نے حضرت عمر فاروقؓ کے جسد مبارک کو لحد میں اتارا۔

جواب حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت سعد بن وقاصؓ۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کا جنازہ جب روضہ نبوی کے سامنے لے گئے تو دروازہ کس نے کھولا۔

جواب دروازہ روضہ رسول ﷺ خود بخود کھل گیا۔ اور شرح اربعین نووی "تہذیب الجواہر کے مطابق اندر سے آواز آئی۔ حبیب کو حبیب کے پاس لے چلو کیونکہ حبیب ﷺ حبیبؓ کا مشتاق ہے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے روز آسمان دنیا پر کیا آثار نظر آئے۔

جواب زمین پر اندھیرا چھا گیا۔ بچے اپنے باپ سے پوچھنے لگے کہ آبا جان کیا قیامت برپا ہوگئی۔ تو کہتے نہیں بیٹا قیامت تو قائم نہیں ہوئی لیکن حضرت عمر فاروقؓ شہید کردیئے گئے ہیں اور انکی شہادت بھی نمونہ قیامت ہے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے شہادت سے پہلے کیا وصیت کی تھی۔

جواب وفات سے پیشتر فرمایا کہ دیکھو جب میں مرجاؤں تو میری آنکھیں بند کردینا، متوسط درجہ کا کفن دینا۔ اگر اللہ کے ہاں میری کچھ بھلائی ہے تو وہ مجھے اس سے بہتر لباس عطا فرمائے گے۔ اور اگر اس کے سوا کچھ اور ہوا تو یہ سب کچھ بھی چھین لیا جائے گا۔ لہذا اس چھن جانے میں جلدی ہی کیوں نہ کی جائے۔ میری قبر ...

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لبی چوڑی نہ کھدوانا۔ اگر میں خدا کے نزدیک زیادہ مستحق ہوں تو وہ خود بصر تک وسیع کردے گے۔ ورنہ وسیع قبر بھی اس قدر تنگ ہو جائیگی کہ میری تمام پسلیاں ٹوٹ جاویں گی۔ میرے جنازے کے ساتھ کوئی عورت نہ چلے اور جو صفات مجھ میں نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ مجھے یاد نہ کیا جائے۔ کیونکہ خدا عالم الغیب مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور خدا کی قسم اگر مجھے روئے زمین کی چیزیں مل جائیں تو میں اس ہولناک منظر پر جو پیش آنے والا ہے سب کچھ قربان کردوں۔ جس پر حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس نے فرمایا۔

امیر المومنین آپ کو اتنا وحشت ناک منظر کا انشاء اللہ سامنا نہ ہوگا۔ آپ کتاب کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ اور تقسیم میں انصاف کا خیال رکھتے تھے۔

حضرت سیدنا فاروقؓ یہ سن کر اٹھ کر سیدھے بیٹھ گئے۔ اور فرمانے لگے کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے بوثوق کہا تو سیدنا عمر فاروقؓ نے ان کے کندھے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا۔ گواہ بنا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا۔ ہاں ضرور۔

سوال حضرت سیدنا علیؓ نے آپ کے جنازہ پر کیا کہا۔

جواب حضرت سیدنا علیؓ نے فرمایا۔

عمر! آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا نہ چھوڑا کہ اس جیسے نامہ اعمال کی میں خواہش کر سکوں۔ بے شک میں نے اگر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور ابوبکر وعمر نکلے ہیں۔ ابوبکر اور عمر آئے۔ یا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ نے یہ کہا۔ یعنی ہر کام میں آنحضرت ﷺ آپ دونوں کو اپنے ساتھ شریک فرماتے مجھے پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان دونوں ان کے پاس جگہ دے گا۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کی ازواج مطہرات کون کون تھیں۔

جواب دور جاہلیت میں حضرت عمر فاروقؓ نے متعدد نکاح کیے۔

۱) پہلا نکاح حضرت عثمان بن مظعون کی بہن زینب سے ہوا۔

حضرت زینبؓ مکہ میں مسلمان ہوگئیں۔ حضرت حفصہؓ اور حضرت عبداللہ انہیں کے بطن مبارک سے تھے۔

۲) دوسری شادی قریبہ بنت بی امیہ مخزومی سے ہوئی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی حرم محترمہ حضرت ام سلمہؓ کی بہن تھیں۔ چونکہ اسلام نہیں لائی تھیں۔ اس لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10ھ میں حدیبیہ کے بعد انہیں طلاق دے دی گئی۔

۳) تیسری بیوی ملیکہ بنت جرول خزاعی تھیں۔انہوں نے بھی اسلام قبول نہ کیا۔6ھ میں انہیں طلاق دے دی گئی۔عبیداللہ انہی کے بطن سے تھے۔

۴) چوتھا نکاح مدینہ میں عاصم بن ثابت الافلح کی بیٹی جمیلہ سے ہوا۔7ھ میں یہ نکاح ہوا۔جمیلہ کا اصل نام عاصیہ تھا۔اسلام قبول کر لینے کے بعد ان کا یہ نام رکھا گیا۔لیکن ان کو بھی طلاق ہوگئی۔

۵) آخیر عمر میں حضرت علی المرتضٰی کی بیٹی سے شرف اور برکت کی خواہش سے نکاح کیا۔حضرت ام کلثوم سے یہ نکاح 17ھ میں چالیس ہزار مہر پر نکاح ہوا۔

۶) اس کے علاوہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام المخزومی، فکیہ، یمینہ اور عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل سے بھی نکاح ہوا۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد کے بارے میں کس قدر جانتے ہیں۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ کے سات بیٹے تھے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) حضرت عبداللہؓ (۲) حضرت عبیداللہؓ

۳) حضرت عاصمؓ (۴) حضرت ابوشحمہ

۵) حضرت عبدالرحمٰن (۶) حضرت زیدؓ

۷) حضرت مجیرؓ

بیٹیوں میں حضرت حفصہ تھیں جن کا پہلے نکاح حضرت خنیس بن حذافہؓ سے ہوا جو مہاجر صحابہ میں سے تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوگئے۔جس کے بعد آپ آنحضرت ﷺ کے حلقہ عقد میں آئیں۔آپ نے 45ھ میں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کا حلیہ مبارک بیان کریں۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ گندم گوں، سرچند لال رخسار پر کم گوشت، داڑھی گھنی، مونچھیں بڑی بڑی اور قد نہایت طویل تھا کہ سینکڑوں کے مجمع میں کھڑے سربلند نظر آتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرامات فاروقی

سوال "یا ساریۃ الجبل" سے متعلقہ واقعہ کیا ہے جو آپ کی کرامت شمار ہوتا ہے۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ نے ساریہ نامی شخص کو سردار لشکر بنا کر جنگ کیلئے بھیجا اس وقت وہ نہاوند کے اندر لشکر عجم سے پیکار جنگ تھا۔ آپ مدینہ میں خطبہ فرما رہے تھے کہ یکدم آپ نے تین دفعہ یا ساریۃ الجبل" کا جملہ کہا۔ جمعہ میں موجود صحابہ کرام آپ کی آواز کے زوردار اضطراب سے بڑے حیران ہوئے۔ چند دن کے بعد ایلچی آیا اور اس نے جنگ کے حالات بتائے تو اس نے کہا امیر المومنین ہم کو ہزیمت ہو چکی تھی کہ اچانک ہم نے تین مرتبہ یا ساریہ الجبل" کی آواز سنی جو آپ کی آواز سے ملتی جلتی تھی۔ ہم نے فوراً پہاڑ کی طرف رخ کیا۔ ہمارا رخ کرنا ہی تھا کہ خداوند تعالیٰ نے دشمنوں کو بھاگنے میں اپنی خیر نظر آئی اور ہم فتحیاب و کامران ہو گئے۔ ابن حجر نے الاصابہ" میں یہ واقعہ نقل کیا ہے۔

سوال اس آدمی کا کیا قصہ ہے جس کو آپ نے کہا خاندان والوں کی خبر لو کہیں وہ سب جل نہ مرے ہوں۔

جواب حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس سے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا "جمرہ"۔ آپ نے باپ کا نام پوچھا تو اس نے کہا "شہاب"۔ آپ نے قبیلہ کا نام پوچھا تو اس نے کہا "حرقۃ"۔ آپ نے سکونت کا پوچھا تو اس نے کہا "حرہ"۔ آپ نے علاقے کا پوچھا تو اس نے کہا "لظی"۔ آپ نے فرمایا بھلے میاں اپنے اہل و عیال کی جا کر خبر لو وہ سب تو جل مرے۔ جب وہ شخص گھر گیا تو واقعی دیکھا کہ آگ لگی اور اس کے اہل و عیال آگ میں جل مرے۔

سوال خشک دریائے نیل میں آپ کے حکم سے کس طرح پانی چل پڑا۔

جواب قیس بن حجاج روایت کرتے ہیں کہ جب مصر حضرت عمرو بن العاص نے فتح کیا تو ایک دن لوگوں نے ان سے شکایت کی کہ ہماری کھیتی باڑی کا انحصار دریائے نیل پر ہے۔ دریائے نیل جب خشک ہوتا ہے تو ایک باکرہ لڑکی کے قتل سے وہ دوبارہ جاری ہو جاتا ہے۔ چاند کی گیارھویں تاریخ کو یہ قربانی دی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم باہم مل کر لڑکی کے والدین کو اس پر تیار کر لیتے ہیں۔ لڑکی کو بڑے قیمتی لباس اور زیورات پہنائے جاتے ہیں۔ اب اسلام چونکہ ان باتوں کی اجازت نہیں دیتا۔ ہمارے لئے اب یہاں رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ سب لوگوں نے سکونت ترک کرنے کا ارادہ کرلیا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص نے فوراً یہ احوال حضرت عمر فاروقؓ کو لکھ بھیجے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے احوال بتانے پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ اسلام لغو باتوں کی اجازت نہیں دیتا اور میں ایک خط اس میں بھیج رہا ہوں۔ اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ حضرت عمرو بن العاص کے پاس جب وہ خط آیا تو انہوں نے کھول کر پڑھا اس میں لکھا تھا کہ امیر المومنین خدا کے بندے عمر کی طرف سے دریائے نیل کو معلوم ہو کہ اگر تو خود بخود جاری ہوتا ہے تو مت جاری ہو اور اگر تجھے اللہ واحد قہار جاری فرماتا ہے تو میں اللہ واحد قہار سے سوال کرتا ہوں کہ تجھے جاری کر دے۔ فقط عمر

حضرت عمرو بن العاص نے یہ خط صلیب ستارے کے طلوع ہونے سے قبل ایک روز دریائے نیل میں ڈلوا دیا۔ اہل مصر صبح کو سوتے ہوئے اٹھے تو انہوں نے دیکھا کہ دریائے نیل میں سولہ گز پانی زیادہ چڑھ آیا اور اسطرح ایک غلط رسم اور عقیدہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کو جھوٹ کا پتہ چل جاتا تھا۔ اس حوالہ سے شہادت کہاں سے ملتی ہے۔

جواب حضرت حسین ابن علیؓ فرماتے ہیں کہ جب کبھی بھی کوئی جھوٹ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے بولنے کی کوشش کرتے تو آپ فوراً پہچان جاتے۔ طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ سے کوئی جھوٹی بات کہی۔ آپ نے کہا کہ چپ رہ اس نے پھر بات کرنا چاہی تو آپ نے فرمایا چپ رہ۔ اس شخص نے عرض کی امیر المومنین جو کچھ میں آپ سے اب کہہ رہا ہوں وہ سچ ہے۔ میں جب بھی آپ سے جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا تو آپ مجھے فرماتے کہ چپ رہ اور وہ فی الواقع جھوٹی بات ہوتی تھی۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں ایک زلزلہ آیا جو آپ کے درہ مارنے سے ختم ہو گیا۔ واقعہ کی اصل حقیقت کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ زلزلہ آ گیا اور قریب تھا کہ پہاڑ بھی گر پڑیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فوراً اپنا درہ اٹھا کر زمین پر دے مارا اور کہنے لگے اے زمین ٹھہر جا کیا میں تیرے اوپر بیٹھ کر عدل نہیں کرتا۔ اگر میں عادل نہیں ہوں تو میں تباہ ہو جاتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں فوراً زلزلہ کے آثار ختم ہو گئے۔ اور پھر اس دن کے بعد کبھی زلزلہ کی شکایت نہ ملی۔

سوال مدینہ پر تیز آگ آنے کا وہ کیا واقعہ ہے جو حضرت عمرؓ کی چادر دکھانے سے رک گئی۔

جواب حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ مدینہ کی طرف ہر سال ایک تیز آگ آیا کرتی مسلمانوں نے اس کا تدارک چاہا تو آپ نے اپنے غلام کو چادر دے کر بھیجا تو جب آگ آتے تو آگ کی طرف منہ کر کے چادر منہ پر ڈال کہ کہنا کہ یہ چادر حضرت عمر فاروقؓ کی ہے۔ چنانچہ جب آگ آئی اور شور وغل ہوا تو حضرت عمر فاروقؓ کی چادر لیکر غلام مدینہ منورہ سے نکل کر باہر آیا اور منہ پر ڈال کر ایسا کہا کہ اے آگ عمر فاروقؓ کی چادر ہے کچھ ہوش کر چنانچہ آگ فوراً لوٹ گئی اور اس کے بعد پھر نہ آئی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوال فاروقی

سوال حضرت عمر فاروق کے چند اقوال بیان کریں۔

جواب آپ کے اقوال میں مندرجہ ذیل اقوال چند بطور مثال پیش کیے جاتے ہیں۔

☆ ہم نے بہترین عیش صبر میں پائی

☆ جو شخص راز چھپاتا ہے اس کا اختیار اس کے ہاتھ میں ہے

☆ جس سے تم کو نفرت ہو اس سے ڈرتے رہو

☆ سب سے زیادہ عقل مند وہ ہے جو اپنے افعال کی اچھی تاویل کر سکتا ہے

☆ آج کا کام کل پر نہ چھوڑ

☆ جو چیز ایک بار پیچھے ہٹی پھر آگے نہیں بڑھتی

☆ جو شخص برائی سے بالکل واقف نہیں وہ برائی میں مبتلا ہو گا

☆ سائل کے سوال سے اس کی عقل کا اندازہ ہو جاتا ہے

☆ دنیا تھوڑی سی لو تو آزادنہ بسر کرو گے

☆ توبہ کی تکلیف سے گناہ کا چھوڑ دینا زیادہ آسان ہے۔

☆ خدا اس شخص کا بھلا کرے جو میرے عیب میرے پاس تحفہ بھیجتا ہے۔

☆ آدمی کے نماز روزہ پر نہ جاؤ بلکہ اس کی درست معاملگی اور عقل کو دیکھو۔

☆ حکومت کیلئے ایسی شدت کی ضرورت ہے جس میں جبر نہ ہو۔ اور ایسی نرمی ہو جس میں سستی نہ ہو۔

☆ امین شخص صرف وہ ہوتا ہے جس میں خشیت الہی ہو۔

☆ بدکار کی صحبت میں نہ بیٹھ ایسا نہ ہو کہ اس کی بو تجھ میں بھی اثر کر ڈالے

☆ عزت مومن کے تقویٰ میں ہے، دین اسکی شرافت ہے، اور مروت اس کا خلق ہے۔

☆ نامرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔

☆ بہادر شخص اس سے لڑتا ہے جس کو جانتا ہے کہ گھر تک نہ جانے دے گا۔

☆ نکاح کرنے سے پہلے دین میں تفقہ حاصل کرو کیونکہ شادی کے بعد دنیوی کاروبار میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ جس شخص کی حیا جاتی رہی اس کا دل مر گیا۔
☆ ہر شے کی بزرگی ہے اور اچھے کام کی بزرگی اس کا جھٹ پٹ کر دینا ہے۔
☆ جس پیشے میں انسان اپنی معاش حاصل کر سکے وہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں کے سامنے سوال کیلئے ہاتھ پھیلائے۔
☆ جس عالم کو دیکھو کہ وہ مالداروں کو دوست رکھتا ہے وہ عالم وزاہد نہیں بلکہ دنیا دار ہے۔
☆ گناہوں میں کمی کرو تا کہ تم پر موت آسان ہو جائے۔
☆ سچ بولنا اختیار کرو اگر چہ سچ تجھ کو قتل کر ڈالے
☆ والیان ملک میں بُرا والی وہ ہے جس کی رعیت برے اور لایعنی کاموں میں مشغول ہو جائے۔
☆ زن و فرزند کے بڑھ جانے کا فکر نہ کرو ان کو بڑھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کس کی برکت اور وسیلہ سے رزق پاتے ہو۔
☆ احمق کی دوستی سے بچو وہ بسا اوقات تم کو نفع پہنچانے کیلئے نقصان پہنچا دے گا۔
☆ انسان کیلئے حسن خلق اچھا ہم نشین ساتھی ہے۔
☆ جس شخص میں پرہیزگاری کم ہو گی حیا بھی کم ہو گی۔

نصائح فاروقی

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے کسی بھائی کو چھ نصیحتیں کیں وہ کونسی ہیں۔
جواب وہ چھ نصیحتیں درج ذیل ہے۔

۱) اگر تو کسی کی بدگوئی اور مذمت کرنا چاہے تو اپنے نفس کی کر کیونکہ تجھے اپنے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔

۲) اگر تو کسی سے دشمنی کرنا چاہے تو اپنے پیٹ سے کر کیونکہ وہ تیرا سب سے بڑا دشمن ہے۔

۳) اگر تو کسی کی تعریف کرنا چاہے تو اللہ تعالٰی کی کر کیونکہ اس کے احسانات تجھ پر بہت ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴) اگر تو کسی چیز کو چھوڑنا چاہے تو دنیا کو چھوڑ کیونکہ اگر تو اسے چھوڑ دے گا تو تعریف کے قابل ہوگا اور اگر تجھے دنیا چھوڑ دے گی تو تیری بدتعریفی کی جائیگی۔

۵) اگر تو کسی چیز کی تیاری کرنا چاہتا ہے تو موت کی تیاری کر کیونکہ اگر تو نے موت کی تیاری نہ کی تو تجھے خسارہ پڑے گا اور ندامت شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔

۶) اگر تو کسی چیز کا طلب کرنا چاہتا ہے تو آخرت کو طلب کر کیونکہ تو اس کو بغیر طلب کرنے کے پا نہیں سکتا۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے بزرگی، غنا اور حسب نسب کے حوالہ سے کیا فرمایا ہے۔

جواب آپ کا فرمانا ہے کہ بزرگی تقویٰ میں ہے۔ شرف دل دل کے غنا سے ہے اور حسب خلق میں ہے۔

موافقات فاروقی

سوال وہ کونسی باتیں ہیں جو حضرت عمر فاروقؓ نے سوچیں اور قرآن مجید نے انکی تائید کردی۔

جواب ۱) مقام ابراہیم کو جائے نماز بنانا۔

۲) ازواج مطہرات کیلئے پردہ۔

۳) بدر کے اسیروں کے قتل کر دینے۔

۴) حرمت شراب

۵) فتبارک اللہ احسن الخالقین کی آیت میری سوچ کے مطابق نازل ہوئی۔

۶) عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پر ناپسندیدگی۔

۷) منافقوں کیلئے دعائے مغفرت مانگنے پر ناپسندیدگی۔

۸) جنگ بدر کیلئے نکلنے کی خواہش۔

۹) حضرت عائشہ پر لگنے والے الزام پر حضرت عمر فاروقؓ کی رائے کیا آپ کے گمان میں یہ ہوسکتا ہے کہ آپ کا رب آپ کو کوئی عیب دار چیز دے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰) رمضان شریف میں صحبت ازواج کی اجازت۔

۱۱) ازواج مطہرات کے جرأت اظہار پر ناپسندیدگی اور نئی ازواج کے ملنے کا اختیار۔

۱۲) حضرت جبرائیل کو یہودی کی طرف سے دشمن کہنے پر آپ کا یہ کہنا کہ جو اللہ کا دشمن ہے اللہ کے فرشتوں کا دشمن ہے اس کے رسولوں جبرائیل و میکائیل کا دشمن ہے۔ اور بے شک اللہ کافروں کا دشمن ہے۔

۱۳) آنحضرت کے فیصلہ کو نہ ماننے والے کو آپ کے قتل کرنے کے عمل پر تصدیق میں آیات اتریں۔

۱۴) گھر میں آنے سے پہلے اجازت کے حصول کی رائے۔

۱۵) طریقہ اذان

۱۶) جنگ احد میں ابوسفیان کا جواب دینا اور رسول کریم ﷺ کی موافقت۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ سے کتنی احادیث مروی ہیں۔

جواب 539 احادیث۔ دس احادیث امام بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ نو احادیث کی تشریح امام بخاری نے اور 15 احادیث کی امام مسلم نے تشریح کی ہے۔

سوال حضرت عمر فاروق کی مرویات کن صحابہ کرام کی سند سے مروی ہے۔

جواب آپ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ، عشرہ مبشرہ صحابہ کرام، آپ کے بیٹے عبداللہ، حضرت عاصم، حضرت عبیداللہ اور علقمہ بن وقاص نے روایت کیں۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں کتنے جید صحابہ کرام نے رحلت پائی۔

جواب پچاس صحابہ کرام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ سوم

خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ

1- نام نسب اور خاندان
پیدائش اور شجرہ نسب
کنیت ولقب
ذاتی اوصاف
کاروبار زندگی
شادی خانہ آبادی

2- قبول اسلام وخدمات
ہجرت حبشہ
غزوات ومہمات
عہد صدیقی میں خدمات
عہد فاروقی میں خدمات

3- بار خلافت
فتوحات
فتنوں کا آغاز
اعتراضات وحقائق

4- شہادت عثمان
کارنامے وخدمات
علم وفضل
اخلاق وعادات
اقوال زریں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ پیدائش اور شجرہ نسب

سوال حضرت عثمان کب پیدا ہوئے۔
جواب 576ء میں واقعہ فیل کے 6 سال بعد طائف میں
سوال حضرت عثمان کا سلسلہ نسب کیا ہے
جواب والد کی طرف سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف
سوال حضرت عثمان کی نانی کا آنحضرت ﷺ سے کیا رشتہ تھا؟
جواب آپکی نانی بیضاء بنت عبدالمطلب آنحضرت ﷺ کی پھوپھی تھی۔

کنیت اور لقب

سوال حضرت عثمان کی کنیت کیا تھی؟
جواب ابوعمر اور ابوعبداللہ
سوال حضرت عثمان کا لقب کیا تھا؟
جواب ذوالنورین (دونور والا) چونکہ آنحضرت ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت اِم کلثومؓ یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔

ذاتی اوصاف

سوال حضرت عثمانؓ کا حلیہ کیا تھا؟
جواب درمیانہ قد۔ شکیل صورت۔ رخسار پتلے داڑھی خوب گنجان گندمی رنگ گھنے بال۔ جوڑوں کی ہڈیاں چوڑی۔ سینہ اور کمر کشادہ کانوں تک لٹکی ہوئیں گھنی زلفیں موٹی موٹی پنڈلیاں۔ بازو لمبے جن پر بال خوب اُگے ہوئے۔ بلند بینی۔ چہرے پر چیچک کے نشان زرد داڑھی اور دانت سونے کے تاروں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیوستہ طبعی طور پر شرم وحیاء کے پیکر۔

سوال قریش کی عورتیں اپنے بچوں کو جھولا جھلاتے ہوئے کیا کہتی تھیں؟

جواب میں تجھ سے اس طرح پیار کرتی ہوں جس طرح رحمان تجھ سے پیار کرتا ہے. اور قریش عثمان سے پیار کرتے ہیں۔

سوال حضرت عثمان کی حیاء کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کیا قول ہے؟

جواب میری امت میں سب سے بڑے صادق الحیاء عثمان ہیں کیا میں ایسے شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

سوال حضرت عثمان کا عرب کے کن گنے چنے لوگوں میں شمار ہوتا تھا؟

جواب عام اہل عرب کے خلاف آپ نے پڑھنا لکھنا سیکھ لیا تھا۔

کاروباری زندگی

سوال حضرت عثمان کے والد کا کیا کاروبار تھا؟

جواب آپ کے والد کپڑا بننے اور کپڑے کی تجارت کرتے تھے اور اُن کا مکہ کے امیر ترین لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔

سوال حضرت عثمان نے کیا کام شروع کیا؟

جواب کپڑے کی تجارت

قبول اسلام

سوال بعثت نبوی کے وقت حضرت عثمان کی کتنی عمر تھی؟

جواب 34 سال

سوال حضرت عثمان کو اسلام قبول کرنے کی دعوت کس نے دی؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ

سوال حضرت عثمان کو دیکھ کر سرور کائنات ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب عثمان اللہ کی جنت قبول کر۔ میں تیری اور تمام خلق کی ہدایت کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبعوث ہوا ہوں زبان نبوت کے ان سادہ لفظوں نے حضرت عثمان پر اس قدر اثر کیا کہ بے اختیار کلمہ شہادت پڑھنے لگے اور دست مبارک ہاتھ میں دے کر مسلمان ہو گئے۔

سوال جب حضرت عثمان نے اسلام قبول کیا تو کتنے افراد مسلمان ہو چکے تھے؟

جواب تقریباً 36

سوال حضرت عثمان کو اسلام قبول کرنے پر کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب ان کے چچا حکم بن ابو عاص بن امیہ نے مضبوط رسے سے ان کی مشکیں باندھیں اور انہیں دھمکاتے ہوئے کہا کہ تو اپنے آباؤ اجداد کے دین سے انحراف کرتا ہے اللہ کی قسم میں تجھے اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک کہ تو دوبارہ اپنے آبائی دین پر نہ آ جائے۔ حضرت عثمان نے جواب دیا اللہ کی قسم میں دین اسلام کو کبھی ترک نہیں کرونگا خواہ یہ اذیتیں سہتے سہتے میری جان بھی کیوں نہ چلی جائے۔ کئی مرتبہ ان کے چچا انہیں کھجور کی بنی ہوئی چٹائی میں لپیٹ کر اوندھے منہ درخت سے باندھ دیا کرتے تھے اور نیچے سے دھواں دے کر اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتے لیکن حضرت عثمان نے پورے صبر و ثبات سے کام لیتے ہوئے رضائے الٰہی کی خاطر تمام تکالیف کو برداشت کیا جب ان کے چچا نے یہ استقلال دیکھا تو سختی کا برتاؤ کم کر دیا۔

شادی خانہ آبادی

سوال حضرت عثمان کا پہلا نکاح کس سے ہوا؟

جواب آنحضرت ﷺ کی بیٹی حضرت رقیہؓ سے

سوال حضرت رقیہ کا پہلا نکاح کس سے ہوا؟

جواب ابولہب کے بیٹے عتبہ سے لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی۔

سوال شادی کے موقع پر لوگوں نے کن الفاظ میں مبارکباد دی؟

جواب اگر کسی کو میاں بیوی کا بہترین جوڑا دیکھنا ہو تو رقیہ اور عثمان کو دیکھے۔

سوال حضرت رقیہ سے کتنی اولاد ہوئی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ایک بیٹا عبداللہ جو حبشہ کی ہجرت میں پیدا ہوا یہ وہی عبداللہ ہیں جن کے نام پر حضرت عثمان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ عبداللہ کی عمر صرف چھ سال ہوئی۔ سوئے اتفاق سے اس بچہ کی آنکھ پر مرغ نے کچھ اس طرح سے ٹھونگ ماری جس سے چہرہ پر ورم ہو گیا اسی میں بیمار رہے اور انتقال ہوا۔ آپ کی وفات 4 ہجری میں ہوئی آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی اور حضرت عثمان نے قبر میں اتارا۔

سوال حضرت رقیہؓ کا کب انتقال ہوا؟

جواب 2ھ میں غزوہ بدر کے موقع پر۔ آنحضرت ﷺ جب غزوہ بدر کے لیے روانہ ہوئے تو اس وقت حضرت رقیہؓ بیمار تھیں آنحضرت کے حکم سے ان کی تیمارداری کے لیے حضرت عثمان گھر پر ہی رہے۔ حضرت رقیہ کی وفات اس وقت ہوئی جب حضرت زید بن حارثہ مسلمانوں کی کامیابی کا مژدہ لے کر مدینہ میں آئے۔

حضرت امِ کلثوم سے شادی

سوال حضرت امِ کلثوم سے شادی کب ہوئی؟

جواب حضرت رقیہ کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان کی شادی اپنی دوسری بیٹی حضرت ام کلثوم سے کی۔ ربیع الاول 3ھ میں نکاح ہوا اور جمادی الاخری میں رخصتی ہوئی۔

سوال حضرت ام کلثوم کا کب انتقال ہوا؟

جواب 9ھ میں آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی حضرت علیؓ اسامہ بن زید اور فضل نے قبر میں اتارا۔ حضرت ام کلثوم سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

سوال حضرت امِ کلثوم کی وفات پر آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب اگر ہمارے ہاں کوئی تیسری لڑکی ہوتی تو اسے بھی ہم عثمان سے بیاہ دیتے۔

سوال حضرت ام کلثوم کے بعد حضرت عثمان نے کتنے نکاح کیے؟

جواب سات ۔ فاختہ بنت غزوان۔ ام عمرو بنت جندب۔ فاطمہ بنت ولید۔ ام بنین بنت عینیہ۔ رملہ بنت شیبہ۔ نائلہ بنت الفراصہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد

سوال حضرت عثمان کے کتنے بیٹے اور بیٹیاں تھیں؟
جواب 9 بیٹے اور 3 بیٹیاں

ہجرت حبشہ

سوال ہجرت حبشہ کے کیا اسباب تھے؟
جواب کفار مکہ مسلمانوں کو صرف اس لیے تکلیفیں دیتے تھے کہ وہ ایک اللہ پر ایمان رکھتے تھے۔ مسلمانوں کو طرح طرح سے سزائیں اور اذیتیں دی جاتیں تھیں۔ خود آنحضرت ﷺ کو تکلیفیں دی جاتیں تھیں۔ کفار مکہ کے ظلم و تشدد سے تنگ آ کر حضور ﷺ نے صحابہ کرام کو اجازت دی کہ جو شخص اپنی جان و ایمان کی حفاظت کے لیے ہجرت کرنا چاہتا ہے وہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے ملک کی طرف ہجرت کر جائے۔
سوال حضرت عثمان نے کتنے مسلمانوں کے ساتھ ہجرت کی؟
جواب بارہ مردوں اور چار عورتوں پر مشتمل قافلہ تھا جو رات کی تاریکی میں بندرگاہ شیعبہ سے کشتی پر سوار ہو کر حبشہ کو روانہ ہوا۔ حضرت عثمان اس قافلہ کے سردار تھے۔ عورتوں میں آپکی اہلیہ حضرت رقیہ بھی شامل تھیں۔
سوال حضرت عثمان کی ہجرت کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا؟
جواب اللہ تعالیٰ ان کا رفیق ہو۔ لوط علیہ السلام کے بعد عثمانؓ پہلے مہاجر ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت اختیار کی۔
سوال حضرت عثمان حبشہ سے واپس کیوں آئے؟
جواب حضرت عثمان حبشہ میں چند سال رہے۔ اس دوران خبر پھیل گئی کہ قریش مکہ مسلمان ہو گئے ہیں چنانچہ بعض صحابہ یہ خبر سن کر مکہ واپس آ گئے۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ یہ خبر جھوٹی ہے۔ حضرت عثمان بھی واپس آنے والوں میں شامل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اگرچہ بعض صحابہ دوبارہ حبشہ چلے گئے لیکن حضرت عثمان نہیں گئے۔ اور ہجرت مدینہ تک یہیں رہے۔

ہجرت مدینہ

سوال حضرت عثمان نے مدینہ کب ہجرت کی؟

جواب جب آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی تو مسلمانوں کا جو پہلا قافلہ مدینہ کی طرف روانہ ہوا۔ اس میں حضرت عثمان معہ اپنی اہلیہ حضرت رقیہؓ کے ساتھ شامل تھے۔ مدینہ پہنچ کر حضرت اوس بن ثابت کے مہمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں میں سلسلہ مواخات قائم کر دیا۔

بیر رومہ کی خریداری

سوال حضرت عثمان نے مہاجرین مدینہ کو پانی کی تکلیف سے نجات دلانے کے لئے بیر رومہ کا کنواں کتنے میں خریدا؟

جواب حضرت عثمان نے بارہ ہزار درہم میں نصف کنواں خریدا اور شرط یہ قرار پائی کہ ایک دن حضرت عثمان کی باری ہوگی اور دوسرے دن اس یہودی کے لیے کنواں مخصوص رہے گا۔ جس دن حضرت عثمان کی باری ہوتی مسلمان اس قدر پانی بھر کر رکھ لیتے جو دو دن کے لیے کافی ہوتا۔ جب یہودی نے یہ دیکھا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا تو بقیہ نصف بھی فروخت کرنے پر راضی ہوگیا حضرت عثمان نے اس کو آٹھ ہزار درہم میں خرید کر عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزوات

سوال حضرت عثمان غزوہ بدر میں شامل کیوں نہ ہو سکے؟

جواب حضرت عثمان ایک اتفاقی حادثہ کی وجہ سے جنگ بدر میں شرکت نہ کر سکے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہ بیمار ہو گئیں اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کو مدینہ میں تیمارداری کے لیے چھوڑ دیا۔ لیکن حضرت رقیہ کا مرض درحقیقت پیام موت تھا جس وقت حضرت عثمان اور حضرت اسامہ بن زید حضرت رقیہؓ کی تجہیز و تکفین میں مشغول تھے حضرت زید بن حارثہ فتح بدر کی خوشخبری لے کر آئے۔

سوال حضور اکرم ﷺ نے بدر میں حضرت عثمان کی شرکت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب آپ نے فرمایا تم کو شرکت کا اجر اور مال غنیمت کا حصہ دونوں ملے گا۔ اس لیے حضرت عثمان کا شمار اصحاب بدر میں ہوتا ہے۔

سوال غزوہ احد میں حضرت عثمان کا کیا کردار تھا؟

جواب حضرت عثمان کو کفر و اسلام کے پہلے معرکے بدر میں شامل نہ ہونے کا افسوس تھا۔ 3ھ میں حضرت عثمان کو تلافی کا موقع مل گیا۔ اس غزوہ میں ابتداء میں مسلمانوں نے کافروں کو شکست دے کر میدان سے بھگا دیا۔ لیکن وہ مسلمان تیرانداز جو عقب کے حفاظت کر رہے تھے اپنی جگہ چھوڑ کر مال غنیمت جمع کرنے لگے کفار نے اس جنگی غلطی کا فائدہ اٹھایا اور پیچھے سے اچانک حملہ کر دیا۔ مسلمان اس سے غافل تھے اسی لیے اس ناگہانی حملے کو روک نہ سکے اور بے ترتیبی سے منتشر ہو گئے جنگ احد میں صحابہ کا منتشر ہونا اگرچہ اتفاقی سانحہ تھا۔ جو مسلمان تیراندازوں کی غلطی کے باعث پیش آیا۔ تاہم لوگوں کو اسکا سخت ملال تھا۔ خصوصاً حضرت عثمان نہائت پشیمان تھے لیکن یہ اتفاقی غلطی تھی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ عفو عام کی بشارت دے دی۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمان کو کس غزوہ میں مدینہ میں اپنا نائب بنایا؟

جواب 4ھ میں غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ غطفان کے موقع پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت الرضوان اور صلح حدیبیہ

سوال رسول اللہ ﷺ نے زیارت کعبہ کا قصد کب فرمایا؟

جواب 6ھ میں چودہ سو صحابہ کے ساتھ عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے جب مکہ کے قریب پہنچے اور اہل مکہ کو آپ کی آمد کا علم ہوا تو انہوں نے آنحضرت کو مکہ میں داخل ہونے سے روکا۔ آپ نے حدیبیہ کے مقام پر فرمایا۔ قریش مکہ کی جانب سے بدیل بن ورقاء خزاعی آپ کے پاس چند ہمراہوں کی معیت میں آیا اور آنحضرت ﷺ سے آمد کا سبب دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم عمرہ کے لیے آئے ہیں۔ تم دیکھ رہے ہو کہ قافلہ کے آگے قربانی کے اونٹوں کی قطار ہے اور ہم احرام میں ہیں۔ اس لئے تم سے لڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بدیل یہ سن کر واپس مکہ گیا۔ اور قریش سے کہا کہ تم ناحق بدظنی میں مبتلا ہو۔ محمد ﷺ تو صرف زیارت بیت اللہ کے لیے آئے ہیں۔ چند فتنہ پسند لوگوں نے کہا کہ ہم انہیں زیارت کے لیے بھی مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں گے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے قریش سے افہام وتفہیم کے لیے کسے قاصد بنا کر بھیجا؟

جواب رسول اللہ ﷺ نے کافی نامہ و پیام کے بعد اس ارادہ کا اظہار کیا کہ حضرت عمر کو اہل مکہ کے پاس بھیجا جائے۔ حضرت عمر نے عرض کیا کہ حضور مجھے اہل مکہ کے پاس جانے میں کوئی عذر نہیں۔ لیکن بطور مشورہ میری گذارش ہے کہ مکہ میں میرے قبیلہ بنو عدی کا کوئی آدمی نہیں جو میری حمایت میں کھڑا ہو سکے۔ بہتر ہوگا کہ آپ عثمان بن عفان کو روانہ فرمائیں۔ کیونکہ ان کے خاندان کے بہت سے بااثر آدمی وہاں موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عمر کی اس تجویز کو پسند فرمایا اور حضرت عثمان کو بطور قاصد ابوسفیان ؓ کی طرف روانہ کیا۔

سوال قریش نے حضرت عثمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب حضرت عثمان کی سب سے پہلے ابان بن سعید بن عاص سے ملاقات ہوئی۔ ابان نے ... ابو سفیان ... کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس لے گیا۔ قریش کے سرداروں نے حضرت عثمان سے رسول اللہ ﷺ کا پیغام سن کر کہا کہ تمہیں اجازت ہے تم خانہ کعبہ کا طواف کر سکتے ہو لیکن ہم محمد ﷺ کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ میں محمد ﷺ کے بغیر طواف نہیں کر سکتا۔ یہ سن کر اہل مکہ بہت برہم ہوئے اور انہوں نے حضرت عثمان کو مکہ ہی میں روک لیا۔

بیعت رضوان

سوال بیعت الرضوان کیسے ہوئی۔

جواب لشکر اسلام میں کسی طرح یہ خبر مشہور ہوگئی کہ قریش نے حضرت عثمان کو شہید کر دیا ہے۔ یہ خبر سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک ہم عثمان کے خون کا بدلہ نہ لے لیں گے مدینہ کا رخ نہ کریں گے۔ چنانچہ آپ ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور تمام صحابہ سے جانثاری کی بیعت لی۔ یہ بیعت ''بیعت رضوان'' کے نام سے مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان تمام بیعت کرنے والوں کو اپنی رضا کی خوشخبری دی ہے۔

لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ (فتح) جن لوگوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت لی تھی۔ اللہ ان سب سے راضی ہوگیا۔

حضرت عثمان کے بارے میں ابھی تک کوئی حتمی خبر نہیں پہنچی تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہی دائیں ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دے کر دوسرے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمان کا ہاتھ ہے اس طرح خود ہی حضرت عثمان کی طرف سے بیعت کر کے انھیں بیعت الرضوان میں شامل کر لیا۔

ایک دفعہ ایک خارجی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے دریافت کیا کہ کیا یہ سچ ہے کہ حضرت عثمان نے بیعت رضوان نہیں کی۔ آپ نے جواب دیا ہاں عثمان اس وقت موجود نہ تھے مگر اس ہاتھ نے ان کی طرف سے قائم مقامی کی جس سے بہتر کوئی دوسرا ہاتھ نہیں۔ لیکن دراصل یہ بیعت تو حضرت عثمان ہی کے خون کے انتقام کے لیے لی گئی اس سے بڑھ کر اور شرف کیا ہو سکتا ہے۔

اتنے میں حضرت عثمان بھی مکہ سے آگئے۔ لیکن اس بیعت کا یہ اثر ہوا کہ مکہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لوگ بھی صلح و آشتی پر آمادہ ہو گئے جس کے نتیجہ میں ایک صلح نامہ لکھا گیا۔ فریقین کی طرف سے عہد کیا گیا کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ آور نہیں ہوں گے۔ مسلمان آئندہ سال عمرہ کر سکیں گے۔

سوال دیگر غزوات میں حضرت عثمان کا کیا کردار رہا؟

جواب 7 ھ میں معرکہ خیبر پیش آیا۔ 8 ھ میں رسول اللہ ﷺ نے کفار مکہ کی عہد شکنی کی وجہ سے مکہ پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا اس فتح کے بعد اسلامی لشکر واپس جا رہا تھا۔ کہ وادی حنین میں قبیلہ ہوازن و ثقیف نے مزاحمت کی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان قبائل کی سرکوبی کر کے طائف تک کا سارا علاقہ ماتحت کر لیا۔ حضرت عثمان ان تمام معرکوں میں شریک رہے۔

غزوہ تبوک اور تجہیز جیش عسرہ

سوال غزوہ تبوک کب پیش آیا؟

جواب 9 ھ میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ قیصر روم عرب پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مناسب سمجھا کہ ان کا مقابلہ سرزمین عرب سے باہر ہی کیا جائے۔ یہ جنگ ایک ایسی قوم سے تھی۔ جو نصف دنیا پر حکمران تھی اور جس کی فوج حال ہی میں ایران کو نیچا دکھا چکی تھی۔ ادھر بے سروسامان مسلمان دور دراز کا سفر اور موسم شدت کا گرم تھا۔

سوال غزوہ تبوک میں عساکر اسلامی کی تیاری میں حضرت عثمان نے کیا اہم کردار ادا کیا؟

جواب یہ زمانہ نہائت عسرت اور تنگ دستی کا تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ کو سخت تشویش ہوئی اور صحابہ کو جنگی سامان کے لیے زر و مال سے اعانت کی ترغیب دلائی۔ اس زمانہ میں حضرت عثمان کا تجارتی قافلہ ملک شام سے نفع کثیر کے ساتھ واپس آیا تھا اس لئے انہوں نے ایک تہائی فوج کے جملہ اخراجات تنہا اپنے ذمہ لے لیے۔ حضرت عثمان نے دس ہزار سے زیادہ فوج کے لیے اس اہتمام کے ساتھ سامان مہیا کیا کہ فوج کے لیے ایک ایک تسمہ تک ان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپے سے خریدا گیا اس کے علاوہ ایک ہزار اونٹ۔ ستر گھوڑے اور سامان رسد کے لئے ایک ہزار دینار پیش کئے۔ حضور اکرم ﷺ اس فیاضی سے اس قدر خوش تھے کہ اشرفیوں کو دست مبارک سے اچھالتے تھے اور فرماتے تھے۔

ماضر عثمان ماعمل بعد ھذا الیوم (یعنی آج کے بعد عثمان کا کوئی کام اس کو نقصان نہیں پہنچائیگا)

سوال اس موقع پر حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمان کو کس خطاب سے نوازا؟

جواب مجہز جیش العسرۃ۔

عہد صدیقی

سوال حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عثمان کا کس عہدہ پر تقرر کیا؟

جواب حضرت عثمان کو ناظم اعلیٰ اور حضرت زید کو ان کا معاون بنایا چنانچہ آخری وصیت نامہ خلافت جب تیار ہوا تو وہ حضرت عثمان کے ہاتھوں ہی لکھوایا گیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے ابھی ابتدائی حصہ ہی لکھوایا تھا کہ آپ کو غش آ گیا۔ حضرت عثمان نے ان کی یہ حالت دیکھ کر اپنی ہی طرف سے یہ الفاظ لکھ دیئے کہ عمرؓ کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں۔ اتنے میں ہوش آیا تو حضرت عثمان سے دریافت فرمایا کہ کیا لکھا ہے مجھے پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے سنانا شروع کیا اور جب حضرت عمرؓ کا نام لیا تو حضرت ابو بکرؓ بے اختیار اللہ اکبر پکار اٹھے اور حضرت عثمان کی اس فہم و فراست کی بہت تعریف کی۔ حضرت ابو بکر کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے آپ نے گورنروں کی فوج کے سالاروں اور ممالک غیر سے خط و کتابت اور اجرائے احکام کی ذمہ داریوں کو کمال خوش اسلوبی سے ادا کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد فاروقی

سوال عہد فاروقی میں حضرت عثمان کا کیا مقام تھا؟

جواب خلافت فاروق میں حضرت عثمان کا مقام خاص مشیروں اور مجلس شوریٰ کے اہم اراکین میں سے تھا ہر اہم کام میں ان کا مشورہ ضرور شامل ہوتا۔

جہاں آپ حضرت عمر کی مجلس مشاورت کے رکن تھے وہاں دارالافتاء کے رکن بھی تھے۔ کیونکہ حضرت عمر کے زمانہ میں ہر کسی کو فتویٰ دینے کی اجازت نہیں تھی۔ اس سے حضرت عثمان کا علمی مقام بھی نمایاں ہوتا ہے کہ حضرت عمر نے ابو ہریرہ جیسے فقیہ اور حافظ حدیث صحابہ کے ساتھ حضرت عثمان کو بھی دارالافتاء کی رکنیت دی تھی۔

ایک موقع پر حضرت عمر نے خلافت کی جملہ ذمہ داریاں حضرت علی کے سپرد کیں اور خود فوج کی قیادت کرنے کی غرض سے عراق کی طرف روانہ ہوگئے۔ مدینہ سے تین میل دور ضرار کے مقام پر لشکر نے ڈیرا ڈالا۔ یہاں بعض اکابر صحابہ نے جن میں حضرت عثمان کا نام سرفہرست ہے حضرت عمر سے درخواست کی کہ آپ بہ نفس نفیس میدان جنگ میں تشریف نہ لے جائیں کیونکہ اگر خدانخواستہ آپ کو کوئی ضرر پہنچ گیا۔ تو سطوت اسلامی کو سخت دھچکا لگے گا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ کی رائے سے اتفاق کر کے مدینہ واپس تشریف لے آئے اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو سپہ سالار مقرر فرمایا۔

اسی طرح ایک واقعہ اس وقت پیش آیا جب بیت المقدس کے عیسائیوں نے اس شرط پر اپنا شہر مسلمانوں کے حوالہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی کہ خلیفۃ المسلمین خود تشریف لا کر معاہدہ لکھیں جب حضرت عمر کو اس خواہش کی اطلاع دی گئی تو آپ نے اہل شوریٰ کی رائے دریافت کی۔ صحابہ کبار جن میں حضرت علی وعثمان شامل تھے۔ آپ کو بیت المقدس جانے کی رائے دی۔ اراکین شوریٰ نے جن میں حضرت عثمان اہم ترین رکن تھے قائم مقامی کے لیے حضرت علیؓ کا نام تجویز کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار خلافت

سوال حضرت عثمان کا انتخاب کیسے عمل میں آیا؟

جواب حضرت عمر نے مرض موت میں لوگوں کے اصرار پر عہدہ خلافت کے لیے چھ آدمیوں کے نام پیش کیے کہ ان میں سے کسی کو منتخب کرلیا جائے علی۔ عثمان ۔زبیر طلحہ سعد بن ابی وقاص عبدالرحمٰن بن عوف اور تاکید کی کہ تین دن کے اندر انتخاب کا فیصلہ ہونا چاہیے اس دوران حضرت صہیب امامت کرائیں۔ دو دن تک اس پر بحث ہوتی رہی۔ آخر تیسرے دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا وصیت کے مطابق خلافت چھ آدمیوں میں دائر ہے لیکن اس کو تین شخصوں تک محدود کردینا چاہیے۔ اور جو اپنے خیال میں جس کو مستحق سمجھتا ہو۔ اس کا نام لے۔ حضرت زبیرؓ نے حضرت علی کی نسبت رائے دی۔ حضرت سعد نے حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت طلحہ نے حضرت عثمان کا نام پیش کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا میں اپنے حق سے باز آتا ہوں۔ اس لیے اب یہ معاملہ دو آدمیوں پر منحصر ہے۔ اور ان دونوں میں سے جو کتاب اللہ سنت رسول اور سنت شیخین کی پابندی کا عہد کرے گا۔ اس کے ہاتھ پر بیعت کی جائے گی۔ اس کے بعد علیحدہ علیحدہ حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہا کہ آپ دونوں اس کا فیصلہ میرے ہاتھ میں دے دیں۔ ان دونوں کی رضامندی لینے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور تمام صحابہ کرام مسجد میں جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے ایک مختصر اور مؤثر تقریر کے بعد حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد حضرت علی نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا حضرت علی کا بیعت کرنا تھا کہ تمام حاضرین بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے۔ 14 محرم 24ھ حضرت عثمان اتفاق عام کے ساتھ مسند نشین خلافت ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا خطبہ

سوال حضرت عثمان نے پہلا خطبہ کیا دیا؟

جواب بعد حمد وصلوٰۃ آپ نے فرمایا لوگوں تم ایک فنا ہو جانے والے گھر میں رہتے ہو۔ عمر کا تھوڑا حصہ باقی رہ گیا ہے موت کے آنے سے پہلے پہلے جس قدر نیکیاں کر سکتے ہو کر لو زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تم زندگی کی منزلوں میں سے اس مقام تک پہنچ چکے ہو کہ معلوم نہیں صبح ملک عدم کو۔ پہنچ جاؤ یا شام کو خبردار رہو کہ یہ دنیا ساز وسامان سے ملمع شدہ ہے۔ لہذا اس دنیا کے فریب میں نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کی کوتاہیوں کو نظر انداز کرتا رہتا ہے۔ اس کے حلم کی وجہ سے دھوکہ میں مبتلا نہ ہو جانا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں ان سے عبرت حاصل کرو اور دیکھو کہ دنیائے مکارہ کے وہ لاڈلے بیٹے کدھر گئے جنہوں نے بڑے بڑے محلات میں زندگیاں بسر کیں اور دنیاوی آسائشوں سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ اس دنیا کو اسی مقام پر رکھو جہاں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے اور آخرت کی بھلائی طلب کرو اللہ تعالیٰ نے اس کی بہترین مثال بیان فرمائی ہے۔ اے نبی ان کے سامنے اس دنیا کی مثال بیان کرو کہ یہ زندگی بالکل ایسی ہے جیسے آسمان سے بارش ہوتی ہے تو اس سے قسم قسم کا سبزہ آگ آتا ہے لیکن انجام کار وہی خشک خش وخاشاک ہو کر ایسی مٹی میں ملتے ہیں۔ کہ ہوا انہیں اڑائے پھرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے زبردست ہے یہ مال اور اولاد تو صرف دنیاوی عزت کے لیے ہے بقا صرف اعمال صالحہ کو ہی ہے۔ جن کی جزاء اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین ہے''

اس خطبہ کے بعد عصر کی نماز پڑھائی اور یہ پہلی نماز تھی جس کی امامت آپ نے فرمائی۔

سوال حضرت عثمان نے پہلا عدالتی فیصلہ کس مقدمہ میں کیا؟

جواب حضرت عثمان کو پہلا فیصلہ عبید اللہ بن عمر کے بارے میں کرنا پڑا۔ حضرت عمر کے قاتل فیروز لولو کو حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر نے حضرت عمر کی شہادت سے چند روز پہلے ایرانی سردار ہرمزان (جو مسلمان ہو کر مدینہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا تھا) کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا ابولؤلؤ اس وقت ہرمزان سے باتیں کر رہا تھا اس وقت حیرہ کا ایک عیسائی غلام جفینہ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ جب عبدالرحمٰن ادھر سے گزرے تو ابولؤلؤ انہیں دیکھ کر چل دیا۔ اٹھتے وقت جو خنجر اس کے ہاتھ میں تھا وہ گر پڑا جسے جلدی سے اس نے اٹھالیا۔ جب ابولؤلؤ فیروز نامی غلام نے حضرت عمر کو زخمی کیا اور گرفتار ہونے پر خودکشی کر کے ہلاک ہوگیا تو حضرت عبدالرحمٰن نے پہچان لیا کہ یہ وہی خنجر ہے جو یہ ہرمزان کے پاس لیے بیٹھا تھا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن نے سارا واقعہ تمام لوگوں میں عبیداللہ بن عمر کے سامنے بیان کر دیا۔ عبیداللہ بن عمر کو یہ سن کر بڑا طیش آیا اور جوش انتقام میں موقع پاتے ہی ہرمزان پر حملہ کر دیا۔ ہرمزان کو زخمی ہوکر گرتے دیکھ کر حضرت سعد بن ابی وقاص عبداللہ کی طرف دوڑے اور عبیداللہ جفینہ کو قتل کرنے دوڑے قریب تھا کہ جفینہ پر حملہ کر دیتے کہ سعد بن ابی وقاص نے انہیں گرفتار کرلیا۔ اس وقت حضرت صہیب عارضی طور پر نظام حکومت چلا رہے تھے۔ لہذا انہوں نے مقدمہ خلیفہ کے منتخب ہونے تک التواء میں ڈال کر عبیداللہ کو گرفتار ہی رہنے دیا۔

جب حضرت عثمان خلیفہ منتخب ہوئے تو ان کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا۔ حضرت عثمان نے مجلس شوریٰ کی رائے طلب کی۔ حضرت علی کی رائے تھی کہ قصاص لیا جائے اور قاتل کو قتل کر دینا چاہیے لیکن حضرت عمرو بن العاص نے اس رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ پرسوں اس کا باپ شہید کیا گیا ہے آج بیٹے کو بھی قتل کر دیا جائے۔ اراکین شوریٰ کی اکثریت نے بھی حضرت عمرو بن العاص کی رائے کی تائید کی۔

حضرت عثمان نے کافی غور و خوص کے بعد فیصلہ دیا کہ چونکہ یہ واقعہ نہ خلافت عمر میں ہوا ہے اور نہ میرے عہد خلافت میں بلکہ حضرت صہیب کے عارضی دور میں یہ حادثہ ہوا ہے اس لیے میں اپنی طرف سے اس کی دیت بیت المال میں جمع کروا دیتا ہوں۔ اس طرف حضرت عبیداللہ بچ گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغیرہ بن شعبہ کی تنزلی

سوال حضرت عثمان نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو کیوں معزول کیا؟

جواب حضرت عثمان نے کوفہ کے عامل (گورنر) حضرت مغیرہ بن شعبہ کو معزول کر کے مدینہ بلا لیا۔ اور ان کی جگہ حضرت سعد بن ابی وقاص کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا۔ لوگوں نے اس تقرر و برطرفی کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ کسی قصور کی بنا' پر برطرفی نہیں کی۔ بلکہ وصیت فاروقی کے تحت یہ رد و بدل کیا گیا ہے۔

سوال حضرت عثمان نے گورنروں کے نام کیا فرمان جاری کیا؟

جواب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے عمال حکومت کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ امت کی جان و مال کی حفاظت کریں صرف خراج وصول کر کے خزانے بھرنے والے نہ بنیں۔ ہمارے پیش رو امت کے نگہبان تھے وہ صرف خراج کی رقم سے خزانے نہیں بھرتے تھے لیکن مجھے خطرہ ہے کہ تم لوگ اپنے اصل فرائض یعنی امت کی جان و مال کی نگہبانی سے غافل ہو کر کہیں خزانے بھرنے میں مصروف نہ ہو جاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یاد رکھو کہ حیا۔ امانت اور وفا کی برکت سے تم ہمیشہ کے لیے محروم ہو جاؤ گے۔ سب سے اچھا عدل یہ ہے کہ تم ان امور کو غور و فکر کا مرکز بناؤ جو مسلمانوں کی فلاح و بہبود سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا حق انہیں دو اور اپنا حق ان سے لو۔ اسی طرح ذمیوں کی طرف سے جو حقوق تمہارے ذمہ ہیں وہ انہیں ادا کرو اور جو حقوق تمہارے طرف سے ان پر عائد ہوتے ہیں وہ ان سے وصول کرو۔ پھر دشمن سے نبرد آزما ہو جاؤ یہاں تک کہ فتح مند ہو جاؤ لیکن یاد رکھو ان کے ساتھ جو معاہدات کرو انہیں ہر قیمت پورا کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسران مال کے نام فرمان

سوال حضرت عثمان نے افسران فوج کے نام کیا فرمان جاری کیا؟

جواب اما بعد! تم پر اسلام کو غنیم کی دست برد سے بچانے کی ذمہ داری ہے تم مسلمانوں کے محافظ ہو۔ ہم اس طریق کار سے بے خبر نہیں ہیں۔ جو عمرؓ نے تمہارے لیے تجویز کیا تھا۔ آگاہ ہو جاؤ میں یہ نہ سنوں کہ تم میں سے کسی نے اپنے سابقہ طرز عمل میں تغیر و تبدل کر لیا ہے اگر تم نے اپنے پچھلے طور طریقوں سے روگردانی اختیار کی تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں چھوڑ کر ایسے لوگوں کو لے آئے گا جو تم سے کہیں بہتر ہوں گے۔ پس تم اپنی حالت کا جائزہ لیتے رہا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فرائض عائد کیے ہیں میں ان کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوں گا اور اپنی روش پر مضبوطی سے قائم رہوں گا

سوال حضرت عثمان نے افسران مال کے نام کیا فرمان جاری کیا؟

جواب حق تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو از راہ حق تخلیق فرمایا۔ وہ سوائے حق کے اور کچھ قبول نہیں فرماتا پس تم بھی وہی وصول کرو جو تمہارا حق ہو اور اس کے بدلے میں وہی دو جو ان (ذمیوں) کا حق ہو۔ امانت اسی وقت تک قائم رہتی ہے جب تک کہ دونوں فریق اسے قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اس اصول پر خوب مضبوطی سے قائم رہو اور امانت میں خیانت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔ ورنہ تم ان خائنوں کی خیانت کے بھی ذمہ دار ٹھہرو گے۔ جو تمہارے بعد آئیں گے۔ وفا اسی وقت تک باقی رہتی ہے جب تک دونوں فریق وفاداری کا مظاہرہ کریں۔ یتیموں اور ان لوگوں پر جن سے تم نے معاہدے کیے ہیں ظلم نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کا دشمن ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام مسلمانوں کے نام فرمان

سوال حضرت عثمان نے مسلمان عوام کے نام کیا فرمان جاری کیا؟

جواب تمہیں حکم دیا گیا ہے اقتداء اور پیروی کرنے کا مجھے خطرہ ہے کہ تم دنیا کی طرف جھک کر کہیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے غافل نہ ہو جاؤ یاد رکھو جس وقت یہ تین چیزیں اس امت میں یکجا ہوگئیں یہ بدعات میں مبتلا ہونے لگے گی۔ دنیوی نعمتوں کا انتہا کو پہنچ جانا کنیزوں کے بطن سے مسلمانوں کی اولاد یں پیدا ہونا عربوں اور عجمیوں کی قرأت میں اختلاف۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ عجمیوں میں کفر پایا جاتا ہے جب مسلمان عجمیت سے مغلوب ہو جائیں گے تو وہ تکلفات و بدعات کا شکار ہو جائیں گے۔

فتوحات

اسکندریہ پر دوبارہ قبضہ

سوال اسکندریہ میں بغاوت کے کیا اسباب تھے؟

جواب حضرت عمر کے دور خلافت میں اسلامی فوجوں نے جن علاقوں کو بزور شمشیر فتح کیا ان میں اسکندریہ خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ 21ھ میں حضرت عمرو بن العاص نے اس پر قبضہ کیا اور بارہ ہزار دینار سالانہ پر یہاں کے لوگوں نے مسلمانوں سے صلح کر لی۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں یہ لوگ پوری طرح تابع فرمان رہے۔ جب حضرت عمر شہید ہوگئے اور یہاں کے لوگوں کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے قیصر روم سے خط و کتابت شروع کر دی۔ قیصر روم قسطنطین نے اسکندریہ کو مسلمانوں سے چھڑانے کے لئے ایک زبردست فوج بھیجی۔

سوال اس وقت اسکندریہ میں مسلمانوں کی کتنی فوج تھی؟

جواب اس وقت اسکندریہ میں کل ایک ہزار فوج تھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال رومی فوج کی کتنی تعداد تھی اور اسکا سپہ سلار کون تھا؟
جواب قسطنطین نے اپنے دوستوں میں سے ایک شخص منویل کو فوجی بہادروں سے بھری ہوئی تین سو کشتیوں کے ساتھ روانہ کیا یہ کشتیاں اسکندریہ میں لنگر انداز ہوئیں چونکہ یہ آمد بغیر اطلاع کے ہوئی تھی۔ مسلمان فوج کو ناگہانی حملہ سے دوچار ہونا پڑا اور ایک ہزار فوجی جو پہرہ پر متعین تھے۔ سوائے چند کے سب قتل ہوگئے اس ناگہانی حملہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوبارہ اسکندریہ اور اسکے گردونواح میں رومیوں کی حکومت قائم ہوگئی۔
سوال حضرت عمرو بن العاص کتنے سپاہ کے ساتھ رومیوں سے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے؟
جواب پندرہ ہزار
سوال رومیوں اور مسلمانوں کا کس مقام پر مقابلہ ہوا؟
جواب نقیوس
سوال جنگ کا کیا نتیجہ نکلا؟
جواب خون ریز جنگ کے بعد رومیوں کو شکست ہوئی۔
سوال شکست خوردہ رومی فوج نے کہاں پناہ لی؟
جواب رومی فوج پسپا ہوکر نہائت پراگندہ حالت میں اسکندریہ واپس ہوئی اور قلعہ میں پناہ لی۔
سوال اسلامی فوج نے قلعہ کو کیسے فتح کیا؟
جواب حضرت عمرو بن العاص نے منجیقیں نصب کر کے قلعہ پر زبردست سنگ باری کی۔ آخر یہاں بھی میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا اور اسلامی فوجوں نے قلعہ میں داخل ہوکر رومیوں کا بے دریغ قتل کیا۔ سپہ سلار منویل خصی اس معرکہ میں کام آیا۔
سوال حضرت عمرو بن العاص نے قلعہ فتح کرنے کے بعد کیا کیا؟
جواب قلعہ فتح کرنے کے بعد آپ نے شہر پناہ کو گرادیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرمینہ اور آذربائیجان میں بغاوت اور دوبارہ قبضہ

سوال مسلمانوں نے آرمینیہ کب فتح کیا تھا؟

جواب حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں

سوال آرمینیہ کے سرداروں نے کب بغاوت کی؟

جواب حضرت عمر کی شہادت کے بعد 26ھ میں

سوال آرمینیہ اور آذربائیجان میں بغاوت کے کیا اسباب تھے؟

جواب سعد بن ابی وقاص کی جگہ کوفہ میں ولید بن عقبہ عامل مقرر ہوئے تھے انہوں نے آذربائیجان سے عتبہ بن فرقد کو معزول کردیا جب ولید نے عتبہ بن فرقد کی معزولی کے احکام صادر کئے تو آرمینیہ اور آذربائیجان والوں نے صلح نامہ چاک کردیا اور بغاوت بھڑک اٹھی۔

سوال ولید نے بغاوت پر کیسے قابو پایا؟

جواب ولید بن عقبہ بھاری فوج لے کر روانہ ہوا۔ دوسری طرف سے اس کا ایک جرنیل عبداللہ بن شبیل چار ہزار فوج لے کر کوفہ سے روانہ ہوا جو مختلف علاقوں کو زیر کرتا ہوا آذربائیجان میں ولید سے آملا۔ بھاری لڑائی کے بعد آذربائیجان والوں نے ولید سے 80 ہزار درہم پر مصالحت کر لی آذربائیجان سے فارغ ہوکر ولید نے سلمان بن ربیعہ باہلی کو آرمینہ والوں کی سرکوبی کے لیے متعین کیا بارہ ہزار فوج اس کے ہمراہ روانہ کی بالآخر آرمینیہ والوں کو بھی شکست ہوئی۔

عموریہ اور انطاکیہ کی فتح

سوال عموریہ کہاں واقع تھا؟

جواب عموریہ کا شہر رومی سلطنت کی حدود میں واقع تھا۔

سوال عموریہ کی کیا اہمیت تھی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب عموریہ میں رومیوں نے اپنی فوجی طاقت اور سامان جنگ کا بہت بڑا ذخیرہ اکٹھا کر رکھا تھا ان کے فوجی دستے یہیں سے نکل نکل کر اسلامی سرحدوں میں داخل ہوتے اور مسلمانوں پر حملے کر کے انہیں جانی اور مالی نقصان پہنچاتے تھے۔

سوال عموریہ پر حملہ کرنے کا حکم کس نے دیا؟

جواب حضرت عثمان نے گورنر شام حضرت امیر معاویہؓ کو حکم دیا کہ ان قلعوں اور سرحدی شہروں کو فتح کر لو جہاں سے رومی مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں۔

سوال مسلمانوں نے عموریہ کب فتح کیا؟

جواب حضرت امیر معاویہ نے 25ھ میں یزید بن حرعبسی کو ہمراہ لے کر روم کا رخ کیا رومی فوجوں سے پہلا مقابلہ عموریہ میں ہوا۔ اس جنگ میں رومیوں کو شکست ہوئی اور عموریہ اسلامی سلطنت میں شامل ہو گیا۔

سوال انطاکیہ اور اردگرد کے علاقے کیسے فتح ہوئے؟

جواب عموریہ کی فتح سے رومی فوجوں پر ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ قرب و جوار کے سارے قلعے خالی کر کے فرار ہو گئیں۔ حضرت معاویہ بلا مزاحمت آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور انطاکیہ اور طرسوس پر قبضہ کر لیا۔ ان دونوں شہروں کے درمیان بے شمار بستیاں اور قلعے خالی پڑے تھے جن کے مکین اسلامی فوجوں کے خوف سے فرار ہو گئے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان قلعوں اور ملحقہ بستیوں میں مسلمانوں کو آباد کر کے اسلامی سلطنت میں شامل کر لیا۔

سوال حضرت معاویہ نے مزید فتوحات کے لیے کسے مقرر کیا؟

جواب مزید فتوحات کے لیے آپ نے اپنے جرنیل یذید بن حرعبسی کو ایک لشکر دے کر آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اس علاقے کے بہت سے شہروں کو فتح کیا اور واپسی پر انطاکیہ تک جتنے قلعے نظر آئے ان سب کو منہدم کر دیا۔

سوال رومیوں کے مشہور شہر ملطیہ کو کس نے فتح کیا؟

جواب حضرت معاویہؓ کے ایک اور جرنیل حبیب بن مسلمہ نے فتح کیا لیکن کچھ عرصہ بعد یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ سے نکل گیا۔ جب حضرت معاویہؓ شام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ جزیرہ کے بھی حاکم مقرر ہوئے تو انہوں نے حبیب بن مسلمہ کو دوبارہ اس کی فتح کے لیے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی عطا فرمائی۔ اب کی بار حضرت معاویہؓ نے یہاں مسلمانوں کی ایک جماعت آباد کی اور ایک چھاؤنی بھی قائم کردی تاکہ یہاں کے لوگ آئندہ سرکشی نہ کریں۔

کابل کی فتح

سوال کابل کی سرحد کس صوبہ سے ملتی تھی؟

جواب بجستان

سوال کابل پر حملہ کرنے کی کیا وجوہات تھیں؟

جواب کابل کا حکمران اکثر سرحدوں پر حملے کرتا رہتا تھا۔

سوال کابل پر حملہ کس کی ہدائت پر کیا گیا؟

جواب حضرت عثمانؓ نے حاکم شام حضرت امیر معاویہؓ کو لکھا کہ کابل کی فتح کے لیے لشکر روانہ کرو۔

سوال حضرت معاویہ نے کابل کی تسخیر کے لیے کیا اقدامات کیے؟

جواب آپ نے عبداللہ بن عامر والئی بجستان کو ہدایت فرمائی کہ کابل کی تسخیر کے لیے روانہ ہو جاؤ چنانچہ ابن عامر ایک لشکر جرار لے کر اس مہم پر روانہ ہوئے۔ اسلامی لشکر شہر کے دروازے کے سامنے جا کر خیمہ زن ہو گیا کئی ماہ تک محاصرہ جاری رہا۔ آخر ایک روز شہر پناہ پر اتنی شدید سنگ باری کی کہ فصیل شق ہو گئی۔ اسلامی فوج کا ایک دستہ اس شگاف کے راستے شہر میں داخل ہو گیا۔ کابل والے دلیری سے لڑے لیکن شکست کھا گئے۔ اور کابل پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔

سوال کابل فتح کرنے کے بعد مسلمانوں نے کن علاقوں پر یلغار کی؟

جواب اسلامی لشکر نے کابل فتح کرنے کے بعد ہرات وغیرہ کا رخ کیا اور سارے افغانستان کو فتح کر لیا۔ جن دنوں اسلامی فوجیں زابلستان وغیرہ فتح کرنے میں مصروف تھی اہل کابل نے بغاوت کردی۔ لیکن اسلامی فوج کے ایک جرنیل عبدالرحمٰن بن سمرہ نے انہیں دوبارہ مطیع کر لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبرستان کی فتح

سوال طبرستان کی مہم کب شروع ہوئی؟

جواب حضرت عثمانؓ کے حکم سے سعید بن العاص 30ھ میں طبرستان کا رخ کیا۔

سوال طبرستان کی مہم میں کونسے جلیل القدر صحابی شامل ہوئے؟

جواب حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ۔

سوال طبرستان کیسے فتح ہوا؟

جواب سعید بن العاص نے پہلے قوس میں پڑاؤ کیا پھر جرجان کی طرف کوچ کیا۔ یہاں کے والی نے دو لاکھ درہم دے کر اطاعت کر لی اس کے بعد اہل طمیہ سے مقابلہ ہوا اس علاقے کا والی اپنی فوجوں کی قیادت کر رہا تھا۔ سعید نے بھرپور وار کر کے اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ یہ دیکھ کر اس کا لشکر بھاگ گیا۔ اور قلعہ بند ہو گیا وطویل محاصرہ کے بعد اہل شہر نے اطاعت اختیار کی۔

فتح ایران

سوال حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد اہل فارس کی بغاوت فرد کرنے کے لیے حضرت عثمان نے کسے مامور کیا؟

جواب عبداللہ بن عامر عبیداللہ بن معمر اور عمیر بن عثمان بن سعید کو لشکر دے کر فارس وخراسان کی فتح پر مامور کیا۔

سوال عمیر نے کتنے علاقے پر قبضہ کیا؟

جواب عمیر نے بڑی برق رفتار سے دشمن کی طرف کوچ کیا اور فرغانہ تک کے علاقے پر قبضہ کر لیا۔

سوال اصطخر میں کن حالات کا سامنا کرنا پڑا؟

جواب عبیداللہ بن معمر نے اصطخر پر حملہ کیا۔ یہاں بڑا خونریز معرکہ ہوا عبیداللہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرکہ میں شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت پر اسلامی لشکر پیچھے ہٹ گیا۔ جب عبداللہ بن عامر کو یہ خبریں ملیں تو وہ ایک لشکر جرار لے کر روانہ ہوئے۔ اصطخر۔ پہنچ کر اس لشکر نے پوری شدت سے حملہ کیا۔ ایرانی بے جگری سے لڑے لیکن آخر کار فتح عبداللہ بن عامر کی ہوئی اور اصطخر پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔

سوال اصطخر فتح کرنے کے بعد اسلامی لشکر نے کدھر کا رخ کیا؟

جواب اصطخر سے فارغ ہو کر اسلامی لشکر نے دارالجرو اور پھر شہر جور پر حملہ کیا اور ان شہروں کو فتح کر لیا۔

سوال اصطخر میں دوبارہ بغاوت پر کیسے قابو پایا؟

جواب مسلمانوں کو دوسرے محاذوں پر مصروف دیکھ کر اہل اصطخر نے بغاوت کر دی عبداللہ بن عامر واپس آئے اور بغاوت فرد کر کے اصطخر کے رؤسا۔ سرداران فوج اور جنگجو سواروں کو چن چن کر قتل کر دیا۔ اس عقوبت کے بعد ایران کے سرداروں کی کمر ٹوٹ گئی اور پھر وہ کبھی کسی محاذ پر کامیابی حاصل نہ کر سکے۔

فتح خراسان

سوال خراسان میں فتوحات کی ابتداء کب ہوئی؟

جواب حضرت عمر کے دور حکومت میں لیکن یہاں کی فتوحات پایہ تکمیل کو نہ پہنچی تھیں اور بہت سے علاقوں پر اہل خراسان کا قبضہ تھا۔

سوال خراسان کی مہمات کا آغاز کیسے ہوا؟

جواب کرمان کے لوگوں نے بغاوت کر دی۔ حضرت عثمان نے عبداللہ بن ابی عامر کو کرمان کی بغاوت فرد کرنے اور بقیہ علاقوں کو فتح کرنے کا حکم دیا۔

سوال کرمان کی بغاوت پر کیسے قابو پایا گیا؟

جواب عبداللہ بن عامر ایک لشکر جرار لے کر کرمان کی طرف روانہ ہوئے راستے میں انہوں نے مجاشع بن سلمیٰ کو کرمان کی بغاوت فرد کرنے کے لیے بھیج دیا اور خود نیشاپور کا رخ کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال نیشا پور کیسے زیر ہوا؟

جواب عبداللہ بن عامر نے ولایت نیشا پور کے متعدد علاقوں کو فتح کیا۔ ان میں استاق رام۔ ہرمزا اور جیرفت شامل ہیں اس کے بعد اسلامی لشکر کے ایک حصے نے بیہق کی طرف پیش قدمی کی اور گھسان کی جنگ کے بعد اسے فتح کرلیا دوسری طرف عبداللہ بن عامر اسفرائین ۔ خورف اور ارغیان کو فتح کرتے ہوئے نیشا پور پہنچے اور شہر کا محاصرہ کرلیا۔ یہ محاصرہ ایک ماہ جاری رہا۔ آخر ایک روز شہر کے ایک سردار نے امان کے وعدہ پر رات کو شہر کا دروازہ کھول دیا چار لاکھ درہم سالانہ پر اہل شہر کو امان دے دی گئی۔

سوال خراسان کے مذید علاقے کیسے فتح ہوئے؟

جواب نسا اور ابیورد کے لوگوں نے بغیر لڑے شہر اسلامی فوجوں کے حوالے کر دیئے۔ سرخس میں جنگ ہوئی لیکن آخر کار اس شہر پر بھی اسلامی فوج کا قبضہ ہوگیا اس دوران طوس کا حاکم حاضر ہوا اور چھ لاکھ سالانہ پر باجگزار بن گیا۔ حاکم مرد نے دو کروڑ دس لاکھ درہم پر صلح کر لی۔ دارالجیرد کے حاکم نے تین کروڑ درہم پر صلح کر لی۔

اہل جرجان جو مغلوب ہو چکے تھے۔ طالقان اور فاریاب کے لشکروں کے ہمراہ مقابلے پر آئے۔ خون ریز مقابلے کے بعد مسلمانوں نے متحدہ لشکر کو شکست دی۔ اس طرح جرجان کے علاوہ طالقان او فاریاب کے نئے علاقے بھی اسلامی سلطنت میں شامل ہوگئے۔

یزدجرد کا قتل

سوال شاہ فارس یزدجرد کیسے قتل ہو؟

جواب ایرانی سلطنت کے بہت سے علاقے حضرت عمر کے عہد خلافت میں فتح ہو چکے تھے۔ مگر ابھی بہت سے شہر ایرانی بادشاہ یزدجرد کے قبضہ میں تھے۔ حضرت عثمان کے عہد خلافت میں یہ علاقے ایک ایک کر کے مغلوب ہوگئے۔ صرف مدائن کا علاقہ تھا جس پر یزدجرد کا قبضہ تھا۔ ان دنوں ایران

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بڑے بڑے رؤسا اور سردار جمع ہوئے۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ یزدجرد کی قیادت میں مسلمانوں سے آخری اور فیصلہ کن جنگ کی جائے شاید قسمت یاوری کرے۔ چنانچہ انہوں نے اسے از سرنو بادشاہ بنایا اور مسلمانوں سے جنگ کی تیاریاں شروع کردیں بڑی خوفناک جنگ ہوئی مگر نتیجہ یزدجرد کے خلاف نکلا اور شہر پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ یزدجرد یہاں سے بھاگ کر حلوان اور یہاں سے اصفہان پہنچا مگر اسلامی لشکر نے اصفہان کو بھی فتح کر لیا۔ اب یزدجرد نے اصطخر کا رخ کیا۔ یہاں پر اس نے بہت بڑی طاقت جمع کر لی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری اور عثمان بن العاص نے یکے بعد دیگرے اصطخر پر حملے کیے مگر ان کو کامیابی نہ ہوئی۔ اس اثنا میں عبداللہ بن عامر بلاد فارس میں فتح کے علم لہراتے ہوئے اصطخر پہنچے یہ دیکھ کر یزدجرد اصطخر سے فرار ہو کر کرمان پہنچا جب اسے معلوم ہوا کہ اسلامی فوجیں تعاقب میں ہیں تو کرمان سے بھی بھاگ نکلا۔ آخر کار جان بچاتا ہوا مرو۔ پہنچا جہاں پر بے بسی کی حالت میں ایک چکی والے کے ہاں پناہ لی جس نے رات کے وقت اس کے قیمتی تاج مرصع تلوار اور شاہی زیورات کے لالچ میں اسے قتل کر کے لاش نہر میں بہادی۔ اسطرح ایران سے اس بادشاہ اور اس کی بادشاہت کا خاتمہ ہوگیا۔

فتح افریقہ

سوال حضرت عمرو بن العاص کی جگہ عبداللہ بن ابی سرح کو مصر کا گورنر کب بنایا گیا؟

جواب ۲۵ھ

سوال عبداللہ بن ابی سرح نے حضرت عثمان سے کس مہم کی اجازت مانگی؟

جواب افریقہ فتح کرنے کی اجازت مانگی حضرت عثمان نے صحابہ سے مشورہ کرنے کے بعد افریقہ میں فوج کشی کرنے کی اجازت دے دی۔

سوال حضرت عثمان نے عبداللہ کی امداد کے لیے کتنی تعداد میں لشکر روانہ کیا؟

مشتمل لشکر روانہ کیا جس میں عبداللہ بن عباس ابن عمر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن العاص ۔ ابن جعفر اور حسن و حسین جیسے صحابہ شریک تھے ۔ اس لشکر کے دو حصے کیئے گئے ۔ ایک حصہ کا سردار عتبہ بن نافع بن عبدالقیس اور دوسرے حصہ کا سردار عبداللہ بن نافع بن حارث تھے ۔

سوال اسلامی لشکر نے افریقہ پر حملہ کا آغاز کہاں سے کیا؟

جواب عبداللہ بن ابی سرح نے علاقہ برقہ کے سرحدی رئیسوں کو مغلوب کیا۔ یہ رئیس حضرت عمرو بن العاص کے دور میں بھی مفتوح ہو کر جزیہ کی ادائیگی پر مجبور ہو چکے تھے ۔ مگر بعد میں خود مختار ہونے کے مدعی ہو گئے تھے ۔

سوال حضرت عثمانؓ کا بھیجا ہوا دس ہزار کا لشکر افریقہ کب پہنچا۔

جواب 26ھ میں برقہ کے مقام پر یہ لشکر عبداللہ بن ابی سرح کے لشکر کے ساتھ آ ملا اب متحدہ لشکر جس کی قیادت عبداللہ کے ہاتھوں میں تھی بلس کی طرف بڑھنے لگا۔

سوال ان دنوں افریقہ پر کس کی حکومت تھی؟

جواب جرجیر جو قیصر روم کا باجگزار تھا۔ اس کی سلطنت کی حدود طرابلس سے طنجہ تک پھیلی ہوئی تھی ۔

سوال جرجیر کتنا لشکر لے کر مقابلہ کے لیے آیا۔

جواب ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر منظم کر کے جرجیر اسلامی لشکر کے مقابلے کے لیے صف بستہ ہو گیا۔

سوال دونوں فوجوں کا مقابلہ کہاں ہوا؟

جواب دونوں فوجوں کا مقابلہ دارالسلطنت سُبیطلہ سے ایک دن رات کے فاصلہ پر ایک قلعہ دار محاذ پر ہوا۔ جس محاذ پر لڑائی شروع ہوئی دشمن فوج نے کھلا مقابلہ پسند نہ کیا بلکہ قلعہ گیر ہو گئے ۔

سوال کتنے روز جنگ جاری رہی ۔

جواب چالیس روز تک جنگ جاری رہی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

سوال حضرت عثمان نے کمک کے طور پر کس کی زیر قیادت لشکر بھیجا؟

جواب حضرت عثمان کو جب عرصہ دراز تک افریقہ سے کوئی خبر نہ آئی تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ایک لشکر دے کر روانہ کیا۔

سوال عبداللہ بن زبیرؓ کے لشکر کا جرجیر پر کیا اثر پڑا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب جس وقت یہ لشکر اس مقام پر پہنچا جہاں پر اسلامی لشکر خیمہ زن تھا تو نعرہ تکبیر کے فلک شگاف نعرے بلند ہوئے یہ نعرے سن کر جرجیر بڑا حیران ہوا جب اسے بتایا گیا کہ مدینہ سے تازہ دم فوج آ گئی ہے تو اس کے حوصلے پست ہوگئے۔

سوال جریر نے اپنی فوج میں کیا اعلان کرایا تھا۔

جواب جرجیر نے اعلان کرایا کہ جو مسلمانوں کے جرنیل عبداللہ بن ابی سرح کا سر کاٹ کر لائے گا اس سے میں اپنی بیٹی کی شادی کر دوں گا۔ عبداللہ بن زبیر کے مشورہ پر اسلامی فوج میں منادی کر دی گئی کہ جو جرجیر کا سر لائے گا اسے ایک لاکھ درہم دیئے جائیں گے اور جرجیر کی بیٹی سے اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔

سوال اسلامی فوج کو فتح کیسے حاصل ہوئی؟

جواب عبداللہ بن زبیرؓ کے مشورہ پر لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ نصف فوج دن بھر لڑنے کے لیے اور نصف تازہ دم فوج رات کو دشمن کی فوجوں پر واپسی کے وقت حملہ کرنے کے لیے۔ چنانچہ جب رات کو تازہ دم اسلامی فوج نے تھکے ہوئے رومیوں پر حملہ کیا تو ان میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے مسلمانوں نے رومیوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ والئ طرابلس جرجیر حضرت عبداللہ بن زبیر کی تلوار سے قتل ہوا۔ اس کے قتل ہوتے ہی میدان رومیوں سے صاف ہوگیا۔

سوال رومیوں کی شکست کے بعد مسلمانوں نے کس شہر پر حملہ کیا۔

جواب اس کے بعد اسلامی لشکر افریقہ کے مشہور شہر سبیطلہ کی فتح کے لیے روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے مجبور ہو کر اپنے آپ کو اسلامی فوج کے حوالے کر دیا۔

سوال سبیطلہ سے کس قدر مال غنیمت ہاتھ آیا؟

جواب اس قدر دولت مسلمانوں کے ہاتھ آئی کہ ہر سوار کو تین ہزار اور ہر پیدل کو ایک ہزار دینار ملے۔

سوال سبیطلہ کے بعد اسلامی لشکر نے کدھر پیش قدمی کی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب اس کے بعد اسلامی فوج ارد گرد کے علاقوں میں پھیل گئی اور بڑھتے بڑھتے سرحد قفصہ تک پہنچ گئی۔ اس کے بعد قلعہ جم جو بہت مشہور اور مضبوط تھا کا محاصرہ کرلیا۔ اس قلعے پر بھی آخر کار قبضہ ہوگیا اہل قلعہ نے دس لاکھ پانچ سو دینار پر صلح کرلی۔

سوال افریقہ کی مہم کتنا عرصہ جاری رہی؟

جواب تقریباً پندرہ ماہ

سوال اسپین پر حملہ کب ہوا۔

جواب افریقہ کی فتح کے بعد اسپین کا دروازہ کھلا۔ چنانچہ 27ھ میں حضرت عثمان نے اسپین پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

سوال اسپین پر حملہ کی قیادت کس نے کی؟

جواب عبداللہ بن نافع بن قیس اور عبداللہ بن نافع بن حصین

سوال اسپین پر حملہ کے کیا نتائج نکلے؟

جواب کچھ فتوحات حاصل ہوئیں لیکن مستقل مہم روک دی گئی۔

فتح قبرص اور روڈس

سوال قبرص پر حملہ کرنے کی کیا اہمیت تھی؟

جواب قبرص کا جزیرہ شام اور ساحل یونان کے درمیان واقع ہے۔ محل وقوع کے لحاظ سے اسے ہمیشہ سے بڑی اہمیت حاصل ہے۔ مصر و شام کو محفوظ کرنے کے لیے مسلمانوں کا اس جزیرے پر تسلط ضروری تھا۔ یہاں کے لوگ رومیوں کے باجگزار تھے اور مسلمانوں کے خلاف رومیوں کی مدد کرتے تھے۔

سوال حضرت معاویہ نے قبرص پر حملہ کرنے کی اجازت کب مانگی؟

جواب حضرت عمرؓ کے عہد کے خلافت میں آپ سے قبرص پر حملہ کرنے کی اجازت مانگی۔

سوال حضرت معاویہؓ نے حضرت عمرؓ کو قبرص کے بارے میں کیا لکھا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت معاویہؓ نے لکھا کہ قبرص اسلامی سرحدوں کے اتنا قریب ہے کہ یہاں کے لوگ قبرص کے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کی آوازیں سن سکتے ہیں۔

سوال حضرت عمرؓ نے قبرص پر حملہ کرنے کی اجازت کیوں نہ دی۔

جواب حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ سے قبرص کے حالات اور بحری سفر کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ حضرت عمرو بن العاص نے اس قسم کی رپورٹ لکھی جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ بحری سفر خطرے سے خالی نہیں اس سے مسلمانوں کی جانوں کو خطرہ ہے۔ اس رپورٹ کی بناء پر حضرت عمرؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا کہ وہ کسی صورت میں مسلمانوں کی جانوں کو خطرہ میں ڈالنے کی اجازت نہ دیں گے اس لیے وہ قبرص پر حملہ کرنے کا خیال دل سے نکال دیں۔

سوال حضرت معاویہؓ کو قبرص پر حملہ کرنے کی اجازت کب ملی؟

جواب جب حضرت عثمانؓ خلیفہ بنے تو حضرت معاویہؓ نے دوبارہ حملہ کرنے کی اجازت مانگی۔ پہلے تو حضرت عثمان نے اجازت دینے میں تامل کیا لیکن جب آپ کو اطمینان ہوگیا کہ بحری سفر میں نقصان کا اندیشہ نہیں تو آپ نے قبرص پر حملہ کرنے کی مشروط اجازت دے دی۔

سوال حضرت عثمان نے کن شرائط پر قبرص پر حملہ کرنے کی اجازت دی؟

جواب نہ لوگوں کو منتخب کرو اور نہ ان میں قرعہ اندازی کرو۔ ان کو پورا پورا اختیار دو جو خوشی سے جانا چاہے اسے لے جاؤ اور ان کی پوری پوری مدد کرو۔ اپنی بیوی کو اس سفر میں ساتھ لے کر جاؤ

سوال مسلمانوں نے پہلا جنگی بحری بیڑہ کب تیار کیا۔

جواب 28ھ میں عبداللہ بن قیس کی قیادت میں۔

سوال مسلمانوں نے قبرص پر کس طرح سے حملہ کیا؟

جواب شام کی طرف سے حضرت معاویہؓ نے مصر کی طرف عبداللہ بن ابی سرح نے قبرص کی طرف پیش قدمی کی اور دونوں فوجیں متحدہ طور پر جزیرہ میں داخل ہوئیں جس وقت اسلامی لشکر قبرص پہنچا تو وہاں کے سرداروں نے تاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ نہ پا کر مصالحت کی پیش کش کی۔

سوال کن شرائط پر اہل قبرص کو امان دی گئی؟

جواب 1) سات ہزار سالانہ بطور جزیہ (۲) رومیوں کو جو خراج دیں گے مسلمانوں کو ان پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا (۳) رومیوں کی مسلمان مخالف سرگرمیوں کی اطلاع دیں گے۔ (۴) مسلمانوں کو رومیوں پر حملہ کرنے کی صورت میں راستہ دیں گے۔

سوال اسلامی لشکر میں کونسے جلیل القدر صحابہؓ شامل تھے؟

جواب حضرت ابوذر غفاریؓ۔ حضرت ابو درداؓ۔ حضرت شداد بن اوسؓ۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ اوران کی اہلیہ حضرت ام حرام بنت الحانؓ جن کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی اور وہ قبرص کے جزیرہ میں خچر سے گر کر شہید ہوگئیں اور قبرص میں دفن ہوئیں رسول اللہ ﷺ نے انہیں شہادت کی بشارت دی تھی۔

سوال مسلمانوں نے قبرص پر دوبارہ حملہ کب کیا؟

جواب چند سال تک اہل قبرص نے معاہدہ کی پابندی کی۔ لیکن 32ھ میں پانچ سو جنگی جہازوں کے ساتھ قبرص پر دوبارہ حملہ کیا اور خونریز معرکہ کے بعد رومی فوجوں نے سلطنت اسلامیہ پر حملہ کی تیاریاں شروع کیں۔ تو اہل قبرص نے نہ صرف ان کی پوری مدد کی بلکہ ان کو جنگی جہاز بھی مہیا کردیئے۔ یہ دیکھ کر حضرت معاویہؓ نے ۳۳ھ میں اسے فتح کرلیا اوران کی شرارت کے تدارک کے لیے عربوں کی ایک بڑی تعداد یہاں آباد کردی۔

سوال روڈوس کیسے فتح ہوا؟

جواب روڈوس ایک سرسبز وشاداب جزیرہ تھا۔ اس پر حضرت معاویہؓ نے حملہ کیا۔ یہاں کے لوگوں نے مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی مسلمانوں کے ہاتھ بہت سا مال غنیمت آیا اس جنگ میں بہت سے لوگ قیدی بھی بنائے گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسطنطنیہ پر حملہ

سوال قسطنطنیہ پر حملہ کب ہوا اور اس میں کس قدر کامیابی ہوئی؟

جواب قبرص کی فتح اور بحری بیڑے کی تیاری کے بعد قسطنطنیہ پر حملہ کا راستہ کھل گیا۔ چنانچہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عثمان کے حکم پر قسطنطنیہ پر فوج کشی کی۔ مگر صرف اسکے حدود و اطراف تک پہنچ پائے۔ کچھ مقامات پر لڑائی ہوئی۔ بہت سے کفار قتل کیئے اور تاخت و تاراج کے بعد مال غنیمت لے کر واپس آئے یہ واقعہ 33ھ کا ہے۔

جنگ سفائن

سوال جنگ سفائن کب ہوئی؟

جواب قبرص کی مہم 26ھ کے تین سال بعد رومی بہت بڑی فوج کے ساتھ مسلمانوں کے مقابل ہوئے۔ یہ واقعہ 31ھ کا ہے۔

سوال رومی بحری بیڑہ کتنی کشتیوں پر مشتمل تھا؟

جواب پانچ سو سے زیادہ

سوال مسلمانوں کے پاس کتنی کشتیاں تھیں؟

جواب تقریباً 200

سوال اس جنگ میں مسلمانوں کی قیادت کس کے پاس تھی؟

جواب عبداللہ بن ابی سرح

سوال اس جنگ کو موقعۃ الصواری'' (مستولوں کا تصادم) کیوں کہتے ہیں؟

جواب اس جنگ میں کشتیاں اس قدر قریب آ گئیں کہ دونوں طرف کے کشتیوں کے مستول آپس میں ٹکرا گئے۔

سوال مسلمانوں کو فتح کیسے ہوئی۔

جواب ہوا تیز چل رہی تھی۔ اس کشتیوں کو دھکیل کر کنارے پر پہنچا دیا مسلمانوں نے اپنی کشتیاں ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیں۔ گھمسان کا رن پڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلواروں سے دست بدست لڑائی کشتیوں پر لڑی جا رہی تھی۔ سمندر کا پانی فوجیوں کے خون سے سرخ ہوگیا۔ پانی کی موجوں میں سرخ خون اور تیرتی ہوئی لاشوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ دونوں فریقوں نے لڑائی بھی جم کر کی۔ لیکن مسلمانوں کی شجاعت اور جنگی مہارت نے ان کی ایک نہ چلنے دی رومیوں کو شکست فاش ہوئی قسطنین ایک جہاز میں بھاگنے میں کامیاب ہوا۔ ہوا کے تھپیڑوں نے اس کے جہاز کو جزیرہ صقلیہ میں لے جا پھینکا۔ جہاں کے لوگوں نے اُسے غصہ میں آ کر قتل کر دیا۔

قارن کا خروج

سوال قارن کون تھا اور اس نے کب خروج کیا؟

جواب قارن ترکوں کا بادشاہ تھا جس نے 32ھ میں خراسان پر حملہ کیا۔ باوغیس ہرات اور قوہستان کے سردار جو مسلمانوں کے باجگزار تھے اس کے ساتھ ہوگئے۔

سوال اس زمانہ میں خراسان کا گورنر کون تھا؟

جواب اس زمانہ میں خراسان کے والی قیس بن ہبیر سلمی تھے۔ اصل حاکم تو عبداللہ بن عامر تھے لیکن وہ حج کو جاتے ہوئے انہیں اپنا قائم مقام بنا گئے تھے۔ اور ایک تحریر اس مضمون کی لکھ کر قیس کے چچا زاد بھائی کو عبداللہ بن خارم کو دے گئے تھے کہ اگر کسی ضرورت سے قیس کو خراسان سے باہر جانا پڑے تو عبداللہ بن خازم خراسان کے والی ہوں گے۔

سوال مسلمانوں نے کیسے قارن کا مقابلہ کیا؟

جواب عبداللہ بن خازم نے قیس کو ابن عامر کے پاس مشورہ کرنے اور کمک کے لیے بھیجا اور فوج کو ابن عامر کا پروانہ دکھایا جسے دیکھ کر فوج اور خراسان کے عمال نے ان کی اطاعت اختیار کر لی۔ ابن خازم نے چار ہزار کا لشکر منظم کیا اور شاہ قارن کے مدمقابل خیمہ زن ہوگئے۔ قارن کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار تھی عبداللہ ابن خازم نے چار ہزار کے لشکر میں سے چھ سو سپاہیوں کا ایک دستہ علیحدہ کیا۔ لشکر کے دوسرے حصہ کو حکم دیا کہ اپنے خنجروں پر کپڑا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لپیٹ کر اسے تیل میں ڈبو کر روشن کر لو۔ اس کے بعد انہوں نے چھ سو کے دستہ کے ساتھ شبخون مارا۔ ترک آرام سے اپنے خیموں میں سو رہے تھے۔ عبداللہ بن خازم کا دستہ جونہی یکبارگی ان پر حملہ آور ہوا اور پھر انہوں نے ہر طرف آگ کے شعلے دیکھے تو ان کے ہوش و حواس جاتے رہے اور سراسیمگی کی حالت میں بھاگنا شروع کر دیا۔ اسلامی فوج نے چاروں طرف سے گھیر کر انہیں تلواروں اور نیزوں سے قتل کرنا شروع کر دیا۔ اس ہنگامہ دار و گیر میں ہزاروں ترک قتل ہوئے اور ان کا بادشاہ قارن بھی مارا گیا۔ اس طرح عبداللہ بن خازم کی تدبیر سے چار ہزار مسلمان چالیس ہزار پر غالب آ گئے۔ اس کے بعد عبداللہ بن خازم باغی علاقوں کی طرف بڑھے اور ایک ایک شہر کو فتح کر کے باغیوں کو عبرت ناک سزا دی۔

فتنوں کا آغاز

سوال حضرت عثمان کے دور میں فتنوں کا آغاز کب ہوا؟

جواب حضرت عثمانؓ 24ھ کو خلیفہ بنے اور 30ھ تک کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ آپ کی خلافت کے پہلے چھ سال امن۔ خوشحالی اور فارغ البالی کے سال تھے۔ 31ھ سے فتنوں کا آغاز ہوا۔

سوال حضرت عثمان کے دور میں فتنہ و فساد برپا ہونے کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب حضرت عثمان کے دور میں فتنہ و فساد کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں۔

1) دولت کی فراوانی

فتوحات کی وسعت۔ مال غنیمت کی فراوانی وظائف کی زیادتی زراعت اور صنعت و تجارت کی ترقی نے تمام ملک میں تمول فارغ البالی اور عیش و عشرت کو عام کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں بھی وہ لوازم پیدا ہو گئے جو ہر قوم میں ایسی حالت میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر ان کے ضعف اور انحطاط کا سبب بن جاتے ہیں۔

2) اکابر صحابہ کی وفات:

صحابہ کرام کی وہ نسل جو فیض نبوت سے براہ راست مستفیض ہوئی تھی ختم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکی تھی۔ جو لوگ موجود تھے کبر سنی کی وجہ سے گوشہ نشین ہو رہے تھے۔ ان کی اولاد زہد و اتقاء عدل و انصاف حق پسندی اور راست بازی میں اپنے بزرگوں سے کمتر تھی۔

3) اقتدار کا قریش میں ارتکاز:

امامت خلافت قریش کے خاندان کے لیے مخصوص تھی اور بڑے بڑے عہدے بھی زیادہ تر ان ہی کو ملتے تھے۔ نوجوان قریشی اس کو اپنا موروثی حق سمجھ کر دوسرے عرب قبائل کو اپنا محکوم سمجھنے لگے۔ عام عرب قبائل کا دعویٰ تھا کہ ملک کی فتوحات میں ہماری تلواروں کا بھی حصہ ہے اس لیے وظائف منصب اور عہدوں میں مساوات ہونی چاہیے۔

4) مفتوح قوموں کا جذبہ انتقام:

سلطنت اسلامیہ میں مفتوح قومیں آباد تھیں جن میں قدرتاً مسلمانوں کے خلاف انتقام کا جذبہ موجود تھا۔ لیکن ان کی قوت کے مقابلے میں بے بس تھے۔ اس لیے انہوں نے سازشوں کا جال بچھایا جن میں سب سے آگے یہودی اور مجوسی تھے۔

5) حضرت عثمان کی نرمی

حضرت عثمانؓ فطرۃً نیک ذی مروت اور نرم خو تھے۔ عموماً لوگوں سے سختی کا برتاؤ نہ کرتے۔ اکثر جرائم کو بردباری اور حلم سے ٹال دیتے تھے۔ اس سے شرپسندوں کے حوصلے بڑھ گئے۔

6) حضرت عثمان کی فیاضی:

حضرت عثمان اپنے ذاتی مال سے اپنے اہل خاندان کی مدد کرتے تھے۔ اور انہیں قیمتی تحائف اور بڑی بڑی رقمیں دے دیتے تھے۔ شرپسندوں نے یہ مشہور کر دیا کہ حضرت عثمان بیت المال سے ان کے ساتھ داد و دہش کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان پر اعتراضات

سوال حضرت عثمانؓ پر کیا اعتراضات کیے گئے۔

جواب اہانت صحابہ: حضرت عثمان پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بعض صحابہ حضرت ابوذر غفاریؓ۔ حضرت عمار بن یاسرؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اہانت کی۔

2) بیت المال کا بے جا صرف:

حضرت عثمان نے بیت المال کو اپنے عزہ واقارب کے ساتھ سخاوت کے لیے استعمال کیا۔ حکم بن العاص کو مدینہ آنے کی اجازت دی جسے رسول اکرم ﷺ نے طائف میں جلاوطن کر دیا تھا۔ اور بیت المال سے ایک لاکھ درہم عطا کیے۔ اس کے لڑکے حارث کو اس کی اجازت دی کہ بازار میں جو فروخت ہو اس کی قیمت سے اپنے لیے عشر وصول کرے۔ مردان کو افریقہ کے مال غنیمت کا خمس دیا گیا۔ اسی طرح عبداللہ ابن خالد کو تین لاکھ درہم کا گراں قدر عطیہ مراحمت کیا اور خود اپنی صاحبزادیوں کو بیت المال کے قیمتی جواہرات عنائت فرمائے۔ اپنے لیے عظیم الشان محل تعمیر کرایا اور مصارف کا تمام بار بیت المال پر ڈالا۔ بیت المال کے مہتم عبداللہ ابن ارقم نے اعتراض کیا تو ان کو معزول کر کے زید بن ثابت کو یہ عہدہ تفویض کر دیا۔ ایک دفعہ بیت المال میں وظائف تقسیم ہونے کے بعد ایک لاکھ درہم بچ گئے۔ حضرت عثمان نے بے وجہ زید بن ثابت کو یہ گراں قدر رقم لینے کی اجازت دے دی

بعض صحابہ کے روزینوں کی بندش:

عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب کے روزینے بند کر دیئے۔

4) اطراف مدینہ کی چراگاہوں کا قومیانہ

مدینہ کے اطراف میں بقیع کو سرکاری چراگاہ قرار دیا اور عوام کو اس سے مستفید ہونے سے روک دیا۔

5) خرید و فروخت کی اشیاء پر اجارہ: مدینہ کے بازار میں بعض اشیاء کی خرید و فروخت اپنے لیے مخصوص کر لی اور حکم دیا کہ کھجور کی گھٹلیاں خلیفہ کے ایجنٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کوئی نہیں خرید سکتا۔

6) اقرباء کو زمین کے عطیات: اپنے حاشیہ نشینوں اور قرابت داروں کو اطراف ملک میں وسیع قطعات زمین مرحمت فرمائے۔

7) مصاحف قرآنی کا جلانا

حضرت زیدؓ بن ثابت کے مصحف کے سوا تمام مصاحف کو جلا دیا۔

8) حدود کے اجراء میں تغافل

حدود کے اجراء میں تغافل سے کام لیا۔

9) روایات شاذ پر عمل

فرائض وغیرہ میں تمام امت کے خلاف روایات شاذہ پر عمل کیا گیا حالانکہ شیخین جب تک روایات کی توثیق نہ کر لیتے تھے۔ ان کو قبول نہیں کرتے تھے۔

10) بدعات کی ایجاد

مذہب میں بعض نئی بدعتیں پیدا کیں جن کو اکثر صحابہ نے ناپسند فرمایا۔ مثلاً حج کے موقع پر منیٰ میں دو رکعت کی بجائے چار رکعت نماز ادا کی۔ حالانکہ خود رسول اکرم ﷺ اور آپ کے بعد شیخین نے کبھی دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھی۔

11) مصری وفد کے ساتھ بدعہدی

مصری وفد کے ساتھ بدعہدی کی گئی جس کا نتیجہ حضرت عثمان کی شہادت کی صورت میں ظاہر ہوا۔

12) کبار صحابہ کی معزولی

مثلاً حضرت ابوموسیٰ اشعری مغیرہ بن شعبہ عمرو بن العاص۔ عمار بن یاسر عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ارقم کو معزول کر کے خاص اپنے کنبہ کے نااہل اور ناتجربہ کار افراد کو مامور کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمانؓ پر اعتراضات کی حقیقت

سوال حضرت ابوذر کی اہانت کی کیا حقیقت ہے۔

جواب حضرت عثمانؓ پر اہانت صحابہ کا جو الزام لگایا جاتا ہے۔ اگر گہری نظر سے جائزہ لیں تو یہ الزام سراسر بے بنیاد اور لغو ہے۔

حضرت ابوذر کی اہانت کی حقیقت

حضرت ابوذر غفاری کا تعلق قبیلہ بنو غفار سے تھا ان کا اصل نام جندب تھا۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان ہوئے آپ کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص عیسیٰؑ ابن مریم کا زہد دیکھ کر مسرور ہوا سے چاہیے کہ ابو ذرؓ کو دیکھ لے۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد حضرت ابو ذرؓ کی سیرت ان کے استغنیٰ اور ان کی بے نفسی کی مکمل تصویر ہے وہ نہایت فقیرانہ زندگی گزارتے تھے ان کے پاس جو کچھ آتا اس میں سے بقدر ضرورت رکھ کر باقی مستحقین میں تقسیم کر دیتے۔ حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں مدینہ ہی میں رہے مگر اس کے بعد شام چلے گئے اس وقت شام کے گورنر حضرت معاویہؓ تھے ان کے مزاج میں شاہانہ تمکنت اور امیرانہ خو بو موجود تھی ان کے طور طریقے صحابہ رسول ﷺ کی سادہ زندگی سے مختلف تھے۔ ان کی اس شان و شوکت پر حضرت عمرؓ نے بھی ان سے باز پرس کی تھی۔ حضرت معاویہؓ نے ایک محل تعمیر کرایا تھا جس کے دروازے پر ہر وقت پہرہ دار کھڑے رہتے تھے اس طرح سائلوں کو ان تک پہنچنے میں مشکل پیش آتی تھی۔ ان کی یہ روش حضرت ابو ذرؓ کو ناگوار گزری۔ ماحول اور طبائع کا اختلاف حضرت معاویہ اور حضرت ابو ذر کے اختلاف کا سبب بنا اور انہوں نے حضرت معاویہ اور شام کے مال دار لوگوں پر تنقید شروع کر دی۔ یہ تنقید کسی تخریبی غرض سے نہ تھی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ ہر مسلمان رسول اکرم ﷺ اور آپ کے دونوں خلفاء جیسی سادہ زندگی گزارے۔ حضرت ابو ذر کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دولت مندوں پر تنقید کی وجہ سے شام کے فقراء اور مساکین امراء سے سختی کے ساتھ پیش آنے لگے۔ اور ان سے زبردستی اپنے حقوق مانگنے لگے۔ یہ صورت دیکھ کر حضرت معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں لکھا کہ ابوذر کی وجہ سے سخت مشکل میں مبتلا ہوگیا ہوں آپ مجھے حکم دیں کہ ان کے معاملہ میں کیا رویہ اختیار کروں۔ حضرت عثمان نے جواب دیا کہ ابوذرؓ کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو اور انہیں زادزاہ دے کر کسی شخص کیساتھ بحفاظت میرے پاس بھیج دو۔ جب آپ حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا کہ ''اے ابوذر کیا وجہ ہے کہ شام کے لوگ آپکی سختی کے شاکی ہیں''۔ آپ نے فرمایا کہ شام کے لوگ دولت جمع کر رہے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ جمع کرنے کی بجائے اسے اللہ کی راہ میں دے دیں۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے فرمایا کہ اے ابوذر! یہ فرض میرا ہے کہ اپنی رعیت کے حقوق کی حفاظت کروں اور جو کچھ جس کے ذمہ ہے وہ اس سے وصول کروں نیز یہ کہ لوگوں کو اعتدال کا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کروں مگر میں کسی کو ترک دنیا پر مجبور نہیں کرسکتا۔ حضرت ابوذر حضرت عثمان کی اس مدلل گفتگو کا جواب نہ دے سکے البتہ انہوں نے درخواست کی کہ انہیں مدینہ سے کسی اور جگہ منتقل ہونے کی اجازت دے دیں چنانچہ انہیں اس کی اجازت دے دی گئی اور آپ نے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر زبدہ کے مقام پر سکونت اختیار کرلی۔ رخصت ہوتے وقت حضرت عثمان نے انہیں اونٹوں کا ایک گلہ عنائیت کیا اور خدمت کے لیے دو غلام دیئے اور روزانہ تازہ گوشت ان کے لیے مدینہ سے بھیجتے تھے۔ زبد جانے کے بعد بھی حضرت ابوذر نے حضرت عثمان سے تعلق قائم رکھا اور وقتاً فوقتاً مدینہ آتے اور حضرت عثمانؓ سے ملتے رہتے یہ ہیں وہ واقعات جنہیں حضرت ابوذر کی جلاوطنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور حضرت عثمانؓ پر الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک جلیل القدر صحابی کی ہتک کی اور اسے جوار رسول ﷺ سے محروم کر کے مدینہ سے نکال دیا۔

سوال حضرت عمارؓ کے بارے میں حضرت عثمان پر کیا الزام لگایا جاتا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت عمارؓ بن یاسر کو کوفے کی امارت سے معزول کیا اور انہیں اتنا مارا کہ ان کی انتڑیاں پھٹ گئیں اور انہیں فتق کا عارضہ لاحق ہو گیا۔

سوال حضرت عمارؓ بن یاسرؓ سے مبینہ بدسلوکی کی کیا حقیقت ہے؟

جواب جہاں تک حضرت عمارؓ کی کوفہ کی گورنری سے معزولی کا تعلق ہے یہ الزام سرے سے غلط ہے۔ حضرت عثمان کی بیعت خلافت کے وقت وہ کوفہ کے گورنر تھے ہی نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے حضرت عمرؓ انہیں معزول کر چکے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ اہل کوفہ ان سے خوش نہیں تھے اور بارگاہ خلافت میں ان کی شکائتیں کیا کرتے تھے گو یہ شکایتیں درست نہ تھیں مگر حضرت عمر نے صرف اس خیال سے حضرت عمار کو معزول کیا کہ جہاں تک ممکن ہو لوگوں کی دلجوئی کرنی چاہیے۔

جہاں تک مار پیٹ کا تعلق ہے تاریخ کی روشنی میں یہ الزام صداقت سے عاری ہے تاریخ کا ادنیٰ طالب علم بھی جانتا ہے کہ حضرت عثمان حیا کا پیکر تھے ان کے مزاج میں بے حد حجاب تھا۔ ساری عمر میں صرف ایک بار اپنے ایک غلام کا کان مروڑا اور غصہ ٹھنڈا ہونے پر اسے بلا کر معافی مانگی اور اسے مجبور کیا وہ بھی زور سے ان کا کان کھینچے کیونکہ دنیا میں قصاص دے دینا آخرت کے قصاص سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ جس شخص کی رحمدلی اور خوف خدا کا یہ عالم ہو کیا اس سے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے ایک مقدس اور محبوب صحابی پر ایسا سخت ظلم کرے۔ پھر اگر ایسا واقعہ پیش بھی آیا ہوتا تو لازمی بات ہے حضرت عمار کو اسکا رنج ہوتا اور کبھی نہ کبھی حضرت عثمان کے بارے میں نا ملائم الفاظ استعمال کرتے۔ لیکن اس کے برعکس آخری وقت تک حضرت عثمانؓ کے وفادار رہے بلکہ جب باغیوں نے حضرت عثمان کا محاصرہ کیا تو انہوں نے محاصرین کو ان کی اس حرکت پر برملا ٹوکا اور حضرت عثمان کی مدافعت میں جو کچھ کر سکتے تھے کیا۔ علاوہ ازیں جب مصر کے گورنر کے خلاف وہاں کے بعض لوگوں کو شکایتیں پیدا ہوئیں تو حضرت عثمان نے تحقیق کرنے کے لیے جس شخص کو مصر بھیجا وہ یہی حضرت عمار تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہانت

سوال حضرت عبداللہ بن مسعود کی اہانت کے الزام میں کس قدر صداقت ہے۔

جواب حضرت عثمانؓ پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ مسعود کو اس قدر مارا کہ ان کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں کی گئی بلکہ ان کا وظیفہ بھی بند کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود جلیل القدر صحابی تھے ایک بار رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر قرآن سیکھنا ہے تو چار آدمیوں سے سیکھو ان میں سب سے پہلا نام حضرت عبداللہ بن مسعود کا لیا تھا حضرت عمرؓ نے انہیں کوفہ کا افسر بیت المال مقرر کیا تھا حضرت عمرؓ کے دور میں وہ اپنے فرائض منصبی کو خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے اور حضرت عمرؓ ان سے آخری وقت تک خوش رہے۔ حضرت عثمان کے عہد خلافت میں 25ھ تک وہ اطمینان سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ اسی سال بیت المال کی کچھ رقم کے سلسلہ میں انکے اور گورنر کوفہ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص درمیان اختلاف پیدا ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے بیت المال سے کچھ رقم بطور قرض لی تھی۔ جب وہ وقت مقررہ پر واپس نہ کر سکے تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا اس پر دونوں میں کچھ تلخی پیدا ہوگئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت عثمانؓ سے شکایت کی۔ حضرت عثمان نے عبداللہ بن مسعود کے حق میں فیصلہ دیا اور حضرت سعد بن ابی وقاص کو کوفہ کی گورنری سے معزول کر کے ولید بن عقبہ کو اس خدمت پر مامور کیا۔

کچھ اسی قسم کا واقعہ ولید بن عقبہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود کے درمیان پیش آیا۔ ولید نے بیت المال سے کچھ رقم قرض لی جس کی واپسی میں تاخیر ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے سختی سے رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا ولید نے حضرت عثمان کی خدمت میں درخواست بھیجی جس میں اپنی مجبوری بیان کی۔ حضرت عثمان نے ان کی مجبوری کو معقول قرار دیتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ وہ فی الحال ولید سے رقم کی واپسی کا مطالبہ نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں ولید سے مطالبہ نہ کیا مگر ساتھ ہی بیت المال کی افسری سے استعفیٰ دیا جسے حضرت عثمانؓ نے قبول کرلیا۔ بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے استعفیٰ کی وجہ سے حضرت عثمان سے ناراضگی نہ تھی بلکہ ان کی صحت کمزور ہو چکی تھی۔ جہاں تک ان کو مارنے اور پسلیاں توڑنے کے واقعہ کا تعلق ہے تو ہر وہ شخص جو حضرت عثمان کی سیرت اور انکی کیفیت مزاج سے واقف ہے اس الزام کو بے ہودہ اور سراسر اتہام قرار دے گا۔ اکابر اسلام اور تاریخ سے پوری واقفیت رکھنے والے بزرگوں نے اس الزام کو ناقابل یقین اور غلط قرار دیا ہے۔ جہاں تک وظیفہ روکنے کا تعلق ہے۔ حضرت عثمان نے کچھ دنوں کے لیے وظیفہ روک دیا تھا۔ لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود نے وفات پائی تو غایت انصاف سے کام لیتے ہوئے جس قدر وظیفہ بیت المال کے ذمہ باقی تھا۔ جس کی مقدار بیں پچیس ہزار تھی ان کے ورثاء کے حوالے کر دیا۔

حکم بن العاص کی واپسی کا معاملہ

سوال — حضرت عثمان پر الزام عاید کیا گیا کہ انہوں نے حکم بن العاص کو مدینہ واپس بلا لیا جسے آنحضرت ﷺ نے جلا وطن کر دیا تھا۔ اس الزام کی کیا حقیقت ہے؟۔

جواب — حضرت عثمان نے جب حکم کو مدینہ واپس آنے کی اجازت دی تو انہوں نے صراحت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سفارش کی تھی۔ اور حضور اکرم ﷺ نے قبول فرمائی تھی۔ اس پر ایک اعتراض عاید ہوتا ہے کہ اگر حضور ﷺ نے معاف کر دیا ہوتا تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے کیوں نہ واپس بلا لیا دراصل اس کی واپسی کی سفارش حضرت عثمانؓ نے کی تھی اور حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے آخری ایام میں کی تھی اس اجازت کا شیخینؓ کو علم نہ تھا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو حضرت عثمانؓ نے انہیں حکم کو واپس بلانے کے بارے میں گفتگو کی۔ تو انہوں نے حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانؓ کا موقف تسلیم نہ کیا اور فرمایا چونکہ حضرت محمد ﷺ نے میرے سامنے حکم کو معاف نہیں کیا اور نہ اسے مدینہ آنے کی اجازت دی اس لیے میں ایسا نہیں کرسکتا ہاں اگر آپ دو گواہ پیش کردیں تو میں اسے واپس بلالوں گا۔ یہی موقف حضرت عمرؓ نے اختیار کیا۔ مگر جب حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے حکم کو مدینہ بلالیا کیونکہ اُن کے سامنے حضور اکرم ﷺ معاف کر چکے تھے۔ اور اسے مدینہ آنے کی اجازت دے دی تھی۔ اس صورت میں حضرت عثمانؓ پر کوئی الزام نہیں آتا۔

سوال: حکم بن العاص کو ایک لاکھ درہم بیت المال سے دینے کے الزام کی کیا حقیقت ہے۔

جواب: جب حضرت عثمان نے حکم بن العاص کو مدینہ واپس بلالیا تو اپنی جیب خاص سے ایک لاکھ درہم عطا فرمائے اور حکم کے لڑکے مروان سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کردیا اور مروان کو ایک لاکھ درہم کا عطیہ جہیز میں دیا یہ ہے اصل واقعہ جس کو مفسدین نے رنگ امیزی کر کے کچھ کا کچھ بنادیا۔

سوال: حارث بن حکم کو عشر وصول کرنے کا اختیار دینے کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: حضرت حارث بن حکم کو مدینہ کے بازار سے عشر وصول کرنے کا اختیار دینا بالکل بے بنیاد ہے۔

مردان کو افریقہ کا خمس

سوال: مردان کو افریقہ کا خمس بطور انعام دینے کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: افریقہ کی فتح کے بعد جو خمس حضرت عثمانؓ کی خدمت میں مدینہ بھیجا گیا۔ حضرت عثمانؓ نے وہ خمس مردان کے ہاتھ فروخت کردیا اور اس کی قیمت بیت المال میں جمع کرادی۔ اگر حضرت عثمان مردان کو یہ خمس بطور انعام دیتے تو معترضین کے لیے اعتراض کی گنجائش نکل سکتی تھی لیکن انہوں نے مردان کو یہ مال بطور انعام ہرگز نہیں دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن خالد کو عطیہ

سوال حضرت عثمانؓ پر ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے عبداللہ بن خالد کو بیت المالؓ سے تین لاکھ کا عطیہ دیا) میں کتنی صداقت ہے؟

جواب عبداللہ بن خالد کو عطیہ دیا گیا لیکن اس کی نسبت خود حضرت عثمانؓ نے مصری معترضین سے فرمایا تھا کہ میں نے یہ رقم بیت المال سے بطور قرض لی ہے۔

بیٹیوں کو ہیرے جواہرات دینے کا قصہ

سوال اس الزام میں کتنی صداقت ہے کہ حضرت عثمان نے اپنی صاجزادیوں کو بیت المال سے قیمتی ہیرے جواہرات دیئے۔

جواب یہ قصہ صرف ابن اسحاق نے ابوموسیٰ اشعری سے روایت کیا ہے چونکہ درمیانی راوی مجہول ہے اس لیے قابل استناد نہیں۔

بیت المال کے صرف سے محل کی تعمیر

سوال بیت المال کی رقم سے اپنے لیے محل کی تعمیر میں کتنی صداقت ہے؟

جواب بیت المال کے صرف سے اپنے لیے محل تعمیر کرنے کا قصہ محض کذب صریح ہے۔ جو اپنا مال دوسروں کو عطا کرتا اور اپنا مقررہ وظیفہ بیت المال سے لینا پسند نہ کرتا ہو۔ وہ اپنے لیے عام مسلمانوں کا شرمندہ احسان ہونا کس طرح گوارہ کرتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن ارقم کی معزولی!

سوال عبداللہ بن ارقم کی معزولی کی کیا حقیقت ہے؟

جواب عبداللہ بن ارقم بوڑھے اور ضعیف ہو گئے تھے مال کی نگرانی کا کام جس قدر اہم اور مشکل ہے اس کے لحاظ سے حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن ارقم کو سبکدوش کیا اور اس عہدہ پر زید بن ثابت کو جو پڑھنے لکھنے اور حساب و کتاب میں خاص طور پر ممتاز تھے معمور کیا۔

زید بن ثابت کو رقم دینا

سوال حضرت زیدؓ بن ثابت کو بیت المال سے ایک لاکھ درہم دینے کا اصل واقعہ کیا ہے؟

جواب حضرت زیدؓ ثابت کو بیت المال کی ایک لاکھ درہم دینے کی روایت بالکل بے بنیاد ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ بیت المال میں اخراجات کے بعد ایک معقول رقم پس انداز ہوئی۔ حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابت کو حکم دیا کہ اس کو کسی رفاہ عام کے کام پر صرف کر دیں چنانچہ انہوں نے اسے مسجد کی توسیع اور تعمیر میں صرف کر دیا۔

مدینہ کی چراگاہ کو مخصوص کرنا

سوال مدینہ کی چراگاہ کو مخصوص کرنے کے الزم کی حقیقت کیا ہے؟

جواب فوجی گھوڑوں اور زکواۃ کے اونٹوں کے لیے چراگاہیں بنانا خلیفہ وقت کا منصبی فرض ہے خود رسول اللہ ﷺ نے مقام بقیع کو چراگاہ قرار دیا تھا۔ عہد عثمانیؓ میں گھوڑوں اور اونٹوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا تھا اس لیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکاری چراگاہوں کا وسیع پیمانہ پر انتظام کرنا ضروری تھا۔ چونکہ یہ چراگاہیں سرکاری خرچ سے تیار ہوئیں تھیں اس لیے عوام کو اس سے مستفید ہونے کا حق نہ تھا۔ اگر حضرت عثمان نے اپنے ذاتی گھوڑوں اور اونٹوں کے لیے چراگاہ کو مخصوص کیا ہوتا تو اعتراض کی گنجائش تھی۔ اس بارے میں حضرت عثمانؓ نے معترضین کو بتا دیا تھا کہ ان کے پاس صرف دو اونٹ ہیں جو انہوں نے حج کے لیے رکھے ہوئے ہیں۔

خرید وفروخت کی اشیاء پر اجارہ

سوال اس الزام میں کس قدر صداقت ہے کہ حضرت عثمان نے خرید و فروخت کی اشیاء کو اپنے لیے مخصوص کر لیا تھا؟

جواب یہ قصہ بالکل غلط ہے اگر اس کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو نائب رسول اللہ اور ایک جفاکار بادشاہ میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا البتہ کھجور کی گٹھلیوں کو زکوٰۃ کے اونٹوں کی خوراک کے لیے خریدنے کا بندوبست کیا گیا ہوگا لیکن اس سے کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔

(اقربا کو زمین کے عطیّات)

سوال اپنے حاشیہ نشینوں اور قرابت داروں کو اطراف ملک میں وسیع قطعات زمین مرحمت فرمانے کا جو الزام عائد کیا جاتا ہے اس کی صحیح کیفیت کیا ہے؟

جواب عہد عثمانی میں بہت سے اہل یمن گھر اور جائیداد چھوڑ کر مدینے چلے آئے تھے حضرت عثمان نے ان لوگوں کی سہولت کی خاطر نزدل کی اراضی کا ان کی یمن کی جائیداد سے تبادلہ کر لیا تھا۔ مثلاً حضرت طلحہؓ کو ایک قطعہ زمین دیا تو اس کے معاوضہ میں کندہ میں ان کی مملوکہ جائیداد پر قبضہ کر لیا انتظامی حیثیت سے اس قسم کا ردوبدل ناگزیر تھا۔ عراق میں بہت سی زمین غیر آباد پڑی تھی جن لوگوں نے اسے زراعت کے قابل بنایا۔ حضرت عثمانؓ نے من احیی ارضا میتۃ فھی لہ پر عمل کر کے ان کو اس کا مالک قرار دیا۔ جو زمین آپ نے اپنے رشتہ داروں کو دیں وہ بیت المال یا قوم کی ملکیت نہ تھی۔ بلکہ وہ حضرت عثمانؓ کی اپنی ملکیت تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک صحابہ یا بعض افراد کو جاگیریں دینے کا تعلق ہے تو حضرت عثمانؓ نے جاگیریں تقسیم کر کے کوئی بدعت نہیں کی۔ خود آنحضرت ﷺ نے بعض اصحاب کو جاگیریں عطا فرمائیں۔

مصاحف قرآنی کو جلانا

سوال حضرت عثمان پر یہ الزام کہ آپ نے حضرت زید بن ثابت کے مصحف کے علاوہ باقی تمام مصاحف کو جلا دیا۔ اس کی صحیح حقیقت کیا ہے؟

جواب ایک مصحف کے سوا تمام مصاحف کو جلا دینے کا الزام صرف ان لوگوں کے نزدیک قابل وقعت قرار پا سکتا ہے۔ جن کے دل بصیرت اور آنکھیں بصارت سے محروم ہیں۔ حضرت عثمان نے خود کوئی صحیفہ ترتیب دے کر پیش نہیں کیا بلکہ فتنہ کے ظہور سے پہلے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد ہی حضرت ابوبکر نے جو مصحف تیار کرایا تھا اسی کی نقلیں حضرت عثمان نے مختلف امصار و دیار میں بھجوا دیں اور اس کی تسلیم پر تمام امت کو متفق کر دیا یہ ایک کارنامہ ہے نہ کہ الزام۔

حدود کی اجراء میں تغافل

سوال حضرت عثمانؓ پر اس الزام کی کیا حقیقت ہے کہ آپ نے بعض حدود نافذ کرنے میں سستی سے کام لیا؟

جواب اس میں شک نہیں کہ حضرت عثمان نہایت رحمدل اور رقیق القلب تھے لیکن شرعی حدود کے اجراء میں انہوں نے کبھی تساہل سے کام نہیں لیا۔ دو واقعات کی بناء پر ان کو اجرائے حدود میں تغافل شعار بتایا جاتا ہے۔

1) ہرمزان کا قصاص نہیں لیا گیا۔

2) ولید بن عقبہ پر شراب خوری کی حد جاری کرنے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی۔

سوال عبداللہ بن عمر سے ہرمزان کا قصاص کیوں نہ لیا گیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب جب حضرت عمر کو ابولولؤ مجوسی نے شہید کیا تو عبیداللہ بن عمر نے غضبناک ہو کر قاتل کی لڑکی اور ہرمزان کو جو ایک نومسلم ایرانی تھا قتل کر دیا۔ کیونکہ ان کے خیال میں یہ سب سازش میں شریک تھے۔ حضرت عثمان جب خلیفہ بنے تو سب سے پہلے یہی مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے صحابہ سے اس کے متعلق رائے طلب کی۔ حضرت علیؓ نے عبیداللہ کو ہرمزان کے قصاص میں قتل کر دینے کا مشورہ دیا۔ بعض مہاجرین نے کہا عمر کل قتل ہوئے اور ان کا لڑکا آج مارا جائے گا۔ اکثر صحابہ عبیداللہ کے قتل کر دینے کے خلاف تھے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا چونکہ ہرمزان کا کوئی وارث نہیں ہے۔ اس لیے بحیثیت امیر المومنین میں اس کا ولی ہوں اور قتل کی بجائے دیت پر راضی ہوں۔ اس کے بعد خود اپنے ذاتی مال سے دیت کی رقم بیت المال میں جمع کرا دی۔ حضرت عثمان نے جس عمدگی کے ساتھ اس مقدمہ کا فیصلہ کیا اس سے بہتر نہیں ہو سکتا تھا۔ کیونکہ قبیلہ عدی کبھی ہرمزان کے قصاص میں عبداللہ بن عمر کے قتل کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہ دیکھتا۔

سوال ولید بن عقبہ پر حد جاری کرنے میں تاخیر کیوں ہوئی؟

جواب ولید بن عقبہ نے بادہ نوشی کی تو حضرت عثمانؓ نے فوراً معزول کر دیا۔ لیکن حد کے اجراء میں اس وجہ سے تاخیر ہوئی کہ گواہوں پر کامل اطمینان نہیں تھا۔ جب کافی ثبوت مل گیا تو حد جاری کرنے میں پس و پیش نہیں کیا گیا۔

روایات شاذہ پر عمل

سوال روایات شاذہ پر عمل کے الزام کی کیا حقیقت ہے؟

جواب یہ خیال کہ حضرت عثمان نے موثق روایات کو چھوڑ کر روایات شاذہ پر عمل کیا قطعی غلط ہے۔ البتہ اجتہادی مسائل میں اختلاف آراء ہوا۔ اور یہ حضرت عثمان کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام صحابہ میں اس قسم کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختراع بدعات کا الزام

سوال اختراع بدعات کے الزام کی کیا حقیقت ہے؟

جواب مذہب میں اختراع بدعات کا الزام نہایت لغو اور سراسر کذب ہے اتباع سنت حضرت عثمانؓ کا مقصد حیات تھا۔ منیٰ میں دو کی بجائے چار رکعت نماز ادا کرنا بھی دراصل ایک نص شرعی پر مبنی تھا۔ چنانچہ ایک مجمع میں آپ نے چار رکعت نماز پڑھنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں مکہ میں پہنچا تو یہاں قامت کی نیت کر لی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو کسی شہر میں قامت کی نیت کر لے تو اس کو مقیم کی طرح نماز پڑھنی چاہیے۔

کبار صحابہ کی معزولی!

سوال کبار صحابہ کی معزولی کے الزام کی حقیقت کیا ہے؟

جواب اگر اس الزام کو درست مان لیا جائے تو یہی الزام حضرت فاروق اعظمؓ پر بھی عائد ہوتا ہے جنہوں نے حضرت خالدؓ بن ولید مغیرہؓ بن شعبہ اور سعد بن ابی وقاص کو معزول کر دیا تھا۔ یا حضرت علیؓ اس الزام کے مورد ہوتے ہیں یا نہیں جنہوں نے عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہی تمام عمال عثمانی کو موقوف کر دیا تھا۔ جن کی قوت بازو نے طرابلس آرمینیہ اور قبرص کو زیر نگیں کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک ہی قسم کے واقعات کے کسی خاص وقتی سبب کی بناء پر ایک شخص کے لیے موجب مدح اور دوسرے کے لیے موجب ذم بنا دیئے جاتے ہیں اور ان پر ایسی ملمع سازی کی جاتی ہے کہ کسی کو تحقیق وتنقید کا خیال تک نہیں آتا۔

سوال حضرت ابوموسیٰ اشعری کو کیوں معزول کیا؟

جواب ابوموسیٰ اشعری اہل سے بصرہ خوش نہ تھے ان کے وفد نے مدینہ جا کر ان کی معزولی کا مطالبہ کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت عمرؓ بن العاص کو کیوں معزول کیا گیا؟

جواب حضرت عمرؓ بن العاص نے اسکندریہ کی بغاوت فرد کرنے میں ذمیوں کے ساتھ منصفانہ سلوک نہ کیا اور ان کو لونڈی غلام بنالیا تھا۔ نئی نہریں جاری ہو جانے کے باوجود وہ مصر کی مالیات میں اضافہ نہ کر سکے۔ جو عبداللہ بن ابی سرح کی تقرری کے بعد اس سے کہیں زیادہ ہوگیا۔

سوال حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو کیوں معزول کیا گیا۔

جواب مغیرہؓ بن شعبہ پر رشوت ستانی کا الزام قائم کیا گیا اگرچہ یہ سراسر بہتان تھا۔ لیکن انہیں اس لیے معزول کیا گیا کہ حضرت عمرؓ نے ان کی جگہ سعد بن ابی وقاص کی تقرری کی وصیت کی تھی۔

سوال حضرت سعد بن ابی وقاص کیوں معزول ہوئے۔

جواب آپ نے پیش قرار رقم بیت المال سے قرض لی تھی حضرت عبداللہ بن مسعود مہتمم بیت المال نے تقاضا کیا تو سعدؓ نے ناداری کا عذر کیا اور یہ قضیہ دربار خلافت تک پہنچا۔

بیت المال میں اس قسم کا تصرف دیانت کے خلاف تھا۔ اس لیے حضرت عثمان سعد بن ابی وقاص پر نہایت برہم ہوئے اور ان کو معزول کر دیا۔

نااہل اور ناتجربہ کار افراد کو قسمت کا مالک بنانا

سوال حضرت عثمان پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے نااہل اور ناتجرہ کار افراد کو مختلف عہدے دیئے اس میں کس حد تک حقیقت ہے؟

جواب اس میں شک نہیں کہ ولید بن عقبہ۔ سعد بن العاص۔ عبداللہ بن ابی سرح اور عبداللہ بن عامر اگرچہ صحابہ کرام اور فاروقی عمال کی طرح زہد و اتقاء کے مالک نہ تھے تاہم ان کے انتظامی کارنامے اور عظیم الشان فتوحات کسی طرح ان کو نااہل اور ناتجربہ کار ثابت نہیں کرتے۔ ولید بن عقبہ حضرت عمر کے زمانے میں جزیرہ کے عامل رہ چکے تھے۔ سعید بن العاص نے طبرستان اور آرینہ فتح کیا۔ عبداللہ بن ابی سرح نے طرابلس اور قبرص کو سرنگوں کیا۔ یا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی یہ فتوحات ان کی ناتجربہ کاری کا ثبوت ہیں۔ عبداللہ بن عامر والئ بصرہ البتہ ایک کمسن نوجوان تھے لیکن فطری لیاقت کو عمر کی زیادتی سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی نوجوان نے کابل ہرات سجستان اور نیشاپور کو اسلام کے زیر نگین کیا تھا۔ غرض نااہل اور ناتجربہ کار عمال کے تقرر کا الزام سراسر خلاف واقعہ ہے۔

خاندان کو فوقیت

سوال حضرت عثمانؓ پر یہ الزام ہے کہ شیخین کے مقابلہ میں انہوں نے اپنے خاندان کو فوقیت دی اور بنوامیہ کو عطیات کے علاوہ اعلیٰ عہدوں سے نوازا۔ اس الزام میں کتنی صداقت ہے؟

جواب حضرت عثمان کے دور میں 16 گورنر تھے جو بڑے بڑے صوبوں اور اہم شہروں کے گورنر تھے ان کی تفصیل یہ ہے۔

۱) مکہ پر عبداللہ بن حضرمی
۲) طائف پر قاسم بن ربیعہ ثقفی
۳) صنعا پر یعلی بن امیہ
۴) جند پر عبداللہ بن ربیعہ
۵) بصرہ پر عبداللہ بن عامر
۶) شام پر حضرت معاویہ بن ابوسفیان
۷) کوفہ پر ولید بن عقبہ بعد میں سعید بن العاص
۸) قرقیا پر جریر بن عبداللہ
۹) آذربائیجان پر اشعث بن قیس کندی
۱۰) حلوان پر عتیبہ بن نہاس
۱۱) رے پر سعید بن قیس
۱۲) ماہ پر مالک بن حبیب
۱۳) ہمدان پر نسیر بن ذعلوق ثوری کوفی
۱۴) اصفہان پر سائب بن اقرع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵) ماسبذان پر حنیس

۱۶) مصر پر عبداللہ بن ابی سرح

یہ ہیں وہ سولہ حاکم جو سلطنت اسلامیہ کے مختلف علاقوں پر حکومت کر رہے تھے ان میں سے شام کے حاکم حضرت معاویہؓ کوفہ کے حاکم ولید بعد کو سعید بصرہ کے حاکم عبداللہ بن عامر اور مصر کے حاکم عبداللہ بن ابی سرح کے علاوہ ایک بھی حاکم حضرت عثمان کا رشتہ دار نہ تھا۔ گویا 16 حاکموں میں سے 4 یا 5 حاکم ایسے تھے جو ان کے قرابت دار تھے باقی گیارہ یا بارہ حاکم ایسے تھے جن کا حضرت عثمان سے کوئی رشتہ نہ تھا۔ تعجب ہے کہ معترضین کی نگاہ ادھر نہیں جاتی کہ اگر سولہ حاکموں میں سے چار یا پانچ انہوں نے رشتہ داروں سے مقرر کر دیئے تو کون سی قیامت آ گئی۔ جب کہ وہ سب نہایت قابل اور ہر لحاظ سے اس منصب کے اہل تھے باقی بارہ حاکم تو ان کے رشتہ دار نہ تھے۔

واقعہ اریس

سوال: واقعہ اریس کیا ہے؟

جواب: جب آنحضرت ﷺ نے سلاطین عجم سے مراسلت کرنا چاہی تو صحابہ نے آپ کو مشورہ دیا کہ ایک مہر ہونی چاہیے جو مراسلوں پر ثبت کی جائے کیونکہ ان ممالک کے بادشاہ اس تحریر کو معتبر نہیں سمجھتے جس پر مہر نہ ہو چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انگشتری بنوائی جس پر پہلی سطر میں ''محمد'' دوسری میں ''رسول'' اور تیسری میں اللہ کے الفاظ کندہ تھے اور یہ سطریں نیچے سے اوپر تھیں یعنی'' اللہ رسول محمد '' کا نقش بنتا تھا جب آپ کسی ملک کے فرماں روا کو خط لکھواتے تو اس کے نیچے یہ مہر ثبت فرما دیتے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد یہ انگشتری حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمرؓ اور ان کے بعد یہ انگشتری حضرت عثمانؓ کے پاس آئی۔ 30ھ تک آپ اسے استعمال کرتے رہے۔ اسی سال کا واقعہ ہے کہ آپ ایک روز مدینہ سے دو میل ایک کنوئیں (بیراریس) کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور انگوٹھی کو انگلی سے نکال کر مشغل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرما رہے تھے کہ وہ اچانک آپ کے ہاتھ سے چھوٹ کر کنوئیں میں جا گری جوں ہی انگوٹھی آپ کے ہاتھ سے گری آپ نے فوراً کنواں صاف کرنے والوں کو ہدایت فرمائی کہ انگوٹھی تلاش کرو۔ انہوں نے کنوئیں کا سارا پانی نکال پھینکا اور کونہ کونہ چھان مارا مگر انگوٹھی نہ ملی۔ چونکہ یہ آنحضرت ﷺ کی انگشتری اور آپ کی مقدس یادگار تھی اس لیے اس کے گم ہونے کا حضرت عثمانؓ کو بے حد قلق ہوا۔ صحابہ اور اہل مدینہ کو بھی اس مہر کے گم ہونے کا سخت رنج ہوا۔ بعض مورخین کے نزدیک اس انگشتری کے گم ہونے کے واقعہ ہی سے فتنوں کا آغاز ہوا۔

عبداللہ بن سبا

سوال عبداللہ ابن سبا کون تھا؟

جواب عبداللہ ابن سبا یمن کے مقام صنعا کا باشندہ تھا مذہباً یہودی تھا۔ حبشی ماں کا بیٹا ہونے کی وجہ سے ابن السودا کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ حضرت عثمان کے زمانہ میں مسلمان ہوا مگر بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ اس نے اسلام دل سے قبول نہیں کیا تھا بلکہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر از راہ مکر و فریب اسلام کو مٹانا اس کا مقصد تھا۔

سوال عبداللہ بن سبا نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا؟

جواب عبداللہ بن سبا مدینہ آیا اور بظاہر مسلمان ہو کر گمنام سی زندگی گزارنے لگا۔ اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کے اندرونی حالات کا جائزہ لیتا رہا۔ انہی ایام میں بصرہ میں ایک شخص حکیم بن جبلہ رہتا تھا جو اسلامی لشکر میں شامل ہو جاتا اور موقع پا کر ذمیوں کو لوٹ لیتا اس ڈاکہ زنی میں کبھی کبھی وہ اور لوگوں کو بھی شامل کر لیتا۔ جب یہ اطلاعات حضرت عثمانؓ کو پہنچیں تو انہوں نے حاکم کوفہ کو لکھا کہ اس شخص کو بصرہ میں نظر بند رکھا جائے اور شہر سے جانے کی قطعاً اجازت نہ دی جائے۔ عبداللہ بن سبا نے جب یہ حالات سنے تو فوراً مدینہ سے بصرہ روانہ ہوا کیونکہ اسے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے اس قماش کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواریوں کی ضرورت تھی۔ بصرہ پہنچ کر اس نے حکیم بن جبلہ اور اس کے دوسرے دوستوں سے اچھے مراسم پیدا کر لیے اور اپنے آپ کو مسلمان اور خیر خواہ آلِ رسول ظاہر کر کے لوگوں کے دلوں میں فاسد اور غلط عقائد پیدا کرنے لگا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کا مقابلہ فوجوں سے نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے مقابلہ کی ایک ہی صورت ہے کہ عقائید اسلامیہ کو مسخ کر کے مسلمانوں میں غلط فہمیاں پیدا کر کے آپس میں خانہ جنگی کروادی جائے اسطرح ان کی طاقت کو ختم کر دیا جائے۔

عقائد اسلامی میں تحریف

سوال: ابن سبا نے عقائد اسلامی میں کیا تحریف کی؟

جواب: ابن سبا نے عقائد اسلامی میں تحریف کر کے دو خود ساختہ نظریات ایجاد کئے۔ وصی کا نظریہ۔ اور رسول اللہ ﷺ کی واپسی کا نظریہ

سوال: وصی کا نظریہ کیا ہے؟

جواب: عبداللہ بن سبا نے یہ عقیدہ ایجاد کیا کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے۔ جسطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون تھے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے وصی اور وزیر حضرت علیؓ ہیں۔ اسطرح اس نے خلیفہ وقت حضرت عثمانؓ کی شخصیت کے مقابلہ میں ایک اور شخصیت کو لا کھڑا کیا اور اسے مسلمانوں کی شخصیت کا مرکز بنانا چاہا تا کہ ملت اسلامیہ میں دو گروہ پیدا ہو جائیں۔

سوال: رسول اللہ ﷺ کی واپسی کا نظریہ کیا تھا؟

جواب: ابن سبا نے دوسرا عقیدہ یہ وضع کیا کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ اس عالم میں دوبارہ تشریف نہ لائیں اپنے اس دعوی کے ثبوت میں وہ قرآن پاک کی اس آیت سے استدلال کرتا تھا کہ انّ الذی فرض علیک القرآن لرآدک الی معاد یعنی اللہ تعالیٰ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے تجھے ضرور اس جگہ واپس لائے گا جو لوٹنے کی جگہ ہے۔ اس آیت سے وہ یہ نتیجہ نکالتا تھا کہ آنحضرت ﷺ ایک بار اس دنیا میں ضرور تشریف لائیں گے۔ حالانکہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے اس آیت میں فتح مکہ کی خوشخبری سنائی تھی۔

ابن سبا بصرہ میں

سوال: ابن سبا نے اپنی سازشوں کا آغاز کیسے اور کہاں سے کیا؟

جواب: اپنی تعلیم کو پھیلانے اور ملت اسلامیہ میں اختلاف وانتشار کا بیج بونے کے لیے اس نے مدینہ مکہ بصرہ کوفہ شام اور مصر کا سفر کر کے حالات کا گہری نظر سے جائزہ لیا وہ جس شہر میں گیا وہاں کے لوگوں سے مل کر ایسے افراد کا سراغ لگایا جو کسی نہ کسی وجہ سے حکام کے طرز عمل کے شاکی تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن سبا یمن سے چل کر مدینہ اور پھر مکہ گیا۔ لیکن یہاں اسے کسی قسم کی کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ چنانچہ اس نے بصرہ کا رخ کیا جہاں اس نے حکیم بن جبلہ کے ہاں قیام کیا۔ حکیم بن جبلہ اور اس کے ساتھی تو پہلے ہی حکومت کے زیر عتاب تھے چنانچہ وہ نہایت آسانی سے اس کے دام فریب میں آ گئے۔ عبداللہ بن سبا نے نہایت چابکدستی سے اپنے کام کا آغاز کر دیا۔ جب اس کی سرگرمیوں کی اطلاع بصرہ کے حاکم عبداللہ بن عامر کو ہوئی تو انہوں نے اسے طلب کیا اور پوچھا کہ تو کون ہے اور یہاں کیوں آیا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اہل کتاب سے تھا مگر اب اسلام لے آیا ہوں اور آپ کے سایہ عاطفت میں رہنا چاہتا ہوں۔ حاکم بصرہ نے کہا کہ تو غلط کہتا ہے۔ مجھے تیرے بارے میں اصل حقیقت کا پتہ چل گیا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تو بصرہ سے فوراً نکل جا۔ چنانچہ وہ بصرہ سے چلا گیا اور کوفہ کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا لیا۔ بصرہ میں اس نے تمام لوگوں کو منظم کر لیا جو حاکم وقت سے ناراض تھے اور جنہیں مختلف جرائم میں سزا مل چکی تھی۔ ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی شامل ہو گئے۔ ابن سبا نے حکیم بن جبلہ کو ان کا لیڈر بنایا۔

سوال: کوفہ میں ابن سبا نے کیسے کام کیا؟

جواب: کوفہ ایسی سرزمین ہے جس کے بارے میں رسول ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ یہ سرزمین فتنوں کی سرزمین ہوگی۔ بصرہ کی طرح کوفہ میں بھی ابن سبا کو ایسے لوگ مل گئے۔ جنہیں اس نے آسانی سے اپنا آلہ کار بنا لیا۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہاں پر پراپگنڈا کیا کہ اسلام میں قریش اور غیر قریش سب برابر ہیں اس لیے اقتدار میں غیر قریش بھی برابر کا حصہ دار ہونا چاہیے۔ کوفہ میں ایسے لوگ کافی تعداد میں آباد تھے جو اسلامی جنگوں میں حصہ لے چکے تھے چنانچہ انہوں نے اس خیال کو بہت جلد قبول کر لیا۔ یہاں پر اسے مالک بن اشتر جیسا منہ زور۔ سرکش۔ جی دار اور عقل مند شخص مل گیا۔ ابن سبا نے یہاں بھی خلیفۂ وقت کے مخالفوں اور اپنے تابعین کی ایک جماعت قائم کر دی۔ جب کوفہ کے حاکم سعید بن العاص کو اس کی سرگرمیوں کا علم ہوا تو انہوں نے اسے وہاں سے نکال دیا۔

سوال کوفہ سے نکل کر ابن سبا کہاں گیا؟

جواب کوفہ سے نکالے جانے پر ابن سبا نے شام کا رخ کیا۔

سوال شام میں ابن سبا کیوں ناکام ہوا؟

جواب شام سلطنت اسلامیہ کا وہ صوبہ تھا جہاں کا نظم ونسق نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا اور حاکم ومحکوم کے درمیان کسی قسم کا اختلاف یا کش مکش نہ تھی۔ شام کی سرزمین اسے سازگار نہ آئی اور اسے جلد ہی امیر معاویہؓ نے ملک بدر کر دیا۔

سوال شام سے نکل کر ابن سبا کہاں گیا۔

جواب شام سے ابن سبا مصر آیا۔ یہاں کی سرزمین اس کے لیے سازگار تھی اس علاقے کے لوگ سب سے بعد میں اسلام لائے تھے اس لیے ان کے عقائد میں ابھی پختگی نہیں آئی تھی۔ مرکز سے دور ہونے کی وجہ سے معلمین اور صحابہ کی آمد ورفت اس علاقے میں بہت کم تھی۔

سوال ابن سبا نے مصر میں کیسے کام شروع کیا؟

جواب مصر میں زیادہ احتیاط اور رازدرانہ انداز میں کام شروع کیا۔ یہاں سے کوفہ اور بصرہ کے ذیلی مراکز کے ساتھ رابطہ کیا اور ان شہروں کے مفسدوں کو خط وکتابت کے ذریعہ ہدایات دینی شروع کیں۔ اپنی خود ساختہ تعلیم کی اشاعت کے لیے اپنے تابعین اور داعی مقرر کیے اور انہیں ہدایت کی کہ عوام پر اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری کا اثر ڈالو انہیں دین کی طرف بلاؤ اور نیکی کی تلقین کرو تاکہ وہ تمہیں اسلام کا خادم اور مسلمانوں کا خیر خواہ سمجھیں۔ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے داعیوں کو ہدایت کی کہ ابتداء میں حضرت عثمانؓ کے خلاف لب کشائی نہ کرو بلکہ ان کے گورنروں پر اعتراضات کرو۔ چنانچہ ان داعیوں نے کوفہ بصرہ اور مصر میں بڑی ہوشیاری سے اس تحریک کو چلایا جب بعض لوگوں نے ان کی باتوں کو قبول کر لیا تو انہوں نے حضرت عثمان کے گورنروں کے خلاف الزام تراشی شروع کی۔ ان کے مظالم اور غیر اسلامی حرکات کے جھوٹے افسانے مشہور کرنے شروع کر دیئے۔

جب اس مقصد میں کامیابی حاصل ہوگئی تو اس نے کہنا شروع کیا کہ خلافت حضرت علیؓ کا حق تھا۔ جسے عثمانؓ نے غصب کر لیا۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ حضرت عثمان کو مسند خلافت سے ہٹا دیں مگر اس خیال کا اظہار اس نے صرف مصر میں کیا۔ اہل کوفہ میں حضرت طلحہ اور بصرہ میں حضرت زبیر کے حق میں فضاء ہموار کی کیونکہ وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ مسلمان کسی ایک شخص پر متفق ہوں وہ تو مسلمانوں کو مختلف الخیال بہت سی جماعتوں میں بانٹنا چاہتا تھا۔ غرض اس نے مصر میں بیٹھ کر سازش اور فتنہ وفساد کا ایسا جال بچھایا جس مین ہزاروں ناواقف اور سادہ لوح لوگ پھنس گئے۔

کوفہ میں فتنہ کا آغاز

سوال جس وقت کوفہ میں فتنہ پرورش پا رہا تھا اس وقت کوفہ کا گورنر کون تھا؟

جواب اس زمانہ میں کوفہ کے گورنر ولید بن عقبہ تھے۔ انہیں 25ھ میں گورنر بنایا گیا اور وہ کم وبیش پانچ سال اس علاقے کے حاکم رہے۔

سوال کوفہ میں فتنہ کا آغاز کس واقعہ سے ہوا؟

جواب کوفہ کے کچھ اوباش لوگوں نے ڈاکہ زنی کا پیشہ اپنا لیا تھا۔ ایک رات انہوں نے کوفہ کے ایک شخص کے گھر ڈاکہ ڈالا اور اسے قتل کر ڈالا آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت ابو شریحؓ اپنے مکان کی دیوار سے سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ ان کی اور کچھ لوگوں کی گواہی پر ڈاکو پکڑے گئے اور حضرت عثمانؓ کے حکم سے ولید بن عقبہ نے ان ڈاکوؤں کو دار الامارۃ کے سامنے قتل کروا دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں کے رشتہ دار ڈاکہ زنی اور قتل کے جرم میں قتل کیے گئے تھے، وہ ولید کے خلاف ہوگئے اور دوسرے جرائم پیشہ بھی ان کے ساتھ مل گئے۔

سوال: شرپسندوں نے ولید بن عقبہ کے خلاف کیسے مہم چلائی؟

جواب: ان لوگوں نے شہر میں مشہور کر دیا کہ ولید شراب پیتا ہے۔ گانا سنتا اور جادوگروں کے تماشے دیکھتا ہے۔ شراب کی حالت میں نماز پڑھاتا اور بعض دفعہ زیادہ رکعتیں بھی پڑھا دیتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ان لوگوں نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ ولید کو معزول کر دیا جائے۔ لیکن حضرت عثمانؓ نے اس ناجائز مطالبے کو رد کر دیا۔ اس پر ان لوگوں کا جوش اور بھی بڑھ گیا۔ اور ہر وقت اس فکر میں رہنے لگے کہ کسی نہ کسی طرح ولید کو زیر الزام لے آئیں۔ چنانچہ انہوں نے سوتے ہوئے ولید کی انگوٹھی اتار لی اور ایک وفد کی صورت میں حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ ولید شراب پیتا ہے۔ اس کے اطوار ناپسندیدہ ہیں ایسا شخص گورنر کے عہدہ پر فائز نہیں رہ سکتا۔ حضرت عثمانؓ کے دریافت کرنے پر انہوں نے وہ انگوٹھی بطور ثبوت پیش کی کہ یہ انہوں نے نشہ کی حالت میں ولید کی انگلی سے اتاری ہے۔ بہر حال ولید کو مدینہ طلب کیا گیا انہوں نے اس الزام کی تردید کی مگر چار گواہ موجود تھے اور قرائن ایسے تھے جن کے ہوتے ہوئے ولیدؓ سزا سے نہیں بچ سکتے تھے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے انہیں شراب خوری کے جرم میں شرعی سزا دی اور گورنری سے معزول کر کے سعید بن العاص کو ان کی جگہ گورنر مقرر کیا۔

سوال: سعید بن العاص نے اصلاح احوال کے لیے کیا کیا؟

جواب: سعید بن العاص نے شرفائے شہر اور نیک لوگوں کو اپنی مجلس میں جگہ دی۔ مختلف معاملات میں ان سے مشورہ لینا شروع کیا۔ ہفتہ میں ایک روز ہر شخص کو ان سے ملنے اور گفتگو کرنے کی اجازت تھی۔ سعید کے اس طریقہ کار کو اکابر کوفہ نے بہت پسند کیا۔ عوام بھی کچھ لوگوں کے سوا ابتداء میں ان سے محبت و اطاعت کا سلوک کرتے رہے لیکن جلد ہی فتنہ سے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ اس دوران سعید کوفہ کے سیاسی حالات کا جائزہ لیتے رہے اس کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد انہوں نے ایک یادداشت مرتب کر کے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں بھیجی ۔اس یادداشت میں انہوں نے ان سیاسی وسماجی حالات کا ذکر کیا جس سے اس خطرناک انقلاب کا پتہ چلتا ہے جو اہل کوفہ کے ذہنوں میں پرورش پا رہا تھا۔

سوال حضرت عثمانؓ نے سعید کی یادداشت کا مطالعہ کرنے کے بعد کیا جواب دیا؟

جواب امکان بھر اصلاح کرنے کی کوشش کرو جن لوگوں نے اسلام کے لیے بڑی بڑی قربانیاں دی ہیں اور جن کے ذریعے ان علاقوں پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہوا ہے۔انہیں اپنا مقرب بناؤ اور ان سے مشورہ لیتے رہو۔ان کی عزت و احترام میں کمی نہ کرو۔ ان لوگوں کو آگے لاؤ جو دینی معاملات میں فرض شناسی کا ثبوت دیں۔ ہر شخص سے اس کے مرتبے کے مطابق سلوک کرو اور از روئے انصاف اس کا حق ادا کرو۔

سوال اہل کوفہ سعید بن العاص کے کیوں مخالف ہوئے؟

جواب سعید بن العاص معزول شدہ گورنر ولید بن عقبہ کا حشر دیکھ چکے تھے۔ اس لیے انہوں نے محتاط طرز عمل اختیار کیا۔ ازراہ احتیاط اپنے دروازے پر دربان مقرر کیا خواص میں سے بھی صرف انہیں لوگوں سے راہ ورسم بڑھائی جو اچھی نیکی۔شرافت اور عقل وعلم کے لحاظ سے اس کے اہل تھے تاکہ وہ کسی فتنہ کا شکار نہ ہو جائیں۔لیکن ان کی یہ روش اہل کوفہ کو ناگوار گزری ولید کے زمانے میں جن لوگوں کو اس کا قرب حاصل تھا سعید نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قابل التفات نہ سمجھا چنانچہ وہ سعید سے دل برداشتہ ہو گئے اور اس کے خلاف چہ میگوئیاں کرنے لگے اسی طرح جب عوام الناس پر قصر حکومت کے دروازے بند ہو گئے اور سوائے خاص ضرورت کے گورنر کی مجلس میں شریک ہونا ممنوع قرار دیا گیا تو ان میں بھی سعید کی طرف سے بدظنی پیدا ہو گئی عبداللہ بن سبا کے منظم شرپسندوں نے ان حالات سے فائدہ اٹھایا چنانچہ فسادیوں کے سرغنہ مالک اشتر اور اس کے ساتھیوں نے سعید اور حضرت عثمانؓ کے خلاف لوگوں کو بھڑکانا شروع کر دیا۔

سوال ان حالات میں سعید بن العاص نے کیا اقدام کیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب جب فسادیوں کی شرارت سے فتنہ پیدا ہونے لگا تو سعید نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں لکھا کہ مالک اشتر، ثابت بن قیس، ابن الکوا اور صعصہ وغیرہ دس افراد شرارت پر آمادہ ہیں یہ لوگ میرے اور آپ کے خلاف الزام تراشی کرتے اور عوام کو ہمارے خلاف مشتعل کر رہے ہیں اگر ان کی یہی روش جاری رہی تو اندیشہ ہے کہ یہ لوگ ایک بہت بڑی پارٹی بنالیں گے۔

سوال سعید کے خط پر حضرت عثمان سے کیا مشورہ دیا؟

جواب حضرت عثمان نے سعید کو لکھا کہ ان لوگوں کو حضرت معاویہؓ کے پاس شام بھیج دو۔

سوال حضرت معاویہؓ نے مفسدین کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب حضرت معاویہؓ نے اپنے فطری حلم و بردباری کی وجہ سے ابتداء میں ان لوگوں سے نہایت اعزاز و اکرام کا سلوک کیا۔ ان کا وظیفہ مقرر کر دیا انہیں اپنے ساتھ کھانا کھلاتے اور نہایت تکلف آمیز گفتگو کرتے تا کہ یہ اپنا طرز عمل تبدیل کر لیں اور راہ راست پر آجائیں مگر ان کی ساری کوششیں رائیگاں گئیں کیونکہ یہ لوگ ابن سبا کے ایجنٹ تھے۔ حضرت معاویہؓ جتنی نرمی سے پیش آتے یہ اسی قدر سختی اور شرارت کا مظاہرہ کرتے۔ ان کے اس طرز عمل سے مایوس ہو کر آپ نے حضرت عثمان کو لکھا کہ آپ نے میرے پاس ان لوگوں کو بھیجا ہے جن کی زبان شیطان کی زبان ہے۔ وہ بظاہر قرآن کی طرف دعوت دیتے ہیں لیکن ان کا مقصد لوگوں کو اسلام کے متعلق شکوک میں مبتلا کرنا ہے۔ ان کے عزائم کی حقیقت تک پہنچنا ہر آدمی کے لیے مشکل ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اسلام کو اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں۔ ان کے دلوں میں انقباض ہے۔ ان پر شیطان کا جادو چل چکا ہے۔ اس سے پہلے یہ اہل کوفہ کو گمراہ کر چکے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر یہ لوگ شام میں رہے تو یہاں کے لوگوں کو بھی فتنہ میں مبتلا کر دیں گے اس لیے آپ انہیں کوفہ بھجوا دیجیے۔

سوال گروہ مفسدین شام کے بعد کہاں گیا؟

جواب حضرت معاویہؓ کا خط پڑھ کر حضرت عثمانؓ نے انہیں لکھا کہ ان لوگوں کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس کوفہ بھیج دو۔ کوفہ پہنچ کر ان لوگوں نے پھر وہی روش اختیار کر لی۔ سعید بن العاص نے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں پھر ان کی شکایت کی۔ اس بار حضرت عثمانؓ نے حکم دیا کہ ان کو حمص میں عبدالرحمٰن بن خالد کے پاس بھیج دو۔

سوال عبدالرحمٰن بن خالد نے فسادیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب عبدالرحمٰن نہایت بہادر منتظم اور سخت گیر حاکم تھے۔ جب یہ لوگ ان کے پاس پہنچے تو شروع میں ان کو قابل التفات ہی نہ سمجھا چند روز کے بعد انہیں بلایا اور انہیں اپنے سامنے کھڑا رکھا۔ مگر ان میں سے کسی سے کوئی بات نہ کی۔ جب چند روز اسی طرح گذر گئے تو عبدالرحمٰن نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے ان سے کہا "اے شیطان کے چیلو! اللہ عبدالرحمان کو ہلاک کر دے اگر وہ تمہیں سیدھا نہ کر دے۔ تمہیں پتہ ہونا چاہیے کہ میں اس باپ کا بیٹا ہوں جس نے مرتدوں کو خاک میں ملا دیا اور بڑی مشکل مہمات کو آسانی سے سر کر گیا۔ جس طرح تم معاویہؓ اور سعید کے ساتھ گستاخی سے پیش آتے تھے میں دیکھوں گا کہ میرے ساتھ کس طرح گستاخی کرتے ہو"۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے انہیں قید میں ڈال دیا چند ماہ بعد انہیں باہر نکلوایا اور اپنی نگرانی میں رکھا۔ جب سفر پر جاتا تو خود گھوڑے پر سوار ہوتا اور انہیں میلوں پیدل چلاتا چند روز کے بعد وہ گڑگڑا کر معافی مانگنے لگے۔ جب عبدالرحمٰن نے دیکھا کہ اب انہیں کافی سزا مل چکی ہے اور بظاہر یہ راہ راست پر آ گئے ہیں تو اس نے انہیں معاف کر دیا اور اس گروہ کے سردار مالک اشتر کو حکم دیا کہ تم مدینہ جاؤ اور حضرت عثمان کے سامنے اپنی توبہ اور ندامت کا اقرار کرو۔ چنانچہ وہ حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے اپنے گناہوں کی توبہ کی۔ حضرت عثمان نے اسے معاف کر دیا اور اس کے خواہش پر اسے عبدالرحمٰن کے پاس حمص میں رہنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ مالک اشتر مدینہ سے واپس آ کر عبدالرحمٰن بن خالد کے پاس مقیم ہو گیا اور اس کی جماعت کے باقی ارکان بھی وہیں رہ پڑے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت موسیٰ اشعری کی معزولی

سوال حضرت ابو موسیٰ اشعری کو کیوں معزول کیا گیا۔

جواب حضرت ابو موسیٰ اشعری حضرت عمر کے زمانہ سے بصرہ کے حاکم تھے۔ حضرت عثمان کے ابتدائی زمانہ میں بھی وہ اپنے عہدے پر برقرار رہے۔ حضرت ابو موسیٰ یمنی تھے اور بصرہ میں مضریوں کی کثرت تھی۔ یمنیوں اور مضریوں میں زمانہ جہالت سے کش مکش تھی۔ بصرہ میں مضریوں کا سردار غیلان بن خرشہ خاص طور پر حضرت ابو موسیٰ کا مخالف تھا۔ اور خود بصرہ کی گورنری کا آرزومند تھا۔ چنانچہ یہ بصرہ کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ گیا اور حضرت ابو موسیٰ کو معزول کرنے کا مطالبہ کیا۔ حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا کہ وہ کسے گورنر چاہتے ہیں۔ اس پر غیلان تو خاموش ہوگیا۔ اس کی جماعت کے لوگوں نے متفقہ طور پر کہا کہ ہم غیلان کو چاہتے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے غیلان کو تو گورنر نہیں بنایا البتہ عبداللہ بن عامر کو جو بڑا بہادر اور مدبر نوجوان تھا بصرہ کا حاکم مقرر کر دیا۔

عبداللہ بن سبا کی جارحانہ سرگرمیاں

سوال عبداللہ بن سبا نے کس شہر کو اپنا مرکز بنایا؟

جواب عبداللہ بن سبا جب پوری سلطنت اسلامیہ کا دورہ کر کے مصر پہنچا تو اس نے مصر کو اپنی سازشی سرگرمیوں کے لیے نہایت سازگار پایا چنانچہ اس نے مصر کے شہر فسطاط کو اپنی خفیہ سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔

سوال عبداللہ بن سبا نے کیسے سازشوں کا جال بچھانا شروع کیا؟

جواب کوفہ اور بصرہ کے ان لوگوں کو جو اس کی جماعت میں شریک ہو چکے تھے خطوط لکھے اور انہیں ہدایت کی کہ اپنے ہم خیالوں کی جماعت میں اضافہ کریں اور ان سے روابط کریں اسکے علاوہ اس نے اپنی متبعین کو ہدایت کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اپنے علاقے کے گورنر کے خلاف جھوٹی شکائتیں دوسرے صوبوں کے لوگوں کو لکھیں۔ چنانچہ دوسرے صوبوں کے لوگ سمجھنے لگے اگرچہ ہمارے صوبے کا حاکم اعلیٰ ایسا نہیں ہے لیکن دوسرے صوبے کا حاکم ضرور سخت گیر ہوگا۔ جو اس قسم کی خبریں آرہی ہیں۔ اسطرح بصرہ مصر اور کوفہ کے حاکموں کے خلاف شکایات مدینہ میں پہنچنے لگیں۔ ایسا معلوم ہونے لگا کہ ہر طرف ظلم وتشدد کا دور دورہ ہے اور خلافت عثمانی میں کہیں بھی امن وامان نہیں ہے۔

شورش کے انسداد اور اصلاح کی کوشش

سوال حضرت عثمان نے اصلاح کے لیے کچھ کیا؟

جواب جب مفسدین کے خط مدینہ پہنچے اور وہاں چہ میگوئیاں شروع ہوئیں تو بعض لوگ حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں اس مضمون کے خطوط ملے ہیں۔ آپ نے خط دیکھ کر صحابہ کو بلایا اور فرمایا کہ آپ لوگ میرے مشیر ہیں مجھے رائے دیں کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہیے۔

سوال اہل مدینہ نے حضرت عثمانؓ کو کیا رائے دی؟

جواب مدینہ کے اکابرین نے حضرت عثمانؓ کو رائے دی کہ آپ قابل اعتماد اصحاب کو ملک کے مختلف صوبوں میں بھیجیں اور انہیں ہدایت فرمائیں کہ وہاں جاکر حالات کی تحقیق کریں اور اپنی رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کریں۔

تحقیقاتی کمیشن

سوال حضرت عثمانؓ نے تحقیقاتی کمیشن میں کسے شامل کیا؟

جواب حضرت عثمانؓ نے چار صحابہ کو ان چار صوبوں میں تحقیقات کے لیے بھیجا جہاں کے گورنروں کے خلاف شکایات کی گئیں تھیں۔ چنانچہ حضرت محمدؓ بن مسلمہ کو کوفہ۔ حضرت عبداللہؓ بن عمر کو شام حضرت آسامہ بن زید کو بصرہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ کو مصر بھیجا۔

سوال تحقیقاتی کمیشن نے کیا رپورٹ دی۔

جواب تحقیقاتی کمیشن نے جو رپورٹ دی وہ مجمع عام میں پڑھ کر سنائی گئی وہ یہ تھی ''اے لوگوں! ہم نے ایسی کوئی بات نہیں دیکھی جو ناپسندیدہ ہو۔ نہ تو خواص اور ممتاز لوگوں نے گورنروں کے خلاف ہم سے کوئی شکایت کی نہ عام مسلمانوں نے (ہمارے روبرو) کوئی اعتراض کیا تمام معاملات مسلمانوں کے حسب منشاء انجام پا رہے ہیں اور صوبوں کے گورنر عوام کے ساتھ عدل وہ انصاف کر رہے ہیں اور ان کی جان و مال محفوظ ہے''

والیوں اور عوام کے نام خطوط

سوال تحقیقاتی کمیشن کے بعد حضرت عثمانؓ نے مزید کیا اقدام کیا؟

جواب تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کے بعد حضرت عثمانؓ کو معاملہ ختم کر دینا چاہیے تھا کیونکہ شرپسندوں کی شرارت آشکارا ہو چکی تھی لیکن آپ نے مزید احتیاط کے لیے دو فرمان جاری کیے ایک گورنروں کے نام اور دوسرا عوام الناس کے نام اس کا مضمون یہ تھا۔ ''مجھے اور اہل مدینہ کو معلوم ہوا ہے کہ بعض علاقوں کے حاکم لوگوں کو گالیاں دیتے اور ان پر ظلم کرتے ہیں اگر کسی شخص کو کسی حاکم کے خلاف کوئی شکایت ہو تو وہ اس بار حج کے موقع پر مکہ آئے اور اپنا حق وصول کر لے۔

سوال حضرت عثمان کے اس خط کا کیا اثر ہوا؟

جواب جب حضرت عثمانؓ کا یہ فرمان مختلف شہروں کے لوگوں کو جمع کر کے پڑھا گیا۔ تو وہ رو پڑے انہوں نے حضرت عثمان کی سلامتی کی دعا کی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اب اس امت کو ابتلا پیش آنے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورنروں کی کانفرنس

سوال گورنروں کی کانفرنس کب ہوئی؟

جواب حضرت عثمانؓ کے فرمان کے مطابق 33ھ کے اختتام پر حج کے بعد تمام صوبوں کے گورنر مدینہ میں جمع ہوئے جن میں شام کے گورنر حضرت معاویہؓ کوفہ کے گورنر سعید بن العاص۔ بصرہ کے گورنر عبداللہ بن عامر۔ مصر کے گورنر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور حضرت عمرو بن العاص فاتح مصر شامل تھے۔

سوال حضرت عثمانؓ نے گورنروں کے کانفرنس میں کیا فرمایا؟

جواب آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:- ہر شخص کے کچھ مشیر ہوتے ہیں میرے مشیر تم لوگ ہو تم سن رہے ہو کہ لوگ کہہ رہے ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ تمام گورنروں کو ہٹا دیا جائے اور ایسے لوگوں کو حاکم بنا دیا جائے جنہیں یہ پسند کرتے ہیں اب بتاؤ تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے۔

سوال گورنروں نے کیا جواب دیا؟

جواب گورنروں نے مشورہ دیا چونکہ تحقیقات کے مطابق تمام شکایات جھوٹی ہیں اس لیے آپ اس طرف توجہ نہ دیں۔

سوال گورنروں نے فتنہ فرد کرنے کے لیے کیا مشورہ دیا؟

جواب جب حضرت عثمانؓ نے گورنروں سے پوچھا کہ فتنہ فرد کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں تو مختلف گورنروں نے مختلف رائے دیں۔ حضرت سعید بن العاص نے مشورہ دیا کہ فتنہ پردازوں کے سرغنہ افراد کو پکڑ کر قتل کرا دیں عبداللہ بن سعد نے کہا کہ یہ لوگ حریص اور لالچی ہیں بیت المال سے کچھ رقم انہیں دے دیں ان کا منہ بند ہو جائے گا۔ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ ہر گورنر کو اپنے صوبے میں امن و امان کا ذمہ دار بنا دیا جائے عبداللہ بن عامر نے رائے دی کہ ان لوگوں کو کفار کے ساتھ جہاد میں مصروف کر دیا جائے۔

سوال حضرت عثمانؓ نے گورنروں کے مشورہ کے بعد کیا کہا؟

جواب حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ وہ کسی فتنہ کی ابتدا نہیں کریں گے خواہ ان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان چلی جائے انہوں نے گورنروں کو ہدایت کی کہ جہاں تک ممکن ہو لوگوں کو فتنہ سے دور رکھو۔ ان کے حقوق ادا کرتے رہو۔ چشم پوشی کا معاملہ کروالبتہ حدود شریعت پامال ہونے کی صورت میں نرمی نہ کرو۔

سوال گورنروں کی کانفرنس کے بعد حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ کو کیا مشورہ دیا۔

جواب حضرت معاویہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ آپ شام آجائیں یا شامی فوج کا دستہ اپنی حفاظت کے لیے رکھ لیں یا مفسد لوگوں کو مدینہ سے نکال دیں لیکن حضرت عثمانؓ نے کسی رائے کو قبول نہ کیا۔

سعد بن العاص کی واپسی

سوال سعید بن العاص کو مفسدین نے زبردستی کیسے معزول کرایا؟

جواب گورنر کی کانفرنس میں شرکت کے بعد جب سعید بن العاص کوفہ میں گئے تو مفسدین نے شہر سے باہر نکل کر جرعہ کے مقام پر مزاحمت کی اور سعید کو مدینہ جانے پر مجبور کر دیا۔ حضرت عثمانؓ ان لوگوں کی خواہش پر حضرت ابو موسیٰ اشعری کا تقرر کر دیا۔

مدینہ میں یورش اور انقلاب کی کوشش

سوال باغیوں کا پہلا گروہ مدینہ میں کب آیا؟

جواب مفسدوں کی پہلی جماعت 34ھ میں مدینہ آئی۔ ان میں کوفہ، بصرہ اور مصر کے فسادی شامل تھے روانگی کے وقت راستے میں اور مدینہ پہنچ کر ہر پوچھنے والے کو انہوں نے یہی بتایا کہ انہیں حضرت عثمان کے گورنروں سے کچھ شکایتیں ہیں خلیفہ کی خدمت میں یہ شکایتیں پیش کرنے مدینہ جارہے ہیں۔ مدینہ پہنچ کر یہ گروہ شہر سے باہر مقیم ہوگیا۔

سوال مفسدین کی آمد پر حضرت عثمانؓ نے کیا کیا؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت عثمانؓ نے اپنے دو معتمد آدمیوں کو تحقیق احوال کے لیے ان کے پاس بھیجا۔ انہوں نے اپنے آپ کو مفسدین کا ساتھی اور ان کا ہم خیال ظاہر کیا اور اسطرح ان کے آئندہ عزائم کا پتہ لگایا۔ مفسدوں نے بتایا کہ ہمارا ظاہری مقصد تو حضرت عثمانؓ کی خدمت میں گورنروں کی شکایات کرنا ہے۔ لیکن اصل میں ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ حضرت عثمانؓ نے ہمارا کوئی مطالبہ تسلیم نہیں کیا اور ہمیں ناکام لوٹا دیا۔ ہمارا دوسرا پروگرام یہ ہے کہ اگلے سال حج کے موقع پر ہم دوبارہ آئیں گے۔ اور حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کریں گے کہ وہ خلافت سے معزول ہو جائیں۔ اگر وہ معزول نہ ہوئے تو ہم انہیں قتل کر دیں گے۔ اپنے جاسوسوں کی زبانی یہ تفصیل سن کر حضرت عثمانؓ نے صحابہؓ کو بلایا اور مفسدین کی آمد کے متعلق جو معلومات حاصل ہوئیں تھیں ان سے حاضرین کو مطلع کیا۔

سوال صحابہ نے حضرت عثمانؓ کو کیا مشورہ دیا؟

جواب صحابہ مفسدین کے عزائم سن کر غضبناک ہو گئے اور مشورہ دیا کہ مفسدین کو قتل کر دیا جائے۔

سوال حضرت عثمانؓ نے مفسدین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب حضرت عثمان نے انکے اعتراضات کو سنا اور اسقدر مدلل اور مسکت جوابات دیئے کہ مفسدین کے پاس مزید جرح و قدح کرنے کی گنجائش باقی نہ رہی اور وہ بظاہر مطمئن ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں واپس چلے گئے۔

مدینہ پر دوبارہ یورش

سوال باغیوں نے دوبارہ مدینہ کا رخ کب کیا؟

جواب پہلے سے طے شدہ منصوبہ کے مطابق رجب 35ھ میں مصر کے مفسدین عبداللہ بن سبا کی قیادت میں حج کا ارادہ ظاہر کر کے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ مصر کے گورنر عبداللہ بن ابی سرح نے ان کے خطرناک عزائم دیکھ کر حضرت عثمانؓ کو ان کی آمد کی پیشگی اطلاع کر دی تھی۔ باغیوں کے دو گروہ کوفہ اور بصرہ سے روانہ ہوئے جب حج ہو اور اہل مدینہ کو معلوم ہوا کہ مفسدوں کا گروہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدینہ پہنچنے والا ہے۔ تو وہ مسلح ہو کر شہر سے باہر نکل آئے تا کہ ان لوگوں کو شہر میں داخل نہ ہونے دیں۔ چنانچہ جب کوفہ بصرہ اور مصر کے یہ باغی مدینہ کے قریب پہنچے تو حضرت عثمانؓ کے جاںنثاروں کو سدراہ پایا تو ان لوگوں نے شہر سے باہر ہی پڑاؤ کرنے میں عافیت دیکھی چنانچہ مدینہ سے باہر ہی مختلف مقامات پر خیمہ زن ہو گئے۔

سوال مدینہ کے نواح میں خیمہ زن ہو کر باغیوں نے کیا کیا؟

جواب جب باغیوں کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت نہ ملی تو انہوں نے اپنے چند نمائندے مدینہ بھیج دیئے جنہوں نے ازواج مطہرات اور صحابہ سے مل کر حضرت عثمانؓ کے خلاف شکایات کیں۔ انہوں نے ازواج مطہرات سے درخواست کی کہ حضرت عثمانؓ کو خلافت سے معزول کرانے میں ہماری مدد کریں مگر انہوں نے اس فعل مذموم مین ان کی امداد کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جھڑک کر اپنے پاس سے اٹھا دیا اس کے بعد مصریوں کا ایک وفد حضرت علیؓ بصریوں کا حضرت طلحہؓ اور کوفیوں کا حضرت زبیرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن ہر طرف سے مایوس ہو کر یہ لوگ بظاہر اپنے اپنے علاقوں کی طرف روانہ ہو گئے اور اہل مدینہ مطمئن ہو کر شہر میں واپس آ گئے۔

باغیوں کی واپسی اور دوبارہ یورش

سوال باغیوں کی دوبارہ مدینہ میں آمد کب اور کیسے ہوئی؟

جواب جب باغیوں نے دیکھا کہ وہ مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے تو بظاہر اپنے اپنے علاقوں کو واپس چلے گئے کیونکہ انہیں یہ پتہ تھا کہ اگر انہوں نے مدینہ میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی تو اہل مدینہ کی مزاحمت کی صورت میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لیے یہ لوگ بظاہر واپس چلے گئے اور اہل مدینہ کو غافل کرنے کے بعد ایک دن سفر کرنے کے بعد یہ لوگ اچانک رات کے وقت مدینہ میں داخل ہو گئے۔ اہل مدینہ اطمینان سے اپنے گھروں میں سو رہے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال مفسدوں نے مدینہ میں داخل ہو کر کیا کیا؟

جواب مفسدوں نے جن کی تعداد دو تین ہزار بتائی جاتی ہے شہر میں داخل ہوتے ہی اعلان کر دیا کہ جو شخص گھر میں بیٹھا رہے گا۔ اسے امان دی جاتی ہے اس کے بعد انہوں نے شہر کے ناکوں اور اہم مقامات پر پہرے بٹھا دیئے۔

سوال مفسدین اور حضرت عثمان کے درمیان کیا مناظرہ ہوا؟

جواب جب مفسدین دوبارہ مدینہ میں آئے تو حضرت عثمانؓ نے ان کے نمائندوں کو اپنے پاس بلایا اور ان سے پوچھا کہ جب وہ واپس چلے گئے تھے۔ تو اب دوبارہ کیوں آئے اس وقت حضرت علیؓ اور دوسرے صحابہ بھی موجود تھے۔ اس پر مفسدین کے ان نمائندوں نے کہا کہ ہم اپنے علاقوں کو واپس جا رہے تھے کہ ہمیں مشتبہ حالت میں ایک اونٹ سوار ملا جس کی تلاشی لینے پر اس کے پاس سے ایک خط نکلا جس کے نیچے امیر المومنین کی مہر ثبت تھی اس خط میں گورنر مصر کو ہدایت کی گئی تھی کہ جب مصر کے لوگ مدینہ سے واپس پہنچیں تو انہیں گرفتار کر کے قتل کر دیا جائے۔

جب حضرت عثمانؓ سے اس خط کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے لاعلمی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ نہ میں نے خط لکھا نہ کسی سے لکھوایا اور نہ اس بارے میں مجھے علم ہے اس پر ان لوگوں نے کہا کہ پھر یہ حرکت مروان نے کی ہوگی اسے آپ ہمارے حوالے کر دیں۔ حضرت عثمان نے ان کا یہ مطالبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اس پر انہوں نے کہا کہ پھر آپ کا خون ہم پر حلال ہے۔ اگر آپ کی طرف سے خط لکھا جائے اور آپ کی مہر استعمال کی جائے اور آپ کو کانوں کان اس کی خبر نہ ہو تو اس صورت میں آپ خلافت کے اہل نہیں اس لیے اس منصب سے دستبردار ہو جائیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا کہ جو (خلافت) اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے میں اسے ہرگز نہیں اتاروں گا جس وقت یہ سوال و جواب ہو رہے تھے۔ حضرت علیؓ بھی وہاں موجود تھے انہوں نے مفسدین کے نمائندوں پر جرح کر کے ثابت کر دیا کہ خط جعلی ہے اور یہ مفسدین کی سازش ہے۔

سوال مفسدین نے مسجد نبوی میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ کیا بدسلوکی کی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب باغیوں نے مدینہ میں داخل ہونے کے بعد کچھ عرصہ تک تو حضرت عثمان پر سختی نہیں کی البتہ اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ اہل مدینہ ایک مقام پر جمع نہ ہونے پائیں تاکہ باہمی مشورے سے ان کے خلاف کوئی سخت اقدام نہ کرسکیں ۔ وہ مسجد میں آتے اور حضرت عثمان کے مقرر کردہ اماموں کے پیچھے نماز ادا کرتے ۔ لیکن ایک روز انہوں نے مسجد نبوی میں نماز جمعہ کے موقع پر ہنگامہ کردیا۔ حضرت عثمانؓ نماز پڑھانے کے بعد وعظ کی غرض سے منبر پہ بیٹھ گئے باغیوں نے حضرت عثمانؓ پر طعن و تشنیع شروع کردی اس پر محمد ابن مسلمہ ۔ حضرت زید بن ثابت نے حضرت عثمان کی حمایت میں بولنے کی کوشش کی تو باغیوں نے انہیں زبردستی بیٹھا دیا۔ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ میں وہ مقدس عصا تھا جس کے سہارے بیٹھ کر آنحضرت ﷺ خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے ۔ ایک مفسد نے جس کا نام جہجاہ بن سعید تھا آگے بڑھ کر آپ سے وہ عصا چھین لیا اور اپنے گھٹنے پر رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کردیئے اس کے بعد ان لوگوں نے حضرت عثمان پر بھی حملہ کردیا اور ان کی جانب پتھر پھینکنے لگے ۔ ایک یا دو پتھر آپ کو لگے اور آپ زخمی ہوکر نیچے گر پڑے ۔ یہ واقعہ ایسا نہ تھا کہ اہل مدینہ اور صحابہ کرام آسانی سے برداشت کرلیتے چنانچہ حضرت علیؓ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت عبداللہ بن عمر حضرت ابو ہریرہ اور بعض دوسرے صحابی تلواریں لے کر مفسدوں کی طرف جھپٹے لیکن حضرت عثمانؓ نے انہیں باغیوں سے جنگ کرنے سے منع کردیا۔ اس واقعہ کے بعد حضرت عثمانؓ نے مسجد آنا چھوڑ دیا اور امامت کے فرائض حضرت طلحہؓ اور حضرت علیؓ انجام دینے لگے کچھ عرصہ بعد باغیوں نے ان بزرگ صحابہ کو بھی امامت کرنے سے روک دیا۔ اور اپنے ساتھیوں میں سے غافقی نامی ایک شخص کو امام مقرر کردیا یہ مصر کے مفسدوں سے تعلق رکھتا تھا اس کے بعد حضرت عثمان کے مکان کا محاصرہ کرلیا گیا۔

سوال باغیوں نے حضرت عثمان کے گھر کا محاصرہ کرنے کے بعد اہل مدینہ سے کیا سلوک کیا؟

جواب اہل مدینہ پر سختی شروع کردی گئی ۔ عامتہ الناس کو حضرت عثمانؓ کے پاس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے سے روک دیا گیا۔ البتہ اکابر صحابہ پر کچھ عرصہ تک سختی نہ کی گئی وہ ایک ایک دو دو کر کے حضرت عثمانؓ سے مل لیتے تھے۔ ان ملاقاتوں میں صحابہ نے حضرت عثمانؓ کو متعدد مشورے دیئے اگر وہ قبول کر لیے جاتے تو شاید حضرت عثمانؓ کی جان بچ جاتی۔

سوال حضرت مغیرہؓ نے حضرت عثمانؓ کو کیا مشورہ دیا؟

جواب حضرت مغیرہؓ بن شعبہ نے ایک دن حضرت عثمانؓ سے ملاقات کی اور ان کے سامنے تین تجویزیں رکھیں۔

1) محاصرین سے مقابلہ کیجئے لوگ آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ حق پر ہیں اور وہ باطل پر

2) صدر دروازہ علاوہ کے ایک اور دروازہ نکلوا کر چپکے سے مکہ چلے جایئے۔ یہ لوگ آپ کو وہاں قتل نہیں کریں گے کیونکہ وہ دار الحرم ہے۔

3) شام چلے جایئے وہاں معاویہؓ موجود ہیں۔

سوال حضرت عثمان نے ان تجاویز کا کیا جواب دیا؟

جواب حضرت عثمان نے فرمایا میں ان لوگوں سے جنگ نہیں کروں گا۔ کیونکہ میں امت محمدیہ میں خون ریزی کرنے والا پہلا خلیفہ بننا نہیں چاہتا۔ مکہ میں اس لیے نہیں جاؤں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ایک قریشی اہل مکہ پر ظلم کرے گا جس پر نصف دنیا کا عذاب نازل ہوگا۔ جہاں تک شام جانے کا تعلق ہے تو میں دار الہجرت اور قرب رسول کو چھوڑنا نہیں چاہتا کچھ اور صحابہ نے بھی حاضر ہو کر مفسدوں سے جنگ کرنے کی اجازت مانگی لیکن آپ نے ان سب کو قسمیں دے کر لڑائی سے روک دیا۔

سوال محاصرہ کے دوران حضرت عثمانؓ کو کھانا اور پانی کون پہنچاتا رہا؟

جواب حضرت عثمان کی فطری نرمی سے باغیوں کے حوصلے اس حد تک بڑھ گئے کہ انہوں نے آپ پر کھانا اور پانی تک بند کر دیا۔ یہ دیکھ کر آپ نے علیؓ و طلحہؓ کو پیغام بھیجا کہ اگر ہو سکے تو کچھ کھانا اور پانی مجھے بھجوا دیں یہ دونوں حضرات کھانے کی چیزیں اور پانی کے چند مشکیزے لے کر حضرت عثمانؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ اور یہ چیزیں ان کی خدمت میں پیش کر دیں۔ چند روز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک حضرت علیؓ کے علاوہ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ بھی حضرت عثمانؓ کو کھانے کی چیزیں اور پانی بھیجتی رہیں لیکن ایک روز باغیوں نے حضرت علیؓ کو بھی حضرت عثمان کی امداد سے روک دیا۔

سوال باغیوں کا ام المومنین کی توہین کا کیا واقعہ ہے؟

جواب جب محاصرے نے شدت اختیار کر لی تو ام المومنین کو خوف ہوا کہ کہیں بنوامیہ کے یتامیٰ اور بیواؤں کی وہ وصیتیں جو حضرت عثمانؓ کے پاس رکھی ہیں ضائع نہ ہو جائیں چنانچہ وہ وصیتیں حضرت عثمانؓ سے لینے کی غرض سے آپ ایک روز خچر پر سوار ہوئیں اور پانی کے چند مشکیزے بھی اپنے ساتھ رکھ لیے جب ام المومنین حضرت عثمان کے گھر کے قریب پہنچیں تو باغیوں نے ان کی مزاحمت کی۔ بعض شریر لوگوں نے آپ کے خچر پر ڈنڈے برسانا شروع کر دیئے۔ خچر گھبرا کر بھاگا اور حضرت ام حبیبہ گرتے گرتے بچیں لوگوں نے دوڑ کر آپ کو سنبھالا اور آپ کے گھر پہنچا دیا۔

سوال حضرت عثمانؓ نے باغیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب جب محاصرہ نے شدت اختیار کر لی تو ایک دن حضرت عثمان اپنے مکان کی چھت پر تشریف لائے اور باغیوں سے مخاطب ہو کہا کہ ''میں تم لوگوں کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ سچ نہیں جس وقت آنحضرت ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اس وقت بیر رومہ کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو اسے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں اچھا صلہ دے گا سو میں نے یہ کنواں اپنے مال سے خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا اور آج تم اس کنوئیں کے پانی سے مجھے محروم کر رہے ہو۔ یہاں تک کہ میں سمندر کا کھاری پانی استعمال کرتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا تمہیں قسم دے کر میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ واقعہ نہیں مسجد نبوی مسلمانوں کی کثرت کی وجہ سے تنگ ہو رہی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو فلاں قبیلہ کی اراضی خرید کر اسے مسجد میں شامل کرے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں اچھا صلہ دے گا میں نے یہ زمین اپنے مال سے خرید کر مسجد میں شامل کر دی۔ آج تم مجھے اس مسجد میں نماز پڑھنے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے ہی جیش العسرت کو اپنے مال سے آراستہ کیا تھا۔ لوگوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک روز آنحضرت ﷺ کے ساتھ ابوبکر و عمر کوہ بشیر پر کھڑے تھے میں بھی ان کے ساتھ تھا کہ اچانک وہ ہلنے لگا۔ حتیٰ کہ یوں معلوم ہوا جیسے اس کے پتھر الگ ہو کر گر پڑیں گے یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔ اے بشیر ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں لوگوں نے کہا درست ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے تین بار فرمایا کہ اللہ اکبر انہوں نے بھی گواہی دی کہ میں شہید ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ کیا یہ سچ نہیں جب آنحضرت ﷺ نے مجھے حدیبیہ کے مقام پر اپنا سفیر بنا کر بھیجا اور میرے قتل ہونے کی خبر مشہور ہونے پر آپ ﷺ نے تمام مسلمانوں سے میرے قصاص کی بیعت کی اور اپنے ایک ہاتھ کو میرا ہاتھ قرار دے کر دوسرے ہاتھ سے میری طرف سے خود بیعت کی لوگوں نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا۔ آپ کی تقریر اسقدر مدلل اور اثر انگیز تھی کہ مفسدوں کی اکثریت اس سے بے حد متاثر ہوئی۔ اور انہوں نے ایک دوسرے سے کہنا شروع کر دیا کہ ہمیں اس شخص سے تعرض نہیں کرنا چاہیے۔ مگر جب ابن سبا نے کھیل بگڑتے دیکھا تو دوسرے روز ایک نہائت زہریلی تقریر کر کے لوگوں کو دوبارہ اپنا ہمنوا بنالیا۔

حضرت عثمانؓ کا ایک اور بیان

ایک روز جمعہ کی نماز ابن عدیس نے پڑھائی یہ شخص مصری گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے خطبہ جمعہ میں حضرت عثمان پر بہتان طرازی کی جب حضرت عثمانؓ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ بخدا! ابن عدیس سے جھوٹ کہتا ہے اگر وہ یہ باتیں نہ کہتا تو میں ان باتوں کا ذکر کبھی نہ کرتا کہ میں اسلام لانے والوں میں چوتھا شخص ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے مجھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا اور جب ان کا انتقال ہو گیا تو دوسری بیٹی میرے عقد میں دے دی۔ میں نے نہ زمانہ جہالت میں زنا کیا اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد نہ چوری کا ارتکاب کیا اور نہ گانا گایا۔ قبول اسلام کے بعد سے لے کر آج تک میں نے کبھی برائی کی خواہش نہیں کی۔ جس روز سے میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس کے بعد وہ ہاتھ کبھی اپنی شرم گاہ کو نہیں لگایا۔ قبول اسلام کے بعد کوئی ایسا جمعہ نہیں گذرا جس میں میں نے غلام آزاد نہ کیا ہو۔ اگر کسی جمعہ ایسا ممکن نہ ہو سکا تو دوسرے جمعہ میں نے دو غلام آزاد کر دیئے۔

اہل مدینہ کا مفسدین پر حملہ

سوال: اہل مدینہ کا مفسدین پر حملہ کرنے کا کیا واقعہ ہے؟

جواب: حضرت عثمانؓ کے محاصرے کے دوران ایک دن حضرت علیؓ رسول اللہ ﷺ کا عمامہ مبارک زیب سر فرما کر اور ہتھیاروں سے آراستہ ہو کر حضرت عثمانؓ کی امداد و نصرت کے لیے گھر سے نکلے حسنؓ و حسینؓ۔ عبداللہ عمرؓ اور مہاجرین و انصار کا ایک گروہ آپ کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے مکان پر پہنچ کر بلوائیوں کو ڈانٹا اور ان پر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ ایک ہی حملہ میں بھاگے اور متفرق ہو گئے۔ سب صاحبان حضرت عثمان کے مکان میں داخل ہوئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا امیر المومنین! جناب رسول اکرم ﷺ نے اسلام کی ترقی اور کمال بغیر جنگ کئے حاصل نہیں کیا۔ یہ شرپسندوں کا گروہ آپ کی جان کا خواہاں ہے۔ یہ لوگ باغی ہیں اور آپ پر خروج کیا ہے۔ آپ کی اطاعت سے الگ ہو گئے ہیں۔ اور جان کے دشمن ہو کر چڑھ آئے ہیں اس صورت میں مناسب ہے کہ آپ ہم لوگوں کو اجازت دیں کہ ہم ان سے جنگ کر کے ان کی ساری سرکشی خاک میں ملا دیں۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے اور اللہ کا حق تسلیم کرتے ہیں اور میرا حق بھی مانتے ہیں میں ان صاحبوں کو قسم دلاتا ہوں کہ وہ میری وجہ سے اس گروہ کا اتنا خون بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین پر نہ گرائیں جتنا شاخ حجام سے گرتا ہے (شاخ حجام سے مراد وہ سنگی ہے جو جسم سے فاسد خون خارج کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے) حضرت علیؓ نے مکرر اصرار کیا لیکن حضرت عثمانؓ برابر انکار ہی کرتے رہے۔

شہادت عثمانؓ

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت کے اہم واقعات کیا ہیں؟

جواب قتل کے مشورے

باغی یہ دیکھ کر کہ حج کا موسم چند روز میں ختم ہو جائے گا اور اس کے ختم ہوتے ہی لوگ مدینہ کا رخ کریں گے۔ اور موقع نکل جائے گا۔ آپ کے قتل کے مشورے کرنے لگے جس کو خود حضرت عثمان نے اپنے کانوں سے سنا۔

حضرت عثمان کا باغیوں سے خطاب

حضرت عثمان نے باغیوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا لوگو! آخر کس جرم پر تم میرے خون کے پیاسے ہو۔ شریعت میں قتل کی تین صورتیں ہیں یا تو اس نے بدکاری کی ہو یا کسی کو قتل کیا ہو اور یا مرتد ہو گیا ہو تو وہ قتل کر دیا جائے گا۔ میں نے نہ تو جاہلیت میں اور نہ اسلام میں بدکاری کی۔ نہ کسی کو قتل کیا اور نہ اسلام کے بعد مرتد ہوا۔ اب بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں لیکن باغیوں پر اس تقریر کا کوئی اثر نہ ہوا۔

تیروں کی بارش

اس دوران حجاج کا پہلا گروہ حج کر کے مدینہ پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت مغیرہ بن اخنس اس جماعت کے ساتھ تھے مدینہ پہنچتے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ دیکھ کر مفسدوں پر گھبراہٹ طاری ہوگئی اور انہوں نے مجتمع ہوکر دروازہ پر تیر برسانا شروع کر دیئے۔ اس وقت علیؓ' زبیرؓ اور بعض دوسرے صحابہ کے فرزند قصر خلافت کے دروازے پر موجود تھے۔ انہوں نے تیروں کے جواب میں باغیوں پر تیر برسانا شروع کر دیئے۔ حضرت عثمانؓ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ آپ لوگ تیراندازی نہ کریں اور اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں مگر ان لوگوں نے خلیفہ وقت کو تنہا چھوڑنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد باغیوں نے قصر خلافت کے دروازے کو آگ لگا دی۔ اس پر حسنؓ۔ حسینؓ عبداللہ بن زبیرؓ۔ حضرت مغیرہؓ بن اخنس۔ محمد بن طلحہؓ اور سعید بن العاص رجز پڑھتے ہوئے نکلے اور باغیوں سے جنگ شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر حضرت عثمانؓ نے ان حضرات کو پھر ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے گھروں کو چلے جائیں اس دوران حضرت عثمان کے مکان کے سامنے جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت مغیرہ بن اخنس باغیوں کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ یہ پہلے شخص تھے جو خلیفہ وقت کی مدافعت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ اس کے بعد عبداللہ بن نعیم اور نیاز بن عبداللہ اسلمی شہید ہوئے۔ حضرت حسن زیاد بن زبیر اور محمد بن حاطب سخت زخمی ہوگئے۔

عقب سے حملہ

ادھر باغیوں اور حضرت عثمان کے جانثاروں میں جنگ ہو رہی تھی اور دوسری طرف سے چند باغی موقع پا کر حضرت عثمانؓ کے مکان میں داخل ہوگئے۔ اس وقت آپ روزے سے تھے اور قرآن حکیم کی تلاوت کر رہے تھے۔ ان میں سب سے آگے محمد بن ابوبکر تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن ابوبکر کی ندامت اور پشیمانی

محمد بن ابوبکر نے حضرت عثمان کی داڑھی پکڑ کر آپ کے سر مبارک کو جھٹکا دیا اور کہا کہ اس بڑھاپے میں بھی تجھے خلافت کی ہوس ہے اس پر حضرت عثمانؓ نے فرمایا ''اے میرے بھتیجے میری داڑھی چھوڑ دے تیرا باپ اس کی عزت کرتا تھا اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو وہ میرے بڑھاپے اور داڑھی کی عزت کرتا اور تیرے اس فعل پر کبھی خوش نہ ہوتا۔ حضرت عثمان کے یہ الفاظ اس قدر پر تاثیر تھے کہ محمد بن ابوبکر کے ہاتھ لرزنے لگے اس نے داڑھی چھوڑ دی اور یہ کہتا ہوا حضرت عثمان کے پاس سے اٹھ گیا کہ اب میں نہ انہیں ماروں گا اور نہ کسی کو مارنے دوں گا۔

شہادت

محمد بن ابوبکر کے جانے کے بعد چند آدمی دوسری جانب سے حضرت عثمانؓ کے گھر میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ کے سامنے قرآن کھلا ہوا تھا۔ اور آپ اس کی تلاوت میں مصروف تھے کہ اتنے میں کنانہ بن بشر نے تلوار کا ایک وار کیا جو آپ کے سر پر لگا سر مبارک سے خون کا فوارہ چھوٹا اور قرآن پاک کی یہ آیت خون میں نہا گئی۔

فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم

اس کے بعد ابوعمرو بن بدیل خزاعی نے تیر کے پھل سے شہ رگ قطع کر دی ان ظالموں نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک شقی عمرو بن الحمق نے آپ کے سینہ پر چڑھ کر کودنا شروع کر دیا۔ آپ کی بیوی چیخ و پکار سن کر دوڑیں ایک باغی نے ان پر بھی تلوار کا وار کیا جس سے ان کے ہاتھ کی تین انگلیاں کٹ گئیں۔

سوال حضرت عثمان کے قاتلوں کا کیا انجام ہوا۔

جواب اتنے میں حضرت عثمان کے غلام بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے ایک قاتل کو تلوار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مار کر وہیں قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر دوسرے باغی نے اس غلام کو قتل کر دیا دوسرے غلام نے آگے بڑھ کر دوسرے قاتل کا سر اڑا دیا یہی دو آدمی حضرت عثمان کے قاتل تھے۔

تجہیز و تکفین

سوال حضرت عثمان کی تجہیز و تکفین کیسے ہوئی؟

جواب عام طور سے کہا جاتا ہے کہ حضرت عثمانؓ دو دن اور دو راتیں بے گور و کفن پڑے رہے تیسرے روز رات کی تاریکی میں انہیں چند آدمیوں نے چھپ کر دفن کیا لیکن تحقیق سے یہ بات غلط ثابت ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو اسی روز رات کے وقت دفن کر دیا گیا۔ اور مدینہ کے اکابر صحابہ نے جن میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے آپ کی تدفین میں حصہ لیا البتہ مفسدوں کا ایک گروہ حضرت عثمانؓ کی تدفین میں رکاوٹ ڈال رہا تھا۔ مگر ام المومنین حضرت ام حبیبہ اور حضرت علیؓ کی مداخلت سے رکاوٹیں دور ہو گئیں۔ حضرت زیدؓ بن ثابت۔ حضرت علیؓ حضرت زبیرؓ۔ حضرت حکیمؓ بن حزام حضرت ابوجہیم بن حذیفہ اور حضرت نیاز بن مکرم نے بعض اور اصحاب کے ساتھ نماز جنازہ پڑھی اور حشی کوکب میں دفن کر دیا۔ تدفین کے بعد آپ کی قبر کا نشان مٹا دیا گیا۔ تاکہ باغی آپ کی نعش قبر سے نکال کر بے حرمتی نہ کریں۔

شہادت عثمانؓ پر صحابہ کے تاثرات

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت پر حضرت علیؓ کا ردعمل کیا تھا؟

جواب حضرت علیؓ مسجد سے نکل کر حضرت عثمانؓ کے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں شہادت کی خبر ملی۔ یہ خبر سنتے ہی دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا۔ اے اللہ میں عثمانؓ کے خون سے بری ہوں۔

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت پر حضرت عمرؓ کے بہنوئی حضرت سعیدؓ بن زید نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا فرمایا؟

جواب لوگو! اگر کوہ احد تمہاری اس بداعمالی کے سبب تم گر پڑے تو بجا ہے۔

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر سن کر حضرت حذیفہؓ نے کیا فرمایا۔

جواب حضرت حذیفہ نے جو صحابہ میں فتنہ وفساد کی پیشین گوئی کے سب سے بڑے حافظ اور آنحضرت ﷺ کے محرم اسرار تھے فرمایا۔ آہ عثمانؓ کے قتل سے اسلام میں وہ رخنہ پڑ گیا۔ جواب قیامت تک بند نہ ہوگا۔

سوال حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر سن کر کیا فرمایا؟

جواب اگر تمام خلقت عثمانؓ کے قتل میں شریک ہوتی تو قوم لوط کی طرح آسمان سے اس پر پتھر برستے۔

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت پر حضرت عائشہؓ نے کیا فرمایا؟

جواب عثمانؓ مظلوم مارے گئے اللہ کی قسم ان کا نامہ اعمال دھلے کپڑے کی طرح پاک ہوگیا۔

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت پر ابوحمیدؓ ساعدی نے کیا فرمایا؟

جواب آپ نے قسم کھائی کہ جب تک جیوں گا ہنسی کا منہ نہ دیکھوں گا۔

سوال اہل شام پر حضرت عثمانؓ کی شہادت کا کیا اثر ہوا؟

جواب حضرت عثمانؓ کا خون سے رنگین کرتہ اور حضرت نائلہ کی کٹی ہوئی انگلیاں شام میں امیر معاویہؓ کے پاس پہنچ گئیں۔ جب وہ کرتہ مجمع میں کھولا گیا اور انگلیاں لٹکائی گئیں تو ماتم برپا ہوگیا اور انتقام انتقام کی آوازیں آنے لگیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانی کارنامے

فتوحات

سوال حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں کونسے نئے علاقے فتح ہوئے؟

جواب افریقہ میں طرابلس۔ برقہ اور مراکش فتح ہوئے۔ ایران کی فتح تکمیل کو پہنچی۔ افغانستان خراسان اور ترکستان کا ایک حصہ زیرنگین ہوا۔ آرمینیہ اور آذربائیجان مفتوح ہوکر اسلامی سلطنت کوہ قاف تک پھیل گئی۔ اس طرح ایشیائے کوچک کا ایک وسیع خطہ ملک شام میں شامل کرلیا گیا۔

بحری فتوحات

سوال بحری فتوحات کا آغاز کب ہوا۔

جواب بحری فتوحات کا آغاز حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت سے ہوا حضرت عثمانؓ کی اجازت سے شام کے گورنر حضرت امیر معاویہؓ نے بحری بیڑہ تیار کر کے جزیرہ قبرص پر اسلامی پھریرا بلند کیا اور بحری جنگ میں قیصر روم کے بیڑے کو جس میں پانچ سو جنگی جہاز شامل تھے۔شکست فاش دی۔

قومی انتظامات

سوال حضرت عثمانؓ نے فوج کے شعبہ کی توسیع وترقی کے لیا کیا کیا؟

جواب حضرت عثمانؓ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد فوجی شعبہ پر بطور خاص توجہ فرمائی۔فوج کے محکمہ کو مستقل شعبہ کی حیثیت دی۔اہم مقامات پر اس کے دفاتر قائم کئے اور ہر دفتر میں اس کے نگران مقرر کئے۔فوج کے عملے کی تنخواہوں میں اضافہ کیا۔فوج کے اونٹوں اور گھوڑوں کی پرورش اور افزائش کے لیے مختلف علاقوں میں مراکز قائم کئے جہاں بڑی بڑی چراگاہیں بنائی گئیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوبوں اور محکموں کی تقسیم

سوال حضرت عثمانؓ نے صوبوں اور محکموں کی تقسیم میں کیا تبدیلیاں کیں؟

جواب طرابلس طبرستان ۔ قبرص اور آرمینیہ کے نئے صوبے قائم کئے ۔ اور ان پر نئے گورنر مقرر کئے ۔ جو براہ راست خلیفہ کے ماتحت ہوئے تھے ۔ دمشق کے ساتھ فلسطین ۔ اردن اور حمص کو ملا کر شام کے نام سے نیا صوبہ بنایا ۔ اسی طرح فوج کو سول سے الگ کر کے اسے دو حصوں بری اور بحری میں تقسیم کر دیا۔

نظام خلافت

سوال حضرت عثمانؓ کے دور میں نظام خلافت کس طرز کا تھا؟

جواب حضرت عثمانؓ کے دور میں نظام خلافت کی بنیاد مجلس شوریٰ پر تھی۔

حکام کی نگرانی

سوال حضرت عثمانؓ کے دور میں حکام کی نگرانی کا کیا طریقہ کار تھا؟

جواب دریافت حال کے لئے دربار خلافت سے تحقیقاتی وفود روانہ کئے جاتے جو تمام ممالک محروسہ کا دورہ کر کے عمال کے طرز عمل اور رعایا کی حالت کا اندازہ کرتے ۔ جمعہ کے دن منبر پر تشریف لے جاتے تو خطبہ شروع کرنے سے پہلے لوگوں سے اطراف ملک کی خبریں پوچھتے اور نہایت غور سے سنتے ۔ تمام ملک میں اعلان عام تھا کہ جس کسی کو کسی والی سے شکایت ہو وہ حج کے موقع پر بیان کرے اس موقع پر تمام عمال کا موجود ہونا لازم تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملکی نظم ونسق

سوال حضرت عثمانؓ کے دور میں ملکی نظم ونسق کیسا تھا؟

جواب فاروقؓ اعظم نے جو دستور رالعمل مرتب کیا تھا حضرت عثمانؓ نے اس کو بعینہ باقی رکھا۔ مختلف شعبوں کے جس قدر محکمے قائم ہو چکے تھے ان کو منضبط کر کے ترقی دی۔

بیت المال

سوال حضرت عثمان کے دور میں بیت المال کی کیا حالت تھی؟

جواب جدید فتوحات کے باعث ملکی محاصل میں غیر معمولی ترقی ہوئی مصر کا اخراج 40لاکھ تک پہنچ گیا چنانچہ اہل وظائف کے وظیفوں میں ایک سو درہم کا اضافہ ہوا۔ حضرت عمرؓ رمضان میں امہات المومنینؓ کو دو دو درہم اور عوام کو ایک ایک درہم روزانہ بیت المال سے دلاتے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے اس کے علاوہ لوگوں کا کھانا بھی مقرر کر دیا۔

تعمیرات

سوال حضرت عثمانؓ نے رفاہ عامہ کے لیے کیا کیا تعمیر کیا؟

جواب رفاہ عام کے لیے سڑک پل اور مسجدیں تعمیر کی گئیں۔ مسافروں کے لیے مہمان خانے بنائے گئے۔ کوفہ میں عقیل اور ابن ہبار کے مکانات خرید کر ایک نہایت عظیم الشان مہمان خانہ بنوا دیا۔ مدینہ کے راستہ میں مختلف مقامات پر چوکیاں۔ سرائیں اور چشمے تیار کروا دیئے۔ نجد کی راہ میں مدینہ سے چوبیں میل کے فاصلہ پر ایک نہایت نفیس سرائے تعمیر کی گئی اس کے ساتھ ساتھ ایک مختصر بازار بھی بسایا گیا شیریں پانی کا ایک کنواں بنایا گیا جو بئیر السائب کے نام سے مشہور ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بند مہزور

سوال حضرت عثمان نے بند مہزور کہاں بنوایا؟

جواب خیبر کی سمت سے کبھی کبھی مدینہ میں نہایت خطرناک سیلاب آیا کرتا تھا۔ جس سے شہر کی آبادی کو سخت نقصان پہنچتا تھا مسجد نبوی کو اس سے صدمہ پہنچنے کا احتمال تھا چنانچہ حضرت عثمانؓ نے مدینہ سے تھوڑے فاصلہ پر مدری کے قریب ایک بند بندھوایا اور نہر کھود کر سیلاب کا رخ دوسری طرف موڑ دیا اس بند کا نام بند مہزور ہے۔

سوال حضرت عثمانؓ کے دور میں مسجد نبوی میں کتنی تعمیر و توسیع ہوئی؟

جواب حضرت عثمانؓ نے اول 24ھ میں مسجد نبوی میں توسیع کا ارادہ کیا۔ لیکن مسجد کے گرد و پیش جن لوگوں کے مکانات تھے وہ کافی معاوضہ دینے پر مسجد نبوی کی قربت چھوڑنے پر رضامند نہ ہوتے حضرت عثمانؓ ان لوگوں کو راضی کرنے کے لیے مختلف تدبیریں کیں لیکن وہ کسی طرح راضی نہ ہوئے یہاں تک کہ اس میں پانچ سال گذر گئے بالآخر 29ھ میں صحابہ کرام سے مشورہ کرنے کے بعد حضرت عثمانؓ نے جمعہ کے روز نہایت مؤثر تقریر کی اور نمازیوں کی کثرت اور مسجد کی تنگی کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریر کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں نے خوشی سے اپنے مکانات دے دیئے اور آپ نے نہایت اہتمام کے ساتھ تعمیر کا کام شروع کیا۔ دس مہینوں کے بعد اینٹ چونہ اور پتھر کی ایک نہایت خوشنما اور مستحکم عمارت تیار ہوگئی وسعت میں بھی اضافہ ہوگیا۔ یعنی طول میں پچاس گز کا اضافہ ہوا۔ البتہ عرض میں کوئی تبدیلی نہ کی گئی۔

اقتصادی و تمدنی حالت

سوال حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت اقتصادی و تمدنی حالت کیسی تھی؟

جواب حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں مسلمانوں نے جو اقتصادی و تمدنی ترقی کی اس کی مثال کم ہی ملے گی۔ مدینہ مکہ طائف اور یمن میں دولت کی فراوانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ ایران خراسان عراق شام اور مصر میں بھی مسلم اور غیر مسلم دونوں بڑی فراغت اور آسائش کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ مدینہ میں نہایت عالی شان عمارتیں تعمیر ہو رہی تھیں۔ غربت وافلاس کا نام ونشان نہ تھا۔ ایک ایک گھوڑا ایک ایک لاکھ درہم میں فروخت ہوتا تھا۔ خاص مدینہ میں ایک باغ کی قیمت چار لاکھ درہم تک پہنچ گئی تھی۔ عمارتیں نہایت خوبصورت اور وسیع ہوتی تھیں۔ بعض صحابہ نے ملک کے مختلف حصوں میں دارالضیافت اور مہمان خانے تعمیر کرائے تھے۔ بیت المال کے دو دروازے امت کے لیے کھولے ہوئے تھے۔ ہر روز ایک منادی اعلان کرتا کہ بیت المال میں آ کر اپنا حصہ لے لو۔ چنانچہ ضرورت مند لوگ جاتے اور بیت المال سے نقد روپیہ کپڑے۔ شہد اور روغن لے آتے۔ دشمن پر مسلمانوں کی ہیبت طاری رہتی تھی۔ مسلمانوں کے مابین محبت و الفت تھی کوئی مسلمان دوسرے سے خوفزدہ نہ تھا۔ تہذیب وتمدن کی برتری کے لحاظ سے یہ دور اپنی مثال آپ تھا۔

مذہبی خدمات

سوال حضرت عثمان کی قرآن کے حوالہ سے کیا خدمات ہیں؟

جواب حضرت عثمان کا روشن کارنامہ قرآن مجید کو اختلاف وتحریف سے محفوظ رکھنا اور اس کی تمام اشاعت ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ آرمینیہ اور آذربائیجان کی مہم میں شام مصر عراق وغیرہ مختلف ملکوں کی فوجیں جمع تھی۔ شریک جہاد تھے انہوں نے دیکھا کہ اختلاف قرأت کا یہ حال ہے کہ اہل شام کی قرأت اہل عراق سے بالکل جداگانہ ہے اسی طرح اہل بصرہ کی قرأت اہل کوفہ سے مختلف ہے اور ہر ایک اپنے ملک کی قرأت کو صحیح اور دوسرے کو غلط سمجھتا ہے۔ حضرت حذیفہ جب جہاد سے واپس ہوئے اور سیدھے بارگاہ خلافت حاضر ہوئے اور مفصل واقعات عرض کر کے کہا کہ اگر جلد اس کی اصلاح کی فکر نہ ہوئی تو مسلمان عیسائیوں اور رومیوں کی طرح قرآن میں اختلاف پیدا کرلیں گے حضرت حذیفہ کے توجہ دلانے پر حضرت عثمان کو بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی خیال ہوا۔ چنانچہ انہوں نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے عہد صدیقی کا مترب کیا ہوا نسخہ لے کر حضرت زید بن ثابت عبداللہ بن زبیر اور سعید بن العاص سے اس کی نقلیں کر کے تمام ملک میں بھجوا دیں اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ قرآن کے جتنے نسخے ہیں وہ سب جلا دیئے جائیں تاکہ مسلمانوں میں اختلاف کا کوئی اندیشہ باقی نہ رہے۔ اس طرح انہوں نے تمام مسلمانوں کو ایک قرأت پر جمع کر دیا اور فتنے کے سوراخ کو ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔

تبلیغ دین

سوال تبلیغ دین کے سلسلہ میں حضرت عثمانؓ کی کیا خدمات ہیں۔

جواب حضرت عثمان نے اسلام قبول کرتے ہی اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کر دیا تھا۔ جب آپ خلیفہ ہوئے اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنے کا آپ کو اور زیادہ موقع ملا۔ آپکے عہد خلافت میں جو علاقے فتح ہوئے ان میں اسلام کی نشر و اشاعت کا خاص اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ مملکت اسلامیہ میں ہزاروں افراد حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ جہاد میں جو قیدی گرفتار ہو کر آتے ان کے سامنے آپ خود اسلام کے محاسن بیان کر کے ان کو دین کی دعوت دیتے۔ حضرت عثمانؓ کے جرنیل بھی تبلیغ کے کام میں ذاتی طور پر دلچسپی لیتے تھے۔ اور جن علاقوں میں فتوحات حاصل ہوتی تھیں۔ وہاں کے باشندوں کے پاس جا کر بڑی نرمی سے اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ آپ کے ایک جرنیل حبیب بن مسلمہ فہری ایک سال تک برابر آذربائیجان کے مختلف شہروں میں پھر کر اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔

اصلاح اخلاق

سوال حضرت عثمانؓ نے اپنے دور خلافت میں اصلاح اخلاق کے لیے کیا اقدامات کیے؟

حضرت عثمانؓ اپنے گورنروں کو ہدایت فرماتے رہتے تھے کہ خود بھی پاکیزہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی گذاریں اور لوگوں کو بھی نیک اعمال کی تلقین کرتے رہو اپنے خطبوں میں بھی آپ امت کو بھلائی اور خیر کی طرف دعوت دیتے تھے۔ جہاں کوئی ایسا امر دیکھتے جس سے امت میں اخلاقی فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا تو فوراً اس کی اصلاح فرمادیتے۔ جب مدینہ میں دولت کی فراوانی ہوگئی تو لوگ کبوتر پالنے اور غلیل اندازی شروع کردی۔ رفتہ رفتہ یہ وبا کی صورت اختیار کرگئی۔ یہ دیکھ کر بنی لیث کے ایک شخص کو آپ نے حکم دیا کہ جس کے ہاتھ میں غلیل دیکھو اسے توڑ دو اور جہاں کبوتر پاؤ ان کے پر کاٹ دو یا ذبح کردو۔

اسی طرح مدینہ کے ایک نوجوان کو شب عروسی کی صبح سرخ لباس پہنے دیکھا تو فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے مردوں کو رنگین لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عثمان بطور عالم

سوال حضرت عثمانؓ کی فقہی خدمات کیا ہیں؟

جواب حضرت عثمانؓ خود و بالشافہ مسائل فقہ بیان کرتے تھے اور عملاً اس کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک دفعہ وضو کر کے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔ جس مسئلہ میں شبہ ہوتا یا اس کے متعلق صحیح رائے قائم نہیں کرسکتے تھے تو دوسرے صحابہ سے استفسار فرماتے اور عوام کو بھی ان کی طرف رجوع کرنے کی ہدایت کرتے تھے۔ ایک دفعہ سفر حج کے دوران ایک شخص نے شکار کیے ہوئے پرندہ کا گوشت پیش کیا۔ جب آپ کھانے لگے تو شبہ ہوا کہ حالت احترام میں اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں۔ حضرت علیؓ بھی ہم سفر تھے۔ ان سے پوچھا تو انہوں نے عدم جواز کا فتویٰ دیا اور حضرت عثمان نے اسی وقت کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم وفضل

سوال علم وفضل کے اعتبار سے حضرت عثمان کا کیا مقام ہے۔

جواب حضرت عثمان ان صحابہ میں سے تھے جو اسلام سے پہلے ہی لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ اسلام کے بعد اس ملک میں اور زیادہ ترقی ہوئی اس مہارت کی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کتابت وحی پر مامور کیا تھا اور جب بھی کوئی آیت نازل ہوتی آپ کو بلا کر لکھوا لیتے۔

خطابت

سوال حضرت عثمانؓ کا انداز تقریر کیسا تھا؟

جواب برجستہ تقریر و خطابت کا ملکہ نہ تھا۔ چنانچہ خلیفہ بننے کے بعد جب پہلی بار منبر پر تشریف لائے تو زبان نے یاوری نہ کی اور صرف یہ کہہ کر اتر آئے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ پہلے سے اس کے لیے تیار ہو کر آئے تھے۔ میں بھی آئندہ تیار ہو کر آؤں گا۔ لیکن تم کو تقریر کرنے والے امام سے زیادہ کام کرنے والے امام کی ضرورت ہے۔ آپ کی تقریر مختصر لیکن فصیح و مؤثر ہوتی تھی۔ ایک خطبہ کے چند ابتدائی فقرے یہ ہیں۔ لوگو! بعض حرص وطمع احتیاج محض ہیں اور بعض ناامیدی تونگری و بے نیازی کے مترادف ہے۔ تم ایسی چیزیں جمع کرتے ہو جس سے متمتع نہیں ہو سکتے۔ اور ایسی امیدیں باندھتے ہو جو پوری نہیں ہو سکتیں۔ تم لوگ اس دھوکہ کے گھر میں ایک وقت مقررہ تک کے لیے چھوڑے گئے ہو۔

علوم قرآن

سوال قرآنی علوم میں حضرت عثمانؓ کا کیا مقام ہے؟

جواب حضرت عثمانؓ کو قرآن سے خاص شغف تھا۔ دوسرے اکابر صحابہ کی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پاک کے حافظ تھے۔ چونکہ کاتب وحی رہ چکے تھے اس لیے ہر آیت کی شان و نزول اور اس کے حقیقی مفہوم سے واقف تھے۔ آیات قرآنی استدلال۔ استنباط احکام اور تصریح مسائل میں کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ عہد نبوت میں ایک مصحف بھی جمع کیا تھا۔ قرآن پاک کو نومسلموں کی تحریف سے بچانا ان کا بڑا کارنامہ ہے۔ جس وقت دشمنوں کے نرغے میں تھے اور قاتل تیغ بکف ان کے سامنے تھے اور وہ قرآن کی تلاوت میں مصروف تھے۔

علم حدیث

سوال علم حدیث میں حضرت عثمانؓ کا کیا مقام ہے۔

جواب آپ سے مرفوع حدیث بہت کم مروی ہیں۔ آپ کی کل روایتوں کی تعداد 146 ہے جن میں تین متفق علیہ ہیں روایت حدیث میں حد درجہ محتاط تھے۔ وہی حدیث بیان کرتے تھے جس کی صحت میں آپ کو کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہوتا تھا۔ جن اکابر صحابہ و تابعین نے آپ سے روایت کی ہے ان میں زیدؓ بن ثابت۔ انسؓ بن مالک۔ عبداللہؓ بن عمرؓ۔ عبداللہ بن عباسؓ۔ ابو ہریرہؓ۔ ابوقتادہؓ۔ زید بن خالد جہنیؓ۔ عبداللہ بن زبیرؓ سائب بن یزیدؓ۔ سلمہؓ بن اکوع۔ ابو امامہؓ باہلی اور اور عبداللہ بن مفصلؓ شامل ہیں۔ ابن سعد نے عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت کی ہے میں نے آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سوائے عثمانؓ اور کسی کو نہیں دیکھا جو اس قدر عمدگی سے پوری حدیث کی روایت کرتا ہو۔ وہ روایت کرنے سے (از راہِ احتیاط) بہت ڈرتے تھے۔

علم المسائل

سوال مسائل دین کے بارے میں حضرت عثمانؓ کا کیا مقام تھا؟

جواب حضرت عثمان ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے دین آنحضرت ﷺ سے سبقاً سبقاً سیکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں مسائل دین پر بڑا عبور حاصل تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے بہت سے مسائل کا انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے فیصلہ کر دیا جن میں صحابہ ایک دوسرے سے اختلاف کرتے تھے۔ چنانچہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہ ٹوٹنے کا مسئلہ بھی آپ نے بتایا۔ گو فقیہ کی حیثیت سے ان کا پایہ حضرت عائشہؓ اور حضرت علیؓ کے برابر تو نہ تھا۔ لیکن اس میں شبہ نہیں ہے کہ دینی مسائل سے انہیں پوری طرح واقفیت تھی اور بعض دفعہ ان کے فتووں کی حضرت علیؓ اور ابی ابن کعبؓ جیسے فقیہ صحابہ بھی تائید کرتے تھے چنانچہ حضرت زید بن خالد الجہنی بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ سے ایک مسئلہ دریافت کیا پھر علیؓ پھر زبیر طلحہؓ اور ابی ابن کعب سے بھی وہی مسئلہ دریافت کیا ان لوگوں نے اس کا وہی جواب دیا جو حضرت عثمانؓ نے دیا تھا خلیفہ ہونے کے بعد آپ کے سامنے طلاق نکاح میراث اور اس قسم کے متعدد مقدمات پیش ہوئے ان مدمات کا جس عمدگی سے آپ نے فیصلہ کیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے فقیہ تھے اور آپ میں نہایت اعلیٰ درجے کی قوت فیصلہ تھی۔ بعض مسائل کے بارے میں آپ کا دوسرے صحابہ سے نظریاتی اختلاف بھی ہو جایا کرتا تھا۔ اس موقع پر حضرت عثمانؓ نہایت اعلیٰ ظرفی سے کام لیتے تھے اور اگر صحابہ کی رائے زیادہ وقیع ہوتی تھی تو اپنے فیصلے سے رجوع فرمالیا کرتے تھے۔

علم والفرائض

سوال علم الفرائض میں حضرت عثمانؓ کا کیا مقام تھا؟

جواب فرائض سے مراد علم تقسیم ترکہ ہے۔ اس فن کی تدوین و ترتیب حضرت عثمانؓ اور زیدؓ بن ثابت نے کی۔ قرآن شریف میں ذوی القروض اور بعض عصبات کا ذکر ہے۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت زیدؓ بن ثابت نے اپنی مجتہدانہ قوت سے اس کو بنیاد قرار دے کر موجودہ علم الفرائض کی عمارت قائم کی۔ یہ دونوں اس فن کے امام تھے۔ عہد صدیقی اور عہد فاروقی میں وراثت کے جھگڑوں کا فیصلہ بھی کرتے تھے۔ اور اس کے متعلق تمام مشکل عقدوں کو حل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے تھے۔

اخلاق وعادات

خوف خدا

سوال خوف خدا کی وجہ سے حضرت عثمان کی کیا حالت ہوتی تھی؟

جواب حضرت عثمانؓ اکثر خوف خداوندی سے آبدیدہ رہتے تھے۔ موت قبر اور عاقبت کا خیال دامن گیر رہتا۔ سامنے سے جنازہ گزرتا تو کھڑے ہو جاتے اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل آتے مقبروں سے گزرتے تو اس قدر روتے کہ داڑھی تر ہو جاتی لوگ کہتے کہ جنت دوزخ کے تذکروں سے آپ پر اس قدر رقت طاری نہیں ہوتی آخر مقبروں میں کیا خاص بات ہے کہ انہیں دیکھ کر آپ بے قرار ہو جاتے ہیں؟ فرماتے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اگر یہ معاملہ آسانی سے طے ہو گیا تو پھر تمام منزلیں آسان ہیں اور اگر اس میں دشواری پیش آئی تو پھر تمام مرحلے دشوار ہوں گے۔ ایک بار اپنے ایک غلام سے کہا کہ ایک روز میں نے تیرا کان کھینچا تھا۔ تو بھی میرا کان کھینچ۔ کیونکہ یہاں کا قصاص آخرت کے قصاص سے بہتر ہے۔

شغف عبادت

سوال حضرت عثمانؓ میں شغف عبادت کس قدر تھا؟

جواب حضرت عثمان نماز بڑے انہماک سے پڑھتے۔ ہر نماز سے پہلے وضو کرتے خواہ پہلے سے وضو ہوتا۔ رات کے ابتدائی حصہ میں تھوڑا سا سو لینے کے بعد اٹھ کھڑے ہوتے اور رات کا باقی حصہ عبادت میں گزار دیتے۔ ہر نماز کے بعد عدم قبولیت کے خوف سے ستر بار استغفار پڑھتے اس وقت تک نماز نہ شروع کرتے جب تک صفیں درست اور مکمل نہ ہو جاتیں۔ رمضان کے علاوہ بکثرت روزے رکھتے اکثر روزے سے ہوتے۔ ان صحابہ میں سے تھے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں سارا قرآن حفظ کر لیا تھا۔ قرآن کی بکثرت تلاوت فرماتے ہر سال حج کے لیے تشریف لے جاتے تھے خود امیر الحج کے فرائض انجام دیتے تھے۔

خدمت رسول ﷺ

سوال حضرت عثمانؓ میں خدمت رسول کا کتنا جذبہ تھا؟

جواب حضرت عثمانؓ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ پائے وہ آپ ﷺ کو تکلیف میں دیکھ کر بے قرار ہو جاتے اور مسرور پا کر ان کا دل بھی انبساط سے لبریز ہو جاتا۔ اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان کے آقا ﷺ کے شب و روز تنگ دستی میں گزر رہے ہیں تو وہ ان کی خدمت دیوانہ وار دوڑ پڑتے اور جب تک فقر و فاقہ سے بسر کیا آپ کو معلوم ہوا تو بہت سا کھانے پینے کا سامان اور تین سو درہم بطور نذرانہ پیش کیا۔

اتباع سنت

سوال حضرت عثمانؓ کو اتباع سنت میں کتنا اہتمام تھا؟

جواب حضرت عثمانؓ ہر قول و فعل حتیٰ کہ حرکات و سکنات اور اتفاقی باتوں میں بھی محبوب ﷺ آقا کی اتباع کو پیش نظر رکھتے تھے۔ ایک دفعہ وضو کر کے متبسم ہوئے لوگوں نے اس بے موقع تبسم کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کو اسی طرح وضو کر کے ہنستے دیکھا تھا۔

ایک دفعہ سامنے سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ حج کے موقع پر آپ اور ایک صحابی طواف کر رہے تھے۔ طواف میں انہوں نے رکن یمانی کا بھی بوسہ لیا حضرت عثمانؓ نے ایسا نہیں کیا تو انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر استلام کرنا چاہا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا یہ کیا کرتے ہو کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا۔ کیا آپ ﷺ کو اس کا استلام کرتے تم نے دیکھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ حضرت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کی اقتداء مناسب نہیں۔

منکسرالمزاجی وسادگی

سوال حضرت عثمان کی زندگی میں کتنی سادگی تھی؟

جواب خلیفہ وقت ہونے کے باوجود حضرت عثمانؓ کا لباس طرز بود و باش اور لوگوں سے ملنے کا طریقہ نہایت سادہ تھا۔ مسجد میں سر کے نیچے چادر رکھ کر سو جاتے۔ عبداللہ بن شداد کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ اس وقت جو لباس آپ کے زیب تن تھا اس کی قیمت چار یا پانچ درہم سے زیادہ نہ تھی۔ آپ کے ہاں غلاموں یا خادموں کی کمی نہ تھی مگر کسی خادم یا غلام سے اتنا کام نہ لیتے جو اس کی بساط سے زیادہ ہوتا۔ رات کے وقت کسی خادم کو نہ جگاتے بعض دفعہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے ایک دفعہ جمعہ کے روز منبر پر خطبہ دے رہے تھے۔ کہ ایک طرف سے آواز آئی عثمان توبہ کر اور اپنی بے اعتدالیوں سے باز آ۔ حضرت عثمانؓ نے اسی وقت قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھایا اور کہا اے اللہ میں پہلا توبہ کرنے والا ہوں جس نے تیری درگاہ میں رجوع کیا۔

حیاء

سوال شرم و حیاء کے وصف میں حضرت عثمانؓ کا کیا مقام تھا؟

جواب حضرت عثمانؓ حیاء کا مجسمہ تھے ان کی سیرت کا یہ جوہر ان کے دوسرے اوصاف میں سب سے نمایاں ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ عثمانؓ سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ ایک بار آپؐ نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے زیادہ باحیاء عثمانؓ ہیں۔ آپ نے مزاج پر شرم و حیاء کا اس قدر غلبہ تھا کہ اپنا عریاں جسم بھی نہ دیکھتے تھے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ ایام جاہلیت اور زمانہ اسلام میں نہ تو میں ننگا ہوا اور نہ گانا گایا اور نہ کبھی میرے دل میں اس کی خواہش پیدا ہوئی۔ آپ کی حیاء کا خود رسول ﷺ پاس و لحاظ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام کا مجمع تھا۔ رسول اللہ ﷺ بے تکلفی کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ زانوائے مبارک کا کچھ حصہ کھلا ہوا تھا۔ اسی حالت میں حضرت عثمانؓ کے آنے کی اطلاع ملی تو سنبھل کر بیٹھ گئے اور زانوائے مبارک پر کپڑا برابر کر لیا۔ لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے لیے اس اہتمام کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ عثمان کی حیاء سے فرشتے بھی شرماتے ہیں۔

ایثار

سوال حضرت عثمانؓ میں ایثار کا جذبہ کس قدر تھا؟

جواب حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کے لیے ہمیشہ ایثار سے کام لیا۔ چنانچہ اپنے زمانہ خلافت میں ذاتی مصارف کے لیے بیت المال سے ایک حبہ نہیں لیا۔ حضرت عمر کا سالانہ وظیفہ پانچ ہزار درہم تھا اس حساب سے اپنے بارہ سالہ مدت خلافت میں ساٹھ ہزار درہم کی گراں قدر رقم مسلمانوں کے لیے چھوڑ دی۔

فیاضی

سوال فیاضی وسخاوت میں حضرت عثمانؓ کا کیا مقام ہے؟

جواب حضرت عثمانؓ کا شمار عرب کے صاحب ثروت افراد میں ہوتا تھا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں فیاض طبع بنایا تھا چنانچہ انہوں نے اپنی فیاضی اور مالی و دولت سے اس وقت اسلام کو فائدہ پہنچایا جب امت میں کوئی دوسران کا ہمسر موجود نہ تھا۔ بیر رومہ کا کنواں بیس ہزار درہم میں خرید کر عام مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ جب مسجد نبوی میں جگہ تنگی کی وجہ سے نمازیوں کو تکلیف ہونے لگی تو آپ نے ایک گراں قدر رقم کر کے توسیع کرائی۔ غزوہ تبوک میں ہزاروں روپے کے خرچ کر کے مجاہدین کو آراستہ کیا۔ یہ فیاضی ایسے وقت میں ظاہر ہوئی جبکہ عام طور پر مسلمانوں کو عسرت اور تنگی نے پریشان کر رکھا تھا اور دوسری طرف قیصر روم کی جنگی تیاریوں سے خود رسول اللہ ﷺ کو تشویش تھی۔ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتے تھے۔ ایک غزوہ میں ناداری اور مفلسی کے باعث مسلمانوں کے چہرے اداس تھے۔ اسی وقت چودہ انٹوں پر سامان خورونوش بار کر کے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ مسلمانوں میں اس کو تقسیم کر دیں۔

اعزہ اور احباب کے ساتھ حسن سلوک

سوال حضرت عثمانؓ کا اعزہ اور احباب کے ساتھ کیسا سلوک تھا؟

جواب اعزہ اور احباب کے ساتھ حسن سلوک کرتے۔ آپ کے چچا حکم بن العاص کو رسول اللہ ﷺ نے طائف کی طرف جلاطن کر دیا تھا۔ آپ نے کوشش کر کے بارگاہ نبوت سے ان کی خطا معاف کروائی اور اپنے عہد میں مدینہ بلایا اور جیب خاص سے ان کی اولاد کو ایک لاکھ درہم عطا فرمائے اور ان کے لڑکے مروان سے اپنی ایک صاحبزادی کا نکاح کر کے جہیز میں ایک لاکھ درہم عطا فرمائے۔ احباب کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک تھا ان کی ضرورت پر بڑی بڑی رقمیں قرض دیتے اور بسا وقت واپس نہیں لیتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت طلحہؓ نے ایک بڑی رقم قرض لی کچھ دنوں بعد واپس دینے آئے تو لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ یہ تمہاری ضرورت کا صلہ ہے۔

آپ ﷺ کی نظر میں

سوال حضرت عثمانؓ کا رسول اللہ ﷺ کی نظر میں کیا مقام تھا؟

جواب آنحضرت ﷺ حضرت عثمانؓ کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ اور تمام مسلمانوں سے توقع رکھتے تھے کہ وہ حضرت عثمانؓ سے محبت کریں چنانچہ ایک شخص کا آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ ''یہ شخص عثمانؓ کے خلاف عداوت رکھتا تھا اس لیے اللہ جل شانہ نے اسے مبغوض قرار دیا ہے۔'' ایک روز آنحضرت ﷺ صحابہ کی جماعت کے ساتھ ایک مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ اس جماعت میں ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ عبدالرحمٰنؓ بن عوف۔ اور سعدؓ بن ابی وقاص شامل تھے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے ہر شخص اپنے ہم کفو کے ساتھ کھڑا ہو جائے یہ کہہ کر آپ حضرت عثمانؓ کی طرف بڑھے اور ان سے بغل گیر ہو کر فرمایا کہ تم دنیا و آخرت دونوں میں میرے ولی ہو۔

ایک موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ عثمانؓ ہمارے باپ ابراہیم کے مشابہ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی و رسول کی امت میں کوئی نہ کوئی اس کا دوست ہوتا ہے۔ میرا دوست عثمانؓ ہے۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک عثمان زندہ ہیں اس وقت تک اللہ کی تلوار نیام میں بند ہے جب وہ قتل ہوں گے وہ تلوار نیام سے باہر نکل آئے گی۔ پھر قیام تک نیام میں نہ ہوگی۔

عبداللہ بن حوالہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص پر متفق ہوگے جو سر پر چادر کا عمامہ باندھے گا اور اسی وضع سے لوگوں کی بیعت لے گا وہ شخص اہل جنت میں ہوگا راوی کا بیان ہے کہ بیعت کے دن جناب عثمانؓ حیرہ کی چادر سر پر لپیٹے ہوئے تھے اور لوگ چاروں طرف سے گھیرے بیعت کر رہے تھے۔

مرہ بن کعب کہتے ہیں میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ وہ قریب ہے۔ اسی دوران ایک صاحب چادر سر پر اوڑھے ہوئے ادھر سے گذرے۔ جہاں آپ ﷺ اور آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس فتنہ و فساد کے دن یہ شخص راہ راست پر ہوگا۔ مرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر اس شخص کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ شخص عثمانؓ تھے ۔ پھر میں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ کیا آپ نے ان کی نسبت فرمایا تھا۔ ارشاد ہوا ہاں میں نے انہیں کے متعلق فرمایا تھا۔

ذاتی حالات

سوال حضرت عثمان کا مسکن کیسا تھا؟

جواب حضرت عثمان ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضرت اوس بن ثابت کے مہمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور عرصہ تک ان کے مکان میں مقیم رہے۔ اپنے عہد خلافت میں مسجد نبوی کے قریب ایک محل تعمیر کرایا جو عظمت وشان میں مدینہ کی تمام عمارتوں سے ممتاز تھا۔

وسائل معاش

سوال حضرت عثمان کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب فتح خیبر کے بعد آپ کے حصہ میں بھی ایک قطعہ زمین آیا تھا۔ اس علاوہ انہوں نے مختلف مقامات پر جائیدادیں خریدی تھیں مقام بقیع میں ایک نہایت وسیع قطعہ خرید کر قبرستان کے لیے وقف کر دیا۔

غذا

سوال حضرت عثمانؓ کیسی غذا کھاتے تھے؟

جواب ضعف اور پیری کے باعث غذا عموماً نرم ہلکی اور زود ہضم تناول فرماتے۔ دستر خوان پر عموماً اعزہ واحباب کا مجمع رہتا تھا۔

لباس

سوال حضرت عثمانؓ کس قسم کا لباس پہنتے تھے؟

جواب گو آپ اچھے کپڑے استعمال کرتے تھے لیکن ان میں تکلفات کو دخل نہیں ہوتا تھا۔ ایسے کپڑوں سے پرہیز کرتے تھے۔ جس سے مزاج میں غرور تکبر اور خود بینی کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ تمام عمر پائجامہ نہیں پہنا صرف شہادت کے وقت ستر کے خیال سے پہن لیا تھا۔ عموماً تہ بند باندھتے ۔ایک تابعی نے جمعہ کے روز ان کو منبر پر دیکھا جو تہ بند وہ پہنتے ہوئے تھے اس کی قیمت پانچ درہم سے زیادہ نہ تھی۔

اقوال زریں

سوال حضرت عثمانؓ کے مشہور اقوال کیا ہیں؟

جواب حضرت عثمانؓ آنحضرت ﷺ کی صحبت میں رہے زمانے کے نشیب وفراز اور حکمرانی کے طویل تجربے نے ان کی فکر ونظر میں بڑی وسعت پیدا کر دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ انہوں نے چھیاسی سال کی عمر میں بہت کچھ دیکھا اور سیکھا اپنے یہ تجربات و مشاہدات انہوں نے اپنے خطبوں فرمانوں اور نجی محفلوں میں بیان کیے ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ آپ ارشادات سے کچھ اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں۔

اگر تجارت کرنی ہے تو اللہ کے ساتھ کرو تا کہ پورا نفع حاصل کرو۔

عبودیت کی تعریف یہ ہے کہ شرعی حدود کی پابندی کی جائے جو وعدہ کیا جائے اسے ایفا کیا جائے۔ جو کچھ انسان کے پاس ہو اس پر قناعت کی جائے اور جو چیز گم ہو جائے یا جس سے انسان محروم ہو اس پر صبر کیا جائے۔ ایسے اعمال خیر جن کے انجام دینے پر تم قادر ہو قبل اس کے کہ موت آئے انہیں انجام دے لو۔ دنیا میں قیام کی بنیاد دھوکہ پر ہے ہوشیار رہو کہیں دنیا تمہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے اور شیطان خوف خدا سے غافل نہ کر دے۔ دنیا کی فکر ظلمت ہے اور آخرت کی فکر نور ہے۔ بہتر انسان وہ ہے جو گناہ کے کاموں سے بچے اور کتاب اللہ کے مطابق عمل کرے۔ عارف باللہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کا دل اللہ کے خوف اور اس کی نعمتوں کی امید سے معمور ہو۔ اس کی زبان اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف میں مصروف رہے۔ اس کی آنکھیں شرم و حیا سے جھکی رہیں۔ اور خوف خدا کی وجہ سے ان سے آنسو بہتے رہیں اور وہ اپنے ارادے کو رضائے الٰہی کے تابع کر لے۔

متقی کی پہچان یہ ہے کہ ساری دنیا کو نجات یافتہ خیال کرے اور اپنے نفس کے متعلق سمجھے کہ وہ ہلاکت میں پڑ گیا۔

وہ شخص بڑے خسارے میں رہا جسے عمر دراز ملی مگر پھر بھی اس نے آخرت کے لیے کچھ نہ جمع کیا۔ جس نے دنیوی زندگی اسیر زنداں کی طرح بسر کی اسے قبر میں راحت میسر آ گئی۔ اگر تمہارے قلوب پاک ہو جائیں تو اللہ کا کلام سننے سے ہرگز سیر نہ ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ راشد چہارم
حضرت علی رضی اللہ عنہ

- ☆ نام ونسب
- ☆ قبولیت اسلام
- ☆ ابتدائی تربیت وتعلیم
- ☆ ہجرت مدینہ ومکی زندگی
- ☆ غزوات ومہمات (عہد نبوی)
- ☆ نیازمندی رسول وخدمات
- ☆ خدمات درعہد خلفائے ثلاثہ
- ☆ بار خلافت ومشکلات
- ☆ خانگی وخارجی جنگی مہمات
- ☆ سفرِ شہادت مرتضوی
- ☆ فضائل وکمالات مرتضویؓ
- ☆ اخلاق وعادات مرتضویؓ
- ☆ اولاد واخلاف
- ☆ فرمودات مرتضویؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ونسب

س امیر المومنین خلیفہ چہارم کا اصل نام کیا تھا۔

ج اصل نام علی، کنیت ابوالحسن اور ابوتراب اور لقب حیدر تھا۔

س آپ کے والد کا نام کیا تھا۔

ج حضرت ابوطالب جن کا اصل نام عبدمناف تھا۔

س علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن بوئی

س حضرت ابوطالب کی شادی کس خاندان میں ہوئی۔

ج اپنے چچا کی لڑکی سے ہوئی۔ اس طرح آپ نجیب الطرفین ھاشمی تھی۔

س خاندان بنو ھاشم کو کونسی خدمت کی وجہ سے اہل مکہ میں امتیاز حاصل تھا۔

ج خانہ کعبہ کی خدمت اور اس کا اہتمام

س حضرت ابو طالب کو چچا ہونے کے علاوہ آنحضرت ﷺ سے کونسا خصوصی تعلق تھا۔

ج حضرت عبدالمطلب کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کو اپنی آغوشِ شفقت میں پرورش دی۔

س حضرت علی کرم اللہ وجہ کو اپنے باپ کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ سے کون سے کوئی نسبت تھی۔

ج چچازاد بھائی۔

س حضرت علیؓ کی والدہ کس خاندان سے تھیں۔

ج بنو ھاشم

س حضرت علی کی والدہ کس کی بیٹی تھی۔

ج حضرت علی کی والدہ فاطمہ تھیں جو اسد کی بیٹی تھیں۔

س آنحضرت ﷺ کی حضرت آمنہؓ اور حضرت حلیمہؓ کے بعد کس عورت نے آغوش عاطفت میں پالا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج حضرت فاطمہ بنت اسدؓ۔

س کیا حضرت فاطمہ بنت اسدؓ نے اسلام قبول کیا۔

ج جی ھاں

س حضرت فاطمہ بنت اسدؓ کہاں فوت ہوئیں۔

ج مدینہ

س حضرت فاطمہ بن اسدؓ کی وفات پر آنحضرت ﷺ پر کیا گزری؟

ج آنحضرت ﷺ نے آپ کے کفن میں اپنی قمیض مبارک دی اور خود انکی قبر میں لیٹ کر اسے برکت بخشی۔

س حضرت علیؓ کی پیدائش کب ہوئی۔

ج حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے دس برس قبل پیدا ہوئے یعنی 13 رجب 23 قبل ہجرت۔

س حضرت علیؓ کی پیدائش کے وقت حضرت ابوطالبؓ کے معاشی حالات کیسے تھے۔

ج آپ کثیر العیال تھے اور معاشی طور طور تنگ اور تکلیف دہ حالات کا سامنا تھا۔ اس دوران قحط سالی نے ان مصائب میں اور زیادہ اضافہ کر دیا تھا۔

س حضرت عباسؓ نے حضرت ابوطالبؓ کی معاشی تنگدستی پر کیا معاونت کی۔

ج حضرت عباسؓ نے معاشی تنگدستی میں ھاتھ بٹانے کیلئے آپ کے بیٹے حضرت جعفر کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔

س آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا کی تنگدستی میں کیسے معاونت کی۔

ج آنحضرت ﷺ اپنی تجارت اور کاروبار سے ملنے والی تمام آمدنی چچا کو دے دیتے اور حضرت علی کی کفالت اپنے ذمہ لے لی۔ جب انکی شادی حضرت خدیجہؓ سے ہوگئی اور انہیں علیحدہ ہو کر رہنا پڑا۔

س حضرت علی کی پرورش کس خاندان کی دایہ۔ نے کی۔

ج قبیلہ بنی بلال کی ایک دایہ نے آپ کو دودھ پلایا اور ڈیڑھ دو سال تک پرورش کی۔

س حضرت علیؓ کی اس وقت عمر کیا تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج چھ سال۔

س حضرت علی کی پیدائش کہاں ہوئی ؟

ج بیت اللہ (مکہ معظمہ)

س آنحضرت ﷺ آپ کو کس کنیت سے پکارتے تھے؟

ج ابوالحسن، ابوتراب۔

س آپ کا نام علی کس نے رکھا تھا؟

ج آنحضرت ﷺ نے۔

س حضرت علی کو کرم اللہ وجہہ کیوں کہا جاتا ہے؟

ج اس لئے آپ نے کبھی بھی بتوں کو سجدہ نہیں کیا۔

س حضرت علی کی والدہ آپ کو کس نام سے پکارتی تھیں۔

ج حیدر۔

س حضرت ابوطالب آپ کو کس نام سے بلاتے تھے۔

ج زید

س حضرت علی کے وہ کون سے بھائی ہیں جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ج حضرت جعفر طیارؓ اور حضرت عقیلؓ۔

س اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ جن صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دی کیا آپ ان میں شامل ہیں۔

ج جی ھاں۔آپ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔

قبولِ اسلام

س اسلام لانے کے حوالہ سے آپ کو کونسا امتیاز حاصل ہے۔

ج بچوں میں سے آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

س آپ نے کس عمر میں اسلام قبول کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج آٹھ سال کی عمر میں۔

س حضرت علی نے کب اسلام قبول کیا۔

ج رسول اکرم ﷺ کو پیر کے روز خلعت نبوت سے نوازا گیا دوسرے دن منگل کو آپ نے اسلام قبول کر لیا۔

س عہد طفلی میں حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ اور حضرت خدیجہؓ کے کس امر کی نقل کرتے تھے۔

ج نماز پڑھنے کی۔

س آنحضرت ﷺ نے جب اپنے خاندان والوں کو دعوت دین دی تو آپ نے کیا جواب دیا۔

ج حضرت علیؓ نے اتفاق کرتے ہوئے فوراً اسلام قبول کر لیا۔

س خاندان والوں میں دین کی دعوت دینے کیلئے آپ ﷺ کی مددگاری پر کون تیار ہوا۔

ج حضرت علیؓ۔ آپ نے فرمایا: گو میں عمر میں سب سے چھوٹا ہوں۔ مجھے آشوب چشم کی بیماری ہے۔ میری ٹانگیں دُبلی ہیں لیکن پھر بھی میں آپ کا مددگار رہوں۔

س آنحضرت ﷺ نے کس کو اپنا بھائی اور اپنا وارث کہا۔

ج حضرت علیؓ۔

س حضرت علیؓ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ اسکی شہادت کن اکابرین سے ملتی ہے۔

ج حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انسؓ، حضرت زید بن ارقم اور حضرت سلمان فارسیؓ۔

س بچوں میں سے سب سے پہلے کس نے نماز پڑھی۔

ج حضرت علیؓ۔

س آنحضرت ﷺ کی اس وقت عمر کیا تھی جب آپؐ نے نبوت کا اعلان کیا۔

ج چالیس سال۔

س دعوت دین کے حوالہ آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے کن کی طرف رجوع

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔

ج اقارب بن عبدالمطلب کو گھر کھانے پر بلایا جس کا اہتمام حضرت علی کے ذمہ تھا۔

س آنحضرت ﷺ نے اپنے اقارب بنی عبدالمطلب کو کیا کہا۔

ج آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں تمہارے سامنے وہ چیز لایا ہوں جو دنیا و آخرت میں سب سے افضل ہے اور بہترین چیز ہے۔ اور اس سے قبل اس قسم کی دعوت تمہارے سامنے کسی نے پیش نہیں کی۔

میں تمہیں دین اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں اور میں تمہارے لئے دنیا و آخرت کیلئے جو بہتر چیز ہے لایا ہوں۔ اس چیز پر تم میں سے کون میری معاونت کرنے پر آمادہ ہے اور وہ میرا بھائی ہوگا۔ میرا قرض ادا کرے گا۔ میرا وصی اور میرا خلیفہ ہوگا''۔

س آنحضرت ﷺ کی اس دعوت کے جواب پر قوم کا کیا ردعمل ہوا۔

ج اس وقت خاموش ہوگئی۔ جس پر حضرت علی جوان سب میں سے کم عمر تھے، انہوں نے اٹھ کر کہا اے اللہ کے نبی میں آپ کا وزیر ہوں۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت علیؓ کی گردن پر رکھا اور فرمایا:

''یہ میرا بھائی ہے اور میرا وصی ہے اور میرا خلیفہ ہے یعنی تم اس کی بات تسلیم کرنا اور اطاعت کرنا''۔

حاضرین اس بات کا تمسخر اڑاتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور ابو طالب سے کہنے لگے کہ تجھے اپنے بیٹے کی اطاعت کرنے کا حکم ہوا ہے۔

س آنحضرت ﷺ کیطرف سے حضرت علیؓ کے بارے اس صغیر سنی میں وصی یا خلیفہ یا وارث بنانے پر مشتمل روایات کے بارے میں علمائے کرام کا کیا کہنا ہے۔

ج علمائے کرام کا کہنا ہے کہ یہ ضعیف روایات میں کئے گئے اضافہ جات ہیں۔ تاہم دعوت طعام کے ہونے اور اس دعوت میں حضرت علی کی طرف سے اپنی صغیر سنی میں مددگار بننے کے اعلان پر سب کا اتفاق ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س حضرت علیؓ کی اس واقعہ کے وقت عمر کیا تھی۔

ج تیرہ چودہ برس۔

س تقریب کے اہتمام کے حوالہ سے آپ کی خدمات کس نوعیت کی تھیں۔

ج حضرت علیؓ چونکہ آپ کے گھر میں پرورش پارہے تھے۔ اس لئے کھانا کھلانے اور مہمانوں کو بٹھانے وغیرہ کی ذمہ داری ان کے ذمہ تھی۔

س دعوت کا یہ اہتمام بعثت نبوی کے کتنے عرصہ بعد ہوا۔

ج تین سال۔

س گھر والوں کو دعوت دینے کے حوالہ سے قرآن مجید کا کون سا فرمان نازل ہوا۔

ج وَاَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الاَقْرَبِينَ یعنی اور اپنے قریبی اعزہ کو (عذاب الٰہی سے) ڈراؤ۔

س امام طبری نے اس دعوت طعام کے واقعہ کو کس طرح بیان کیا۔

ج دعوت طعام میں کل خاندان کے چالیس افراد شریک تھے۔ حضرت حمزہؓ، حضرت عباس، ابو لہب اور ابو طالب بھی شرکاء میں تھے۔ دسترخوان پر بکرے کے پائے اور دودھ رکھا گیا۔ جب سے لوگ کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''اے بنی عبدالمطلب! خدا کی قسم میں تمہارے سامنے دنیا و آخرت کی بہترین نعمت پیش کرتا ہوں بولو تم میں سے کون اس شرط پر میرا ساتھ دیتا ہے کہ وہ میرا معاون و مددگار ہوگا''۔ اس کے جواب میں سب چپ رہے۔ حضرت علیؓ صغیر سنی کے باوجود اٹھے اور کہا کہ گو میں عمر میں چھوٹا ہوں، آشوب چشم کا عارضہ ہے اور میری ٹانگیں پتلی ہیں۔ تاہم میں آپ کا یاور اور دست و بازو بنوں گا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''اچھا تم بیٹھ جاؤ'' اور پھر لوگوں سے خطاب فرمایا۔ لیکن کسی نے جواب نہ دیا۔ حضرت علیؓ پھر اٹھے۔ آنحضرت ﷺ نے اس دفعہ بھی آپ کو بٹھا دیا یہاں تک کہ تیسری بار بھی کسی نے آپ کی معاونت کرنے پر آمادگی ظاہر نہ کی تو اس مرتبہ پھر حضرت علی نے اٹھ کر جان نثاری کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ دہرائے جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا آپ بیٹھ جائیں۔ آپ میرے بھائی اور میرے وارث ہیں''۔

س ہجرت مدینہ سے قبل مکہ میں مؤاخات کے رشتہ قائم کئے گئے۔ حضرت علی کا رشتہ کس سے بنا۔

ج نبی کریم ﷺ کے ساتھ۔

س مکی مؤاخات کے مقاصد کیا تھے۔

ج حق پر قائم رہنا اور باہمی غم خواری کرنا۔

ابتدائی تعلیم و تربیت

سوال حضرت علی کرم اللہ وجہ نے ابتدائی تعلیم و تربیت کن سے حاصل کی۔

جواب آنحضرت ﷺ سے۔

سوال حضرت علی کی طبیعت کن اور کس طرف مائل تھی۔

جواب امور صالحہ

سوال اصنام پرستی کے اس دور میں حضرت علیؓ کا بچپن کیسے گزرا۔

جواب اصنام پرستی سے شروع ایام سے ہی متنفر تھے۔

سوال کس عمر میں آپ نے اسلام کی تعلیم لینا شروع کر دی۔

جواب تیرہ سال

سوال آغوش نبوی میں تربیت کب پانا شروع کی۔

جواب آٹھ سال کی عمر میں

سوال حضرت علی نے بچپن کی زندگی کے کیا معمولات بیان کئے ہیں۔

جواب حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں روزانہ صبح کو معمولاً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور تقرب کا درجہ میرے سوا کسی اور کو حاصل نہ تھا۔ رات دن میں دوبار اس قسم کا موقع ملتا۔ اکثر سفر میں بھی آپ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوتا تو اس سے بھی اکتساب علم کا موقع مل جاتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال آنحضرت ﷺ آپ کو کیا تعلیم فرماتے تھے۔

جواب آنحضرت ﷺ آپ کو قرآن مجید کی تعلیم دیتے اور بعض مواقع پر آیات کی تفسیریں سکھاتے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کے علم وفضل کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا ہے۔

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''میں علم کا شہر اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ ہیں''۔

سوال حضرت علیؓ نے نوشت وخواند کب سیکھا۔

جواب نوشت وخواند کی تعلیم بچپن ہی میں حاصل کرلی تھی۔ ظہور اسلام کے وقت کم عمری کے باوجود آپ لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔

سوال قرآن مجید سارا حضرت علیؓ نے کب تک زبانی یاد کرلیا تھا۔

جواب آنحضرت ﷺ کی زندگی ہی میں آپ نے قرآن مجید پورا زبانی یاد کرلیا تھا۔ ہر آیت کے معنی اور شان نزول تک جانتے تھے۔

سوال آپ کا ترتیب دیا ہوا قرآن مجید کس ترتیب میں تھا۔

جواب نزولی ترتیب

ہجرت مدینہ و مکی زندگی

سوال حضرت علی نے زندگی کے کتنے سال مکہ میں گزارے۔

جواب تیرہ سال

سوال حضرت علیؓ کی بود وباش کہاں تھی۔

جواب خانوادے نبوی کے ہاں ہی رضا کش تھی۔ اس لئے آپ کے یہ تیرہ سال آغوش نبوی میں ہی گزرے۔

سوال حضرت علیؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد انکی نجی زندگی پر کیا اثرات پڑے۔

جواب آپ آنحضرت ﷺ کو انتہائی محبوب ہو گئے۔ جبکہ کفار قریش آپ سے جلتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔

سوال حضرت ابوطالب نے آپ کو نماز پڑھتے جب دیکھا تو کیا کہا۔

جواب آپ نے نماز کی حرکات و سکنات دیکھ کر پوچھا یہ کیا کرتے ہو۔ چنانچہ انہیں بتایا گیا اور دعوت اسلام دی گئی جس پر حضرت ابوطالب نے کہا کہ اس میں حرج نہیں لیکن مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا۔

سوال حضرت علیؓ نے حضرت اکرم ﷺ کی دعوت اسلام میں مکہ کے اندر کہاں تک معاونت کی۔

جواب حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کی تعلیم و ارشاد کی مجالس، کفار و مشرکین سے ہونے والے مباحث اور معبود حقیقی کی پرستش و عبادات سے متعلقہ ہر قسم کے مواقع میں آپ کے ساتھ ساتھ رہے۔ اہل اقارب کو دی جانے والی دعوت طعام میں آپ نے خصوصی خدمات انجام دیں۔

سوال خانہ کعبہ کے اندر عبادت و پرستش کے مواقع پر عہد طفولیت میں حضرت علیؓ کیا کرتے تھے۔

جواب عہد طفولیت میں حضرت علیؓ کبھی کبھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ چلے جاتے اور وہاں پڑے بتوں کو توڑ پھوڑ کر عیب دار کر دیتے۔

سوال تین برس کی ابتدائی مکی دعوت کس نوعیت کی تھی۔

جواب خفیہ اور مشاورتی۔

سوال تین برس کے بعد قرآن مجید میں آنحضور ﷺ کو اعلانیہ دعوت دینے کا کام کہاں سے شروع کرنے کا حکم ہوا۔

جواب اہل اقارب کو دعوت دین

سوال آنحضرت ﷺ نے اس حکم خداوندی کو پورا کرنے کا کیا انتظام کیا۔

جواب اہل اقارب کو مسلسل تین دن کیلئے خصوصی دعوت طعام دی۔ حضرت علی اس دعوت طعام کے منتظم تھے۔ چالیس کے قریب اعزہ و اقربا شریک طعام تھے۔ بکرے کے پائے اور دودھ کا خصوصی کھانے کیلئے دسترخوان پر موجود تھے۔

سوال حضرت علیؓ نے اس دعوت طعام کے آخر میں آنحضرت ﷺ کی طرف سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دین پر کیا کہا۔

جواب آپ نے تین دفعہ اٹھ کر دین کے کام میں معاونت پر اپنی خدمات پیش کیں جبکہ دوسرے اقارب لاپرواہی اور ٹھٹھہ بازی میں پڑے اٹھ کر چلے گئے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر کیا کہا۔

جواب آپ نے فرمایا: علی تم بیٹھ جاؤ بے شک تو میرا بھائی اور تو میرا وارث ہے۔

سوال بعثت نبوی کے بعد کتنا عرصہ تک حضرت علی مکہ میں مقیم رہے۔

جواب تیرہ سال

سوال مکی زندگی میں قریش مکہ کا رویہ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت علی کے ساتھ کیسا رہا۔

جواب نہایت سخت اور بے رحمانہ

سوال حضرت علیؓ نے قریش مکہ کے مظالم میں کیا رویہ دکھایا۔

جواب نہایت بہادری اور ثابت قدمی

سوال آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کی معاونت کیسی رہی۔

جواب انتہائی مخلص اور دیانتدار بھائی

سوال جب دیگر مسلمان ہجرت کر گئے تو حضرت علی بھی کیا چلے گئے؟

جواب نہیں

سوال حضرت علیؓ نے کب ہجرت کی۔

جواب حضرت علی نے ہجرت آنحضرت ﷺ کے ہجرت کر جانے کے بعد تین روز تک مکہ میں مقیم رہے اور آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق ان کے سپرد امانتیں اہل مکہ کے سپرد کیں۔

سوال حضرت علیؓ نے اس رات کہاں تھے جس رات آنحضرت ﷺ نے ہجرت کی۔

جواب آنحضرت ﷺ کے بستر پر محو خواب رہے۔

سوال کفار قریش کے محاصرہ کے دوران حضرت علیؓ کہاں رہے۔

جواب وہ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ان کے بستر پر ہی لیٹے رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ہجرت کے اس واقعہ کے وقت حضرت علیؓ کی کیا عمر تھی۔
جواب بائیس سال
سوال حضرت علیؓ نے کیا قریش کے محاصرہ سے خوف محسوس کیا۔
جواب نہیں
سوال حضرت علیؓ کے اس طرح آنحضرت ﷺ کے بستر پر لیٹے ہونے سے کیا مغالطہ ہوا۔
جواب رات بھر قریش مکہ اسی دھوکہ میں رہے کہ خود سرور کائنات ہی محو استراحت ہیں۔
سوال قریش کو کب پتہ چلا کہ بستر پر تو حضرت علیؓ سوئے ہوئے تھے۔
جواب صبحدم ہی جب وہ اپنے ناپاک ارادوں کی تعمیل سے بستر پر آ گئے۔
سوال کیا حضرت علیؓ کو اسطرح بستر پر لیٹنے کی وجہ سے کوئی خطرہ تھا۔
جواب جان کا خطرہ
سوال آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ کا یہ امر کس اعزاز کا حامل تھا۔
جواب محو فراش شبینہ بحکم نبوی
سوال آنحضرت ﷺ کے ساتھ دوران ہجرت کس شخصیت کو ہمرائی کا اعزاز حاصل ہوا۔
جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ
سوال حضرت علیؓ کے آنحضرت ﷺ کے بستر پر سو جانے سے اللہ تعالیٰ کی کیا تدبیر پوری ہو گئی۔
جواب آنحضرت ﷺ کو قریش کے مکروہ عزائم سے بچالیا۔
سوال قریش مکہ نے حضرت علیؓ کو اسطرح بستر پر دیکھ کر کیا محسوس کیا۔
جواب انتہائی مایوسی و نامرادی
سوال حضرت علیؓ کو بستر پر دیکھ کر انہوں نے کیا مکالمہ کیا۔
جواب حضرت علیؓ سے غصہ میں پوچھا کہ تیرے ساتھی کہاں ہیں۔ جس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ مجھے تو علم نہیں۔
سوال حضرت علیؓ نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کیوں نہ کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں مکہ میں رہ کر امانتیں واپس کرنے کی ذمہ داری پوری کرنے کا حکم دیا تھا۔

سوال حضرت علیؓ نے کتنے روز مکہ میں مقیم رہ کر امانتیں واپس کیں۔

جواب تین روز

سوال حضرت علیؓ کب مدینہ ہجرت کر گئے۔

جواب وسط ربیع الاول 13ھ

سوال حضرت علیؓ کے ساتھ کون کون سے اہل وعیال نے ہجرت کی۔

جواب کوئی اور نہ تھا۔

سوال حضرت علیؓ ہجرت کر کے کہاں آنحضرت ﷺ سے جا ملے۔

جواب قبا جو مدینہ کے مضافات میں ایک آبادی ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ اس وقت قبا میں کس فرد کے ھاں مقیم تھے۔

جواب کلثوم بن ہدم

سوال حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ سے قبا میں کس کے مکان پر جا ملے۔

جواب کلثوم بن ہدم

سوال مواخات کے تحت حضرت علیؓ کا کون بھائی بنایا گیا۔

جواب آنحضرت ﷺ

سوال مدینہ میں پہنچ کر آنحضرت ﷺ نے کتنے روز بعد تعمیر مسجد کا ارادہ کیا۔

جواب چھٹے یا ساتویں ماہ

سوال اس مسجد کی بنیاد کس نے رکھی۔

جواب آنحضرت ﷺ

سوال مسجد کی تعمیر میں حضرت علیؓ کیا ذمہ داریاں پوری کرتے رہے۔

جواب اینٹیں اور گارا لا لا کر دینے کی

سوال مسجد کی تعمیر میں حضرت علی جوش میں جو شعر پڑھتے رہے ان کا ترجمہ کیا ہے۔

جواب جو مسجد تعمیر کرتا ہے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اس مشقت کو برداشت کرتا ہے، جو گرد وغبار کے باعث اس کام سے جی چراتا ہے وہ برابر نہیں ہو سکتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال آنحضرت ﷺ کے اہل وعیال کب مدینہ پہنچے۔

جواب آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادیوں ام کلثوم، حضرت فاطمہ اور اپنے حرم ام المؤمنین حضرت سودہ بنت دمعہ کو مکہ سے لانے کیلئے حضرت زید بن حارثہؓ اور اپنے غلام ابورافع ھازف کو سواری دے کر بھیجا۔ چنانچہ حضرت زید بن حارثہ اپنی اہلیہ ام ایمن اور اپنے بیٹے اسامہ کو بھی ساتھ مدینہ لائے۔ اس سفر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اہل وعیال اور ان کے فرزند عبداللہ بن ابی بکر بھی ان کے ہمراہ مدینہ گئے۔ ان کو مدینہ منورہ بحفاظت روانہ کرنے اور پہنچانے کے انتظامات عبداللہ بن اریقط الاثلی نے کیے۔

سوال مدینہ کی زندگی کا آغاز کرتے ہی کس اہم اقدام کا اہتمام کیا گیا۔

جواب مہاجرین و انصار کے درمیان حق پر قائم رہنے اور باہمی غم خواری کرنے کیلئے مؤاخات قائم کی گئی۔

سوال مواخات کب قائم ہوئی ؟

جواب مدینہ شریف میں پہنچنے کے چند ماہ بعد مسجد میں مسلمانوں کا اجتماع ہوا۔ اور ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت انسؓ کے گھر پر یہ اجتماع ہوا۔

سوال حضرت علیؓ جب مدینہ تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ کے ساتھ کس کی مواخات کی گئی ؟

جواب سہل بن حنیف انصاری

سوال مسجد کی تعمیر میں کن نامور صحابہ کرام نے بڑی سرگرمی سے حصہ لیا؟

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت سیدنا فاروقؓ، حضرت سیدنا عثمانؓ اور حضرت سیدنا حضرت علیؓ اور دیگر تمام صحابہ کرام نے مسجد کی تعمیر کا سامان خشت و گل اٹھا اٹھا کر اپنا حصہ لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی خانہ آبادی

سوال حضرت علیؓ کا نکاح کب ہوا۔

جواب ۲ھ

سوال حضرت علیؓ کس کے داماد بنے؟

جواب آنحضرت ﷺ کے

سوال حضرت علیؓ کا عقد کس خاتون سے ہوا؟

جواب حضرت فاطمۃ الزہراء جو آنحضرت ﷺ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔

سوال رشتہ کی خواہش کس طرف سے کی گئی۔

جواب حضرت علیؓ

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی خواہش پر کیا پوچھا۔

جواب آپ نے پوچھا کہ آپ کے پاس مہر ادا کرنے کیلئے کیا کچھ ہے۔

سوال حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کے استفسار کا کیا جواب دیا۔

جواب آپؓ نے جواب دیا کہ ایک گھوڑہ اور ایک زرہ کے سوا کچھ نہیں۔

سوال آنحضرت ﷺ نے کس چیز کو فروخت کرنے کا حکم دیا۔

جواب زرہ

سوال زرہ کس نے کتنے دام میں خریدی۔

جواب زرہ حضرت عثمان نے چار سو اسی درھم میں خریدی۔

سوال حضرت علیؓ نے زرہ کی رقم کس کو دی۔

جواب آنحضرت ﷺ کو

سوال آنحضرت ﷺ نے اس رقم کا کیا کیا۔

جواب آنحضرت ﷺ نے حضرت بلالؓ کو بلا کر بازار سے عطر اور خوشبو منگوائی اور باقی رقم حضرت علیؓ کو واپس کر دی۔

سوال حضرت علیؓ کا نکاح حضرت فاطمۃ الزہراء سے کب ہوا۔

جواب ماہ رجب ۲ ہجری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت علیؓ کا نکاح کس نے پڑھایا؟
جواب حضرت علیؓ کا نکاح آنحضرت ﷺ نے خود پڑھا۔
سوال رسم نکاح کے وقت زوجین کی عمر کیا تھی؟
جواب حضرت علیؓ کی اس وقت عمر چوبیس برس اور حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی عمر اٹھارہ یا انیس سال تھی۔
سوال مجلس نکاح میں کن نامور صحابۂ کرام نے شرکت کی۔
جواب سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا فاروقؓ، سیدنا عثمانؓ ذوالنورین اور دیگر صحابہ کرام نے شامل ہوکر شہادت نکاح دی۔
سوال حضرت فاطمۃ الزہراء کو بوقت رخصتی کیا جہیز دیا گیا۔
جواب ایک چارپائی، چمڑے کا تکیہ جو کھجور کی چھال اور خوشبودار گھاس سے بھرا ہوا تھا، ایک مشکیزہ، دو گھڑے اور ایک آٹا پیسنے کی چکی۔
سوال حضرت علیؓ کو کس مکان میں سکونت کیلئے رہائش ملی۔
جواب حضرت حارثہ بن نعمان نے اپنا ایک مکان پیش کیا۔ جس کو آنحضرت ﷺ نے پسند کیا اور برکت کا دعا دی۔
سوال مکان کی دلہن کی تیاری کس نے کی۔
جواب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ
سوال حضرت علیؓ نئے مکان میں کب منتقل ہوئے۔
جواب ذوالحجہ ۲ھ
سوال حضرت علیؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے ساتھ اور کون مکان میں ان کے ساتھ گیا۔
جواب حضرت علی کی خادمہ ام ایمن
سوال حضرت علیؓ کی حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کی رخصتی کیسے ہوئی۔
جواب پاپیادہ نئے مکان میں گئے۔
سوال حضرت علیؓ نے دعوت ولیمہ میں کیا دیا۔
جواب جو کی روٹی، کچھ کھجور اور پنیر
سوال آنحضرت ﷺ نے رخصتی کے بعد کلمات دعائیہ کہاں کہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب آنحضرت ﷺ خود رخصتی کے بعد نئے مکان پر تشریف لے گئے اور نصائح وہدایات ارشاد فرمانے کے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

''اے اللہ زوجین کے مال و جان میں برکت عطا فرما اور ان کی اولاد کے حق میں بھی برکت بخش''

غزوات ومہمات (عہد نبوی)

سوال مدینہ منورہ میں سب سے پہلا کون سا غزوہ پیش آیا؟

جواب غزوہ بدر

سوال غزوہ بدر میں کونسی اہم ذمہ داری حضرت علیؓ کے سپرد تھی۔

جواب تین سو تیرہ جانثار مجاہدین کے آگے آگے دو سیاہ علمبردار تھے۔ ایک علم حضرت حیدر کرار کے ہاتھ میں تھا۔

سوال حضرت علیؓ کو جنگ سے پہلے کونسی اہم ذمہ داری دی گئی۔

جواب حضرت علیؓ کو چند منتخب جان بازوں کے ساتھ دشمن کی نقل وحرکت کا پتہ لگانے کیلئے بھیجا۔

سوال حضرت علیؓ نے دشمن کا پتہ لگانے کی ذمہ داری کیسے نبھائی۔

جواب حضرت علیؓ نے خدمت بڑی بہادری سے نبھائی اور دشمن کے پہنچنے سے پہلے اہم مقاموں پر قبضہ کرلیا۔

سوال غزوہ بدر کب پیش آیا۔

جواب 17 رمضان المبارک سنہ 2ھ بروز جمعۃ المبارک۔

سوال جنگ کی ابتداء کیسے ہوئی۔

جواب سب سے پہلے قریش کی طرف سے تین بہادر نوجوان نکلے اور مسلمانوں کو دعوت مبارزت دی۔ تین انصاری ان کے مقابلے میں نکلے تو انہوں نے نام ونسب پوچھ کر کہا اے محمد (ﷺ) ہمارے مقابلہ میں ہمارے ہمسر بھیجو۔ چنانچہ حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہؓ گئے۔ حضرت علیؓ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے میں ولید بن عقبہ تھا۔ آپ نے پہلے ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ اس کے بعد عبیدہ کی مدد کیلئے اس کے حریف پر جھپٹے۔ اور ان کے حریف عقبہ بن ربیعہ کو قتل کر دیا۔ اور مشرکین نے اس پر عام حملہ کر دیا۔

سوال حضرت حمزہؓ کے مدمقابل کون تھا اور اس کا کیا بنا۔

جواب حضرت حمزہؓ کے مقابلہ میں شیبہ بن ربیعہ تھا۔ جس کو آپ نے فوراً تہہ تیغ کر دیا۔

سوال غزوہ بدر کے دوسرے علمبردار کون اصحاب تھے۔

جواب حضرت مصعب بن عمیرؓ۔

سوال انصار کا علم کس کے ھاتھ میں تھا۔

جواب حضرت سعد بن عبادہؓ

سوال غزوہ بدر میں جب عام جنگ شروع ہوئی تو حضرت علیؓ کی جانبازی و جنگبازی کا کیا حال تھا۔

جواب حضرت علیؓ اکابرین قریش میں سے کئی ایک کو قتل کیا اور ذوالفقار حیدری سے بہت سارے مشرکین تہہ تیغ کیے۔

سوال کل کتنے کفار قتل ہوئے۔

جواب ستر

سوال کتنے اہل قریش قیدی بنے۔

جواب ستر قیدی بنا کر مدینہ منورہ لائے گئے۔

سوال کل کتنے مسلمان شہید ہوئے۔

جواب 14 مسلمان

سوال کتنے مسلمان زخمی ہوئے۔

جواب

سوال حضرت علیؓ کو غزوۂ بدر میں غنائم میں سے کیا حصہ ملا۔

جواب ایک عمدہ قسم کی ناقہ، ایک اعلیٰ قسم کی سیف جسے ذوالفقار کے نام سے موسوم کیا گیا۔ یہ تلوار پہلے آنحضرت ﷺ پہلے اپنے لئے پسند فرمائی اور بعد میں آپ نے حضرت علی کو دے دی۔ ایک زرہ کا بھی مال غنیمت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملنا منقول ہے۔

سوال غزوۂ احد کب پیش آیا۔

جواب 11 شوال 3ھ بروز ہفتہ

سوال لڑائی کے شروع میں مسلمانوں کا مقابلہ کس حد تک ہوا۔

جواب ابتداء میں مسلمانوں کا پلہ بھاری تھا اور دشمن بھاگ رہا تھا۔

سوال مسلمانوں پر بُرا وقت کب آیا۔

جواب جب مسلمانوں کے پیچھے سے دشمن نے حملہ کر دیا اور وہاں پر کھڑے مسلمان تیرانداز مال غنیمت لوٹنے کیلئے اپنی جگہ چھوڑ بیٹھے تھے۔

سوال آنحضرت ﷺ کو اس لڑائی میں کیا نقصان پہنچا۔

جواب آنکھ کو زخم اور دندان مبارک شہید ہو گئے اور آپ ایک خندق میں اوندھے جا گرے۔

سوال دشمن کا زور توڑنے کیلئے کون اصحابِ رسول آگے بڑھے۔

جواب حضرت مصعب بن عمیرؓ جو کہ علم بردار تھے اور اسی مقابلہ میں شہید ہو گئے۔

سوال حضرت مصعب بن عمیرؓ کی ذمہ داری کس نے نبھائی۔

جواب حضرت علیؓ

سوال حضرت علیؓ نے کیسا مقابلہ کیا۔

جواب حضرت علیؓ بڑی بے جگری سے لڑے اور اسی داد شجاعت کے ھاتھوں قریش کا علم بردار ابو سعد بن ابو طلحہ زخمی ہو کر گر گیا جس کے ساتھ ہی قریش مکہ میں بھگدڑ مچ گئی اور میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔

سوال حضرت علیؓ کے ساتھ اور کون سے اکابر صحابہ نے مقابلہ کیا۔

جواب حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت طلحہؓ اور دیگر جید صحابہ کرامؓ اس لڑائی میں میمنہ کے امیر علی المرتضیٰ، میسرہ کے امیر منذر بن عمرو انصاریؓ، قلب لشکر کے امیر سیدنا حضرت حمزہؓ، رجالہ یعنی پیادہ کے حضرت زبیر بن عوامؓ اور تیراندازوں کے امیر حضرت عبداللہ بن جبیرؓ تھے۔

سوال غزوہ احد میں حضرت علیؓ کے ھاتھوں ایک نامور قریشی مارا گیا اس کا کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ابوالحکم بن الاخنس ثقفی

سوال آنحضرت ﷺ جب خندق میں گرے تو کون سے اصحابی فوراً ان کی مدد کو پہنچے۔

جواب حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ

سوال نبی اکرم ﷺ کی تیمارداری کے فرائض کس طرح سرانجام دیئے گئے۔

جواب آپ کے خون آلود چہرہ کو صاف کرنے کیلئے حضرت علیؓ اپنی ڈھال سے پانی لائے اور حضرت سیدہ فاطمہؓ نے ایک چٹائی جلا کر اس کی راکھ سے خون بند کرنے کی کوشش کی۔

سوال کون سے جید صحابی اس غزوہ میں شہید ہوگئے۔

جواب حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعب بن عمیرؓ

سوال آنحضرت ﷺ جب گھاٹی کی طرف تشریف لائے تو ان کے ساتھ کون سے صحابی تھے۔

جواب حضرت علی، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت حارث بن الصمہؓ و دیگر۔

سوال بنونضیر کے خلاف آنحضرت ﷺ کو یورش کیوں کرنا پڑی۔

جواب بنونضیر کی بدعہدی کی وجہ سے

سوال بنونضیر کے خلاف صف آرا مجاہدین کا علمبردار کون تھا۔

جواب حضرت علیؓ

سوال بنونضیر کا واقعہ کب پیش آیا۔

جواب ربیع الاول سنہ ۶ھ

سوال بنونضیر کہاں آباد تھے۔

جواب بنونضیر یہودی تھے اور مدینہ طیبہ سے قریباً دو میل پر مقیم تھے۔

سوال بنونضیر کے واقعہ کا پس منظر کیا تھا۔

جواب دو افراد کے قتل کی دیت کے معاملہ پر گفتگو کرنے کیلئے حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علیؓ اور چند دیگر جید صحابہ کرام کی جماعت کے ساتھ آنحضرت ﷺ ... یہاں تشریف لے گئے۔ وہ بظاہر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے خوش اسلوبی سے پیش آئے۔ ادائیگی دیت کا وعدہ بھی کیا لیکن درپردہ آنحضرت ﷺ پر مکان کے اوپر سے چڑھ کر ایک بھاری پتھر گرا کر ہلاک کرنے کا پروگرام بنایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آنحضرت ﷺ کو آگاہ کر دیا۔ چنانچہ آپ بمعہ جماعت اُٹھ کھڑے ہوئے اور واپس تشریف لائے۔

سوال مسلمانوں کے محاصرہ کی طوالت کا کیا اثر پڑا۔

جواب بنو نضیر محاصرہ کی تاب نہ لا سکے اور اپنے املاک و جائیداد چھوڑ کر خیبر اور دیگر مقامات کی طرف رخصت ہو گئے۔

سوال غزوہ خندق کب پیش آیا۔

جواب شوال ۵ھ

سوال غزوہ خندق میں یورش کس کی طرف سے ہوئی۔

جواب متعدد قبائل عرب بنو قریش کی سربراہی میں مدینہ پر حملہ آور ہوئے۔

سوال مسلمانان مدینہ نے مقابلہ کیلئے کیا حکمت عملی اختیار کی۔

جواب مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے اور پہاڑوں کی تین اطراف کو چھوڑ کر ایک طرف جو کھلی ہے وہاں پر خندق کھود دی جائے تاکہ دشمن کو مدینہ میں آنے میں رکاوٹ ہو۔

سوال کفار عرب نے مدینہ پر حملہ آور ہونے کی کس طرح کوششیں کیں۔

جواب کفار عرب کے دستے کبھی کبھی خندق میں گھس گھس کر حملہ کرتے لیکن مسلمان مجاہدین انہیں مار بھگاتے۔

سوال حضرت علیؓ کی اس دوران کیا خدمات ہیں۔

جواب ایک دستہ نے جب خندق میں گھس کر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو حضرت علی نے چند جوانوں کے ساتھ آگے بڑھ کر ان سواروں کو روکا۔ ان کا سردار عمرو بن عبدود کو اپنی قوت اور داؤ پیچ پر بڑا گھمنڈ تھا۔ اس نے تنہا مقابلہ کیلئے مجاہدین میں ایک کو دعوت دی تو حضرت علیؓ نے اپنے آپ کو اس کے مقابلہ میں پیش کر دیا۔ اس نے کہا میں آپ کو قتل نہیں کرنا چاہتا۔ جواباً آپ نے کہا کہ میں تو تجھے قتل کر کے خوش ہوں گا۔ جس پر وہ غصہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آکر گھوڑے سے کود پڑا۔ مقابلہ ہوا تو ذوالفقار حیدری کے ایک وار نے اس کا قصہ تمام کردیا۔ اس کا قتل ہونا ہی تھا کہ باقی سب بھاگ کھڑے ہوئے۔

سوال غزوہ خندق میں کس کا پلہ بھاری رہا۔

جواب غزوہ خندق میں کفار کی ساری تدبیریں بے کار گئیں۔ محاصرہ طوالت پکڑ گیا تو ان کے درمیان مایوسی اور اکتاہٹ پیدا ہونے لگی۔ اور دوسری طرف ایک رات زور کا طوفان اور بارش آئی جس سے ان کے خیمہ اکھڑ گئے، گھوڑے بھاگ گئے اور تمام لوگ اپنی جان بچاتے ہوئے جدھر منہ لگا بھاگ کھڑے ہوئے اور اسطرح ایک عبرت ناک ہزیمت کے ساتھ تمام قبائل عرب واپس ہو گئے۔

سوال بنو قریظہ کون تھے اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا تنازعہ کیوں پیدا ہوا۔

جواب بنو قریظہ یہودی تھے۔ انہوں نے غزوہ خندق میں کفار قریش کی مدد اور اعانت کی جس بدعہدی کی وجہ سے مسلمانوں کو ان کا محاصرہ کرنا پڑا۔

سوال بنو قریظہ پر جس مجاہدین کے دستہ نے حملہ کیا اس کا سردار کون تھا۔

جواب حضرت علیؓ

سوال بنو قریظہ کے خلاف یورش کے دوران مسلمانوں کے علمبردار کون تھے۔

جواب حضرت علیؓ

سوال حضرت علیؓ نے علم بنو قریظہ کے ہاں جاکر کہاں نصب کیا۔

جواب حضرت علیؓ نے علم بنو قریظہ کے قلعوں کی دیواروں کے پاس جاکر نصب کر دیا جس سے وہ آنحضرت ﷺ کے اہل وعیال کو سب وشتم کرنے لگے۔ حضرت علیؓ نے جب یہ شکایت آنحضرت ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے پہنچ جانے کے بعد وہ سب وشتم نہ کر پائیں گے۔

سوال مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کتنے دن کیئے رکھا۔

جواب پندرہ دن۔

سوال محاصرہ کا انجام کیا ہوا۔

جواب تمام بنو قریظہ نے مردوں، عورتوں اور بچوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ تمام مرد قتل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیئے گئے جبکہ ان کے عورتیں اور بچے قیدی بنا لئے گئے اور تمام مال و متاع مال غنیمت بنا لیا گیا۔

سوال بنو سعد کی سرکوبی کب اور کیوں کی گئی۔

جواب بنو سعد نے یہود خیبر کی مدد اور اعانت کرنی شروع کر دی جس پر ماہ شعبان میں آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی سربراہی میں ایک سو مجاہدین کی جمعیت ان کی سرکوبی کیلئے بھیجی۔ ماہ شعبان میں اس جمعیت نے حملہ کر کے بنو سعد کو منتشر کر دیا اور پانچ سو اونٹ اور دو ہزار بکریاں بطور مال غنیمت ساتھ لائے۔

سوال صلح حدیبیہ کا واقعہ کس طرح پیش آیا اور کب؟

جواب ذوالقعدہ 6ھ میں آنحضرت ﷺ چودہ ہزار صحابہ کرام کی جمعیت میں زیارت کعبہ کے ارادہ سے مکہ کیلئے روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو پتہ چلا کہ قریش مکہ کے ارادے خطرناک ہیں اور وہ شدید مزاحمت کریں گے۔ جس سے جنگ کا خطرہ ہے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کو سفیر بنا کر معاملہ طے کرنے کیلئے بھیجا گیا۔ مشرکین مکہ نے انہیں کچھ دنوں کیلئے گفتگو کیلئے روک لیا تو ادھر مشہور ہو گیا کہ انہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے خون کا بدلہ لینے کیلئے صحابہ کرام سے بیعت لی۔ حضرت علیؓ نے بھی بیعت کی۔ جب خبر کے غلط ہونے کی تصدیق ہوئی تو مسلمانوں کا جوش کم ہوا اور طرفین نے مصالحت پر رضامندی ظاہر کی۔

سوال صلح کی گفتگو کے بعد معاہدہ لکھنے کی ذمہ داری کس کے ذمہ لگی۔

جواب حضرت علیؓ

سوال حضرت علی نے عہد نامہ کیسے لکھنا شروع کیا اور مشرکین نے کیا اعتراض کیا۔

جواب ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ ﷺ کی عبارت سے ابتدا کی۔ مشرکین نے رسول اللہ کے لفظ پر اعتراض کیا۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو کیا حکم دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ آپ رسول اللہ کے الفاظ مٹا دیں۔
سوال حضرت علیؓ نے لفظ مٹانے میں کیا تردد کیا۔
جواب حضرت علیؓ کی غیرت نے گوارہ نہ کیا اور عرض کی کہ خدا کی قسم میں اس کو نہیں مٹا سکتا۔
سوال قریش کے اعتراض پر جب حضرت علیؓ نے الفاظ نہ مٹائے تو کس نے مٹائے۔
جواب آنحضرت ﷺ نے الفاظ مٹائے اور پھر بعد میں معاہدہ لکھا گیا۔
سوال صلح حدیبیہ کی کیا شرائط تھیں جن پر مسلمان نالاں تھے۔
جواب ۱۔ مسلمان اس دفعہ بغیر زیارت کے واپس لوٹ جائیں اور اگلے سال بغیر ہتھیاروں کے زیارت کیلئے آئیں اور صرف تین دن رہیں گے۔
۲۔ دس سال تک قتال موقوف رہے گا اور کوئی فریق کسی دوسرے پر حملہ آور نہیں ہوگا۔
۳۔ قریش کا جو شخص اپنے مالک کی اجازت کے بغیر مدینہ جائے گا اس کو واپس کرنا ہوگا اور جو شخص مسلمانوں میں سے مدینہ سے مکہ چلا جائے گا اسے واپس نہ کیا جائے گا۔
سوال مسلمانوں کی طرف سے کن لوگوں نے معاہدہ پر دستخط کیے۔
جواب (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ (۲) حضرت عمر فاروقؓ (۳) حضرت علیؓ (۴) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۵) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (۶) ودیگر
سوال فتح خیبر کا واقعہ کب پیش آیا۔
جواب صفر 7 ہجری
سوال آنحضرت ﷺ نے خیبر پور یورش کیلئے کب روانگی اختیار کی۔
جواب آخر محرم سنہ 7 ھ
سوال خیبر کہاں واقع تھے اور اس میں کون لوگ رہتے تھے۔ یورش کی وجوہات کیا تھیں۔
جواب خیبر مدینہ منورہ سے ملک شام کی جانب آٹھ برید یعنی کم و بیش تین شب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وروز کا سفر تھا۔ آج کے دور کے مطابق 96 میل کا فاصلہ تھا۔ یہ ایک بہت بڑا قصبہ تھا۔ جہاں یہود قلعہ بند رہتے تھے۔ اور انکی بہت سی مزروعہ زمینیں اور باغات تھے۔ یہاں کے یہودی مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے اور اہل قریش کی ریشہ دوانیوں میں ان کے مدومعاون تھے۔

سوال خیبر پر یورش کرنے والے اسلامی لشکر کی ترتیب وتنظیم کیا تھی۔

جواب کم وبیش اسلامی لشکر چودہ سو مجاہدین پر مشتمل تھا۔ مقدمہ الجیش پر عکاشہ بن محصن الاسدی، میمنہ پر حضرت عمر بن خطاب، میسرہ پر ایک دوسرے صحابی تھے۔ فوج کے ایک حصہ کا علم حضرت ابوبکر صدیق کے پاس، ایک حصہ کا جھنڈا حضرت عمر بن الخطاب کے ھاتھ اور ایک حصہ پر حضرت خباب بن منذر اور ایک دستہ پر حضرت سعد بن عبادہ علم بردار تھے۔

سوال خیبر میں یہودیوں کے کون کون سے قلعے مشہور تھے۔

جواب (۱) حصن ناعم (۲) حصن سوان (۳) حصن الشق

(۴) حصن ابی (۵) حصن الوطاۃ (۶) حصن الصعب

(۷) حصن القموص (۸) حصن النزار (۹) حصن الزبیر

(۱۰) حصن الکتیبہ (۱۱) حصن الوطیح (۱۲) حصن السلالم

سوال سب سے پہلے کون سا قلعہ فتح ہوا۔

جواب قلعہ ناعم

سوال قلعہ ناعم کے خلاف یورش کرنے والے لشکر میں سے کون جید صحابی شہید ہوئے۔

جواب محمود بن مسلمہ انصاری

سوال کون سے قلعہ پر سات دن تک حملے ہوتے رہے۔

جواب قلعہ الوطاۃ

سوال مرکزی مستقر کا محافظ کون تھا۔

جواب حضرت عثمان بن عفانؓ

سوال قلعہ الوطاۃ پر چھٹی رات کے دوران حفاظت ونگران کون تھے۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کس امر نے قلعہ النطاۃ کی فتح آسان بنا دی۔

جواب حضرت عمر فاروقؓ نے رات ایک مشتبہ آدمی گرفتار کیا جس نے قلعہ کی تمام گوشوں کی خبر دے کر امان حاصل کی۔

سوال حضرت خباب بن منذرؓ کی جہادی مساعی کس قلعہ کی فتح میں نمایاں تھیں۔

جواب قلعہ الصعب

سوال کس قلعہ کی فتح میں چودہ روز لگ گئے مگر فتح نہ ہو رہا تھا۔

جواب حصن القموص

سوال آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر کیا فرمایا۔

جواب آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ کل میں جھنڈا اس کو دوں گا جو قلعہ فتح کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہوا۔

سوال وہ کون خوش نصیب تھے جن کے سرخرو ہونے کی خبر آنحضرت ﷺ نے پیشگی دی۔

جواب حضرت علیؓ

سوال حضرت علیؓ کو اس وقت کون سا جسمانی عارضہ لاحق تھا۔

جواب آشوب چشم

سوال آشوب چشم کی تکلیف کیسے رفع ہوئی۔

جواب آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کی آنکھوں پر اپنا لعاب لگایا جس سے وہ مکمل طور پر شفایاب ہو گئیں۔

سوال خیبر کے قلعوں کی فتح یابی کی آخری فتح کون ثابت ہوئی۔

جواب فتح قلعہ القموص

سوال قلعہ القموص کی فتح کے دوران حضرت علیؓ نے کس چیز کو بطور ڈھال استعمال کیا۔

جواب قلعہ القموص کے دروازہ کو۔

سوال قلعہ القموص کا دروازہ کس قدر وزنی تھا۔

جواب جو کہ ایک روایت کے بقول بمشکل ستر افراد اٹھانے سے عاجز تھے۔

سوال اہل فدک کے ساتھ معاملہ کیا پیش آیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب اہل فدک مسلمانوں سے خائف ہو کر فوراً ترک قتال پر آمادہ ہو گئے اور صلح کر لی۔ اسطرح بغیر جنگ قبضہ میں آ گیا۔

سوال خیبر کی یورش کے دوران مسلمانوں نے گدھے ذبح کر کے کھائے۔ کیا وہ اس وقت تک حلال تھے۔

جواب گدھے کی حرمت کے احکام اس وقت تک سامنے نہ آئے تھے۔

سوال آنحضرت ﷺ کو جب گدھے کے ذبح ہونے کی خبر پہنچی تو آپ نے کیا کہا۔

جواب آنحضرت ﷺ نے ابوطلحہ انصاری کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ اللہ اور اس کے رسول نے گدھوں کا گوشت کھانے سے تم کو منع کر دیا ہے۔ چنانچہ اعلان سنتے ہی پکتی ہانڈیاں الٹ دی گئیں۔

سوال اموال خیبر کی بطور مال غنیمت تقسیم کیسے ہوئی۔

جواب کل اموال کے اٹھارہ حصے کئے گئے۔ چار حصے گھوڑ سواروں اور چودہ حصے چودہ سو افراد میں تقسیم کئے گئے۔ ہر سو افراد کے دستہ کو ایک حصہ ملا۔

سوال حضرت علی کرم اللہ وجہ کو کیا حصہ ملا۔

جواب دیگر صحابہ کرام کے برابر حسب تقسیم حضرت علیؓ کو بھی حصہ ملا۔

سوال فتح خیبر کے دوران کتنے صحابہ کرام شہید ہوئے۔

جواب پندرہ اور دوسری روایت کے مطابق سترہ صحابہ کرام

سوال یہودی کتنے قتل ہوئے۔

جواب ترانوے

سوال حضرت علیؓ کے مقابلے میں کونسا یہودی سردار آیا تھا۔

جواب مرحب

سوال مرحب کے مقابلہ میں حضرت علیؓ جو رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے ان میں کیا کیا تھا۔

جواب میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے۔ جھاڑی کے شیر کی طرح مہیب اور ڈراؤنا ہوں اور میں دشمنوں کو نہایت سرعت کے ساتھ قتل کر دیتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال آنحضرت ﷺ جب مکہ پر یورش کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے تو کس صحابی نے درپردہ اہل مکہ کو خبردار کرنے کیلئے خط بھیجا۔

جواب حاطب بن ابی بلقعہ

سوال اس خط کی خبر کیسے ہوئی۔

جواب آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی سربراہی میں زبیر بن العوام اور مقداد بن الاسود کی معیت میں ایک دستہ روضۃ الخاخ کے مقام پر بھیجا اور حکم دیا کہ وہاں ایک عورت تیزی سے سفر کرتی ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہے وہ لیکر آئیں۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے اس عورت کو جالیا اور اس کے سر کے بالوں سے خط نکال کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

سوال خط حضرت حاطب نے کیوں لکھا اور آنحضرت ﷺ نے اس کے ساتھ کیا کیا۔

جواب حضرت حاطب نے خط اپنے بیوی بچوں کو تحفظ دینے کیلئے اہل مکہ پر ایک احسان کے طور پر لکھا۔ جو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو صاف صاف بیان کر دیا اور آنحضرت ﷺ نے آپ کو معاف کر دیا۔

سوال حضرت حاطب بن ابی بلقعہ کے ساتھ اس قدر نرم سلوک کیوں کیا گیا۔

جواب حضرت حاطب بن ابی بلقعہ بدری صحابی تھے اور اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ رعایت اور مغفرت کا ان کے حق میں فیصلہ دیا ہوا ہے۔

سوال فتح مکہ کے روز حضرت علیؓ نے کن لوگوں کو کیوں قتل کیا۔

جواب حضرت علیؓ نے اس شخص کو قتل کیا جس کا معمول آنحضرت ﷺ کو ایذا دینا تھا۔ اور جس نے ہجرت مدینہ کے وقت آنحضرت ﷺ کی دونوں صاحبزادیوں حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمۃ الزہراء کی سواری زخمی کر دی تھی۔

سوال فتح مکہ کے روز حضرت علی کس کو قتل کرنے کے ارادہ رکھتے تھے لیکن آنحضرت ﷺ کے فرمان کی وجہ سے ارادہ سے باز آ گئے۔

جواب حضرت علیؓ اپنی ہمشیرہ ام ھانی کے خاوند کے رشتہ داروں حارث بن ہشام اور زبیر بن امیہ کو قتل کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت ام ھانی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ سے اسکی شکایت کی اور اپنی پناہ کا ذکر کیا۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس کو تو پناہ دی ہم بھی اس کو پناہ دیتے ہیں۔
جس کے بعد حضرت علیؓ اس ارادہ سے باز آگئے۔

سوال فتح مکہ کیلئے اسلامی لشکر کب روانہ ہوا۔

جواب 10 رمضان سنہ 8 ہجری

سوال حضرت سعد بن عبادہ سے علم لیکر حضرت علیؓ کے سپرد کیوں کیا گیا۔

جواب حضرت سعد جوش میں رجزیہ شعر پڑھ رہے تھے کہ آج شدید جنگ کا دن ہے۔ آج حرم میں خون ریزی جائز ہے۔ جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں ایسا نہ کہو آج تو کعبہ کی عظمت کا دن ہے۔

سوال حضرت علی علم لیکر مکہ کے اندر کس طرف سے داخل ہوئے۔

جواب آپ کداء کی جانب سے مکہ میں داخل ہوئے۔

سوال حضرت علی کے کاندھوں پر چڑھ کر آنحضرت ﷺ نے کعبہ کے اندر رکھا کون سا بت گرانے کی سعی کی۔

جواب لوہے کی سلاخ میں پیوست کیا گیا ایک بہت بڑا بت جو کہ تانبے کا بنا ہوا تھا۔ حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کا بار نہ برداشت کر سکے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اتر کر حضرت علیؓ کو اپنے کندھوں پر چڑھا کر اس کو گرانے کا حکم دیا۔
چنانچہ حضرت علیؓ نے سلاخ سے اکھاڑ کر حسب ارشاد اسے پاش پاش کر دیا۔

سوال حضرت خالد بن ولید کی کس غلطی کی تلافی کیلئے حضرت علیؓ کو بھیجا گیا۔

جواب حضرت خالد بن ولید کو بنو حذیمہ میں تبلیغ اسلام کیلئے بھیجا گیا۔ جب بنو حذیمہ کو دعوت توحید دی گئی تو انہوں نے قبول کر لیا۔ لیکن انہوں اسلمنا کہنے کی بجائے صبانا صبانا کہنا شروع کر دیا یعنی ہم نے دین چھوڑ دیا۔
حضرت خالد بن ولید نے ان پر تشدد کیا۔ بہت سارے قتل کیئے اور کئی ایک کو گرفتار کر لیا۔ آنحضرت ﷺ کو جب پتہ چلا تو آپؐ نے افسوس کا اظہار کیا۔ اور حضرت علیؓ کو غلطی کی تلافی کیلئے بھیجا۔ انہوں نے قیدی رہا کیے اور مقتولین کا خون بہا ادا کیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال غزوہ حنین میں حضرت علیؓ کی کارکردگی کیسی تھی۔

جواب غزوہ حنین میں جب پہلے مسلمانوں کو فتح ملی تو وہ مال غنیمت کی طرف راغب ہوئے اور اس دوران غنیم نے لپٹ کر حملہ کردیا تو مسلمانوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ حضرت علی اس صورتحال میں صرف ان محدود اصحابہ کرام میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ اور بڑی پامردی اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے اور اپنی غیر معمولی شجاعت سے ہاری جاتی لڑائی کو جیت کی طرف لے گئے۔

سوال ثابت قدم رہنے والے دیگر کون سے جید صحابہ کرام تھے۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت عباس بن عبدالمطلب، حضرت ابوسفیان بن حارث، حضرت مقل بن عباس، حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت اسامہ بن زید ودیگر۔

سوال غزوہ تبوک کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی کیا ذمہ داری ڈالی۔

جواب اہل بیت کی حفاظت کیلئے مدینہ میں رہنے کا حکم۔

سوال غزوہ تبوک کب ہوا۔

جواب رجب 9ھ ہجری

سوال غزوہ میں نہ شرکت پر غمگینی کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے کیا فرمایا۔

جواب آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"کیا آپ پسند نہیں کرتے کہ آپ میری طرف سے اس مرتبہ پر ہوں جس مرتبہ پر حضرت ہارون علیہ اسلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھے۔ مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کسی کو منصب نبوت نہ ملے گا"۔

سوال 9ھ ہجری میں حضرت علیؓ کو کیا اہم ذمہ داری عطا کی گئی۔

جواب حضرت ابوبکر صدیق کو امیر حج بنا کر بھیجا جا چکا تھا کہ سورۃ برات نازل ہو گئی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ حج کے موقع پر آپ اس کا جا کر اعلان کردیں۔ چنانچہ آپ فوراً مکہ کیلئے روانہ ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے اپنی اونٹنی سواری کیلئے دی۔ راستے ہی میں ''العرج'' کے مقام پر پیچھے سے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جا ملے اور انہیں بتایا کہ آپ امیر حج اور مجھے آیات کے ابلاغ کا امر دیا گیا ہے۔

سوال حضرت علیؓ نے آیات و احکامات کا ابلاغ کب کیا۔

جواب قربانی کے روز۔ حضرت ابوہریرہؓ نے آپ کی معاونت فرمائی۔

سوال حضرت علیؓ کے خطاب کے اہم احکام کیا تھے۔

جواب ۱۔ اے لوگو مسلمان ہی جنت میں داخل ہوں گے۔ کافر نہیں ہوں گے۔

۲۔ اس سال کے بعد مشرک حج بیت اللہ نہیں کر سکیں گے۔

۳۔ آج کے بعد کوئی شخص بیت اللہ کا برہنہ بدن طواف نہ کرے گا۔

۴۔ جس شخص کا نبی اقدس ﷺ کے ساتھ کوئی عہد ہے وہ اپنی مقررہ مدت تک قائم رہے گا۔

سوال حضرت علیؓ کو سورۃ برأت سنانے کیلئے حج کے موقع پر کیوں بھیجا گیا۔

جواب کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری طرف سے میرے خاندان کا آدمی ہی اس کی تبلیغ کر سکتا ہے۔

سوال یمن کے اندر اشاعت اسلام کیلئے حضرت علیؓ کو کیا ذمہ داری سونپی گئی۔

جواب آنحضرت ﷺ نے جب حضرت علیؓ کو بلا کر یمن جانے کیلئے کہا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ: میں ایک ایسی قوم میں بھیجا جاتا ہوں جس میں مجھ سے زیادہ معمر اور تجربہ کار لوگ موجود ہیں۔ ان لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنا میرے لئے نہایت دشوار ہوگا۔ جس کے جواب میں آپ نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: اے خدا اس کی زبان کو راست گو بنا اور اس کے دل کو ہدایت کے نور سے منور کر دے۔ اس کے بعد خود اپنے دست اقدس سے ان کے خرقہ مبارک پر عمامہ باندھا اور سیاہ علم دے کر یمن روانہ فرمایا۔

سوال حضرت علیؓ کی یمن آمد کے بعد اشاعت اسلام کا کیا بنا۔

جواب حضرت علیؓ کی صرف چند روزہ تعلیم و تلقین سے اہل یمن اسلام کے شیدائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن گئے ۔ پورا قبیلہ ہمدان مسلمان ہو گیا۔

نیاز مندی رسول و خدمات

سوال حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ کی نیاز مندی رسول کا کیا عالم تھا؟

جواب حضرت علیؓ کو آنحضرت ﷺ کا چچا زاد بھائی ہونے کے علاوہ آپ کا داماد ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ بچپن سے لیکر آخر تک آپ آنحضرت ﷺ کے گوشۂ عاطفت میں رہے۔ لیکن اس سب کچھ سے زیادہ آپ کو ذاتی طور پر آنحضرت ﷺ سے جو عقیدت اور نیاز مند حاصل تھی اس کا ثبوت آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا ہے۔ جب آپ نے مومنین سے پوچھا کیا میں تمام مومنین کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں ہوں۔ اصحابہ کرام نے فرمایا بلاشبہ یا رسول اللہ۔ آپ نے پھر حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس سے محبت کر جو ان سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو ان سے دشمنی کرے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت علی صادقین کے سردار ہیں۔ سید العرب ہیں۔ مسلمانوں کے سردار ہیں، متقین کے دوست اور دنیا و آخرت کے سردار ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ علی میرے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت ہارون حضرت موسیٰ کیلئے تھے۔ ہجرت کی رات آپؓ کا آنحضرت ﷺ کے بستر مبارک پر سونا آپ کی جان نثاری و نیاز مندی کی دلیل ہے۔ حضرت امام غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کا یہ فرمان اسی حوالہ سے ہے کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کی خوشنودی کیلئے اپنی جانوں کا سودا کر لیتے ہیں اور بے شک اپنے بندوں کیلئے بڑا ہی رؤف ہے (البقرہ) اکثر غزوات میں آنحضرت ﷺ کا جھنڈا آپ کے ہی ہاتھ میں رہا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے علی تو میرے لئے دنیا و آخرت تک کا علمبردار ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال. آنحضرت ﷺ کے وصال کے وقت آپ کو کیا سعادت حاصل ہوئی۔

جواب آپ نے حضرت عباس، ان کے بیٹوں فضل اور قثم کی معیت میں آنحضرت ﷺ کو غسل دیا اور لحد مبارک میں رکھا۔

سوال آنحضرت ﷺ کی زندگی میں گھر سے بازار تک سب سے زیادہ انکی خدمت کی سعادت کس صحابی کو نصیب ہوئی۔

جواب حضرت علیؓ

سوال آنحضرت ﷺ نے کس صحابی کے بارے میں فرمایا کہ میں اس سے ہوں اور وہ مجھ سے ہے۔ اور اے اللہ اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو اس سے دشمنی کرے۔

جواب حضرت علیؓ

سوال وہ کون سے صحابی رسول ہیں جو جب مجلس میں آئے تو آنحضرت ﷺ فرماتے مرحبا سید المسلمین۔

جواب حضرت علیؓ

سوال آنحضرت ﷺ کو شب معراج میں پروردگار نے حضرت علیؓ کے کون سے تین القاب الہام کیے۔

جواب سید المسلمین، ولی المتقین اور قائد اول

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ کو حضرت علیؓ کے بارے میں کیا فرمایا۔

جواب آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔

سوال حضرت عائشہؓ نے اس پر کیا جواب دیا۔

جواب حضرت عائشہؓ نے استعجاباً پوچھا کہ کیا آپ عرب کے سردار نہیں ہیں؟

سوال حضرت عائشہؓ کے استعجابیہ سوال کا آنحضرت ﷺ نے کیا جواب دیا۔

جواب آپ ﷺ نے فرمایا کہ انا امام المتعلمین وسید العالمین وھذا سید العرب۔

سوال حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپ نے کیا خدمات سرانجام دیں۔

جواب ا۔ موقع بموقع احکامات لوگوں تک پہنچاتے رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یوم النحر کے روز آنحضرت ﷺ نے تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کیئے اور بقایا اونٹ ذبح کرنے کیلیئے حضرت علیؓ کو حکم دیا اور ان کے گوشت، چمڑے وغیرہ کی تقسیم کا بھی اختیار دیا۔

۳۔ ایام منیٰ میں خطبہ وغیرہ کے ابلاغ کیلیئے آپ کو بھی منتخب کیا گیا۔

سوال آنحضرت ﷺ کی علالت کے دوران آپ کو کون صحابہ کرامؓ سہارا دے کر مسجد نبوی لیجاتے تھے۔

جواب حضرت عباس بن عبدالمطلب اور حضرت علیؓ

سوال آنحضرت ﷺ کی تیمارداری کا شرف کن صحابہ کرام کو زیادہ حاصل رہا۔

جواب حضرت علیؓ

سوال آنحضرت ﷺ نے بیماری کے آخری ایام میں حضرت علیؓ کو کیا لکھنے کیلیئے طبق لانے کا حکم دیا۔

جواب (۱) نماز کی پابندی (۲) زکوٰۃ کی بروقت پوری پوری ادائیگی (۳) غلاموں کے ساتھ حسن سلوک

سوال آنحضرت ﷺ کو وصال کے بعد غسل دینے والوں میں کون لوگ تھے اور ان کو کس کا حکم تھا۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حکم دیا کہ آنحضرت ﷺ کو ان کے اقارب غسل دیں۔ چنانچہ حضرت علیؓ غسل دیتے رہے۔ اور انکی اجازت و دعوت سے حضرت اسامہ بن زید اور ابوصالح پانی لاتے رہے۔

سوال آنحضرت ﷺ کی تکفین کس نے کی۔

جواب حضرت علیؓ

سوال آنحضرت ﷺ کی نماز جنازہ کی کیا کیفیت تھی۔

جواب نماز جنازہ بغیر کسی امام کے تھی اور اس میں پہلے مرد مہاجرین و انصار وغیرہ اور پھر خواتین، لڑکے اور پھر غلاموں نے جنازہ پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑھا۔

سوال تدفین کے وقت آنحضرت ﷺ کی قبر میں کون اترا۔

جواب حضرت علیؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفائے ثلاثہ کے ادوار میں خدمات

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ جب خلیفہ ہوئے تو حضرت علیؓ کو کونسا منصب عطا ہوا تھا۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بار خلافت سنبھالنے کے دوسرے روز ہی حضرت علی نے بیعت کرلی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے خصوصی مجلس مشاورت کے ممبر قرار پائے۔

سوال اہل الردہ کے قتال کے وقت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ بہانگ دہل برہنہ تلوار لئے کون نکلے تھے۔

جواب حضرت علیؓ

سوال عہد خلافت صدیقؓ میں حضرت علیؓ نماز پنجگانہ کہاں پڑھتے رہے اور نماز باجماعت کا اہتمام کس حد تک تھا۔

جواب حضرت علیؓ ہمیشہ نماز پنجگانہ مسجد نبوی میں ادا کرتے رہے اور ہر وقت کی فرض نماز باجماعت حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اقتدا میں پڑھی۔

سوال وصال نبوی کے بعد ارتداد، مدعیان نبوت ارو بیرونی یورشوں کے خطرات میں حضرت علی کا کردار کیا رہا۔

جواب مدینہ منورہ کے حفاظتی دستوں کے نگران حضرت علیؓ تھے۔ ان کے ہمراہ حضرت زبیر بن عوام، طلحہ بن عبیداللہ، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن مسعود جیسے جید صحابہ کرام تھے۔

سوال وادی ذی القصہ کے فتنہ کی سرکوبی کیلئے برہنہ تلوار اپنی ناقہ پر سوار کرا کے حضرت صدیقؓ اکبر کو کون لے گئے۔

جواب حضرت علیؓ

سوال اس موقع پر حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کیا فرمایا۔

جواب حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سواری کی باگ تھام لی اور عرض کی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے خلفیہ رسول! آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ میں آپ کو وہی بات یاد دلاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن فرمائی تھی۔ آپ اپنی تلوار کو نیام میں کریں اور اپنی ذات کے متعلق ہمیں کسی پریشانی میں نہ ڈالیں۔ اللہ کی قسم اگر ہمیں آپ کی ذات کے متعلق کوئی مصیبت پہنچی تو آپ کے بعد اسلام کیلئے کوئی صحیح نظم قائم نہیں رہ سکے گا۔

سوال حضرت علیؓ کے اس فرمان سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کیا فرمایا۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کے اس مشورہ کی تحسین کرتے ہوئے واپس مدینہ ہوئے اور دیگر لشکر کو جو آپ کے ہمراہ تھا ذوالقعہ روانہ فرمایا۔

سوال نظم خلافت میں حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کیا معاونت حاصل رہی۔

جواب حضرت علیؓ خصوصی مجلس مشاورت کے ممبر تھے اور شب و روز تمام اہم فیصلے انہی کے مشورہ سے طے پاتے۔

سوال عہد خلافت صدیقؓ میں اموال خمس کی تقسیم کے والی کون تھے۔

جواب حضرت علیؓ

سوال دینی مسائل کی تشریح و توضیح کے حوالہ سے عہد خلافت صدیق میں کیا اہتمام تھا۔

جواب ایک خصوصی مجلس افتاء قائم تھی جس کے حضرت علیؓ اہم ممبر تھے۔ باقی ممبران میں حضرت عثمانؓ غنی، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت تھے۔

سوال غزوہ روم کیلئے جب حضرت علیؓ سے مشورہ کیا گیا تو انہوں نے فتح کی خوشخبری کی حدیث سنائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس پر کیا کہا۔

جواب یقیناً آپ نے بڑی بہتر خوشخبری دی ہے۔ آپ کی اس خوشخبری سے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔

سوال تدوین قرآن میں حضرت علیؓ کی کیا مشاورت تھی۔

جواب حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں ہوں ابوبکر پر جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جمع مصاحف کا عظیم کارنامہ سرانجام دے۔

سوال عہد صدیقی میں عہدہ قضا پر کون مومور تھے۔

جواب حضرت علیؓ و حضرت عمر فاروقؓ

سوال عہد صدیقی میں حضرت علیؓ کو کون سی دو کنیزیں دربار خلافت سے ملیں اور ان سے آپ کی اولاد ہوئی۔

جواب (۱) بنو تغلب کے قتال کے بعد وھاں سے ام حبیب بنت ربیعہ الصیبا حضرت علیؓ کو بطور کنیز ملیں۔ آپ سے عمر بن علی اور رقیہ بنت علی دونوں توام پیدا ہوئے۔

(۲) بنو حنیفہ کے قتال کے بعد وھاں سے خولہ بنت جعفر بن قیس قیدی ہو کر آئیں تو انہیں بھی حضرت علی کو بطور کنیز دیا گیا۔ ان سے محمد بن حنیفہ پیدا ہوئے۔

سوال عہد صدیقی میں حضرت فاطمۃ الزھراء کا انتقال ہو تو ان کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔

جواب حضرت ابوبکر صدیقؓ

سوال حضرت ابوبکر کو کونسی بیوہ سے حضرت علی نے نکاح کیا۔

جواب حضرت اسماء بنت عمیسؓ جن کے بیٹے محمد بن ابوبکر مشہور ہیں اور ان سے حضرت علیؓ کے بیٹے یحیٰی بن علیؓ مولد ہوئے۔

سوال حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آخری وقت میں حضرت عمر کا نام بطور خلیفہ تجویز کیا تو حضرت علیؓ کا کیا موقف تھا۔

جواب حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اگر حضرت عمر فاروق کو بطور خلیفہ نامزد کیا گیا ہے تو ہمیں منظور ہے۔

سوال حضرت علیؓ نے حضرت عمر فاروق کی بیعت کب کی۔

جواب حضرت علیؓ کا اپنا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کے آخری اوقات میں حضرت عمر کے خلیفہ ہونے سے متعلق اشارہ کیا اور اس معاملہ میں انہوں نے کوئی کوتاہی نہ کی۔ پس مسلمانوں نے عمر بن الخطاب سے بیعت کی۔ میں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ عمر بن الخطاب کی بیعت کی۔ جب وہ مجھے غزوات میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کرتے تو میں ان کا شریکِ کار ہوتا جب وہ مجھے عطیات و غنائم کی تقسیم وغیرہ کے وقت مجھے غنائم عطا فرماتے تو میں ان کو قبول کرتا۔

سوال حضرت عمر فاروق کی مجلس شوریٰ میں کیا حضرت علیؓ شامل تھے۔

جواب جی ہاں

سوال عہد فاروقی میں عہدہ قضا پر کون سے صحابہ کرام مامور تھے۔

جواب حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابتؓ وغیرہ پر مشتمل مجلس افتاء تھی اور حضرت علیؓ اس مجلس کے اہم منصب پر فائز تھے۔

سوال حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت علیؓ کو مدینہ کا قاضی کب مقرر کیا۔

جواب حضرت عمر فاروق جس دن خلیفہ مقرر ہوئے۔ 22 جمادی الاخری 13ھ بروز منگل کے روز ہی آپ نے حضرت علیؓ کو مدینہ کا قاضی مقرر کر دیا۔

سوال عہد فاروقی میں کون سے اہم فیصلے حضرت علیؓ کی رائے پر ہوئے۔

جواب (۱) حاصل شدہ اموال میں وقتی طور پر صدقہ ادا کرنے کے متعلق مشورہ ہے۔

(۲) قتل کے خون بہا (دیت) میں مشورہ

(۳) بدفعلی کی سزا میں اخراق کا مشورہ

(۴) شراب خوری کی سزا میں اضافے کا مشورہ

(۵) سہ بارہ سرقہ کی سزا میں مشورہ

(۶) فاروق اعظم کے لئے مشاہرہ اور وظیفہ کے تعین میں مشورہ

(۷) سن ہجری کے اجراء کے بارے مشورہ

(۸) علاقہ نہاوند کی طرف اقدام کرنے میں خلیفہ کے خراج کے بارے میں مشورہ

(۹) غزوہ روم میں خلفیہ ثانی کے بذات خود تشریف نہ لے جانے کے متعلق مشورہ

(۱۰) مال غنائم کی تقسیم کے بعد بقایا مال کو پس انداز کرنے کا مشورہ

سوال حضرت عمر فاروقؓ جب مدینہ سے تشریف لیجاتے تو نائب کسے بنا جاتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت علیؓ
سوال حضرت علیؓ نے اپنی کس صاحبزادی کا نکاح حضرت عمر فاروق کے ساتھ کر دیا۔
جواب حضرت ام کلثومؓ
سوال حضرت ام کلثوم سے حضرت فاروق کی کونسی اولاد ہوئی۔
جواب ایک بیٹا زید بن عمرؓ اور ایک لڑکی رقیہ بنت عمرؓ
سوال حضرت عمرؓ کے اپنے آخری وقت میں اپنے بعد نئے خلیفہ کے انتخاب کیلئے جو مجلس خاص منتخب کی کیا حضرت علیؓ اس میں شامل تھے۔
جواب جی ھاں
سوال خلیفہ کے انتخاب کیلئے قائم کی گئی مجلس کے اور کون سے ممبر تھے۔
جواب (۱) حضرت عثمان (۲) حضرت علیؓ (۳) حضرت زبیر (۴) حضرت طلحہ (۵) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۶) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔
سوال سیدنا حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حضرت علیؓ کو کون سا قطعہ اراضی عنایت کیا گیا۔
جواب ''ینبع'' کا قطعہ اراضی
سوال حضرت علیؓ نے حضرت عمر کے وصال پر کیا کہا۔
جواب حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ حضرت عمر فاروقؓ کی وفات پر تشریف لائے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی وفات کے بعد ان پر چادر ڈالی ہوئی تھی۔ دیکھ کر حضرت علیؓ فرمانے لگے اس کفن پوش سے بہترین میرے نزدیک کوئی شخص نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہوں جیسا کہ ان کا اعمالنامہ ہے میرا اعمالنامہ بھی اسی کے مشابہ ہو۔
سوال حضرت عمر فاروقؓ کی تدفین میں حضرت علیؓ نے کیا خدمات سرانجام دیں۔
جواب حضرت علیؓ حضرت عمر فاروق کی تدفین کے جملہ انتظامات میں شریک کار رہے۔ قبر میں اترنے والوں میں آپ بھی شامل تھے۔
سوال حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت کے امور کے حوالہ سے حضرت علیؓ کی کیا سرگرمیاں تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب آپ فرمایا کرتے تھے کہ عمر بن الخطاب کو امور خلافت میں انتہائی بہترین توفیق حاصل تھی اور وہ صحیح اور درست فیصلے کرنے والے تھے۔ اللہ کی قسم ان امور میں ہرگز کسی قسم کا کوئی تغیر نہیں کروں گا جن کو حضرت عمرؓ نے سرانجام دیا ہے۔

سوال خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کا انتخاب بطور خلیفہ کن لوگوں پر مشتمل مجلس شوریٰ نے کیا۔

جواب حضرت زبیرؓ کی رائے میں حضرت علیؓ، حضرت طلحہ کی رائے میں حضرت عثمان اور حضرت سعد بن وقاص کی رائے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف خلیفہ ہونے چاہیں۔ لیکن ہر تین حضرات میں سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے خلفیہ بننے سے معذرت کر لی۔ اور کہا کہ آپ دونوں حضرات اپنا معاملہ میرے سپرد کر دیں۔ پھر میں تم میں جس کو منتخب کروں دوسرا اس کی اطاعت کرے۔ چنانچہ حضرت علی اور حضرت عثمانؓ نے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بسیار غور وفکر کے بعد صحابہ کرام کے اجتماع میں حضرت عثمانؓ کا ھاتھ پکڑ کر پہلے خود بیعت کر لی۔ جس کے بعد سب لوگوں نے بیعت کی۔

سوال حضرت علیؓ نے حضرت عثمان کے عہد خلافت میں کونسے اہم امور میں مشاورت جاری رکھی۔

جواب (۱) قضا کے معاملات میں مجلس مشاورت کی رکنیت

(۲) اجرائے حدود کے بارے حتمی فیصلہ کا نفاذ

(۳) جمع قرآن کے امور میں مکمل مشاورت

(۴) نماز تراویح کی عہد عثمانی میں امامت

(۵) غزوات میں شرکت اور غنائم میں حصہ کی قبولیت

سوال شہادت عثمان کی وجوھات حضرت علیؓ کی نظر میں کیا تھیں۔

جواب لوگوں نے حسد اور عناد کی بناء پر ناحق قتل کیا۔

سوال قاتلین عثمان کون تھے۔

جواب قاتلین عثمان میں صحابہ کرام شریک نہ تھے بلکہ کمینے اور ذلیل طبقہ کے لوگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جو مصر سے صف بندی کر کے آئے تھے۔ ان میں دین دار کم اور بدنیتی و کینہ پروری زیادہ تھی۔ حملہ آور دیوار پھاند کر اندر آئے۔ دروازے کو جلا دیا۔

سوال قاتلین عثمانؓ کا مطالبہ کیا تھا۔

جواب (۱) حضرت عثمانؓ خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔

(۲) اطراف کناف کے علاقوں میں متعین امراء کو معزول کر کے ان کی رائے اور مشاورت سے نئے امراء مقرر کئے جائیں۔

سوال حضرت علیؓ نے باغی گروہ کی سرگرمیوں سے مدافعت کیلئے حضرت عثمانؓ سے کیا کچھ کہا۔

جواب حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں کو آپ کے گھر کے دروازوں پر نگہبان کھڑا کیا۔

حضرت عثمانؓ نے چونکہ مجاہدین کا دستہ حفاظت کیلئے کھڑا کرنے سے منع کر دیا تھا اس لئے حفاظت مکمل نہ ہو سکی۔

سوال باغیوں کے کہنے کے مطابق انہیں کن لوگوں نے مخالفت پر اکسایا۔

جواب جید صحابہ کرام کی طرف سے جعلی خطوط اطراف واکناف میں بھیجے گئے جن کا سب صحابہ کرام نے مکمل انکار کیا۔

سوال قتل عثمان سے حضرت علیؓ نے اپنی براءت کس طرح ظاہر کی ہے۔

جواب جب حضرت عثمان قتل کئے گئے تو حضرت عبداللہ بن عباس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے سنا اللہ کی قسم حضرت عثمان کو میں نے قتل نہیں کیا اور نہ ہی میں نے ان کے قتل کا حکم دیا ہے۔ بلکہ میں نے اس قتل سے شرپسندوں کو منع کیا تھا۔ لیکن ان لوگوں نے میری بات نہ مانی اور میں اس معاملہ میں کچھ نہ کر سکا۔ آپ نے قاتلین عثمان کو بددعا دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قاتلین عثمان پر لعنت کرے۔ ہر جگہ لعنت ہو، زمین میں، پہاڑوں میں، خشکی میں اور سمندروں میں۔

سوال حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ کو اپنے خط میں براءت کے حوالہ سے کیا کہا۔

جواب آپ نے لکھا۔ اے معاویہ مجھے اپنی عمر کی قسم اگر آپ اپنی خواہش اور خو:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض کو دور کر کے اپنی عقل سے نظر غائر کریں تو مجھے عثمان کے خون سے لوگوں میں نے زیادہ آپ بری پائیں گے اور آپ جانتے ہیں کہ میں اس معاملہ میں بالکل الگ رہا۔ مگر یہ کہ آپ واضح چیز کو چھوڑ کر اور چھپا کر مجھے قصوروار ٹھہرائیں۔

سوال قاتلین عثمان میں کن لوگوں کا نام لیا جاتا ہے۔

جواب ا۔ کنانہ بن بشر ۲۔ سودان بن حمران مراوی ۳۔ عمرو بن الحمق

بار خلافت اور مشکلات

سوال حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد خلافت کیلئے کن لوگوں کے نام سامنے تھے۔

جواب (۱) حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ (۲) حضرت زبیر بن عوامؓ
(۳) حضرت علیؓ

سوال باغی لوگوں کی اکثریت نے خلیفہ کے انتخاب میں فوری دلچسپی کیوں لی۔

جواب فوری مزاحمت اور فسادات امت کا اندیشہ تھا۔

سوال بار خلافت اٹھانے کیلئے سب سے پہلے کن کی طرف رجوع کیا گیا۔

جواب حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو بصرہ کے لوگ اور حضرت زبیر بن عوامؓ کے حق میں اہل کوفہ تھے۔ ان کی طرف جب رجوع کیا گیا تو دونوں حضرات نے بیعت لینے اور بار خلافت اٹھانے سے مکمل برأت کا اظہار کیا۔ چنانچہ اہل مصر کی رائے کے مطابق حضرت علیؓ کی طرف رجوع کیا گیا۔ آپ نے بھی اس مسئلہ سے الگ رہنے اور بار خلافت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی اور انکار کرتے رہے۔

سوال حضرت علیؓ کو بار خلافت اٹھانے کیلئے کن حضرات نے مجبور کیا۔

جواب حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ اور حضرت زبیر بن عوامؓ جو دیگر اہل الرائے کے ساتھ آپ کو قائل کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ امت کو اس وقت امیر کے بغیر نہیں چھوڑا جا سکتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت علیؓ نے بار خلافت کے حوالہ سے بیعت کب لی۔

جواب 24 ذی الحجہ 35ھ بروز پنجشنبہ (جمعرات)۔ اگلے روز جمعہ کو اہل مدینہ نے مسجد نبوی میں بیعت کی۔

سوال باغی لوگوں نے بیعت کر کے کیا مفاد حاصل کر لیا۔

جواب سیاسی پناہ اور بالا دستی رائے۔

سوال قاتلین عثمان کو اس بیعت کے بعد کیا مفاد حاصل ہو گئے۔

جواب مکمل طور پر سیاسی تحفظ حاصل ہو گیا۔

سوال حضرت علیؓ نے حقائق کو جانتے ہوئے قاتلین عثمان سے کیوں بیعت لے لی۔

جواب حالات کے اضطراب اور دگرگوں ماحول میں وہ لوگ مکمل طور پر مدینہ پر چھائے ہوئے تھے۔

سوال قصاص عثمان کیلئے سب سے پہلا مطالبہ کن لوگوں کی طرف سے کیا گیا۔

جواب حضرت طلحہ اور حضرت زبیر

سوال حضرت علیؓ نے کیا عذر پیش کیا۔

جواب قاتلین عثمان کو ان حالات میں بہت سے لوگوں کی مدد میسر ہے اور ان کو غلبہ اور تسلط حاصل ہے۔ جس کی وجہ سے فوری طور پر یہ کام نہیں ہو سکتا۔

سوال کیا قاتل عثمان کا صحیح طور پر کسی نے تعین کر دیا تھا۔

جواب نہیں

سوال کیا حضرت عثمانؓ کے ورثا یا انہوں نے حضرت عثمان کے قاتلین کا نامزد اعلان کیا۔

جواب نہیں۔

سوال قصاص کیلئے کیا حضرت عثمانؓ کے ورثاء اور والیوں کی طرف سے قاتلین کا تعین ضرور تھا۔

جواب جی ہاں

سوال حضرت علیؓ قصاص کے حوالہ سے کیوں متردد تھے۔

جواب قصاص کے معاملہ میں تعجیل مزید فتنہ وفساد بھڑکا سکتی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال اکابر صحابہ کرام نے ان حالات مذکورہ میں کیا اہم فیصلہ کیا۔
جواب عمرہ کے ارادہ سے مدینہ سے مکہ کی طرف نکل جانا بہتر ہوگا اور بعض اکابر صحابہ نے شام کی طرف رخت سفر باندھا۔ کیونکہ وھاں پر حضرت امیر معاویہ گورنر تھے۔
سوال مکہ کی طرف جانے والوں میں کون سے اکابر صحابہ کرام تھے۔
جواب حضرت عائشہ صدیقہؓ (ام المومنین)، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ اور کئی دیگر جید صحابہ کرامؓ۔
سوال شام کی طرف جانے والوں میں نمایاں کون سے صحابہ کرام تھے۔
جواب حضرت عبادہ بن الصامتؓ، حضرت ابو درداء، حضرت ابوامامہؓ، حضرت عمرو بن عبسہؓ وغیرہ۔
سوال حضرت امیر معاویہؓ کو حضرت عثمان پر کیے گئے ظلم کی جب اطلاع ملی تو ان کا کیا ردعمل تھا۔
جواب آپ نے حضرت علیؓ سے قصاص عثمان کا بدلہ لینے کا مطالبہ کیا۔
سوال بار خلافت اٹھانے کے بعد حضرت علیؓ نے سب سے پہلے کیا حکم دیا۔
جواب عہد عثمانی کے جملہ عمال اور حکام کو فوری طور پر برطرف کر کے نئے حکام اور اعمال مقرر کر دیئے۔
سوال عثمانی عمال و حکام جو معزول کیے گئے، کون تھے اور کہاں تھے۔
جواب بصرہ میں عبداللہ بن عامر، مصر میں عبداللہ بن سعد بن ابی سرح، شام میں معاویہ بن ابی سفیان، آذربائیجان میں اشعث بن قیس، قرقساء میں جریر بن عبداللہ علی، حلوان میں عتیبہ بن النہاس، قیساریہ میں مالک بن جسیب، ہمدان میں جیش حاکم گورنر تھے۔ مدینہ میں بیت المال کے نگران عقبہ بن عمرو اور قضائے مدینہ پر زید بن ثابت تھے۔
سوال حضرت علیؓ نے کون سے عمال کہاں متعین فرمائے۔
جواب عبداللہ بن عباس کو یمن، سمرۃ بن جندب کو بصرہ، سہل بن حنیف کو شام، عمارہ بن شہاب کو کوفہ اور قیس بن عبادہ کو مصر کا حاکم مقرر فرمایا۔
سوال سہل بن حنیف کو شام پر حاکم مقرر کرنے کے بعد حضرت امیر معاویہ کا کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردعمل تھا۔

جواب: اہل شام نے سہل بن حنیف تسلیم نہ کیا اور حضرت امیر معاویہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

سوال: دیگر کون سے علاقوں میں قتل عثمان کے بدلہ کے حوالہ سے اختلافات ابھرے۔

جواب: مصر، بصرہ اور کوفہ وغیرہ۔

سوال: مکہ مکرمہ کو قاتلین عثمان کے قصاص کے مطالبہ میں مرکزیت کیسے مل گئی۔

جواب: قصاص کا مطالبہ کرنے والوں کی اکثریت مکہ میں جمع ہوئی۔ جن میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت سعداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عامرؓ اور حضرت یعلی بن امیہؓ جو کہ عمرہ کی نیت سے مکہ آئے ہوئے تھے۔ ان سب کے یہاں پر اجتماع ہونا شروع ہوگئے اور قاتلین عثمان سے بدلہ لینے کیلئے ممکن طریقہ کار اور مطالبات پر گفتگو ہونے لگی۔

سوال: مکہ مکرمہ کی مشاورت کا کیا نتیجہ سامنے آیا۔

جواب: کثیر جماعت مسلمانوں کو مسئلہ اور مطالبہ کے حق میں جمع کر کے فریق ثانی کو مجبور کیا جائے۔ چنانچہ بصرہ سے اس کام کے آغاز پر اتفاق ہوا۔ جہاں پر حضرت طلحہ کا بڑا اثر و رسوخ تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اس سفر میں شریک ہونے کی درخواست بھی کی گئی جو آپ نے منظور کر لی۔

سوال: حضرت عائشہ صدیقہؓ نے شریک سفر ہونے کے فیصلہ کا مقصد کیا بتایا۔

جواب: بلاشبہ میرا مقصد اصلاح بین المسلمین تھا تا کہ مسلمانوں کے درمیان صلح و آشتی کی کوئی راہ نکل سکے۔

سوال: حضرت علیؓ کو جب اکابر صحابہ کرام کے بصرہ پہنچنے کی اطلاع ملی تو ان کا کیا ردعمل تھا۔

جواب: حضرت علیؓ بھی اکابر صحابہ کرام کے ساتھ عازم بصرہ ہوئے۔

سوال: حضرت علیؓ جب بصرہ روانہ ہوئے تو ان کے بعد مدینہ میں ان کا نائب کون بنایا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت علیؓ کے چچازاد بھائی حضرت تمام بن عباسؓ
سوال مکہ شریف میں حضرت علیؓ کی طرف سے حاکم کون بنائے گئے۔
جواب حضرت علیؓ کے چچازاد دوسرے بھائی قثم بن عباسؓ
سوال بصرہ میں اکابر صحابہ کرام کے پہنچنے کے وقت وھاں کا والی کون تھا۔
جواب حضرت علیؓ کی طرف سے مقرر کردہ والی حضرت عثمان بن حنیفؓ تھے۔
سوال حضرت عبداللہ بن سلام خلیفہ المومنین حضرت علیؓ کی سواری کی باگ تھام کرفرمانے لگے یا امیر المومنین! آپ مدینہ طیبہ کی اقامت ترک نہ فرمائیں اگر آپ مدینہ طیبہ سے باہر چلے گئے تو کوئی مسلمانوں کا خلیفہ مدینہ طیبہ کیطرف عود نہ کر سکے گا۔
سوال حضرت علیؓ نے حضرت عبداللہ بن سلام کی مشاورت کا کیا جواب دیا۔
جواب حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے مشورہ پر بعض صحابہ کرام نے غصہ کا اظہار کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ لوگ ان کو چھوڑیں یہ آنحضرت ﷺ کے ایک بھلے صحابی ہیں۔
سوال حضرت علیؓ کو مدینہ نہ چھوڑنے کا اور کن صحابہ کرام نے مشورہ دیا تھا۔
جواب حضرت عقبہ بن عامرؓ نے اہل انصار کی طرف سے گزارش کی کہ امیر المومنین کا مدینہ چھوڑ کر باہر جانا مناسب نہ ہے۔
سوال حضرت علیؓ نے حضرت عقبہ بن عامرؓ کو کیا جواب دیا۔
جواب عراق پر مخالفین کے تسلط سے نہایت دشواری پیش آئیگی وہ اس وقت مسلمانوں کی بہت بڑی نوآبادی ہے۔ وھاں کے بیت المال بھی مال و زر سے پُر ہیں۔ اس لئے میرا وھاں موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔
سوال حضرت علیؓ نے ذی قار کے مقام پر پہنچ کر حضرت حسنؓ کو کہاں بھیجا۔
جواب کوفہ
سوال کوفہ میں اس وقت حضرت علیؓ کیطرف سے والی کون تھے۔
جواب حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانگی و خارجی جنگی مہمات

سوال حضرت حسنؓ کے ساتھ اور کون صحابی تھے۔

جواب حضرت عمار بن یاسرؓ

سوال حضرت حسنؓ جب کوفہ پہنچے تو انہوں نے کیا دیکھا۔

جواب حضرت حسنؓ جب کوفہ کی جامع مسجد پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ وعظ فرماتے ہوئے کہہ رہے تھے: ''مسلمانو! آنحضرت ﷺ نے جس فتنہ کا خوف دلایا تھا وہ اب سر پر ہے۔ اس لئے ہتھیار بے کار کردو اور بالکل عزلت نشین ہو جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ فتنہ و فساد کے وقت سونے والا بیٹھنے والے سے اور بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہے''۔

سوال حضرت حسنؓ نے خطبہ سن کر فوری کیا ردعمل دکھایا۔

جواب حضرت حسنؓ فوراً منبر پر جا کھڑے ہوئے اور حضرت ابوموسیٰ الاشعری سے کہا آپ ہماری مسجد سے نکلیں اور جہاں جی چاہے چلے جائیں اور پھر لوگوں سے کہنے لگے:

امیر المومنین نے مجھے آپ لوگوں کیطرف اس فتنہ وفساد کے دور کرنے کیلئے آپ کو خلیفہ کے لشکر میں شمولیت کی دعوت کیلئے بھیجا ہے۔

سوال حضرت حسنؓ کی تائید میں کس بزرگ نے تائیدی تقاریر کر کے لوگوں کو امیر المومنین کی مساعدت پر آمادہ کیا۔

جواب حجر بن عدی کندی جو کوفہ کے نہایت معزز اور بااثر بزرگ تھے۔

سوال کوفہ سے کتنا بڑا لشکر امیر المومنین کی مدد کیلئے نکلا۔

جواب دوسرے ہی روز ساڑھے نو ہزار جانبازوں کا لشکر مسلح ہو کر حضرت امام حسنؓ کے ساتھ نکلا اور ذی قار کے مقام پر امیر المومنین حضرت علیؓ کی فوج سے جا ملا۔

سوال حضرت امیر المومنین کی اس تیاری کے وقت اہل بصرہ کا کیا حال تھا۔

جواب اس وقت اہل بصرہ تین گروہوں میں منقسم تھے۔ ایک خاموش اور غیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانبدار تھا۔ دوسرا گروہ حضرت علیؓ کا طرفدار تھا۔ جبکہ تیسرا گروہ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت طلحہ وغیرہ کا حامی تھا۔ خانہ جنگی کی یہ صورتحال دیکھ کر پہلا گروہ ان کے درمیان مصالحت کی بڑی کوششیں کرتے رہے۔

سوال صلح کی گفتگو کے امکانات کیا تھے۔

جواب صلح کے امکانات بڑے مثبت تھے کہ رات کے سائے میں ایک امن دشمن گروہ نے حضرت عائشہ کی فوج پر شبخون ماردیا۔ جس سے فریقین ایک دوسرے پر دھوکہ دینے کے الزامات لگاتے ہوئے اٹھ کر لڑائی کی کیفیت میں آ گئے۔

سوال دو مسلمانوں کا یہ باہمی تصادم کس نام سے موسوم ہے۔

جواب جنگ جمل

سوال دوران جنگ حضرت علیؓ نے حضرت زبیر بن عوامؓ سے کیا کہا جو کہ حضرت عائشہؓ کی پیادہ فوج کے سربراہ تھے۔

جواب ابوعبداللہ! کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم علی کو دوست رکھتے ہو۔ تو تم نے عرض کی تھی ھاں یارسول اللہ ﷺ۔ حضرت علیؓ نے پھر فرمایا: ابوعبداللہ یاد کرو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک دن تم ان سے ناحق لڑو گے۔ حضرت زبیرؓ نے جواب دیا ھاں۔ اب مجھے بھی یاد آیا۔ اور فوراً جنگ سے کنارہ کش ہو گئے اور اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ جان پدر علی نے ایسی بات یاد دلائی ہے کہ تمام جنگ کا تمام جوش فرو ہو گیا ہے۔ بے شک ہم حق پر نہ ہیں۔ اب میں اس جنگ میں شرکت نہ کروں گا۔ تم بھی میرا ساتھ دو۔ لیکن بیٹے نے انکار کر دیا۔ تو وہ تنہا بصرہ کی طرف چل دیئے۔ حضرت طلحہؓ نے دیکھا تو ان کا ارادہ بھی متزلزل ہو گیا۔

سوال حضرت زبیر بن عوام کو واپس جاتے دیکھ کر کس نے تیر مارا۔

جواب عمرو بن جرموز

سوال حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کے جان نثاروں کی اس جنگ کے اختتام کیلئے حضرت علیؓ نے کیا تدبیر کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب حضرت علیؓ نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ کے ہودج کے ارد گرد ان کے فدائی جان کی بازی سے لڑ رہے ہیں اور ان کا جوش و خروش کی وجہ سے یہی حضرت عائشہؓ کا ہودج ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر اونٹ کی نکیل تھامے اور بنو ضبہ اونٹ کو اپنے حلقہ میں لئے ہوئے تھے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ اگر یہ اونٹ بیٹھ جائے تو ان کا جوش ٹھنڈا ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ کے اشارے پر تلوار ماری۔ اونٹ بلبلا کر بیٹھ گیا اور اونٹ کے بیٹھتے ہی حضرت عائشہؓ کی فوج کی ہمت جواب دے گئی۔ حضرت محمد بن ابی بکرؓ نے جا کر اپنی بہن حضرت عائشہؓ صدیقہ کی خبر گیری کی اور حفاظت میں لے لیا اور اسطرح یہ لڑائی ختم ہو گی۔

سوال جنگ جمل میں کتنا جانی نقصان ہوا۔

جواب جنگ جمل میں فریقین کا جانی نقصان بڑا ہوا۔ حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ شہید ہو گئے۔ حضرت عائشہؓ کے حفاظتی دستے کے جانباز اپنی وارفتگی و جوش ثبات کا ثبوت جان کا نذرانہ دے کر دیتے رہے۔ یکے بعد دیگر ستر جانبازوں نے جان ماردی۔ بصرہ کا شہسوار عمرو بن بحرہ اس جوش سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حفاظت کیلئے لڑا کہ حضرت علیؓ کا جو شخص اس کے سامنے آتا جان سے ھاتھ دھو بیٹھتا۔ حارث بن زبیر ازدی نے بالاخر اس کا مقابلہ کیا اور دونوں باہمی حملوں کی شدت کے ھاتھوں تلواروں کے وار سے کٹ کر ڈھیر ہو گئے۔ اونٹ کے ارد گرد بنو ضبہ کے لوگ سد سکندری بنے رہے اور جب تک ایک شخص بھی زندہ رہا اس نے پشت نہ پھیری۔

سوال حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ملاقات کب اور کیسے دوبارہ ہوئی۔

جواب حضرت علیؓ کو جب غلبہ مل گیا تو آپ نے محمد بن ابی بکر کو حضرت عائشہؓ کی حفاظت اور خبر گیری پر مامور کیا اور مزید اعلان کیا کہ کوئی بھاگنے والوں کا تعاقب نہ کرے، زخمیوں پر گھوڑے نہ دوڑائے جائیں، مال غنیمت نہ لوٹا جائے اور جو ہتھیار ڈال دیں وہ مامون رہے۔ اور پھر خود حضرت عائشہؓ کے ھاں جا کر انکی مزاج پرسی کی اور بصرہ میں انہیں چند دن آرام و آسائش سے ٹھہرانے کے بعد محمد بن ابی بکر کے ھاتھ مدینہ بھیج دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخصت کرنے کیلئے خود چند میل تک خود ساتھ گئے۔ مشائعت کیلئے ایک منزل تک اپنے صاحبزادوں کو بھیجا۔

سوال حضرت عائشہ صدیقہؓ نے روانہ ہوتے وقت کیا فرمایا۔

جواب ''میرے بچو! ہماری باہمی کشمکش محض غلط فہمی کا نتیجہ تھی۔ ورنہ مجھ میں اور علیؓ میں پہلے کوئی جھگڑا نہ تھا''۔

سوال حضرت علیؓ نے کیا فرمایا۔

جواب حضرت علیؓ نے مناسب الفاظ تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آنحضرت ﷺ کی حرم محترم ہیں۔ ہماری ماں ہیں۔ ان کی توقیر اور تعظیم ضروری ہے۔

سوال جنگ جمل کے بعد حضرت علیؓ کا ان لوگوں کے ساتھ کیا سلوک تھا جو حضرت عائشہؓ کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔

جواب امیر المومنین حضرت علیؓ کو جب اطلاع ملی کی ام المومنین کے دروازہ پر دو شخص حضرت عائشہؓ کے حق میں بدکلامی اور طعن گوئی کا استعمال کر رہے ہیں۔ تو آپ نے فوراً قعقاع بن عمروؓ کو حکم دیا کہ ان ہتک عزت کرنے والے دونوں شخصوں کو کپڑے اتار کر ہر ایک کو درّے لگائے جائیں۔

سوال حضرت عائشہؓ بصرہ سے مدینہ کب روانہ ہوئیں۔

جواب یکم رجب 36ھ

سوال حضرت علیؓ کے جنگ جمل پر کیا جذبات تھے۔

جواب آپ ارشاد فرماتے تھے اے اللہ میرا ہرگز ایسا ارادہ نہ تھا۔ اے اللہ میرا مقصد مسلمانوں کے درمیان قتال نہ تھا۔ اور فرماتے تھے کاش کہ میں بیس سال قبل انتقال کر گیا ہوتا۔

سوال مقتولین جنگ جمل پر گزرتے ہوئے حضرت علیؓ نے کیا فرمایا۔

جواب آپ نے مقتولین اہل بصرہ پر گزرتے ہوئے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

''اے اللہ ان کی مغفرت فرما اور ان کو بخش دے''

سوال حضرت علیؓ کے حوالہ سے قاتلین عثمان کیلئے کیا دعا منقول ہے۔

جواب حضرت محمد بن حنیفہ فرماتے ہیں کہ آپ قاتلین عثمان کیلئے بددعا کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے فرماتے تھے۔

''اے اللہ قاتلین عثمان کو قیامت کے روز چہرہ کے بل اوندھا کر کے سزا دینا۔ اے اللہ قاتلین عثمان پر ذلت اتار اور ان پر رسوائی نازل کر دے''۔

سوال: حضرت زبیرؓ کی شہادت پر حضرت علیؓ نے کیا تاسف کیا۔

جواب: آپ وادی السباع تشریف لے گئے جہاں حضرت زبیر شہید ہوئے تھے۔ وہاں آپ اور آپ کے رفقاء نے بیٹھ کر شدت غم کے ساتھ گریہ زاری کی اور ان کیلئے درجات کی بلندی کی دعا کی۔

سوال: حضرت طلحہؓ کی شہادت پر حضرت علیؓ نے کیا افسوس کیا۔

جواب: حضرت طلحہؓ کی شہادت پر آپ خود تشریف لے گئے۔ ان کے چہرہ انور سے گرد و غبار صاف کیا اور فرمایا اے بیٹے حسن کاش کہ میں اس سے قبل فوت ہوگیا ہوتا۔ اور فرمایا میں طلحہ اور زبیر ان اہل جنت میں ہوں گے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہم نے ان کے دل سے خفگی اور کدورت نکال دی ہے اور بھائیوں کی طرح خوش خوش ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہیں۔

سوال: حضرت طلحہؓ کے کون بیٹے جنگ جمل میں شہید ہوئے۔

جواب: حضرت محمد بن طلحہؓ جو انتہائی عبادت گزار اور صلہ رحمی کرنے والے بزرگ تھے۔

سوال: واقعہ جمل کے بعد حضرت علیؓ وہاں کتنے روز مقیم رہے۔

جواب: تین دن رہے اور اس دوران جملہ شہدائے و مقتولین واقعہ جمل کی نماز جنازہ پڑھی اور دعائے مغفرت کی۔

سوال: جنگ جمل میں متروکہ اموال کے بارے حضرت علیؓ نے کیا فیصلہ دیا۔

جواب: آپؓ نے حکم دیا کہ تمام متروکہ اموال ان کے مالکوں کے ورثاء کو واپس کر دیا جائے۔ صرف جنگی اسلحہ واپس نہ کیا۔

سوال: حضرت علیؓ کے اپنے مخالفین جمل کے بارے کیا تاثرات تھے۔

جواب: آپ فرماتے تھے کہ وہ لوگ شرک سے فرار کر کے اسلام میں داخل ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اس لئے انہیں کون مشرک کہہ سکتا ہے۔ پوچھنے والے نے پوچھا کیا ہم انہیں منافقین کہہ سکتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: منافق لوگ تو اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں (یعنی یہ لوگ تو اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں) پوچھنے والے نے پھر پوچھا تو پھر ان لوگوں کے بارے میں میرا نقطہ نظر کیا ہونا چاہیے۔ جس پر آپ نے فرمایا:

وہ تو ہمارے بھائی ہیں۔ انہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی اور زیادتی کرلی۔

سوال حضرت علیؓ کب کوفہ پہنچے۔

جواب 12 رجب 36ھ بروز دوشنبہ

سوال حضرت علیؓ نے کوفہ پہنچ کر کیا انتظامی فیصلے کیے۔

جواب (۱) کوفہ کو دارالخلافہ بنایا۔ (۲) عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا گورنر بنایا اور زیاد بن امیہ کو خراج کی وصولی اور بیت المال کا ناظم مقرر کیا۔ (۳) قیس بن سعد بن عبادہ کو والی مصر بنایا۔ (۴) ہمدان میں جریر بن عبداللہ اور آذربائیجان میں اشعث بن قیس کی طرف قاصد بھیجے کہ وہ اپنے علاقوں کے عوام اور سرکردہ افراد سے حضرت علیؓ کے لئے بیعت لیں۔

سوال حضرت علیؓ نے شام کے گورنر حضرت امیر معاویہ کو بیعت کی دعوت کب دی۔

جواب شعبان 36ھ

سوال حضرت امیر معاویہ نے کیا جواب دیا۔

جواب حضرت امیر معاویہ کے ساتھ متعدد صحابہ کرام کی رائے تھی کہ حضرت عثمان کا قتل صریحاً ظلم تھا۔ اور قاتلین جیش علوی میں موجود ہیں۔ لہذا ان سے قصاص لینے تک بیعت نہ لی جاسکتی۔ خلافت کے بارے ہمارا نزاع نہیں۔ لیکن جب تک قاتلین عثمانؓ ان کے ساتھ ہیں حضرت علیؓ کی بیعت نہیں کی جاسکتی۔

سوال حضرت علیؓ حضرت امیر معاویہؓ کے اس موقف کا جواب کس عذر کی صورت میں دیتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب موجودہ حالات میں قاتلین عثمان کو شرعی سزا دینا یا فریق مخالف کے سپرد کرنا عظیم شرالافساد کا موجب ہوگا اور اسکی وجہ سے شدید انتشار اور اضطراب کا موجب ہوگا۔

سوال رفع نزاع کیلئے اور کیا مساعی کی گئیں۔

جواب اکابر صحابہ کرامؓ کے ذریعہ سے رفع نزاع کیلئے متعدد مساعی کی گئیں۔ جریر بن عبداللہ البجلی، حضرت عمرو بن العاص، ابوامامہ، ابودرداء، عبیدہ اسلمانی بمع علقمہ بن قیس، عامر بن قیس اور عبداللہ بن عقبہ بن مسعود وغیرہ کی کوششیں قابل ذکر ہیں۔

سوال کون سے صلح جو صحابہ کرام اپنی ناکامی دیکھ کر عزلت نشین ہو گئے۔

جواب جریر بن عبداللہ البجلی، ابودرداء، ابوامامہ

سوال ابومسلم الخولانی نے صلح جوئی کیلئے کیا مساعی کی۔ حضرت امیر معاویہ سے آپ کا کیا مکالمہ ہوا۔

جواب ابومسلم الخولانی اپنے احباب کے ساتھ حضرت امیر معاویہ کی خدمت میں پہنچے اور کہا کہ آپ خلافت کے بارے میں حضرت علیؓ سے تنازع کرتے ہیں۔ کیا آپ ان کے ہم پایہ ہیں۔ تو حضرت امیر معاویہ بولے۔ کہ اللہ کی قسم میں ان کا ہم پایہ نہیں اور مجھ سے زیادہ افضل ہیں۔ امر خلافت میں وہ سب سے زیادہ حق دار ہیں لیکن حضرت عثمانؓ مظلوم قتل کیے گئے ہیں۔ اور میں ان کا قریبی رشتہ دار ہوں اور ان کے خون کے قصاص کا طالب ہوں۔ آپ حضرت علیؓ کے پاس جائیں اور ان سے کہیں کہ قاتلین عثمان کا معاملہ حل کریں۔ وہ ہمارے سپرد کر دیں۔ ہم امر خلافت ان کیلئے تسلیم کر لیتے ہیں۔

سوال کیا حضرت ابومسلم الخولانی حضرت علیؓ کے پاس گئے۔

جواب جی ھاں۔ وہ حضرت علیؓ کے پاس گئے اور انہیں حضرت امیر معاویہ سے کی گئی گفتگو بیان کر دی جس پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہؓ پہلے بیعت میں داخل ہوں اور اطاعت قبول کر لیں۔ اس کے بعد یہ مسئلہ میرے سامنے پیش کر دیں اور فیصلہ طلب کریں۔ حضرت امیر معاویہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب پر مطمئن نہ ہوئے۔

سوال جنگ صفین کیسے واقع ہوئی۔

جواب فریقین کی اپنے موقف سے عدم دستبرداری نے جنگی تیاریوں کو ابھارا۔ اور جانبین میں فسادی عناصر نے جلتی پر ہوا کا کام کیا۔ حضرت علیؓ کوفہ سے لشکر جرار لیکر صفین کے مقام پر آ پہنچے تو حضرت امیر معاویہ کو جب سے پتہ چلا تو وہ بھی ایک لشکر جرار لیکر مقابلہ پر آئے۔ حضرت علیؓ کی فوج تقریباً اسی ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ حضرت امیر معاویہ کی طرف سے ابوالاعور سلمی مقدمۃ الجیش کے روکنے پر مامور تھے۔ علوی فوج کے افسر زیاد بن نفراء اور شریح بن حانی نے تمام دن نہایت جانبازی سے دریائے فرات سے پانی لینے کیلئے گھاٹ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ شامی دستے زیادہ دیر لوگوں کو پانی کے گھاٹ سے روک نہ سکے۔ اور علوی فوج نے بڑی جانفشانی کے بعد گھاٹ پر قبضہ کر لیا۔ حضرت علیؓ نے شامی فوج کو گھاٹ سے پانی لینے کی اجازت دیئے رکھی۔ اور دونوں فوجیں ایک ساتھ دریا سے سیراب ہوتی ہیں اور میدان جنگ میں صلح کے آثار دوبارہ پیدا ہو گئے۔

سوال دوران جنگ صفین کون لوگ صلح جوئی کے کاموں میں لگے رہے۔

جواب حضرت علیؓ نے جنگ شروع کرنے سے قبل ایک موقعہ پر اتمام حجت کیلئے بشیر بن عمرو بن محصن انصاری، سعید بن قیس ہمدانی اور شبث بن ربعی کو حضرت امیر معاویہ کے پاس بھیجا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ دونوں طرف علماء اور حفاظ کی کثیر تعداد موجود تھی۔ پچاسی دفعہ لڑائی چھڑنے کے آثار پیدا ہوئے لیکن اکابر کی تحریک سے لڑائی رک گئی۔ ربیع الاول، ربیع الثانی اور جمادی الاولی کے تین ماہ اسی صلح کے لئے میدان جنگ باہم آمادہ بجنگ و صلح کی کیفیت میں گزر گئے۔ لیکن کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی اور آخرکار جمادی الاخر کے شروع میں جنگ چھڑ گئی۔

سوال آغاز جنگ کس طرح ہوئی۔

جواب ابتداء میں فریقین کی طرف سے تھوڑی تھوڑی فوج میدان میں اترتی اور کشت وخون کے بعد واپس چلی جاتی۔ فوج کی کمان خود حضرت علیؓ فرماتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی کبھی اشتر نخعی، حجر بن عدی، شبث ربعی، خالد بن المعمر ہ، زیاد بن النصر، زیاد بن حصفہ التیمی، سعید بن قیس، محمد بن حنیفہ، معقل بن قیس او رقیس بن سعد بھی کمان کرتے رہے۔ اور یہ سلسلہ جمادی الاخریٰ کے آخر تک جاری رہا۔

سوال فریقین میں دوبارہ صلح جوئی کی تحریک سے لڑائی خاموشی میں کتنا عرصہ بدلی رہی۔

جواب رجب 36ھ سے لیکر محرم الحرم 37ھ تک۔

سوال محرم الحرام کے بعد لڑائی نے کیا رُخ اختیار کیا۔

جواب خون ریز لڑائیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ہزاروں عورتیں بیوہ اور ہزاروں بچے یتیم ہو گئے لیکن لڑائی تھمنے کو نہ آئی۔ آخر حضرت علیؓ نے اپنی فوج کو بھرپور حملے پر اکسایا تو حملہ اسقدر شدید ہوا کہ شامی فوج کی صفیں درھم برھم ہو گئیں۔ حضرت علیؓ خود جانبازی سے لڑتے اور حریف کی صفیں چیرتے حضرت امیر معاویہ کے مقصورہ تک پہنچ گئے اور قریب پہنچ کر کہا تو اے معاویہ خلق خدا کا خون کیوں گراتے ہو۔ آؤ ہم تم باہم اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرلیں۔ اس پر حضرت عمرو بن العاص آگے بڑھے۔ دیر تک تیغ و سنان کا معرکہ ہوتا رہا۔ آخر حضرت علیؓ کے ایک وار سے حضرت عمرو بن العاص بدحواسی میں گھوڑے سے گر پڑے اور بالکل برہنہ ہو گئے۔ حضرت علیؓ نے منہ پھیر کر دوسری طرف چلے گئے اور پھر پوری فوج جنگ میں جھونک دی گئی۔ چند دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ ایک صبح کو اسقدر بھرپور جنگ ہوئی کہ صبح سے شام اور پھر شام سے صبح تک نبرد آزما رہے۔ اس رات کی بھرپور لڑائی کی وجہ سے اس رات کو لیلۃ لہریرٗ کا نام دیا گیا۔ دوسری صبح مجروحیں و مقتولین کے اٹھانے کیلئے ملتوی ہو گئی۔ حضرت علیؓ اب آخری بھرپور لڑائی کیلئے تیار تھے جبکہ حضرت امیر معاویہ باعزت صلح جوئی سے لڑائی ختم کرنیکی کوشش میں تھے۔ شامی لشکر میں مایوسی اور بے دلی پھیل چکی تھی۔ اشعث بن قیس نے اعلانیہ اٹھ کر حضرت امیر معاویہ سے کہا کہ اگر مسلمانوں کی باہمی لڑائی اسی طرح جاری رہی تو تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب ویران ہو جائیگا۔ رومی شام میں ہمارے اہل وعیال پر قبضہ کرلیں گے۔ ایران دھقان اہل کوفہ کی عورتوں اور بچوں پر متصرف ہو جائیں گے۔ یہ رنگ دیکھ کر حضرت امیر معاویہ نے حضرت علی کو باعزت صلح جوئی کیلئے لکھا لیکن حضرت علیؓ نے انکار کردیا۔ دوسرے روز علی الصبح علوی لشکر لیس ہو کر میدان میں صف آراء ہوگیا۔ لیکن حریف چونکہ لڑائی نہ لڑنے کا تہیہ کر چکا تھا۔ چنانچہ انہوں نے نئی تدبیر کی۔ دمشق کا مصحف اعظم پانچ نیزوں پر بندھا پانچ آدمی بلند کئے نکلے اور ان کے پیچھے ہر ایک نے اپنا کلام پاک نیزہ پر بلند کیا ہوا تھا۔ حضرت علیؓ کی طرف سے اشترنخعی نے حملہ کیا۔ قلب سے فضل بن ادھم، میمنہ سے شریح الخدامی اور میسرہ سے زرقاء بن معمر بڑھے۔ اور چلا کر کہا گروہ عرب خدا رومیوں اور ایرانیوں کے ھاتھ سے تمہاری عورتوں اور بچوں کو بچائے تم فنا ہوگئے۔ دیکھو یہ کتاب اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسی طرح ابوالاعود سلمی اپنے سر پر کلام مجید رکھے ہوئے لشکر حیدری کے قریب آئے اور بآنگ بلند کہا اے اہل عراق یہ کتاب اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان حکم ہے۔ اشترنخعی نے سمجھا کہ یہ دشمن کی چال ہے۔ حضرت علیؓ نے لوگوں کو سمجھایا کہ مصاحف کا بلند کرنا محض عیاری ہے۔ لیکن شامیوں کی چال کامیاب ہوگئی اور عراقی لشکر میں ایک جماعت نے سختی کے ساتھ اصرار کیا کہ قرآن کی دعوت کو رد نہ کرنا چاہیے۔ اور اگر قرآن کے درمیان میں آنے کے بعد بھی جنگ بند نہ کی گئی تو وہ نہ صرف فوج سے کنارہ کش ہو جائیں گے بلکہ خود جناب امیر المومنین حضرت علیؓ کے مقابلہ پر آجائیں گے۔ معمر بن فدکی، زید بن حصین، سبی اور ابن الکواء اس جماعت کے سرکردہ تھے۔ چنانچہ حضرت علیؓ کو مجبوراً فوج کو واپس ہٹنے کا حکم دینا پڑا۔ اشترنخعی اس وقت کامیاب جنگ میں مصروف تھے لیکن واپسی کا حکم سن کر بڑے مایوس ہوئے۔ اور واپسی میں ان کی معمر بن فدکی اور ابن لکواء سے شدید تلخ کلامی ہوئی۔ قریب تھا کہ باہم لڑائی چھڑ جاتی کہ حضرت علیؓ نے بیچ بچا کر دیا۔

سوال التوائے جنگ کے بعد معاملات کا کیا رخ ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب طرفین میں خط و کتابت ہوئی۔ علماء فضلا کا اجتماع اور مباحثہ ہوا اور قرار پایا کہ خلافت کا مسئلہ دو حکم کے سپرد کردیا جائے۔ اور جو کچھ وہ فیصلہ کریں اس کو قطعی تصور کیا جائے۔ اہل شام کی طرف سے عمرو بن العاص اور اہل عراق کی طرف سے اشعث بن قیس نے ابوموسیٰ الاشعری کا نام پیش کیا۔ حضرت علیؓ نے اس سے اختلاف کیا اور حضرت ابوموسیٰ الاشعری کی جگہ حضرت عبداللہ بن عباس کو تجویز کیا۔ جس پر اعتراض ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عباس تو ایک ہی ہیں۔ حکم کوئی غیر جانبدار ہونا چاہیے۔ چنانچہ امیرالمومنین نے اشترنخعی کا نام لیا۔ جس پر اشعث بن قیس برافروختہ ہوکر کہا کہ جنگ بھی تو اسی نے بھڑکائی ہے۔ جب حالات بگڑتے دیکھے تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے کہ آپ جو حکم مقرر کردیں مجھے منظور ہیں۔ چنانچہ ابوموسیٰ الاشعری جو ایک گاؤں میں عزلت نشین ہوگئے تھے کو قاصد بھیج کر بلایا گیا۔ دونوں فریقوں کے ارباب حل وعقد ایک عہد نامہ کی تحریر کیلئے اکٹھے ہوئے۔ کاتب نے لکھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھذا ما قاضی وعلی امیرالمومنین جس پر اعتراض ہوا کہ امیر معاویہ انہیں امیرالمومنین تسلیم کرلیا تو پھر لڑائی ہی نہ ہوتی۔ چنانچہ صرف نام لکھے گئے۔ لیکن احنف بن قیس اور دوسرے جانثاروں کے حضرت علیؓ کے اس لقب کے محو ہونے کا بڑا رنج ہوا۔

سوال معاہدہ یا عہد نامہ میں کیا تحریر تھا۔

جواب حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہ اور ان دونوں کے طرفدار باہمی رضامندی کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ عبداللہ بن قیس اور ابوموسیٰ الاشعری اور عمرو بن العاص قرآن پاک اور سنت نبوی کے مطابق جو فیصلہ کریں گے اس کو تسلیم کرنے میں ان کو پس و پیش نہ ہوگا۔ دونوں حکم کیلئے لازم ہوگا کہ وہ قرآن و سنت کو نصب العین بنائیں۔ اور کسی حالت میں انحراف نہ کریں۔ حکم کی جان اور ان کا مال محفوظ رہے گا۔ اور ان کے حق فیصلہ کی تمام امت تائید کرے گی۔ کتاب و سنت کے خلاف کیا گیا فیصلہ تسلیم نہ کیا جائیگا اور فریقین کو اختیار ہوگا کہ جنگ کو ازسرنو حکم بنائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال میدان صفین میں حضرت امیر معاویہ سے حضرت ابوالدرداء کی کیا گفتگو ہوئی۔

جواب حضرت ابو درداؓ نے حضرت امیر معاویہ سے کہا تم حضرت علیؓ سے لڑتے ہو کیا وہ امامت کے تم سے زیادہ مستحق نہیں ہیں؟ حضرت امیر معاویہ نے کہا میں عثمان کے خون ناحق کیلئے لڑتا ہوں۔

حضرت ابوالدرداؓ نے کہا: کیا حضرت عثمانؓ کو حضرت علیؓ نے قتل کیا ہے۔

حضرت امیر معاویہ نے کہا: قتل تو نہیں کیا ہے۔ قاتلوں کو پناہ دی ہے۔ اگر وہ ان کو میرے سپرد کردیں تو میں سب سے پہلے بیعت کرنے کو تیار ہوں۔

سوال عہد نامہ کی تشہیر کس نامور شخصیت کے ذمہ تھی۔

جواب اشعث بن قیس کے ذمہ تھا کہ وہ تمام قبائل کو معاہدہ سے مطلع کرتے۔

سوال عہد نامہ یا معاہدہ کس تاریخ کو ہوا۔

جواب 13 صفر 37ھ

سوال غزہ کے فرودگاہ میں معاہدہ کا اعلان سُن کر کیا ردعمل سامنے آیا۔

جواب دو آدمیوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ خدا کے سوا کسی اور کو فیصلہ کا حق نہیں۔ اور غضبناک ہو کر شامی فوج پر حملہ کردیا اور لڑ کر مارے گئے۔ اسی طرح قبیلہ مراو، بنوراست اور بنوتمیم نے بھی معاہدہ کو ناپسند کیا۔ بنوتمیم کے ایک فرد نے اشعث بن قیس پر تلوار کا وار بھی کیا مگر خوش قسمتی سے وہ بچ گئے۔ بہت سے آدمیوں نے حضرت علیؓ سے اس معاہدہ سے ناگواری کا اظہار کیا۔ محذر بن خنیس نے کہا امیرالمومنین خدا کی قسم اس معاہدہ سے رجوع کرلیں۔ مجھے ڈر ہے کہ شاید آپ کا انجام بُرا نہ ہو۔

سوال حکمین کے فیصلہ کیلئے فریقین نے کون سا مقام منتخب کیا۔

جواب دومۃ الجندل جو عراق اور شام کے وسط میں تھا۔

سوال حکم کی حفاظت کا فریقین نے کیا اہتمام کیا۔

جواب ہر فریق نے اپنے اپنے حکم کے ساتھ چار چار سو جانبازوں کی جمعیت ساتھ کی۔

سوال حضرت ابوموسیٰ اشعری کی حفاظت پر مامور جمعیت کا نگران کون تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب شریح بن ھانئؒ

سوال حضرت ابوموسیٰ اشعری کے ساتھ مذہبی نگران کے طور پر کون سی شخصیت کو بھیجا گیا۔

جواب حضرت عبداللہ بن عباسؓ

سوال تحکیم کا فیصلہ سننے کیلئے کونسے نامور صحابہ کرامؓ جو عزلت نشین ہو گئے تھے دومۃ الجندل پہنچے۔

جواب حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ

سوال حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حکمین سے علیحدہ علیحدہ ملاقات کر کے کیا اندازہ لگایا تھا۔

جواب حکمین میں کسی ایک فیصلہ پر پہنچنا ناممکن ہے۔

سوال حکمین کا اجتماع دومۃ الجندل میں کب ہوا۔

جواب رمضان 37ھ

سوال حکمین کے فیصلہ کے سننے کیلئے کیا حضرت علیؓ تشریف لے گئے۔

جواب نہیں۔ بلکہ ان کی جگہ پر حضرت عبداللہ بن عباس قائم مقام تھے۔

سوال کیا حضرت معاویہ فیصلہ کے سننے کیلئے دومۃ الجندل تشریف لے گئے۔

جواب جی ھاں

سوال حکمین میں سے حضرت ابوموسیٰ الاشعری نے کیا تجویز پیش کی۔

جواب دونوں کو معزول کر کے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو خلیفہ نامزد کیا جائے۔

سوال حکمین میں سے حضرت عمرو بن العاصؓ کی کیا رائے تھی۔

جواب نئے والی کیلئے اپنے بیٹے عبداللہ کا نام تجویز کیا۔ جس پر حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ نے فرمایا وہ آدمی صادق اور صحیح ہیں مگر آپ نے اپنے فرزند کو ان فتنوں میں ملوث کر کے جانبدار اور فریق کر دیا ہے۔

سوال حضرت عمرو بن العاص نے اپنے بیٹے کو والی بنانے کی تجویز نہ قبول ہوتے دیکھ کر کیا فیصلہ دیا۔

جواب میں حضرت علیؓ کو خلافت سے معزول کرتا ہوں اور حضرت امیر معاویہ کو خلیفہ بنانے کی تجویز دیتا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال تحکیم کا نتیجہ کیا رہا۔

جواب تحکیم بے فائدہ رہی۔ فیصلہ کا جب اعلان کیا جانے لگا تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری سے کہا کہ آپ ہر حیثیت سے افضل اور بزرگ ہیں۔ پہلے آپ اپنا فیصلہ صادر فرمائیں۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ الاشعری نے کھڑے ہوکر دونوں حضرات کو خلافت کے منصب سے معزول کردینے کا فیصلہ کیا۔ جس پر حضرت عمرو بن العاص نے فوراً اُٹھ کر کہا: لوگوں حضرت علیؓ کو جس طرح ابوموسیٰ الاشعری نے معزول کردیا ہے۔ میں بھی معزول کرتا ہوں لیکن حضرت امیر معاویہ کو میں ان کے منصب پر قائم رکھتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ امیر المومنین حضرت عثمان کے ولی اور خلافت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں۔

سوال تحکیم کے فیصلہ کا کیا ردعمل ہوا۔

جواب حضرت علیؓ کے اعوان و انصار میں سے ایک معتدبہ جماعت نے بارہ ہزار نفوس پر مشتمل ایک لشکر لیکر کنارہ کشی اختیار کرلی اور مردار کے مقام پر اپنی علیحدہ جماعت کا اعلان کردیا۔ یہ جماعت خوارج کہلائی۔ جبکہ حضرت امیر معاویہ صفر 37ھ میں شام جب واپس ہوئے تو انہوں نے با قاعدہ ذی القعدہ 37ھ میں باقاعدہ بیعت خلافت لی۔

سوال حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہ میں کب علاقہ ھائے حکومت کی باقاعدہ حد بندی کردی گئی۔

جواب 40ھ

سوال خوارج کا اصولی مؤقف کیا تھا۔

جواب معاملات دین میں حکم مقرر کرنا کفر ہے اور جو اپنے معاملات میں حَکَم کا فیصلہ نا نیں وہ بھی کافر ہیں اور ان کا خون کرنا مباح اور جائز ہے۔

سوال خارجیوں کی اصلاح کیلئے حضرت علیؓ نے کیا اقدامات کئے۔

جواب (۱) آپ خود نیروان پہنچے اور حضرت ابو ایوب انصاری اور قیس بن سعد بن عبادہ کو ان کے ساتھ معاملات طے کرنے کیلئے بھیجا۔

(۲) خارجیوں کے سردار ابن الکواء کو بُلا کر ہر طرح سے سمجھایا مگر وہ نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانا۔

(۳) آخر انکی ہٹ دھرمی سے مجبور ہو کر لشکر کشی کا فیصلہ کیا۔

سوال خوارج کے لشکر میں سے کن لوگوں نے اپنے مؤقف سے رجوع کر لیا۔

جواب تقریباً 500 آدمیوں نے الگ ہو کر بندنیجین کی راہ لی اور ایک ہزار آدمیوں نے توبہ کر کے علم حیدری کے نیچے پناہ لے لی۔

سوال کتنے خوارج میدان نیروان سے علوی لشکر سے برسر پیکار ہوئے۔

جواب چار ہزار منتخب جانباز عبداللہ بن وہب لراسی کی قیادت میں نبرد آزما ہوئے۔

سوال حضرت علیؓ کے لشکر کی صف بندی کیسے تھی۔

جواب آپ کے لشکر کے میمنہ پر حجر بن عدی، میسرہ پر شیث بن ربعی، پیادہ پر حضرت ابوقتادہ انصاری اور سواروں پر حضرت ابوایوب انصاری نگران وسالار تھے۔

سوال جنگ نیروان کا معرکہ کس طرح ختم ہوا۔

جواب خارجی جم کر لڑے اور ایک ایک کٹ کر مر گئے۔ مگر حضرت علیؓ کے لشکر کو فتح حاصل ہوئی۔

سوال اس جنگ میں آنحضرت ﷺ کو کونسی پیش گوئی سچ ثابت ہوئی۔

جواب حضرت علیؓ نے مقتولین خوارج کے لاشوں میں سے ایک ایک لاش کو نکال کر دیکھا اور اس میں سے وہ لاش برآمد ہوئی جس کی ایک ایک نشانی آنحضرت ﷺ نے پیشگی مطلع فرمادی تھی اور حضرت علیؓ نے خوش ہو کر فرمایا: اللہ اکبر۔ خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ نے کس قدر صحیح ارشاد فرمایا تھا۔

سوال آنحضرت ﷺ کی وہ حدیث بیان کریں جس کی طرف حضرت علیؓ کا اشارہ تھا۔

جواب ابوکثیر مولیٰ کہتے ہیں کہ میں نیروان کے قتال میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا۔ بیشمار خارجیوں کو حضرت علیؓ کی طرف سے قتل کیا گیا۔ بعض لوگوں کے دلوں میں ان کے حوالہ سے شبہ پیدا ہوا کہ آنجناب ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ بعض لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے اور وہ پھر واپس نہ لوٹیں گے۔ ان لوگوں میں ایک سیاہ رنگ کا شخص ہوگا جس کے پستان عورتوں کی مانند بڑھے ہوں گے اور اس کے گرد ساتھ سیاہ تل ہوں گے۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے اس شخص کو تلاش کیا تا کہ خوارج کے دین سے نکل جانے کی توثیق وتصدیق ہو جائے اور ان سے قتال کا جواز ثابت ہو جائے۔

سوال دورعلوی کے اورکون سے شرپسند گروہ تھے جن کی سرکوبی کی گئی۔

جواب (۱) قبیلہ بنی ناجیہ کے رئیس الحارث بن راشد ناجی کا علم بغاوت اور اس کا خاتمہ

(۲) عدی بن حاتم کا نزاعی رویہ

(۳) اشرس بن عوف الشیبانی کا باغیانہ رویہ اور محاسبہ

(۴) الاشہب بن بشر الجبلی کی مخالفت اور اسکا استیعصال

(۵) عبداللہ بن سبا یہودیوں نژاد کا غالی گروہ اور ان کی ٹولی کا آگ میں جلوا دینا۔

(۶) خربتا کے علاقے سے محمد بن ابی بکر کے خلاف خروج اور بغاوت

(۷) اہل فارس اور کرمان کی سرکشی اور زیاد بن امیہ کے ہاتھوں ان کی سرکوبی

(۸) عبداللہ بن عمرو الحضری کی جاریہ بن قدامہ تمیمی کے ھاتھوں سرکوبی

(۹) جاریہ بن قدامہ تمیمی کے ھاتھوں بسر ین ارطاۃ کا فرار اور شیعان عثمان کا قتال

(۱۰) حجاز وعرب پر قبضہ کی بسر ین ارطاۃ کی کوششوں کو ناکام کرنا۔

سوال 40ھ میں حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہ میں باہمی صلح کی مراسلت ومکاتبت کے بعد معاہدہ جنگ بندی کیا ہوا۔

جواب (۱) ملک عراق اور اس کے ملحقات حضرت علیؓ کے تحت الحکم ہوں گے۔

(۲) ملک شام اور اس کے ملحقات حضرت امیر معاویہ کے ماتحت ہوں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) کوئی فریق دوسرے فریق کے علاقہ پر فوج کشی اور غارت گری نہیں کرے گا۔

(۴) ہردوفریق ایک دوسرے کے خلاف قتال کرنے سے گریز کریں گے۔

سوال مندرجہ بالا معاہدہ کے گواہ کون نامور صحابہ تھے۔

جواب حضرت عبداللہ بن عباسؓ

سوال مکہ مدینہ پر قبضہ کی کوشش کیلئے حضرت امیر معاویہ نے کس سالار کو بھیجا۔

جواب بسر بن ارطاۃ

سوال مکہ و مدینہ کے اس حملہ کے دوران والی کون تھے۔

جواب عبیداللہ بن عباسؓ

سوال بسر بن ارطاۃ نے یمن میں کن دو کم سن بچوں کا قتل کیا۔

جواب حضرت عبیداللہ بن عباس کے دو کم سن بچوں عبدالرحمٰن اور قثم کا قتل کیا۔

سوال بسر بن ارطاۃ کی سرکوبی کیلئے حضرت علیؓ نے کن دو نامور جرنیلوں کو بھیجا۔

جواب جاریہ بن قدامہ اور وہب بن مسعودؓ

سوال حضرت جاریہ بن قدامہ کے پاس بسر بن ارطاۃ کی سرکوبی کیلئے کس قدر جمعیت تھی۔

جواب چار ہزار

سوال بسر بن ارطاۃ کے ساتھ کس قدر جمعیت تھی۔

جواب تین ہزار

سوال کیا بسر بن ارطاۃ کا مکہ ومدینہ پر قبضہ ہو گیا تھا۔

جواب جی ہاں۔ قبضہ کے بعد وہ یمن کی طرف یلغار کرتے نکل گئے۔

سوال کس نامور صحابی نے حضرت عبیداللہ بن عباس کو بسر بن ارطاۃ کے حملہ کی پیشگی خبر دیدی تھی۔

جواب حضرت ابوموسیٰ الاشعری

سوال کیا حضرت عبیداللہ بن عباسؓ نے بسر بن ارطاۃ کے مقابلہ کی تیاری کی۔

جواب مقابلہ کی ہمت نہ پا کر عبداللہ بن عبدالمدان کو قائم مقام بنا کر خود کوفہ روانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔

سوال حضرت علیؓ نے کن خارجی مہمات کا حکم دیا۔

جواب کابل اور سیستان کے باغی قبائل کی سرکوبی کی۔

سوال ہندوستان پر بحری راستے سے حملہ کرنے کی سب سے پہلے کس نے اجازت دی۔

جواب حضرت علیؓ

سوال کوکن پر سب سے پہلے حملہ مسلمانوں نے کب کیا۔

جواب عہد علوی میں

سوال یہ حملہ کس سال کیا گیا۔

جواب 38ھ

سوال کوکن کا علاقہ اس وقت کس صوبہ میں شامل تھا۔

جواب سندھ

سوال کوکن کا علاقہ کہاں واقع ہے۔

جواب بمبئی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر شہادتِ سیّدنا مرتضیٰؓ

سوال قبل از شہادت آپ کو ارادہ قتل کی سازش سے کس طرح آگاہ کیا گیا۔

جواب ایک دفعہ قبیلہ مراد سے ایک شخص حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسجد میں نماز ادا فرما رہے تھے۔ ازراہ خیر خواہی بتانے لگا کہ قبیلہ مراد کے بعض لوگ آنجناب کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کوئی نگران مقرر فرمالیں تاکہ حفاظتی تدبیر کی صورت میں ان کی بد باطنی سے محفوظ رکھا جا سکے۔

سوال حضرت علیؓ نے اس انکشاف اور خواہش کا اسے کا جواب دیا۔

جواب آپؓ نے فرمایا کہ ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو فرشتے حفاظت کیلئے لگے ہوئے ہیں۔ جب تقدیر غالب آجاتی ہے تو اس شخص سے الگ ہو جاتے ہیں اور اجل ایک مضبوط ڈھال ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ کی طرف سے حضرت علی کی شہادت میں پیشگوئی میں کیا منقول ہے۔

جواب حضرت علیؓ جب عراق کیلئے مدینہ سے نکلے تھے تو حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے آپ سے کہا تھا شاید وہاں آپ پر تلوار کا وار کیا جائے۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے ذریعے سے یہ بات معلوم ہے کہ مجھ پر قاتلانہ حملہ ہوگا۔

سوال حضرت علیؓ کے قتل کی سازش کہاں ہوئی۔

جواب مکہ شریف کے حرم میں تین خارجی جمع ہوئے۔ انہوں نے اپنی جانوں کو اپنے مذموم مقاصد کے مطابق فدا کرنے کا عہد کیا۔ اور یہ طے کیا کہ جب تک علی بن ابی طالب، معاویہ بن سفیان اور عمرو بن العاص زندہ ہیں۔ امن قائم نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ان کا قتل کر کے اہل بلاد کو راحت و سکون پہنچانا ان کیلئے لازم ہے۔ ان لوگوں نے ہمارے بھائیوں کو قتل کیا ہے۔ اس لئے بھی ان کا قتل کیا جانا ضروری ہے۔ چنانچہ عبدالرحمٰن بن ملجم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرادی نے کہا کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کا قتل میں ذمہ لیتا ہوں، برک بن عبداللہ نے کہا کہ معاویہ بن ابی سفیان کے ختم کرنے کا میں وعدہ کرتا ہوں اور عمرو بن بکر نے کہا کہ عمرو بن العاص کو ہلاک کرنے کیلئے میں کافی رہوں گا۔ چنانچہ انہوں نے 17 رمضان المبارک کے روز صبح کی نماز پہنچ کر بیک وقت اس مشن کو مکمل کرنے کا عہد کیا۔ اور اپنے اپنے متعلقہ علاقوں کوفہ، شام اور مصر روانہ ہو گئے۔

سوال عبدالرحمٰن بن ملجم نے اپنا مذموم ارادہ کیسے پورا کیا۔

جواب حضرت علیؓ بہت سویرے اٹھتے اور الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہتے لوگوں کو نماز کیلئے مطلع کرتے طے شدہ تاریخ کی نماز فجر کیلئے آپ حسب معمول اٹھے تو عبدالرحمٰن بن ملجم پہلے ہی گھات لگا کر ایک کونے میں بیٹھا تھا۔ جب آپ قریب سے گزرنے لگے تو اس نے زور کا وار کیا جس سے آپ کے سر مبارک میں گہرا گھاؤ کرتی تلوار نیچے چلی گئی۔ خون سے آپ کی جسم اور ریش مبارک لہولہان ہوگئی۔ لوگوں نے بھاگتے ابن ملجم کو پکڑ لیا۔ آپ نے جعدہ بن ہیرہ کو نماز فجر پڑھانے کا حکم دیا اور آپ کو اٹھا کر گھر لائے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس وار سے فوت ہو جاؤں تو اسے قتل کر دینا اور اگر میں بچ جاؤں تو میں اس کا فیصلہ خود جو مناسب ہوگا کروں گا۔ تین دن بیمار رہ کر آپ 21 رمضان المبارک 40ھ کی صبح کو آپ نے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرتے حیات جاوداں حاصل کرلی۔

سوال آپ کی شہادت کے وقت عمر کیا تھی۔

جواب تریسٹھ سال

سوال حضرت علیؓ کتنا عرصہ خلیفہ رہے۔

جواب چار سال نو ماہ

سوال حضرت علیؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔

جواب حضرت امام حسنؓ

سوال نماز جنازہ میں کتنی تکبیریں کہی گئیں۔

جواب چار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال حضرت علیؓ کو کہاں دفن کیا گیا۔

جواب کوفہ میں مسجد الجماعہ کے قریب الرحبہ کے مقام پر دفن کیے گئے۔

سوال حضرت علیؓ کو جب دفن کیا گیا تو وقت کیا تھا۔

جواب قبل از نماز فجر رات کو ہی دفن کر دیئے گئے۔

سوال حضرت علیؓ کا مزار کیا مشہد میں ہے۔

جواب بالکل نہیں ہے۔ یہ بالکل لایعنی بات ہے۔

سوال کیا حضرت علیؓ کی نعش مبارک کو سواری پر باندھ کر چھوڑ دیا گیا۔

جواب جی نہیں۔ یہ بالکل بے اصل بات ہے۔

سوال حضرت علیؓ نے مرنے سے پہلے کن کو بلا کر ضروری وصایا کیں۔

جواب حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ

سوال اہم وصایا کیا تھیں۔

جواب (۱) کتاب وسنت پر قائم رہنا (۲) تقویٰ اور پرہیزگاری کا دامن نہ چھوڑنا (۳) بھائی محمد بن حنیفہ کا پورا پورا خیال رکھنا

سوال حضرت علیؓ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا۔

جواب تین کپڑے تھے۔ قمیض نہ تھی۔

سوال حضرت علیؓ کو کن لوگوں نے غسل دیا۔

جواب ۱۔ حضرت امام حسنؓ ۲۔ حضرت امام حسینؓ
۳۔ حضرت عبداللہ بن جعفر طیارؓ

سوال حضرت علیؓ کے بعد کس کو خلیفہ بنایا گیا۔

جواب حضرت سیدنا حسنؓ

سوال دوران خلافت حضرت علیؓ بیت المال سے کیا کچھ وظیفہ لیتے تھے۔

جواب عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی روایت کے مطابق بیت المال سے بقدر کفایت مال لیتے تھے۔ لباس کے حوالہ سے صرف ایک جبہ اور چادر حاصل کرتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق صرف تین درھم روزانہ لیتے تھے۔

سوال حضرت علیؓ کی جائیداد کیا تھی۔

جواب (۱) عین نخس (۲) عین ابی نیزر (۳) عین [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) ینبع کے مقام پر زرعی اراضی جس میں باغات، چشمے اور کھیت تھے۔ یہ سب کچھ اوقاف فی سبیل اللہ تھے۔

فضائل و کمالات مرتضوی

سوال قرآن مجید کی کن آیات میں مہاجر صحابہ کرام کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

جواب (۱) سورۃ توبہ میں ارشاد ہے:۔

اور جو لوگ قدیم الاسلام میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے ہیں اور جو ان کے پیروکار ہوئے نیکی کے ساتھ، اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے اور تیار کر رکھے ہیں ان کیلئے باغ جن میں نہریں بہتی ہیں تاکہ وہ ان میں رہا کریں بڑی کامیابی کے ساتھ۔

(۲) سورۃ نور میں ارشاد ہے:۔

وعدہ کر لیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک کام کئے ہیں۔ البتہ حاکم کر دے گا ان کو ملک میں جیسا کہ حاکم کیا تھا ان سے پہلے لوگوں کو اور بتا دے گا ان کیلئے دین ان کا جو پسند کیا ہے ان کیلئے۔ اور ان کو امن دے گا ان کے خوف کے بدلہ میں۔ میری بندگی کریں گے اور شریک نہ کریں گے میرے ساتھ کسی چیز کو جو ناشکری کرے گا اس کے پیچھے سو وہی لوگ نافرمان ہیں۔

(۳) تم میں وہ جنہوں نے فتح (مکہ) سے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کیا اور وہ دوسرے مسلمانوں کے برابر نہیں ہو سکتے بلکہ یہ ان لوگوں سے درجہ میں بڑے ہیں جنہوں نے اس کے بعد خرچ کیا اور اللہ کی راہ میں لڑے۔ (الحدید:۱)

(۴) محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کیلئے سخت اور آپس میں رحم کرنے والے ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے رکوع کرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سجدہ کرتے اللہ کا فضل اور اس کی خوشی کی تلاش میں سرگرداں ہوں گے۔

سوال حضرت علیؓ کی فضیلت میں نبی اکرم ﷺ کیا کیا ارشادات فرماتے۔

جواب آنحضرت ﷺ کی متعدد احادیث میں آپ کی فضیلت کو بیان کیا گیا جن میں صرف چند ایک اختصار کے ساتھ بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) حضرت علیؓ سے فرمایا کہ آپ کیا پسند نہیں کرتے کہ میری جانب سے اس مقام پر ہوں جس مقام پر حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھے۔مگر حقیقت یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔

(۲) غدیر خم کے مقام پر آنحضرت ﷺ نے بعض شکایات سن کر فرمایا: ''جس شخص کا میں محبوب اور دوست ہوں پس حضرت علیؓ بھی اس کے محبوب اور دوست ہیں''۔

(۳) میں علم کا شہر ہوں اور (حضرت) علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

(۴) آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کے بعض فیصلے سن کر فرمایا میرے نزدیک بھی اس کا فیصلہ وہی ہے جو علی نے کیا اور خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت کو حکمت سکھائی۔

(۵) آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا:

''خدا کی ذات میں علیؓ سخت ہیں''

(۶) آنحضرت ﷺ نے آپ کو سب سے بہتر فیصلہ دینے والا کہا ہے اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو راہِ راست اور تمہارے دل کو ثبات و استقلال بخشے اور پھر بقول حضرت علیؓ اس کے بعد مقدمات کے فیصلہ میں انہیں کبھی تذبذب نہ ہوا۔

سوال حضرت علیؓ کو کونسے امتیازی فضائل حاصل تھے۔

جواب ۱۔ آپ براہِ راست تلمیذ نبی کریم ﷺ تھے اور انہی کی پرورش و پرداخت سے علم و حکمت کی مسند پر تشریف فرما ہوئے۔

۲۔ قرآن مجید کی تعلیم براہِ راست معلم قرآن سے حاصل کی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ سب سے کم سنی کی عمر میں اسلام کے انصار و اعوان میں شامل ہوئے۔

۴۔ ابتدا ہی سے کاتب وحی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

۵۔ نبی کریم ﷺ کے کاتب خاص تھے۔

۶۔ آپ کا قول تھا کہ میں بتا سکتا ہوں کہ قرآن مجید کی کونسی آیت کے کیا معنی اور کیا شان نزول ہے اور کہاں کس حالات میں نازل ہوئی۔

۷۔ قرآن مجید سے استنباط مسائل میں ید طولیٰ حاصل تھا۔

۸۔ علم ناسخ و منسوخ میں یکتا تھے۔

۹۔ تفسیر و تاویل میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

۱۰۔ ظاہری علوم کے علاوہ کچھ وہبی علوم بھی حاصل تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ قسم اس کی جو دانہ کو پھاڑ کر درخت اگاتا ہے اور جان کو جسم کے اندر پیدا کرتا ہے۔ قرآن کے سوا میرے پاس اور کچھ نہیں لیکن قرآن کے سمجھنے کی قوت اور فہم مجھے ایسا حاصل ہے جو خدا کا خاص فضل ہے اور وہ جسے چاہے یہ دولت بخشے۔

۱۱۔ آپ کامل تیس برس تک آنحضرت ﷺ کی خدمت و رفاقت میں رہے۔ اسلئے آپ کو اسلام کے احکام و فرائض کے حوالہ سے ارشادات نبوی کا ایک بہت بڑے ذخیرہ کا علم حاصل تھا۔ لیکن آپ نے صرف 586 حدیثیں روایت کیں۔ جن میں سے صرف بیس حدیثوں پر بخاری و مسلم دونوں کا اتفاق ہے۔ ۹ حدیثیں صرف بخاری میں اور دس حدیثیں مسلم میں ہیں۔ کیونکہ آپ روایت حدیث میں انتہائی محتاط و متشدد تھے۔

۱۲۔ آپ کے پاس ایک صحیفہ آپ کی تلوار کی نیام میں لٹکا رہتا تھا۔ یہ ایک لمبا کاغذ تھا جس پر چند حدیثیں فقہی احکام سے متعلق لکھی تھیں۔ اس طرح آپ کو سب سے پہلے اعزاز حاصل ہے کہ آپ حدیث کا ایک مجموعہ لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے۔

۱۳۔ فقہ و اجتہاد میں آپ کی مستحضرانہ قوت کا کبار صحابہ کو اعتراف تھا۔ مشکل سے مشکل اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ آپ کی نکتہ رسی اور زرک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگاہی سے فوراً حل ہو جاتا۔

۱۴۔ تین خلفائے راشدین کے دور میں اہم ذمہ داریوں پر فا
رہے اور نبی کریم ﷺ سے بھی براہِ راست فیض حاصل کیا۔

۱۵۔ نبی کریم ﷺ کے داماد اور چچا زاد بھائی تھے۔

۱۶۔ ہجرت کی رات نبی کریم ﷺ کے بستر مبارک پر سونے اور نبی
کریم ﷺ کی طرف سے لوگوں کو ان کی امانتیں سپرد کرنے کا اعزاز حاصل
ہے۔

۱۷۔ علم نحو کی بنیاد رکھی۔ ابو الاسود الدوءلی آپ کا ہی شاگرد تھا جس کو
علم نحو کے قواعد وکلیات بنانے پر مامور کیا گیا۔

۱۸۔ ان عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں جنہیں زندگی ہی میں جنت کی
بشارت دے دی گئی۔

سوال کبار صحابہ کرام نے حضرت علیؓ کے علم و فضل کے حوالہ سے کیا روایت کی
ہے۔

جواب (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا:۔

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے حضرت عمرؓ کا
قول مروی ہے کہ آپ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:

''حضرت علی بن ابی طالبؓ ہمارے اعلیٰ قاضی اور ابی بن کعبؓ
ہمارے اعلیٰ قاری ہیں''۔

حضرت عمرؓ کا ایک دوسرا قول ہے۔

''کہ عمر ہلاک ہو جاتا اگر حضرت علی اس کے ساتھ نہ ہوتے''

(۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:۔

''اگر ہمیں حضرت علیؓ سے کوئی چیز قابل اعتماد طریقہ سے مل
جائے تو پھر ہم اس کے برابر کسی چیز کو قرار نہیں دیتے اور ان کے فیصلہ کو
قضا کے باب میں اولیت دیتے ہیں''

(۴) حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں:۔

''کہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ حدود کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمات کو حضرت علی بن ابی طالبؓ کے سپرد فرماتے تھے“

(۵) جب حضرت عثمان کے سامنے مدعی اور مدعا علیہ پیش ہوتے تو فوراً حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کو بلا بھیجتے تا کہ باہمی اتفاق سے فیصلہ کریں۔

(۶) حضرت عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے وہ حق پر تھے اور میرے اور علی کے درمیان اتنی ہی بات تھی جو ایک خاتون اور اس کے دیوروں کے درمیان ہو جاتی ہے۔

(۷) حضرت علیؓ کی شہادت کی اطلاع ملی تو حضرت امیر معاویہ زاروقطار رونے لگ گئے۔ ان کی اہلیہ ان کے پاس موجود تھیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ ان سے جنگ میں برسر پیکار رہے ہیں اور اب رونے لگ گئے ہیں۔ تو فرمانے لگے کہ اہل اسلام کی فضیلت، فقہ اور علم میں کس قدر نقصان ہوا ہے اور کہیں گراں قدر ہستی سے امت محروم ہوگئی۔ اس کا شاید تجھے کچھ اندازہ نہ ہو۔

(۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مردوں میں سے آنحضرت ﷺ کو حضرت علیؓ بڑے محبوب تھے۔ وہ بہت زیادہ روزے رکھنے والے اور راتوں کو قیام کرنے والے عابد تھے۔

(۹) اپنے بچپن کے حوالہ سے حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔

”میں بچہ تھا جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے گود لیا۔ اپنے سینے سے لگاتے تھے۔ اپنے بچھونے پر اپنے ساتھ سلاتے تھے، اپنا جسم مبارک مس کرتے اور اپنی خوشبو مجھے سنگھاتے، غذا کو پہلے خود چباتے پھر اس کے لقمے مجھے کھلاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے میری کسی بات پر جھوٹ کا شائبہ تک نہ دیکھا اور نہ ہی میرے کسی کام میں کوئی لغزش و کمزوری پائی۔ میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ یوں تھا جیسے اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کے ساتھ، آپ روز میرے لئے اخلاق حسنہ کی پیروی کا اشارہ فرماتے تھے“۔

ضرار بن ضمرہ نے دربار شام میں سیرت علیؓ کچھ اس طرح بیان کی:۔

”وہ بلند حوصلہ، قوی و بہادر تھے۔ ہر بات فیصلہ کن اور ہر فیصلہ عدل و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف پر کرتے تھے۔ ہر پہلو سے علم کے چشمے پھوٹتے تھے۔ اور حکمت آشکار ہوتی تھی۔ دنیا اور اس کی رعنائیوں سے بے نیاز مگر رات کی تاریکیوں سے شغف رکھتے تھے۔ ہم میں ہم جیسے لوگوں کی طرح بیٹھتے۔ ہم کچھ پوچھتے تو خوشی خوشی جواب دیتے تھے۔ وہ ہم کو قریب رکھتے اور خود بھی قریب ہوتے تھے۔ غریبوں کو پہلو میں بٹھاتے لیکن ہم ہیبت سے بات کرتے ڈرتے تھے۔ دینداروں کی تعظیم کراتے اور طاقتور لوگ ان کے سامنے باطل کی طمع کی جرأت نہ کر سکتے تھے۔ کمزور انصاف سے مایوس نہ ہوتے تھے۔ میں نہ دیکھا رات گزر رہی ہے، ستارے جھلملا رہے ہیں، وہ اپنی داڑھی ہاتھ میں لئے مارگزیں کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں اور فرما رہے ہیں:۔

اے دنیا کسی اور کو فریب دے، مجھ سے لگاؤ نہ کر، مجھ سے اشتیاق نہ رکھ، میں نے تجھے تین طلاقیں دے دیں۔ تیری عمر تھوڑی، تیرا مقصد جھوٹ ہے، ہمارے سفر بہت طولانی ہے، راستہ وحشت ناک اور زاد سفر مختصر ہے''

سوال حضرت علیؓ نے ایک خطبہ میں اپنے بارے بہت کچھ فرمایا ہے۔ وہ کیا ہے۔

جواب حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔

''میں دین کیلئے اس وقت اٹھا جب لوگوں نے پسپائی اختیار کی۔ میں اس وقت سر بلند کر کے سامنے آیا جب لوگ منہ چھپا رہے تھے۔ میں اس وقت بولا جب سب لوگ خاموش تھے۔ میں نور خدا کے سہارے آگے بڑھا اور سب لوگ ٹھہرے رہے۔ میرا لہجہ ان کے مقابلے میں دھیما تھا۔ مگر میں سب سے آگے بڑھ چکا تھا۔ میں دین کی باگ تھامتے ہی اڑا اور مقابلہ میں یک وتاز نکلا جیسے پہاڑ کہ اسے تند و تیز ہوائیں ہلا نہیں سکتیں، جھکڑ اسے اکھیڑ نہیں سکتے۔ میرے بارے میں کسی کو عیب گیری کا موقع نہیں، کوئی بولنے والا مجھ پر حرف گیری نہیں کر سکتا۔ دبا ہوا شخص میرے نزدیک اس وقت تک طاقتور ہے جبتک کہ میں اسے حق نہ دلا دوں اور مضبوط بے جان ہے جب تک کہ اس سے دوسرے کا حق نہ لے لوں۔ ہم اللہ کے فیصلہ پر راضی اور حکم کے سامنے سرافگندہ ہیں''۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق و عادات

سوال حضرت علیؓ کے اخلاق و کردار کے کون سے نمایاں پہلو تھے۔

جواب (۱) خوش خصال و خوش کردار

(۲) بہادر و صاحب عزم

(۳) سادگی اور خودداری

(۴) دیانت و شرافت

(۵) غریب پروری

(۶) علم دوستی

(۷) خدا خوفی و پرہیزگاری

(۸) شوق عبادت

(۹) حلم و کرم

(۱۰) سفید پوشی و پاکیزگی

(۱۱) شوق تعلیم و تعلّم

(۱۲) کم خوراکی

(۱۳) غیرت مندی و جرات مومنانہ۔

(۱۴) حق گوئی و بے باکی

(۱۵) صلح جوئی و امن پسندی

(۱۶) صلۂ رحمی

(۱۷) استغناء

(۱۸) شوق تلاوت قرآن

(۱۹) سخاوت

(۲۰) شگفتہ مزاجی

(۲۱) شگفتہ گفتاری

سوال اخلاق و کردار کے حوالہ سے حضرت علیؓ کو کونسی مابہ الامتیاز خصوصیت حاصل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔

جواب آپ کی زبان کبھی کفر و شرک سے آلودہ نہ ہوئی اور جاہلیت کے ہر گناہ سے بچپن ہی سے مبرا تھے۔ بچپن ہی سے آپ کے اخلاق و کردار کے نگران نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ تھے۔

سوال حضرت علیؓ کی امانت و دیانت کی کوئی اہم دلیل کونسی ہو سکتی ہے۔

جواب شب ہجرت کو آنحضرت ﷺ نے آپ کو اپنے پاس موجود امانتوں کی واپسی کی خدمت پر مامور کیا۔

سوال حضرت علیؓ کے عہد خلافت میں بیت المال کی نگرانی کا کوئی ایک واقعہ بیان کریں۔

جواب حضرت ام کلثومؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ بیت المال میں نارنگیاں آئیں۔ امام حسنؓ اور امام حسینؓ نے ایک ایک نارنگی اٹھالی۔ جناب امیرالمومنین نے دیکھا تو فوراً چھین لیں اور لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ اصفہان سے مال میں ایک روٹی آئی تو اسے بھی سات ٹکڑے کر کے قرعہ کے ذریعے تقسیم کر دیا۔

سوال حضرت علیؓ کو تصوف کا بانی کہا جاتا ہے۔ کیا آپ تارک الدنیا تھے۔

جواب نہیں۔ بلکہ دنیا میں رہ کر کاشانہ فقر کو عروج بخشا۔

سوال حضرت علیؓ کا لباس کیسا ہوتا تھا۔

جواب آپ ہمیشہ موٹا اور سادہ لباس پہنتے۔

سوال حضرت علیؓ کا کھانا پینا کس طرح کا تھا۔

جواب آپ ہمیشہ سادہ روکھا پھیکا اور معمولی کھانا تناول فرماتے۔ اور کبھی اکیلے نہ کھاتے بلکہ کسی نہ کسی کو شریک طعام فرماتے۔

سوال عہد خلافت میں آپ کی دربانی کا کیا اہتمام ہوتا تھا۔

جواب کبھی دربان نہیں رکھا۔

سوال معاشی تنگی کی وجہ سے آپ دوران خطبہ جمعہ اپنی تلوار بیچنا چاہی۔ ضرورت کیا درپیش تھی۔

جواب تہہ بند نہیں تھا۔ اس کو خریدنے کیلئے اس کی قیمت کی مالیت نہ تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال گھریلو کام کاج میں آپ کی ازواج کے پاس کیا نوکرانیاں تھیں۔
جواب بالکل نہیں۔
سوال حضرت علیؓ کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا۔
جواب مفسرین نے لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ کی شان میں جو یہ آیت وارد ہے:۔
"محمد اللہ کے رسول ہے اوران کے ساتھ جولوگ ہیں وہ کفار پر سخت، باہم رحمدل اورتو انہیں بہت زیادہ رکوع وسجود کرتے دیکھے گا تاکہ وہ اللہ کا فضل اوراس کی رضامندی کو پاسکیں"۔
اس آیت میں رکعا سجدا کے الفاظ حضرت علیؓ کی عبادت سے متعلق ہیں۔
سوال حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حضرت علیؓ کی کس اہم خصوصیت کا تذکرہ وارد ہے۔
جواب حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔
کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ بڑے روزہ دار اور عبادت گزار تھے۔
سوال انفاق فی سبیل اللہ کے حوالہ سے حضرت علیؓ کا کیا کردار تھا۔
جواب آپؓ دل کے غنی مگر مالی تنگی کا شکار رہتے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے کبھی کسی سوالی کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ نہیں بھیجا۔ ایک دفعہ ساری رات باغ سینچ کر تھوڑے سے جو مزدوری میں لیکر گھر لوٹے۔ ایک ثلث پسوا کر حریرہ پکوانے کا انتظام کیا۔ حریرہ پک کر تیار ہوا ہی تھا کہ ایک سائل نے آواز دے دی۔ حضرت علیؓ نے فوراً اٹھ کر سارا حریرہ اس سائل کو دے دیا۔ اور پھر دوسرے ثلث کو دوبارہ پکانے کا حکم دے کر انتظام کرنے لگے۔ لیکن پک کر تیار ہوا تھا کہ ایک یتیم آ گیا۔ اسے دے دیا۔ تیسرا ثلث پکوایا کہ ایک مشرک قیدی کی التجا پر اسے دے دیا اور خود اسطرح فاقہ مست رہے۔ قرآن مجید کی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اس پر نازل ہوئی۔
سوال حضرت علیؓ کی ذاتی زندگی کی اہم مصروفیات کیا ہوتی تھیں۔
جواب آپ اپنے ہاتھ سے مزدوری کرتے، لوگ مسائل پوچھنے آتے تو آپ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ کبھی اپنی جوتی ٹانکتے، کبھی اونٹ چراتے، کبھی زمین کھودتے ہوئے پاتے۔ مسجد جائے پناہ تھی۔ روزگار زندگی سے زیادہ بچ بچا کر اپنا وقت عبادت خداوندی میں مصروف رہتے۔

سوال حضرت علیؓ کو ''ابوتراب'' کیوں کہا جاتا تھا۔

جواب مزاج سادہ اور بے تکلف تھا۔ نیند آتی تو فرش خاک پر ہی سو جاتے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ڈھونڈتے آئے۔ تو دیکھا کہ مسجد میں فرش پر سوئے ہوئے ہیں۔ آپ نے بدن صاف کیا۔ جسم سے گرد جھاڑی اور پیار سے فرمایا کہ اجلس یا ابوتراب اور یہ اس دن سے لقب پڑ گیا۔

سوال شجاعت حیدری کے حوالہ سے کون سے واقعات نمایاں ہیں۔

جواب (۱) غزوہ بدر میں ولید اور شیبہ کا مقابلہ اور قتل

(۲) طلحہ بن ابی طلحہ سے جنگ احد میں پنجہ آزمائی اور سرخروئی

(۳) غزوہ خیبر میں مرحب کا قتل

(۴) غزوہ خیبر میں آپ کی علم برداری کا اعزاز اور درہ خیبر کی شاندار فتح

(۵) غزوہ ہوازن میں آپ کی عزمیت و جوانمردی

سوال حضرت علیؓ بڑے صائب الرائے بزرگ تھے کوئی ایک واقع پیش کریں۔

جواب حضرت علیؓ خلفائے ثلاثہ کی مجلس شوریٰ کے خاص رُکن رہے اور آپ کی اصابت رائے ہی آپ کی رائے پر فیصلہ کرنے میں مدومعاون بنتی۔ اور اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوگیا ہوتا۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کی اصابت رائے دیکھ کر ہی فرمایا تھا ''میرے نزدیک بھی اس کا فیصلہ وہی جو علیؓ نے کیا ہے''۔

سوال حضرت علیؓ اللہ تعالیٰ کی کس خاص نعمت کا ذکر کر کے اسکا شکر ادا کرتے تھے۔

جواب ''اللہ کا شکر ظاہر کرتے کہ جس نے ہم اہل بیت کو حکمت سکھائی''

سوال حضرت علیؓ کو قرآن مجید کی کونسی خاص ترتیب سے اسے جمع کیا۔

جواب ترتیب نزولی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کس کام میں منہمک رہے۔
جواب قرآن مجید کی کتابت اور جمع آوری
سوال حضرت علیؓ کتنا عرصہ اس مصروفیت میں پڑے رہے اور گوشہ نشین رہے۔
جواب چھ ماہ
سوال مسائل فقہ پر آپ کو کس حد تک دسترس حاصل تھی۔
سوال خلفائے ثلاثہ کے دور میں عہد نبوی کی طرح آپ کو مسائل فقہ سلجھانے کے حوالہ سے معتبر حیثیت حاصل رہی۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کے فیصلوں کی تصدیق فرمائی اور فخر کیا کہ اہل بیت کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر حکمت سے نوازا ہے۔ حضرت عمرؓ فرماتے تھے اگر حضرت علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا کیونکہ مسائل کے ادراک اور سلجھانے کے کام میں آپ نے انکی بڑی مشاورت اور معاونت کی۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں آپ قاضی القضاۃ کے منصب پر فائز تھے۔
سوال حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے حضرت علیؓ کے اخلاق و کردار کے بارے میں کیا لکھا ہے۔
جواب آپ فرماتے ہیں کہ بڑے بڑے لوگوں کی سرشت میں جو عظیم الشان اخلاق داخل ہوتے ہیں مثلاً شجاعت، قوت، حمیت اور وفا۔ وہ سب آپ میں موجود تھی اور فیض ربانی نے ان سب کو اپنی مرضی سے صرف کیا اور ان کے ایک ایک خلق کے ساتھ اس فیض ربانی کی آمیزش سے ایک ایک مقام پیدا ہوا۔
سوال راہ چلتے حضرت علیؓ کی کیا کیفیت ہوتی تھی۔
جواب راہ چلتے تو ادھر ادھر جھکے چلتے تھے اور جب کسی کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے تو وہ سانس تک نہیں لے سکتا تھا۔
سوال جسم کے اعتبار سے حضرت علیؓ کے کیا خدوخال تھے۔
جواب آپ تقریباً فربہ اندام تھے۔ ان کی کلائیاں اور ان کے ہاتھ مضبوط تھے، دل مضبوط تھا۔ جس سے کشتی لڑتے اسے پچھاڑ دیتے۔
سوال حضرت علیؓ کی غیر معمولی دلیری سے آپ کے محاسن اخلاق پر کیا اثر پڑتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

جواب آپ غیر معمولی دلیر تھے۔ کسی کی پروانہ کرتے تھے۔ لیکن لوگوں کی خاطر مدارات کا جذبہ زیادہ تھا۔ خوش اخلاقی اور تکریم آپ کا شیوہ تھا۔ جبکہ دشمن کے مقابلے میں ہمیشہ اعلیٰ اصولوں کا لحاظ رکھتے۔ ایک دفعہ ایک کافر کو پچھاڑا تو اس نے منہ پر تھوک دیا۔ فوراً چھوڑ دیا۔ لوگوں نے پوچھا چھوڑ کیوں دیا۔ فرمانے لگے پہلے جذبہ جہاد تھا لیکن اس کے تھوک دینے سے اب جذبہ انتقام غالب آگیا تھا۔ اس لئے چھوڑ دیا۔

سوال رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کے حوالہ سے کیا خاص شہادت ملی۔

جواب خدا کی ذات کے معاملہ میں حضرت علیؓ بڑے سخت ہیں۔

سوال آنحضرت ﷺ نے خیبر کے موقع پر علم دینے کا اعلان آپ کے حوالہ سے کیا تھا۔

جواب آپ نے فرمایا تھا کہ کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔

سوال بدر کے میدان میں دوستی اور دشمنی کا معیار اسلام بن گیا۔ حضرت علی نے بدر کے میدان میں حق کی خاطر کس سے لڑائی کی اور اسے قتل کر دیا۔

جواب عتبہ اور ولید بن عتبہ کو قتل کیا۔

سوال آنحضرت ﷺ نے کس کو دنیا و آخرت میں اپنا ولی قرار دیا۔

جواب حضرت علیؓ

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو کس موقع پر ارشاد فرمایا اے علیؓ! تم نے اپنے مسلم بھائی کی گردن قرض سے آزاد کرائی ہے اللہ تعالیٰ تمہاری گردن آتش جہنم سے آزاد فرمائے گا۔

جواب جب ایک مقروض شخص کا جنازہ پڑھانے سے نبی کریم ﷺ نے اعراض کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے رسول میں اس شخص کے قرض کا ذمہ لیتا ہوں۔ آپ اس کا جنازہ پڑھائیں۔

سوال خرما باندھ کر اپنے دوش پر اٹھالئے تو دوسرے شخص نے مدد کرنا چاہی تو آپ نے کیا فرمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ایسا نہ کیا جائے۔ صاحب عیال اس چیز کے اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔

سوال حضرت علیؓ جان پہچان والے آدمی سے خرید و فروخت کرنے میں کیوں اعراض کرتے تھے۔

جواب کیونکہ جاننے پہچاننے والا ازراہ لحاظ کم قیمت لگا کر رعایتاً فروخت کر کے خسارہ اپنے ذمہ لیتا ہے اور آپ کو یہ پسند نہ تھا کہ میری وجہ سے کسی دوسرے کو خسارہ لینا پڑے۔

سوال حضرت علیؓ بیت المال کا مال تقسیم کرنے کے بعد کیا فرماتے تھے۔

جواب آپ فرماتے تھے:۔

''اے دنیا میرے سوا کسی اور کو دھوکہ دے''

سوال بیت المال کے سامان میں آپ خود یا اہل خانہ کو کس قدر حصہ دیتے تھے۔

جواب آپ کبھی بھی بیت المال کے مال سے حصہ نہ لیتے اور اگر کوئی بچہ یا بچی اہل خانہ میں سے کوئی چیز اٹھا لیتی تو اس سے چھین لیتے اور واپس اسے تقسیم کر دیتے۔

سوال حضرت علیؓ کی مزدوری کا وہ کون سا واقعہ تھا جس کی اجرت کی کھجوریں آنحضرت ﷺ نے بڑے شوق سے کھائیں۔

جواب حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے شدید بھوک لگی۔ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ اس لئے مزدوری کی تلاش میں نکلا۔ ایک عورت ملی جس نے ڈھیلے اکٹھے کیے تھے۔ اور ان کو پانی میں بھگونا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے انہیں بھگونے کیلئے ایک کھجور فی ڈول کے حساب سے اجرت طے کی اور 16 ڈول پانی بھر کے ڈھیلے بھگوائے۔ سولہ کھجوریں اجرت کی لے کر گھر آئے اور نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ سب خوش ہوئے اور میرے ساتھ تالیف قلب کیلئے ان کھجوروں کا کھایا۔

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد واخلاف

سوال حضرت علیؓ نے کتنی شادیاں کیں۔

جواب آپ نے حضرت فاطمۃ الزہراء کی وفات کے بعد متعدد شادیاں کیں۔ چند ازواج کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت اسماء بنت عمیسؓ جن سے آپ کا بیٹا یحییٰ اور محمد الاصغر پیدا ہوئے۔

(۲) حضرت امامہ بنت ابی العاص بن ربیع بن عبدشمس یہ آنحضرت ﷺ کی بیٹی حضرت زینب کی بیٹی تھیں۔ حضرت فاطمۃ الزہراء کی وصیت کے مطابق آپ نے ان سے نکاح کیا۔ ان سے ایک صاجزادہ محمد الاوسط پیدا ہوا۔

(۳) لیلیٰ بنت مسعود بن خالد۔ یہ خاتون بنی تمیم سے ہے۔ ان سے آپ کے دو صاجزادے عبیداللہ اور ابوبکر متولد ہوئے۔

(۴) ام البنینؓ بنت حزام جن سے عباس وجعفر، عبداللہ اور عثمان متولد ہوئے۔ حضرت جعفر، عبداللہ اور عثمان میدان کربلا میں شہید ہوئے۔

(۵) ام حبیبہ بنت زمعہ

(۶) ام سعید بنت عروہ بن مسعود جن سے ام الحسن اور رملہ کبریٰ پیدا ہوئیں۔

(۷) خولہ بنت جعفر بن قیسؓ جن سے محمد بن حنیفہ پیدا ہوئے۔

مندرجہ بالا آزاد عورتوں کے علاوہ متعدد کنیزیں بھی آپ کے حرم میں داخل ہوئیں۔ ان کو ام ولد کہا جاتا ہے۔ ان سے بھی آپ کی اولاد ہوئی۔

سوال حضرت علیؓ کے نمایاں بیٹوں کے نام کیا ہیں۔

جواب مورخین نے آپ کے صاجزادوں کی تعداد چودہ ذکر کی ہے۔ اور حالانکہ اس سے زائد بھی ہیں۔

(۱) حضرت حسنؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) حضرت امام حسینؓ
(۳) حضرت عباسؓ
(۴) حضرت جعفرؓ
(۵) حضرت عبداللہؓ
(۶) حضرت عثمانؓ
(۷) حضرت عبیداللہؓ
(۸) حضرت عبداللہؓ
(۹) حضرت ابوبکرؓ
(۱۰) حضرت محمد الاصغرؓ
(۱۱) حضرت عونؓ
(۱۲) حضرت یحییٰؓ
(۱۳) حضرت عمرؓ
(۱۴) حضرت محمد الاوسطؓ
(۱۵) حضرت محمد الاکبرؓ (ابن الحنفیہ)

سوال حضرت علیؓ کی نسل کن بیٹوں سے آگے چلی۔ ان کے نام بتائیں۔
جواب ۱۔ حضرت امام حسنؓ
۲۔ حضرت امام حسینؓ
۳۔ حضرت محمد بن الحنفیہؒ
۴۔ حضرت عباسؓ
5۔ حضرت عمرؓ

سوال حضرت علیؓ کی بیٹیاں کتنی تھیں۔
جواب مورخین نے تعداد کے حوالہ سے بعض نے سولہ اور بعض نے اس سے زیادہ تعداد ذکر کی ہے۔

سوال حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سے کون کون سی بیٹی متولد ہوئی۔
جواب ۱۔ حضرت زینب الکبریٰؓ
۲۔ ام کلثوم الکبریٰؓ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال باقی ازواج سے کون کون سے بیٹیاں متولد ہوئیں۔ نام ذکر کریں۔

جواب ۱۔ حضرت رقیہؓ
۲۔ حضرت ام الحسنؓ
۳۔ حضرت حضرت رملہؓ
۴۔ حضرت زینب الصغریٰؓ
۵۔ حضرت رقیہ الصغریٰؓ
۶۔ حضرت ام ھانیؓ
۷۔ حضرت ام لکرامؓ
۸۔ حضرت ام جعفرؓ
۹۔ حضرت ام سلمہؓ

سوال حضرت علیؓ کی کس بیٹی کا نکاح آپ کے بھتیجے عبداللہ سے ہوا۔

جواب حضرت زینب الکبریٰؓ کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر الطیار سے ہوا۔

سوال حضرت علیؓ کی کس صاجزادی کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ راشد دوم سے ہوا۔

جواب حضرت ام کلثومؓ الکبریٰ جو سیدہ فاطمۃ الزہراء کے بطن سے تھیں، کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ سے ہوا۔ اور ان کے بطن سے ایک فرزند حضرت زید بن عمرؓ اور ایک لڑکی حضرت رقیہ بنت عمرؓ متولد ہوئیں۔

فرمودات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

سوال بددلی کی معاونت کے حوالہ سے آپؓ کا فرمان کیا ہے۔

جواب آپؓ نے ایک مکتوب میں فرمایا:۔ جو بددلی کے ساتھ ہو اس کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہے۔ اور اس کا بیٹھے رہنا اس کے کھڑے ہونے سے زیادہ مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

سوال بیعت کے حوالہ سے حضرت علیؓ کا کیا فرمان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب آپ نے فرمایا بیعت ایک ہی دفعہ ہوتی ہے۔ اس میں پھر نظر ثانی کی گنجائش نہیں ہوتی۔ اس سے منحرف ہونے والا اسلامی نظام سے معترض قرار دیا جاتا ہے اور غور و تامل سے کام لینے والا منافق قرار دیا جاتا ہے۔

سوال آخرت کے حوالہ سے آپؓ کے مواعظ بیان کریں۔

جواب ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

''تم اس وقت کیا کرو گے جب دنیا کے یہ لباس جن میں لپٹے ہوتے ہو تم سے اتر جائیں گے۔ یہ دنیا جو اپنی سج دھج کی جھلک دکھاتی ہے اور اپنے حیظ و کیف سے ورغلاتی ہے جس نے تمہیں پکارا تو تم نے لبیک کہی۔ اس نے تمہیں کھنچا تو تم اس کے پیچھے ہو لئے۔ اور اس نے تمہیں حکم دیا تو تم نے اس کی پیروی کی۔ وہ وقت دور نہیں کہ بتانے والا تمہیں ان چیزوں سے آگاہ کرے کہ جن سے کوئی تمہیں بچا نہ سکے گا۔ لہذا اس دعویٰ سے باز آجاؤ۔ حساب کتاب کا سروسامان کرو اور آنے والی موت کیلئے دامن گردان کر تیار ہو جاؤ اور گمراہوں کی باتون پر کان نہ دھرو اگر تم نے ایسا کیا تو پھر میں تمہیں تمہاری غفلتوں پر تمہیں متنبہ کروں گا''۔

سوال اللہ کے خوف کے حوالہ سے آپؓ کیا نصیحت فرماتے ہیں۔

جواب اس اللہ سے ڈرتے رہنا جس کے روبرو پیش ہونا لازمی ہے اور جس کے علاوہ تمہارے لئے کوئی اور آخری منزل نہیں۔ جو تم سے جنگ کرے اس کے سوا کسی سے جنگ نہ کرنا۔

سوال انتظامیات کے حوالہ سے عمال کو آپؓ کی کیا ہدایت ہوئی تھی۔

جواب اپنے امیر کے فرمان کی پیروی کرو اور انہیں اپنے لئے زرہ اور ڈھال سمجھو کیوں کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے کمزوری و لغزش کا اور جہاں جلدی کرنا تقاضائے ہوشمندی ہو وہاں سستی کا اور جہاں ڈھیل کرنا مناسب ہو وہاں جلد بازی کا اندیشہ نہ ملے۔

سوال جنگی فتح کی صورت میں غنیم سے سلوک کے حوالہ سے آپ کی کیا ہدایات ہوتی ہیں۔

جواب جب تک وہ پہل نہ کریں تم ان سے جنگ نہ کرنا کیونکہ تم الحمد للہ دلیل و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجت رکھتے ہو۔ اور تمہارا انہیں چھوڑ دینا کہ وہ پہل کریں ان پر دوسری حجت ہوگا۔

خبردار جب دشمن میدان چھوڑ کر بھاگے تو کسی پیٹھ پھیرنے والے کو قتل نہ کرنا، کسی بے دست و پا پر ھاتھ نہ اٹھانا، کسی زخمی کی جان نہ لینا، عورتوں کو اذیت نہ پہنچانا چاہے وہ تمہاری عزت و آبرو پر گالیوں کے ساتھ حملہ کریں۔ اور تمہارے افسروں کو گالیاں دیں۔ کیونکہ ان کی قوتیں، ان کی جانیں اور انکی عقلیں ضعیف ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ہمیں حکم تھا کہ ہم ان کے ساتھ تعرض نہ کریں۔ حالانکہ وہ مشرک تھیں۔ اگر جاہلیت میں بھی کوئی شخص کسی عورت کو پتھر یا لاٹھی سے گزند پہنچاتا تھا تو اس کو اور اس کے بعد کی پشتوں کو طعنہ دیا جاتا تھا۔

سوال جنگ کے میدان میں حضرت علیؓ کی دعا کیا ہوتی تھی۔

جواب آپؓ فرماتے تھے:۔

''بار الہٰ: دل تیری طرف کھنچ رہے ہیں۔ گردنیں تیری طرف اٹھ رہی ہیں۔ آنکھیں تجھ پر لگی ہوئی ہیں، قدم حرکت میں آ گئے ہیں اور بدن لاغر پڑ گئے ہیں۔

بار الہٰ: چھپی ہوئی عداوتیں اُبھر آئی ہیں اور کینہ و عناد کی دیگیں جوش دکھانے لگی ہیں۔

خداوند: ہم تجھ سے اپنی نبی کے نظروں سے اوجھل ہونے کے بعد اپنے دشمنوں کے بڑھ جانے اور اپنی خواہشوں میں تفرقہ پڑ جانے کا شکوہ کرتے ہیں۔

پروردگار تم ہی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان سچائی کے ساتھ فیصلہ کر اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

سوال والی بصرہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے نام مکتوب میں آپ نے اہل شہر کی باغیانہ مزاج اور شورش پسندی کے علاج کے حوالہ سے آپ نے کیا نصیحتیں فرمائیں۔

جواب آپ نے لکھا: اے ابن عباسؓ! تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ بصرہ وہ جگہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں شیطان اترتا ہے اور فتنے سر اٹھاتے ہیں۔ یہاں کے باشندوں کو حُسن سلوک سے خوش رکھو اور ان کے دلوں سے خوف کی گرہیں کھول دو۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ بنی تمیم سے درشتی رکھتے ہو اور سختی روا رکھتے ہو۔ سنو بنی تمیم وہ ہیں کہ جب بھی ان کا کوئی ستارہ ڈوبتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا اُبھر آتا ہے اور جاہلیت اور اسلام میں کوئی ان سے جنگ میں بڑھ نہ سکا۔ انہیں ہم سے قرابت کا بھی لگاؤ ہے۔ عزیز داری کا تعلق بھی ہے۔ ان کا خیال رکھیں گے تو اور لحاظ رکھیں گے تو اجر پائیں گے ورنہ گناہ گار ہوں گے۔

سوال میانہ روی اور فضول خرچی کے حوالہ سے آپ کی کیا ہدایات تھیں۔

جواب میانہ روی اختیار کرتے ہوئے فضول خرچی سے باز آجاؤ۔ آج کے دن کل کو بھول نہ جاؤ۔ صرف ضرورت بھر کیلئے مال روک کر باقی محتاجی کے دن کیلئے آگے بڑھاؤ۔ کیا تم یہ آس لگائے بیٹھے ہو کہ اللہ تمہیں عجز و انکساری کرنے والوں کا سا اجر دے گا۔ حالانکہ تم اس کے نزدیک متکبروں میں سے ہو اور یہ طمع رکھتے ہو کہ وہ خیرات کرنے والوں کا ثواب تمہارے لئے قرار دے گا۔ جب کہ تم عشرت سامانیوں میں لوٹ رہے ہو۔ بے کسوں اور بیواؤں کو ان کے حق سے محروم رکھے ہوئے ہو۔ بے شک ہر انسان اپنے کئے ہی کا بدلہ پاتا ہے اور جو آگے بھیج چکا ہے آگے بڑھ کر اسے ہی پائے گا۔

سوال وصیت کے آخری الفاظ میں کس بات پر زور دیا تھا۔

جواب آپؓ نے وصیت کی کہ اللہ کا شریک نہ بنانا اور محمد ﷺ کی سنت کو ضائع نہ کرنا۔ ان دونوں سنتوں کا قائم رکھنا ہی دین ہے۔ یہ دونوں چراغ روشن رکھنا۔ کئی برائیوں نے تمہارا پیچھا چھوڑ دیا۔ میں کل تمہارا ساتھی تھا۔ آج تمہارے لئے باعث عزت ہوں اور کل تمہارا ساتھ چھوڑ دوں گا۔

سوال زہد کے حوالہ سے فرمان مرتضوی کیا ہے۔

جواب بہترین زُہد زہد کا مخفی رکھنا ہے۔

سوال مرض کے حوالہ سے آپؓ کی نصیحت کیا تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب مرض میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہو۔
سوال تقویٰ کے حوالہ سے آپ کی کیا تعلیم تھی۔
جواب آپ فرماتے تھے کہ اللہ سے ڈرو۔ بے شک ڈرو اس لئے کہ بخدا اس نے تمہاری اس حد تک پردہ پوشی کر رکھی ہے کہ گویا تمہیں بخش دیا ہے۔
سوال عقلمندی کے حوالہ سے آپؓ کا کیا قول ہے۔
جواب آپ کا فرمان ہے کہ عقل مند کی زبان اس کے دل کے پیچھے ہے اور بے وقوف کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہے۔
سوال بے وقوف کی دوستی کے حوالہ سے آپ کیا فرماتے تھے۔
جواب بے وقوف سے دوستی نہ کرنا کیونکہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے گا تو نقصان پہنچائے گا۔
سوال بخیل کے بارے حضرت علیؓ کا کیا فرمان تھا۔
جواب بخیل سے دوستی نہ کرنا کیونکہ جب تمہیں اس کی مدد کی انتہائی ضرورت ہوگی تو وہ تم سے دور بھاگے گا۔
سوال بدکردار کے بارے حضرت علیؓ کیا فرماتے ہیں۔
جواب بدکردار سے دوستی سے بچو کیونکہ وہ تمہیں کوڑیوں کے مول بیچ ڈالے گا۔
سوال جھوٹے کی دوستی کے حوالہ سے امیر المومنین کے کہتے ہیں۔
جواب امیر المومنین حضرت علیؓ فرماتے ہیں:۔
جھوٹے سے بچیں کیونکہ وہ سراب کی مانند تمہارے لئے دور کی چیزیں قریب اور قریب کی چیزیں دور کر کے دکھائے گا۔
سوال سب سے بڑی ثروت حضرت علیؓ کے ہاں کیا تھی۔
جواب عقل و دانش
سوال سب سے بڑی ناداری حضرت علیؓ کے نزدیک کیا تھی۔
جواب حماقت و بے عقلی

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام على نوح في العالمين إنا كذلك نجزي
المحسنين إنه من عبادنا المؤمنين

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری بہترین کتب

- ☆ سیرت النبیؐ کا انسائیکلوپیڈیا
- ☆ آئینہ معلومات احادیث
- ☆ آئینہ معلومات خلفائے راشدینؓ
- ☆ شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا
- ☆ اسلامی سائنس
- ☆ مسلم سائنس
- ☆ قائداعظمؒ کا پیغام
- ☆ قائداعظمؒ کوئز
- ☆ آئینہ معلومات علامہ اقبالؒ
- ☆ آئینہ معلومات پاکستان
- ☆ ہماری کائنات

ISBN 969-503-181-1

297.648 137

الفیصل